الأربعين فى الأربعين

فى فضائل أهل بيت سيد المرسلين

صلى الله عليه وسلم

جمعه ورتبه

خسرو قاسم

فہرست

مقدمہ

رحمت عالم محمد عربی ﷺ کے اقوال، افعال اور تقاریر کو حدیث کے بابرکت لفظ سے جانا جاتا ہے۔ اقوال سے مراد آپ کی زبان مبارک سے صادر ہونے والے فرمودات وارشادات ہیں، افعال سے مراد نبی اکرم ﷺ کے روز وشب کے معمولات طیبہ ہیں اور تقریر آپ ﷺ کی خاموش تائید کا نام ہے۔ یعنی آپ ﷺ کے سامنے کوئی کام کیا گیا یا کسی کا کوئی کام آپ کے علم میں لایا گیا، اسی طرح آپ کے سامنے کوئی بات کہی گئی یا کسی کی بات آپ کے سامنے نقل کی گئی لیکن آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔ حدیث نبوی اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے، اسی وجہ سے صحابۂ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمۂ اسلام، مفسرین، محدثین اور فقہائے ملت نے اسے ہمیشہ اپنی آنکھوں سے لگایا ہے اور اس کی روشنی میں اپنے فکر وعمل کی دنیا کو مزین اور قابل رشک بنایا ہے۔ قرآن کریم کی تفہیم بھی حدیث نبوی کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی اور نہ اس کے بغیر اسلام کے راستے پر ایک قدم چلا جاسکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی شب وروز کی زندگی کا ایک مکمل آئینہ آپ ﷺ کی احادیث ہی فراہم کرتی ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ حضرات جو نبی اکرم ﷺ کی احادیث پاک کو لکھتے، ان کی تشریح کرتے اور ان کو عام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

علمائے اسلام نے احادیث پاک کے بابرکت مجموعے کئی طرح سے مرتب کیے ہیں اور ان کا طرز تالیف وتصنیف باہم جدا بھی رہا ہے اور اپنے میں ممتاز بھی۔ امت نے جن کتب احادیث کو قبول عام کا درجہ دیا ہے، ان میں چھ کتابیں کافی مشہور ہیں اور یہی کتابیں آج ہمارے دینی مدارس میں ان کے نصاب کا لازمی حصہ ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ ہی وہ چھ کتابیں ہیں جو علماء اور طلبہ میں کافی معروف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے حدیث کی کتابیں ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث پاک ہمیں ملتی ہیں۔ اس سلسلے میں جن ممتاز محدثین کے اسمائے گرامی سامنے آتے ہیں، ان میں ائمہ اربعہ، امام ابن ابی شیبہ، امام عبدالرزاق، امام ابن خزیمہ، امام دارقطنی، امام دارمی، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابن ابی الدنیا، امام ابونعیم اصفہانی، امام سیوطی وغیرہم کی ترتیب فرمودہ کتابیں کافی نمایاں ہیں۔

کتب حدیث کی جتنی قسمیں پائی جاتی ہیں، ان میں ایک قسم اربعین بھی ہے۔ عام طور پر اس نوع کی کتابوں میں کسی ایک موضوع پر نبی اکرم ﷺ کی چالیس احادیث جمع کی جاتی ہیں۔ بعض محدثین نے کسی ایک موضوع کو خاص نہ کر کے بھی چالیس احادیث پر مشتمل کتابیں تیار کی ہیں۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ معروف بکاتب چلپی متوفی ۱۰۶۷ھ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے

اپنے زمانہ تک کے مشاہیر علماء میں سے تقریباً ۷۵ علماء کی نوّے (۹۰) سے زائد اربعینات کا ذکر کیا ہے ان میں سے یہاں چند کا تعارف ان کی مختلف الجہتہ موضوع کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے:

(۱) **اربعین لابن المبارک** (المتوفی ۱۸۱ھ): امام نووی فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق یہ پہلی اربعین ہے جو تصنیف کی گئی ہے۔

(۲) **اربعین لابی بکر البیهقی**: امام ابوبکر شمس الدین احمد بن حسین الشافعی البیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی تصنیف ہے اس میں سوا احادیثِ اخلاق کو ۴۰/ ابواب پر مرتب فرمایا ہے۔

(۳) **اربعین الطائیه**: ابوالفتوح محمد بن محمد بن علی الطائی الہمدانی متوفی ۵۵۵ھ کی ہے اس میں مصنف نے اپنی مسموعات میں سے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے املا کرائی ہیں اس طرح پر کہ ہر حدیث الگ صحابی سے ہے پھر ہر صحابی کی سوانح حیات ان کے فضائل اور ہر حدیث کے فوائد مشتملہ، الفاظ غریبہ کی تشریح اور پھر چند مستحسن جملے ذکر کئے ہیں اس کتاب کا نام اربعین فی ارشاد السائرین الی منازل الیقین رکھا بقول علامہ سمعانی کتاب بہت خوب اور عمدہ ہے جس کا تعلق علوم حدیث، فقہ ادب اور وعظ سے ہے۔

(۴) **اربعینات لابن عساکر**: ابوالقاسم علی بن حسن الدمشقی الشافعی متوفی ۵۷۱ھ نے کئی اربعین لکھی ہیں: (۱) اربعین طوال، (۲) اربعین فی الابدال العوال، (۳) اربعین فی الاجتہاد فی اقامۃ الحدود، (۴) اربعین بلدانیہ۔ اربعین طوال میں چالیس ایسی طویل حدیثیں جمع کی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتی اور صحابہ کرام کے فضائل کو بھی بتلاتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ہر حدیث کی صحت وسقم کو بھی ظاہر کیا ہے۔

(۵) **اربعین بلدانیه**: ابوطاہر احمد بن محمد السّلفی الاصبہانی متوفی ۵۷۶ھ نے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے چالیس شہروں میں جمع کی ہیں۔ ابن عساکر نے ان کی اتباع میں ایسی بھی ایک اربعین لکھی اور اس پر یہ اضافہ کیا کہ وہ حدیثیں چالیس صحابہ کرام سے چالیس بابوں میں ذکر کیا۔ چونکہ ہر حدیث کے مالہ وماعلیہ پر کلام بھی کیا ہے اس سے ہر باب گویا مستقل کتابچہ بن گیا ہے۔ اربعین بلدانیہ اور بھی بہت سے محدثین نے لکھی ہیں۔

(۶) **اربعین فی اصول الدین**: امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۶ھ نے اس کو اپنے فرزند محمد کے لئے تالیف کیا تھا جسے علم کلام کے چالیس مسائل پر مرتب کیا ہے۔

(۷) **الاربعین فی اصول الدین**: ابوحامد محمد بن محمد الغزالی متوفی (۵۰۵ھ) کی ہے جو تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے۔

(۸) **الاربعین**: موفق الدین عبداللطیف بن یوسف الحکیم الفیلسوف البغدادی متوفی ۶۲۹ھ نے طب نبوی پر جمع کیا ہے۔

(۹) **الاربعین**: محمد بن احمد الیمنی البطّال متوفی ۶۳۰ھ نے اس میں صبح وشام کے اذکار ذکر کئے ہیں۔

(۱۰)**الاربعین المختارہ فی فضل الحج والزیارۃ**: حافظ جمال الدین الاندلسی متوفی ۶۶۳ھ کی ہے۔(اس نوع کی ایک اربعین شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کی بھی ہے)

(۱۱) **اربعین للنووی**: ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی الشافعی متوفی ۶۷۶ھ نے تالیف کی ہے اس میں امام نووی نے متقدمین علماء کے مقاصد منفردہ کو یکجا کردیا ہے یعنی ایسی حدیثوں کا انتخاب فرمایا ہے جو دین وشریعت کے اصول وبنیاد ہیں اور اعمال واخلاق کی اَساس اور تقویٰ وپاکیزگی کیلئے مدار ہیں نیز صحت کا بھی التزام کیا ہے بلکہ اکثر احادیث صحیحین سے ماخوذ ہیں۔اخیر میں اربعین پر دو کا اضافہ کرکے غالبًا ان **عدد الاربعین للتکثیر لا للتحدید** (چالیس کی تعداد تحدید کے لیے نہیں بلکہ کثرت کو ظاہر کرنے کے لیے ہے) کی طرف اشارہ کردیا۔

چونکہ یہ اربعین جامع المقاصد تھی اس لئے بعد کے علمائے فحول نے اس کی تشریح وتوضیح کی طرف خصوصی توجہ مبذول کی ہے علامہ چلپی نے تقریباً ۲۰؍شارحین کا ذکر کیا ہے جن میں ایک علامہ ابن حجر عسقلانی بھی ہیں جنھوں نے احادیث کی تخریج کی ہے۔اس کی ایک عمدہ شرح علامہ ابن دقیق العید کی بھی ہے مگر کشف الظنون میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲)**اربعین لابن الجزری**: شمس الدین محمد بن محمد الجزری الشافعی متوفی ۸۳۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو اصح، افصح اور اوجز ہیں۔

(۱۳) **اربعینات للسیوطی**: علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے کئی اربعین تالیف کی ہیں ایک فضائل جہاد میں، ایک رفع الیدین فی الدعاء میں۔ایک امام مالک کی روایت سے۔ایک روایت متباینہ میں۔

(۱۴) **اربعین عدلیہ**: شہاب الدین احمد بن حجر المکی متوفی ۹۷۳ھ نے اپنی سند سے ایسی چالیس احادیث جمع کی ہیں جو عدل وعادل سے متعلق ہیں۔

(۱۵) **الاربعین عشاریات الاسناد**: قاضی جمال الدین ابراہیم بن علی قلقشندی الشافعی متوفی ۹۶۰ھ نے تصنیف کی ہے اس میں انھوں نے ایسی چالیس روایات املاء کرائی ہیں جو سند کے اعتبار سے عالی ہیں اگرچہ حَسَن کے درجہ تک نہیں پہنچی ہیں۔

(۱۶) **اربعین لابن العربی**: محی الدین محمد بن علی متوفی ۶۳۸ھ نے اسے مکہ میں جمع کیا اس شرط کے ساتھ کہ اس کی سند اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچتی ہے (یعنی بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر اس کے بعد اور چالیس روایتیں اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہیں اس طرح کہ اسکی سند بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے اللہ تک پہنچتی ہے۔

(۱۷) **اربعین طاش کبری زادہ**: احمد بن مصطفیٰ الرومی متوفی ۹۶۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مزاح ودل بستگی کے صادر ہوئی ہیں۔

(۱۸) **اربعین یمانیه:** محمد بن عبدالحمید القرشی کی ہے جو یمن کے فضائل پر مشتمل ہے۔

(۱۹) **اربعین لخویشاوند:** ابوسعید احمد بن الطوسی کی ہے اس میں فقراء اور صالحین کے مناقب میں ۴۰/احادیث بیان کی ہیں۔

(۲۰) **اربعین قدسیه:** حسین بن احمد بن محمد التبریزی نے ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق اسرار عرفانی اور علوم لدنی سے ہے پھر صوفیاء کے مذاق کے مطابق اس کی شرح کی ہے اور ساتھ ساتھ چالیس حدیث قدسی مع شرح کے اضافہ کیا ہے اس کتاب کا نام مفتاح الکنوز و مصباح الرموز ہے۔

(۲۱) **الاربعین فی فضائل عثمان:** ابوالخیر رضی الدین القزوینی کی ہے۔

(۲۲) **الاربعین فی فضائل علی:** یہ بھی ابوالخیر رضی الدین القزوینی کی تصنیف ہے۔

(۲۳) **الاربعین فی فضائل العباس:** ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی الجرجانی متوفی ۴۲۷ھ کی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ متوفی ۱۴۰۲ھ نے بھی لامع الدراری کے مقدمہ میں کئی اربعینات کا ذکر کیا ہے منجملہ یہ ہے۔

(۲۴) **اربعین عالیه:** شیخ الاسلام حافظ احمد بن حجر العسقلانی الشافعی متوفی ۸۵۲ھ کی ہے اس میں انھوں نے صحیحین میں سے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے اس کے علاوہ اربعین متباینہ اور اربعین نووی کی تخریج وغیرہ بھی ہے۔

(۲۵) **الاربعین الالٰهیه:** حافظ ابوسعید خلیل بن کیکلدی متوفی ۷۶۱ھ نے کئی اربعینات تالیف کی ہیں ایک یہی جو تین جزوں میں ہے دوسری الاربعین فی اعمال المتقین ۴۶/اجزاء میں اور الاربعین المعتعنه ۱۲/ جزوں میں ہے۔

(۲۶) **اربعین:** مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب فرمایا ہے جو قلیل المبانی و کثیر المعانی یعنی جوامع الکلم کے قبیل سے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے والد ماجد مولانا یحییٰ کاندھلوی ''مفید الطالبین'' کی جگہ یہی اربعین کا درس دیا کرتے تھے (شاہ صاحب کی اِس اربعین کا منظوم ترجمہ مولانا ہادی علی لکھنوی نے کیا ہے جو تسخیر کے تاریخی نام سے موسوم ہے۔ یہ اربعین رسالہ ''المسلسلات'' میں شامل ہوکر مطبوع ہے۔

مولانا ابوسلمہ شفیع احمد شیخ الحدیث والتفسیر مدرسہ عالیہ کلکتہ متوفی ۱۴۰۶ھ نے اپنی مضمون ''ہندوستان میں علوم حدیث کی تالیفات'' میں اور مضمون کے تکملہ میں محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی نے مزید چند اربعین کا ذکر کیا ہے اور یہ سب علمائے برصغیر کی خدماتِ علم حدیث کی ایک کڑی ہے۔

(۲۷) **اربعین عن مرویات نعمان سید المجتهدین:** مولانا محمد ادریس نگرامی متوفی ۱۳۳۱ھ نے ایسی چالیس حدیثیں جمع فرمائی ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سید المجتہدین کی مرویات میں سے ہیں۔

امیر المومنین فی الحدیث حضرت ابن المبارک کی اربعین سے لے کر اب تک کے ذخیرہ اربعینات میں سے مشت نمونہ از

خروارے صرف چند کا تعارف پیش کیا گیا ہے استیعاب مقصود نہیں ہے۔ ہندوستان کے علماء اور محدثین نے بھی اربعین لکھی ہے جن میں سب سے ممتاز نام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا ہے۔

اربعین لکھنے کی خاص وجہ

اربعین لکھنے کی خاص وجہ وہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے چالیس احادیث یاد کرنے اور اس کو عام کرنے کی کئی ایک فضیلت بیان فرمائی ہے۔اربعین لکھنے والے تمام محدثین اور علمائے امت نے دراصل اسی فضیلت کو حاصل کرنے کے اشتیاق میں یہ کام کیا ہے۔یہ جذبہ انتہائی پاکیزہ اور قابل تحسین ہے۔اسی جذبے کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے پاس مختلف نوع کی اربعین موجود ہیں۔متاخرین محدثین میں ایک ممتاز نام علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ کا ہے جو تصوف کے کئی ایک سلسلوں میں بیعت اور خود ایک صاحب زہد وتقوی صوفی تھے۔حدیث پر ان کے بہت سے علمی کام ہیں۔امام سیوطی کی الجامع الصغیر جس کی تخریج وتحقیق علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے کی ہے،کئی مخطوطوں سے موازنہ ومقارنہ کرنے کے بعد اس کا صحیح نسخہ علامہ نبہانی نے ہی تیار کیا ہے۔موصوف نے مختلف موضوعات پر چالیس کی تعداد میں اربعین تیار کی ہے جو احادیث نبویہ کا گراں قدر مجموعہ ہے۔بعض محدثین نے اربعین سے متعلق حدیث کی صحت پر کلام کیا ہے اور اس کی سندوں کو ضعیف بتایا ہے۔لیکن یہ حدیث کئی ایک صحابہ کرام سے مروی ہے اور پھر محدثین کا متوارث عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کی کوئی اصل ضرور ہے۔چالیس کی تعداد کو خاص نہ کر کے نبی اکرم ﷺ نے ویسے بھی اس شخص کو اپنی دعاؤں سے نوازا ہے جو آپ ﷺ کی احادیث سنے،اسے یاد کرے اور پھر دوسروں تک پہنچادے۔یہ حدیث محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نضر الله امراً سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره فرب حامل الى من هو أفقه منى،ورب حامل فقه ليس بفقيه. (سنن الترمذی:۲۶۵۶،سنن ابی داود:۳۶۶۰،سنن ابن ماجہ:۲۳۰)

”اللہ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے،اسے یاد کرلے اور پھر دوسرے تک پہنچادے کیوں کہ بہت سے سمجھ دار ایسے ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ سمجھ دار تک بات پہنچادیتے ہیں اور بسااوقات سمجھ کی بات سننے والے زیادہ سمجھ دار نہیں ہوتے ہیں۔“

اب آیئے ان احادیث کی طرف جو خاص اربعین کے سلسلے میں منقول ہیں۔علامہ ابن جوزی نے اس روایت کو بیان کرنے والے صحابہ کرام میں سیدنا علی بن أبی طالب،سیدنا عبداللہ بن مسعود،سیدنا معاذ بن جبل،سیدنا ابوالدرداء،سیدنا ابوسعید خدری،سیدنا ابوہریرہ،سیدنا ابوامامہ،سیدنا عبداللہ بن عباس،سیدنا عبداللہ بن عمر،سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص،سیدنا جابر بن سمرہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی ذکر کیے ہیں۔ہم ذیل میں ان تمام صحابہ کرام کی احادیث کے الفاظ ان کے

ترجموں کے ساتھ پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ اربعین کی فضیلت اور امت میں اس کے تسلسل کی روایت کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکے۔علامہ ابن جوزی نے ''العلل المتناہیہ'' میں ان احادیث کو ان کی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان پر محدثانہ گفتگو کی ہے۔ان احادیث کی استنادی حیثیت پر گفتگو امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی اربعین کے مقدمے میں بھی کی ہے اور ان کے مصادر ومراجع کی نشان دہی محدث عصر علامہ محمد ناصر الدین البانی نے ''سلسلہ احادیث ضعیفہ'' میں تفصیل کے ساتھ کی ہے۔اہل علم اور احادیث میں اختصاص کا درجہ رکھنے والے اصحاب فن تفصیلی مطالعے کے لیے مذکورہ کتابوں کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

(۱) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً ينتفعون بها، بعثه الله يوم القيامة فقيهاً عالماً.

''جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن سے وہ مستفید ہو سکیں تو قیامت کے دن اللہ اسے عالم اور فقیہ بنا کر کھڑا کرے گا''

(۲) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً ينتفعهم الله عزوجل بها، قيل له:ادخل من أي أبواب الجنة شئت.

''جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن سے اللہ عزوجل انھیں فائدہ پہنچائے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو،اس میں داخل ہو جاؤ۔''

(۳) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها، بعثه الله يوم القيامة فقيهاً عالماً.

''جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن کا تعلق اس کے دین سے تھا تو قیامت کے دن اللہ اسے عالم اور فقیہ بنا کر کھڑا کرے گا۔''

(۴) سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها، بعثه الله فقيهاً ، وكنت له يوم القيامة شافعاً وشهيداً.

''جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن کا تعلق اس کے دین سے تھا تو قیامت کے دن اللہ اسے فقیہ بنا کر کھڑا کرے گا اور میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

(۵) سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سألت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله ﷺ ما حد العلم الذي اذا بلغه الرجل كان فقيهاً؟فقال:من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها، بعثه الله فقيهاً ، وكنت له يوم القيامة شافعاً وشهيداً.

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! علم کی حد کیا ہے کہ جس تک پہنچنے کے بعد ایک شخص فقیہ بن سکتا ہے؟ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن کا تعلق اس کے دین سے تھا تو قیامت کے دن اللہ اسے فقیہ بنا کر کھڑا کرے گا اور میں قیامت کے دن اس کی سفارش کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

(۶) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كل من حفظ على أمتي أربعين حديثاً مما ينفعهم الله به في أمر دينهم، بعثه الله عز وجل يوم القيامة فقيهاً عالماً، وكنت له شافعاً وشهيداً.

''ہر وہ شخص جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث حفظ کیں جن سے اللہ اسے اس کے دین میں فائدہ پہنچائے تو اللہ عز وجل اسے قیامت کے دن فقیہ اور عالم بنا کر کھڑا کرے گا اور میں اس کے حق میں سفارش کروں گا اور اس کے لیے گواہی دوں گا۔''

(۷) سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من سنتي أدخله يوم القيامة في شفاعتي.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث میری سنتوں میں سے حفظ کیں، اللہ قیامت کے دن اسے میری شفاعت کا مستحق بنائے گا۔''

(۸) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً ما ينفعهم من دينهم، بعث يوم القيامة من العلماء، وفضل العالم على العابد سبعين درجة، الله أعلم ما بين كل درجتين.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث ایسی یاد کیں جو مسلمانوں کے لیے ان کے دین میں نفع بخش ہوں تو قیامت کے دن اس کا حشر علماء میں ہوگا اور ایک عابد پر ایک عالم کو ستر درجے فضیلت حاصل ہے اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ہر دو درجات کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا۔''

(۹) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من تعلم على أمتي أربعين حديثاً ينفعه الله بها في دينها كان فقيهاً عالماً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں جن سے اللہ اسے اس کے دین میں نفع دے تو اس کا شمار فقیہوں اور عالموں میں ہوگا۔''

(۱۰) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من روى عني أربعين حديثاً جاء في زمرة العلماء يوم القيامة.

''جس نے مجھ سے چالیس احادیث روایت کیں، قیامت کے دن اس کا حشر علماء کے زمرے میں ہوگا۔''

(۱۱) سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً فيما ينوبهم وينفعهم في أمر دينهم حشره الله يوم القيامة فقيهاً.

''جس نے میری امت کے لیے ایسی چالیس احادیث یاد کیں جن میں اس کے لیے اسلام کی نمائندگی اور دین کے لیے فائدہ ہوتو قیامت کے دن اللہ اسے فقیہ بنا کر کھڑا کرے گا۔''

(۱۲) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً بعثه الله يوم القيامة فقيهاً عالماً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کیں، اللہ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر کھڑا کرے گا۔''

(۱۳) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من السنة كنت له شفيعاً يوم القيامة.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کیں، جن کا تعلق میری سنت سے تھا تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارش کروں گا۔''

(۱۴) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها بعثه الله عزوجل يوم القيامة فقيهاً عالماً.

''جس نے میری امت کے لیے ایسی چالیس احادیث یاد کیں، جن کا تعلق اس کے دین کے معاملات سے تھا تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اسے فقیہ اور عالم بنا کر کھڑا کرے گا۔''

(۱۵) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من السنة حتى يؤديها اليهم ،كنت له شفيعاً وشهيداً يوم القيامة.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اور پھر ان کو افراد امت تک پہنچادیا تو میں قیامت کے دن ان کی سفارش کروں گا اور ان کے حق میں گواہی دوں گا۔''

(۱۶) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من نقل عني الى من لم يلحقني من أمتي أربعين حديثاً ، كتب في زمرة العلماء، وحشر من جملة الشهداء.

''جس نے مجھ سے چالیس حدیثیں میری امت کے ان افراد کو منتقل کیں جنھوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی ہے تو ان کا شمار علماء میں کیا جائے گا اوران کا حشر شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

(۱۷) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كتب أربعين حديثاً رجاء أن يغفر الله له وأعطاه ثواب الشهداء الذين قتلوا بعبادان وعسقلان.

''جس نے چالیس احادیث لکھیں تو امید ہے کہ اللہ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اسے ان حضرات کے برابر ثواب دے گا جو عبادان اور عسقلان میں شہید ہوئے ہیں۔''

(۱۸) سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ترک أربعين حديثاً بعد موته فهو رفيقي في الجنة.

''جس نے اپنی وفات کے بعد اپنے پیچھے چالیس حدیثیں چھوڑیں، وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔''

(۱۹) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً مما يحتاجون اليه من الحلال والحرام كتبه الله فقيهاً عالماً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس ایسی حدیثیں یاد کیں جن میں حلال وحرام کا ذکر ہے اور جس کے وہ ضرورت مند ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اور عالم کے زمرے میں اٹھائے گا۔''

(۲۰) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد میں نے سنا ہے، آپ نے فرمایا:

من حمل على أمتي أربعين حديثاً بعثه الله عزوجل يوم القيامة فقيهاًعالماً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس حدیثوں کا بار اٹھایا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔''

(۲۱) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثاً من أمر دينهم، بعثه الله عزوجل يوم القيامة فقيهاً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس حدیثیں ان کے دین سے تعلق رکھنے والی یاد کیں تو اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔''

(۲۲) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

من حمل على أمتي أربعين حديثاً لقي الله عزوجل فقيهاً عالماً.

''جس نے میری امت کے لیے چالیس حدیثوں کا بار اٹھایا تو اللہ عزوجل سے اس کی ملاقات ایک فقیہ اور عالم کی حیثیت سے ہوگی۔''

زیرمطالعہ کتاب

زیرمطالعہ کتاب ''**الأربعین فی الأربعین فی فضائل أهل بیت سید المرسلین**'' چالیس اربعین کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو اہل بیت علیہم السلام کے فضائل ومناقب پر مشتمل ہے۔اما مان حدیث نبوی اور کبار علمائے اسلام نے اس موضوع پر جو ذخیرہ جمع کر دیا ہے،اس کی ایک ہلکی سی جھلک اس کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ہماری خوش قسمتی ہے کہ اسلامی تراث میں یہ تمام احادیث وآثار موجود ہیں۔قارئین کرام دیکھ سکتے ہیں کہ دوسری صدی ہجری سے لے کر آج تک اس موضوع پر مسلسل لکھا گیا ہے اور ان شاء اللہ یہ بابرکت سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔اسی سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اہل بیت کرام کا اسلام میں ایک خاص مقام ہے اور نبی اکرم ﷺ سے محبت کا مظہر یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت کا اکرام واحترام کیا جائے۔میرے علم کی حد تک اس موضوع پر اس انداز کی اربعین نہیں لکھی گئی ہے،اللہ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی اور اسی نے اس موضوع کو مکمل کرنے کی توفیق دی،اس پر میں سجدۂ شکر بجالاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اہل بیت کی سچی محبت پیدا فرمائے اور اپنے ان بندوں میں مجھے بھی شامل فرمائے جو رسول اور آل رسول کی شفاعت پا کر قیامت کے دن سرخرو ہوں گے۔آمین یارب العالمین۔

طالب شفاعت رسول

خسرو قاسم

Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

أربعین فی فضائل أهل بیت من کتب:
صحیح البخای،وصحیح مسلم
وسنن ابن ماجه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

صحیح البخاری

(1)عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعۡطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفۡتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيۡهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيۡلَتَهُمۡ أَيُّهُمۡ يُعۡطَاهَا فَلَمَّا أَصۡبَحَ النَّاسُ غَدَوۡا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمۡ يَرۡجُو أَنۡ يُعۡطَاهَا فَقَالَ أَيۡنَ عَلِيُّ بۡنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشۡتَكِي عَيۡنَيۡهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَرۡسِلُوا إِلَيۡهِ فَأۡتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيۡنَيۡهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنۡ لَمۡ يَكُنۡ بِهِ وَجَعٌ فَأَعۡطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمۡ حَتَّى يَكُونُوا مِثۡلَنَا فَقَالَ انۡفُذۡ عَلَى رِسۡلِكَ حَتَّى تَنۡزِلَ بِسَاحَتِهِمۡ ثُمَّ ادۡعُهُمۡ إِلَى الۡإِسۡلَامِ وَأَخۡبِرۡهُمۡ بِمَا يَجِبُ عَلَيۡهِمۡ مِنۡ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنۡ يَهۡدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيۡرٌ لَكَ مِنۡ أَنۡ يَكُونَ لَكَ حُمۡرُ النَّعَمِ

''سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے، سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو، جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں، چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی مسلمان بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کی دولت سے بہتر ہے''۔

(2) عَنۡ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الۡمَدِينَةِ يَدۡعُو عَلِيًّا عِنۡدَ الۡمِنۡبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسۡمٌ أَحَبَّ إِلَيۡهِ مِنۡهُ فَاسۡتَطۡعَمۡتُ الۡحَدِيثَ سَهۡلًا وَقُلۡتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيۡفَ ذَلِكَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ

عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں شخص......اس کا اشارہ امیر مدینہ (مروان بن حکم) کی طرف تھا......، برسرمنبر علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ابوحازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ انہیں ابوتراب کہتا ہے، اس پر سہل ہنسنے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم ! یہ نام تو ان کا رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لیے اور کوئی نام پسند نہیں تھا۔ یہ سن کر میں نے اس حدیث کے جاننے کے لیے سہل رضی اللہ عنہ سے خواہش ظاہر کی اور عرض کیا اے ابوعباس ! یہ واقعہ کس طرح سے ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر آ کر مسجد میں لیٹ رہے، پھر نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے، دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے گر گئی ہے اور ان کی کمر پر اچھی طرح سے خاک لگ چکی ہے۔ آپ مٹی ان کی کمر سے صاف فرمانے لگے اور بولے، اٹھو اے ابوتراب اٹھو۔ یہ جملہ آپ نے دومرتبہ ہرایا''۔

(3)عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ

''سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے محاسن کا ذکر کیا، پھر کہا کہ شاید یہ باتیں تمہیں بری لگی ہوں گی، اس نے کہا جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، انہوں نے ان کے بھی محاسن ذکر کئے اور کہا کہ علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے، پھر کہا شاید یہ باتیں بھی تمہیں بری لگی ہوں گی، اس نے کہا کہ جی ہاں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، جا، اور میرا جو بگاڑنا چاہے بگاڑ لینا، کچھ کمی نہ کرنا''۔

(4)عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ

فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے چکی پینے کی تکلیف کی شکایت کی ۔اس کے بعد آپ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی جب حضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی ،اس پر آپ ﷺ خود ہمارے گھر تشریف لائے ،اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ، میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو،اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی ۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں ، جب تم سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو ، یہ عمل تمہارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے''۔

(5)عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

''سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے''۔

(6)عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد ﷺ کا خیال آپ کے اہل بیت میں رکھو''۔

(7)عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے ،اس لیے جس نے اسے ناراض کیا ،اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(8)عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي

أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اس مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے مجھ سے نبی ﷺ نے آہستہ سے یہ فرمایا تھا کہ حضور ﷺ اپنی اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے، میں اس پر رونے لگی، پھر مجھ سے حضور ﷺ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جاملوں گی، اس پر میں ہنس پڑی تھی''۔

(9)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر سے یہ ارشاد فرماتے سنا، اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے، آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے : میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا''۔

(10)عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان (اسامہ) کو اور حسن رضی اللہ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ ! مجھے ان سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت رکھ یا اسی جیسے الفاظ آپ نے دعا میں استعمال کیے''۔

(11)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ جس دن سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھ دیا گیا تو وہ بدبخت اس پر لکڑی سے مارنے لگا اور آپ کے حسن اور خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا (میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا)۔ اس پر انس رضی اللہ عنہ نے کہا: حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ انہوں نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا''۔

(12)عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ آپ کے دوش مبارک پر تھے اور آپ یہ فرمارہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ''۔

(13)عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

''عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں: میرے باپ ان پر فدا ہوں، یہ نبی کریم ﷺ سے مشابہ ہیں علی سے نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے مسکرارہے تھے''۔

(14)عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ، صَلاَةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي، فَقَالَ :لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَوْ قَالَ: لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب علیؓ سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے تب بھی تکبیر کہتے۔ جب علیؓ نے سلام پھیرا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: انھوں نے ہمیں محمد ﷺ جیسی نماز پڑھائی ہے یا انھوں نے یہ فرمایا: آج اس نماز نے محمد ﷺ کی نماز کی یاد دلا دی''۔

(15)عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنْ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنْ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنْ الدُّنْيَا

''ابن ابی نعیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا، شعبہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں، جن کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ دونوں (نواسے حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں''۔

(16)عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ

مِنِّی فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔

صحیح مسلم

(17)عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِی: أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی قَالَ سَعِیدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَلَقِیتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِی عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَیْهِ عَلَی أُذُنَیْهِ فَقَالَ :نَعَمْ، وَإِلَّا، فَاسْتَكَّتَا.

''سعید بن مسیّب نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سعید (بن مسیّب) نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ بات میں خود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ سے سنوں تو میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر ملا اور جو حدیث مجھے عامر نے سنائی تھی، ان کے سامنے بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود) یہ بات سنی تھی، میں نے کہا: آپ نے خود سنی تھی؟ انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: ہاں، ورنہ (اگر یہ بات نہ سنی ہو) تو ان دونوں کو سنائی نہ دے''۔

(18)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فِی غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَی أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی؟ غَیْرَ أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) خلیفہ بنایا، تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہارون علیہ السلام کا تھا، لیکن میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے''۔

(19)عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِیٍّ أَمَا تَرْضَی أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی؟

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں

ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام تھے؟۔

(20)يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ:انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ:لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ، يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:يَا ابْنَ أَخِي وَاللهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَقَدُمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا، وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ، ثُمَّ قَالَ :قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ:أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ،فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ:وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ:وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ:نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ:وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ:هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ:كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ:نَعَمْ.

''یزید بن حیان نے بیان کیا کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (تینوں) حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے۔جب ہم ان کے قریب بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، ان کی بات سنی، ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔ زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی۔ زید! ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی (کوئی) حدیث سنایئے۔(حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: بھتیجے! میری عمر زیادہ ہوگئی، زمانہ بیت گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث یاد تھیں ان میں سے کچھ بھول چکا ہوں، اب جو میں بیان کروں اسے قبول کرو۔اور جو (بیان) نہ کرسکوں تو اس کا مجھے مکلّف نہ ٹھہراؤ۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع مقام خم کے پانی کے مقام پر خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) پیغام اجل لائے اور میں قبول کرلوں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل

بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔حصین نے کہا کہ اے زید ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کون سے ہیں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پرزکوۃ حرام ہے۔حصین نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ علی،عقیل،جعفراورعباس کی اولاد ہیں۔حصین نے کہا کہ ان سب پرصدقہ حرام ہے؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں''۔

(21)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ:لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا، لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ:أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ ،وَفِيهِ فَقُلْنَا:مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ:لَا، وَايْمُ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ، وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

''زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہسے روایت ہے کہ ہم ان (زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس آئے اوراُن سے عرض کی: آپ نے بہت خیر دیکھی ہے۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں ہیں،اور پھر ابوحیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی،مگر انھوں نے (اس طرح) کہا:(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)دیکھو،میں تمھارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ایک اللہ کی کتاب ہے وہ اللہ کی رسی ہے جس نے (اسے تھام کر) اس کا اتباع کیا وہ سیدھی راہ پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔اوراس میں یہ بھی ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ (صرف) آپ کی ازواج؟انھوں نے کہا: نہیں،اللہ کی قسم! عورت اپنے مرد کے ساتھ زمانے کا بڑا حصہ رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہےتو وہ اپنے باپ اوراپنی قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اہل بیت وہ ہیں جو آپ کے خاندان سے ہیں،آپ کے وہ ددھیال رشتہ دار جن پرصدقہ حرام ہے''۔

(22)عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ:فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ:فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ:أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ:لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ:مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَه:أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ:جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ:كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَـلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاء فَقَال:يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ هُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ وَهُـوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُـولُ الـلهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ.

''سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں مروان کی اولاد میں سے ایک شخص حاکم ہوا تو اس نے سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا حکم دیا۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کیا تو وہ شخص بولا کہ اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ کہ ابوتراب پر اللہ کی لعنت ہو۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا اور وہ اس نام کے ساتھ پکارنے والے شخص سے خوش ہوتے تھے۔ وہ شخص بولا کہ اس کا قصہ بیان کرو کہ ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں اور وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور بولا کہ یارسول اللہ! علی مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے کہ اے ابوتراب! اٹھ۔ اے ابوتراب! اٹھ''۔

(23)عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ :الـلهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہبیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو (بھی) اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے، اس سے (بھی) محبت فرما''۔

(24)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَال:خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَـلِّـمُهُ، حَتَّى جَاء سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَال:أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟ يَعْنِي حَسَـنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى، حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کو ایک وقت میں نکلا،

نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے اور پوچھا کہ بچہ ہے؟ بچہ ہے؟ یعنی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پوچھ رہے تھے۔ ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس شخص سے محبت کر جو اس سے محبت کرے''۔

(25)**عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَال:رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُول:اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.**

''براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہمیں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر دیکھا، اور آپ فرمارہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما''۔

(26)**حَدَّثَنَا إِيَاسٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاء، حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ.**

''ایاس نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے بیان کیا کہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسن اور حسین رضوان للہ عنہم اجمعین کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور وہ (دوسرا بچہ) آپ کے پیچھے بیٹھ گیا''۔

(27)**عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَت:قَالَتْ عَائِشَةُ:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَال:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾** (الأحزاب:33).

صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ بالوں کی سنہری چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا۔ پھر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی اس میں داخل کر لیا۔ پھر سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کو بھی انہی کے ساتھ شامل کر لیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی شامل کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرے اور تم کو پاک کرے اے گھر والو''۔

(28)عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اس کوایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے''۔

(29)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ:فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ:مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ:سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي، فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور راز داری سے (سرگوشی کرتے ہوئے) کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رو پڑیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے راز داری سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: یہ کیا بات تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو راز داری سے کہی اور آپ رو پڑیں، پھر دوبارہ راز داری سے بات کی تو ہنس دیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں بات کی اور اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر دوسری بار میرے کان میں بات کی اور مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی میں ہوں گی جو ان سے جا ملوں گی تو میں ہنس دی''۔

(30)بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضِهِمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ.

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ.

''اس بات کی دلیل کہ انصار اور حضرت علی سے محبت ایمان اور اس کی علامات میں سے ہے اور ان سے بغض ونفرت نفاق کی علامات میں سے ہے''۔*

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے''۔

---

* اس حدیث کو امام مسلم کتاب الایمان میں لائے ہیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علیؓ کی محبت ایمان کی شرائط میں سے ہے۔

سنن ابن ماجه

(31)**سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ، یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِیٍ:أَلَا تَرْضَی أَنْ تَکُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی.**

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تیری وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی''۔

(32)**عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّتِهِ الَّتِی حَجَّ، فَنَزَلَ فِی بَعْضِ الطَّرِیقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ، فَقَالَ:أَلَسْتُ أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا:بَلَی، قَالَ :أَلَسْتُ أَوْلَی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا:بَلَی، قَالَ:فَهَذَا وَلِیُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.**

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جو حج ادا فرمایا، اس سے واپسی پر سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا اور نماز میں سب کو جمع ہونے کا حکم دیا۔(نماز کے بعد) آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا مومنوں پر میرا خود ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: کیا ہر مومن پر میرا خود اس کی ذات سے زیادہ حق نہیں؟ صحابہ نے کہا :یقیناً ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، یہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو اس (علی) سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ۔ اے اللہ! جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ''۔

(33)**عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی، قَالَ: کَانَ أَبُو لَیْلَی یَسْمُرُ مَعَ عَلِیٍّ، فَکَانَ یَلْبَسُ ثِیَابَ الصَّیْفِ فِی الشِّتَاءِ، وَثِیَابَ الشِّتَاءِ فِی الصَّیْفِ، فَقُلْنَا: لَوْ سَأَلْتَهُ، فَقَالَ:إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَیَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَیْنِ یَوْمَ خَیْبَرَ، قُلْت:یَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّی أَرْمَدُ الْعَیْنِ، فَتَفَلَ فِی عَیْنِی، ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ:فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ یَوْمِئِذٍ، وَقَالَ:لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، لَیْسَ بِفَرَّارٍ فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ، فَبَعَثَ إِلَی عَلِیٍّ، فَأَعْطَاهَا إِیَّاهُ.**

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ رات کو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو میں شریک ہوتے تھے۔ علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں گرمیوں کا لباس اور گرمیوں میں سردیوں کا لباس پہن لیا کرتے تھے۔ ہم نے (ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے) کہا، آپ علی(رضی اللہ عنہ) سے اس کے متعلق دریافت کریں۔ (انہوں نے دریافت کیا تو) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:(جنگ) خیبر کے روز اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے بلا بھیجا، جب کہ میری آنکھیں دکھتی تھیں۔ میں نے عرض کیا :اے

اللہ کے رسول ! مجھے آشوب چشم ہے۔آپ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا، اور فرمایا: اے اللہ ! اس سے گرمی اور سردی دور کردے۔اس دن کے بعد سے مجھے گرمی یا سردی محسوس نہیں ہوئی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو اللہ سے اور اس کے رسول سے محبت رکھتا اور اس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے، وہ بھاگنے والا نہیں۔لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے۔آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور انہیں جھنڈا عطا فرمایا''۔

(34)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں، اور ان کے والدان سے افضل ہیں''۔

(35)عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَال:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ.

''حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، میری طرف سے صرف علی رضی اللہ عنہ ہی ادا کریں گے''۔

(36)عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَال:قَالَ عَلِيٌّ:أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِينَ.

''عباد بن عبداللہ رحمہ اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں، میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد یہ بات وہی کہے گا جو انتہائی جھوٹا ہے۔ میں نے دوسروں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے''۔

(37)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أنّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ ، قَال:وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے انہیں سینے سے لگایا''۔

(38)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(39)عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَيُضَاحِكُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ، وَالْأُخْرَى فِي فَأْسِ رَأْسِهِ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

''یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ وہ نبی ﷺ کے ساتھ وہاں جانے کے لئے روانہ ہوئے، دیکھا تو گلی میں حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے۔ نبی ﷺ نے دوسروں سے آگے بڑھ کر (حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑنے کے لئے) ہاتھ پھیلا دیے۔ وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ نبی ﷺ انہیں ہنساتے رہے۔ آخر انہیں پکڑ لیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا، اور دوسرا ہاتھ ان کے سر کے پچھلے حصے پر رکھا اور انہیں چوم لیا۔ پھر فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، جو حسین سے محبت کرے، اللہ اس سے محبت کرے اور حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں''۔

(40)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ: أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرات علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس سے تم صلح کرو، میری بھی اس سے صلح ہے اور جس سے تم جنگ کرو، اس سے میری بھی جنگ ہے''۔

أربعین فی فضائل أهل بیت من کتاب:
جامع السنن للترمذی

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيْم

(1)عَنْ أَبِى سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، شَکَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ.

''ابوسریحہ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس کا مولا ہوں، علی بھی اس کے مولا ہیں''۔

(2)عَنْ عَلِى قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ أَدِرِ الحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ.

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رحم فرمائے علی پر، اے اللہ! جدھر وہ جائیں حق کا رخ ادھر ہی موڑ دے''۔

(3)عَنِ الْبَرَاء بْنِ عَازِبٍ أَنّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ :أَنْتَ مِنِّى وَأَنَا مِنْکَ.

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی بن ابی طالب سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔

(4)عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَال:إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِى طَالِبٍ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے منافقین کی پہچان ان کے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کے ذریعے کرتے تھے''۔

(5)عَنِ الْمُسَاوِرِ الحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَت:دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُول:كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:لاَ يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلاَ يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ.

''مساورحمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئی تو ان کی زبان سے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے کہ علی سے کوئی منافق محبت نہیں کرسکتا اور ان سے کوئی مومن بغض نہیں رکھ سکتا''۔

(6)عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِى بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِى أَنَّهُ يُحِبُّهُم.قِيل:يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا، قَال:عَلِيٌّ مِنْهُمْ، يَقُولُ ذَلِکَ ثَلاثًا وَأَبُو ذَرٍّ، وَالمِقْدَادُ،

وَسَلْمَانُ أَمَرَنِی بِحُبِّهِمْ، وَأَخْبَرَنِی أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں چار لوگوں سے محبت کروں اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ ان چاروں سے محبت فرماتا ہے۔پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول!ہمارے سامنے ان کا نام لیں۔آپ نے فرمایا:علی ان میں سے ایک ہیں۔یہ جملہ آپ نے تین بار دہرایا اور فرمایا:باقی ابوذر،مقداد اور سلمان ہیں۔اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں چار لوگوں سے محبت کروں اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ ان چاروں سے محبت فرماتا ہے''۔

(7)عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّی وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلاَ يُؤَدِّی عَنِّی إِلاَّ أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

''حبشی بن جنادہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں،میری طرف سے کسی خاص چیز کی ادائیگی یا تو خود میں کر سکتا ہوں یا پھر علی کر سکتے ہیں''۔

(8)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:آخَی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِی وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَ أَخِی فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان رشتۂ مواخات قائم کر دیا تو علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!آپ نے اپنے تمام اصحاب کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا لیکن میرا کسی سے اخوت کا رشتہ قائم نہیں کیا۔یہ سن کر رسول اللہﷺ نے فرمایا:دنیا اور آخرت مین تم میرے بھائی ہو''۔

(9)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ:کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ:اللَّهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِی هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ.

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا،آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ!میرے پاس اس وقت اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ پیارا ہوتا کہ وہ پرندے کا گوشت میرے ساتھ کھائے۔چنانچہ علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ساتھ پرندے کا گوشت کھایا''۔

(10)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الجَمَلِيِّ قَالَ:قَالَ عَلِي:کُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِی، وَإِذَا سَکَتُّ ابْتَدَأَنِی.

’’عنداللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں رسول اللہﷺ سے کچھ مانگتا تھا تو آپ عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو گفتگو کا آغاز آپ ہی فرماتے تھے‘‘۔

(11)عَنْ عَلِيٍّ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا دَارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا؛ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں‘‘۔

(12)عَـنْ جَـابِرٍ قَالَ:دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاس:لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ انْتَجَاهُ.

’’سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے طائف کے دن علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے ابن عم سے بڑی دیر تک سرگوشی کی۔ یہ سن کر نبیﷺ نے فرمایا:علی سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ خود اللہ نے کی ہے‘‘۔

(13)عَـنْ أَبِـي سَعِيدٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِي:يَا عَلِيُّ لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَـذَا الْـمَسْـجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِر:قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ:مَا مَعْنَى هَذَا الحَدِيثِ؟ قَالَ:لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ.

’’ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے علی سے فرمایا:علی ! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس مسجد میں جنبی رہے۔علی بن منذر کہتے ہیں: میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا :اس حدیث کا مفہوم کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا:اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ حالت جنابت میں وہ اس مسجد میں سے گذرے‘‘۔

(14)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَال:بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَصَلَّى وَعَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ.

’’انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ کو دوشنبہ کو مبعوث کیا گیا اور علی نے منگل کو صلاۃ پڑھی‘‘۔

(15)عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْـدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْـتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

’’جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے علی سے فرمایا:تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیے تھے،البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں‘‘۔

(16)عَـنْ سَـعْـدِ بْنِ أَبِي وَقَّاص أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْـتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی سے فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے ہارون، موسیٰ کے لیے تھے، مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

(17) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ.

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علی کے دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام) دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا''۔

(18) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے، اور ان دونوں سے، اور ان دونوں کے باپ اور ان دونوں کی ماں سے محبت کرے، تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا''۔

(19) عَنْ عَلِي قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

''علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی امی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے''۔

(20) أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا.

''ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں علی بھی تھے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! تو مجھے مارنا نہیں جب تک کہ مجھے علی کو دکھا نہ دے''۔

(21) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا، آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے: ایک اللہ کی کتاب ہے دوسرے میری عترت یعنی اہل بیت ہیں''۔

(22) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ. وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی چیز چھوڑنے والا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے: ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے گویا وہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے، اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے، تو تم دیکھ لو کہ ان دونوں کے سلسلہ میں تم میری کیسی جانشینی کر رہے ہو''۔

(23) عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

''بداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے، اور محبت کرو مجھ سے اللہ کی خاطر، اور میرے اہل بیت سے میری خاطر''۔

(24) عَن بُرَيْدَة قَال: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.

''بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنہ تھیں اور مردوں میں علی رضی اللہ عنہ تھے، ابراہیم بن سعید کہتے ہیں: یعنی اپنے اہل بیت میں''۔

(25) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور صلح جوئی کرنے والا ہوں اس سے جس سے تم صلح جوئی کرو''۔

(26) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ.

''ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کو ایک چادر سے ڈھانپ کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص الخاص لوگ ہیں، تو ان سے گندگی کو دور فرما دے، اور انہیں

اچھی طرح سے پاک کردے، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: اور میں بھی ان کے ساتھ ہوں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تو (بھی) خیر پر ہے''۔

(27)عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِي قَال: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ :فَاطِمَةُ، فَقِيلَ :مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ :زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

''جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ عائشہ کے پاس آیا تو ان سے پوچھا گیا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ تو انہوں نے کہا : فاطمہ، پھر پوچھا گیا: مردوں میں کون تھا؟ انہوں نے کہا: ان کے شوہر، یعنی علی، میں خوب جانتی ہوں وہ بڑے صائم اور تہجد گزار تھے''۔

(28)عَنْ أَنَس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ العَالَمِين: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ساری دنیا کی عورتوں میں سے تمہیں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں''۔

(29)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ قَال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ.

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں''۔

(30)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ العِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ البَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَر: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ البَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ اہل عراق کے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھا جو کپڑے میں لگ جائے کہ اس کا کیا حکم ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس شخص کو دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے ! حالاں کہ انہیں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسہ کو قتل کیا ہے، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما یہ دونوں میری دنیا کے پھول ہیں''۔

(31)حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَت: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ :مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْنِي فِي الْمَنَامِ، وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْت: مَا لَكَ يَا رَسُولَ

اللهِ، قَالَ :شَهِدْتُ قَتْلَ الحُسَيْنِ آنِفًا.

''سلمیٰ کہتی ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، وہ رو رہی تھیں، میں نے پوچھا : آپ کیوں رو رہی ہیں؟ وہ بولیں، میں نے رسول اللہ ؟ کو دیکھا ہے (یعنی خواب میں) آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی تھی، تو میں نے عرض کیا: آپ کو کیا ہوا ہے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: میں نے حسین کا قتل ابھی ابھی دیکھا ہے''۔

(32)يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُول:سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَال:الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ .وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ، فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ.

''یوسف بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما، آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ، پھر آپ انہیں چومتے اور انہیں اپنے سینہ سے لگاتے''۔

(33)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَال:صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَرَ فَقَال:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ.

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا''۔

(34)عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ.

''یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین قبائل میں سے ایک قبیلہ ہیں''۔

(35)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِک قَال:لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگوں میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اللہ کے رسول کے مشابہ کوئی نہیں تھا''۔

(36)عَنْ عَلِيٍّ قَال:الحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِکَ.

''علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن سینہ سے سر تک کے حصہ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے، اور حسین

اس حصہ میں جو اس سے نیچے کا ہے سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہ تھے''۔

(37)عَنِ البَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

''براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما''۔

(38)عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ اپنے کندھے پر حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بٹھائے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما''۔

(39)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُل: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ.

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا: بیٹے! کیا ہی اچھی سواری ہے جس پر تو سوار ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی کیا ہی اچھا ہے''۔

(40)عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِب: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ، أَنَا وَابْنَاىَ، وَجَعْفَرُ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَحُذَيْفَةُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اللہ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں، اور مجھے چودہ، ہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں، میرے دونوں نواسے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: السنن الكبرى للنسائى

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِیْم

(1) عَنْ أَبِی حَمْزَةَ مَوْلَی الْأَنْصَارِ قَال:سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ أَرْقَمَ یَقُولُ :أَوَّلُ مَنْ صَلَّی مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَال:فِی مَوْضِعٍ آخَر: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِیٌّ.

''انصار کے غلام ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے علی نے نماز پڑھی۔ایک دوسری روایت میں ہے:علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا''۔

(2)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَال:لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تبُوکَ خَلَّفَ عَلِیًّا بِالْمَدِینَةِ فَقَالُوا فِیهِ مَلَّهُ وَکَرِهَ صُحْبَتَهُ فَتَبِعَ عَلِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتَّی لَحِقَهُ بِالطَّرِیقِ فَقَال:یَا رَسُولَ اللهِ، خَلَّفْتَنِی بِالْمَدِینَةِ مَعَ الذَّرَارِیِّ وَالنِّسَاءِ حَتَّی قَالُوا:مَلَّهُ وَکَرِهَ صُحْبَتَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم:یَا عَلِیُّ إِنَّمَا خَلَّفْتُکَ عَلَی أَهْلِی، أَمَا تَرْضَی أَنْ تَکُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی غَیْرَ أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنا دیا۔لوگ کہنے لگے کہ نبی ﷺ کا علیؓ سے جی بھر گیا ہے،ان کی صحبت آپ کو پسند نہیں۔جب علیؓ کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کے پیچھے گئے اور آپ کو راستے میں پالیا۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!آپ نے ہمیں عورتوں اور بچوں پر مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ نبی ﷺ کا علیؓ سے جی بھر گیا ہے،ان کی صحبت آپ کو پسند نہیں۔یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:علیؓ!میں نے تمھیں اپنے اہل وعیال پر اپنا جانشین بنایا ہے،کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا،ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(3)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ :أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا:میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(4)عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَال:سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِی وَقَّاصٍ، فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ مَعِي أَوْ بَعْدِي نَبِيٌّ؟ قَالَ:نَعَمْ، سَمِعْتُهُ قُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَأَدْخَلَ إِصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ قَالَ:نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا.

''سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے علیؓ کے متعلق یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد یا میرے ساتھ کوئی نبی نہ ہوگا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں سنا ہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا: کیا واقعی آپ نے سنا ہے؟ انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالیں اور فرمایا: ہاں میں نے سنا ہے ورنہ میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں''۔

(5)عَنْ سَعْدٍ قَالَ:خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ:أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک میں پیچھے چھوڑ دیا تو انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(6)عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِي:أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

''سعد بن ابراہیم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(7)عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ:دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهَا رَفِيقِي:عِنْدَكِ شَيْءٌ عَنْ وَالِدِكِ، مُثْبَتٌ قَالَتْ:حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِي:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''موسیٰ جہنی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار فاطمہ بنت علی کی خدمت میں حاضر ہوا، ان سے میرے ساتھی نے پوچھا: کیا آپ کے پاس آپ کے والد سے متعلق کچھ معلومات ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مجھ سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے کہا: میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی

نہ ہوگا''۔

(8)عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.

''ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، علیؑ بھی اس کے ولی ہیں''۔

(9)عَنْ بُرَيْدَةَ قَال:خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ قَال:يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ:بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں علیؑ کے ساتھ یمن کے لیے نکلا۔ میں نے وہاں علی کی طرف سے کچھ سختی دیکھی۔ جب لوٹ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو علی کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے نقائص بیان کیے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور آپ نے فرمایا: بریدہ! کیا میں مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علیؑ بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(10)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي.

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں، میرے بعد وہی ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(11)عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

''حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں ،میری طرف سے کسی فرمان کی ترسیل یا تو میں کرسکتا ہوں یا پھر علیؑ کر سکتے ہیں''۔

(12)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال:لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَال:كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ :كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا؟ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.ثُمَّ قَال:إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَال:مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ:سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال:مَا كَانَ فِي

الدَّوْحَاتِ رَجُلٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے تو آپ نے غدیر خم پر قیام کیا ،وہاں چند درختوں کے نیچے صفائی کی گئی اور نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ میرا بلاوا آجائے گا اور میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا۔ میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ایک دوسرے سے بڑی ہے: وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ دیکھنا ہے کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہو کیوں کہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں، پھر آپ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، یہ بھی اس کے ولی ہیں، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علیؓ سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی کر جو علیؓ سے دشمنی رکھے۔ میں نے زید سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد آپ نے خود سنا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: درختوں کے جھنڈ کے پاس جو بھی تھا، اس نے یہ بات اپنے کانوں سے سنی تھی اور اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا''۔

(13)**عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا قَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.**

''سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں کل یہ علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، ہر ایک کو امید تھی کہ علم اسے ہی ملے گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علیؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے ان کو بلوایا، وہ آئے، آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا، جس سے ان کو ایسی شفا ملی کہ لگتا تھا آنکھوں میں کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ آپ نے علم ان کے ہاتھ میں دیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: آگے بڑھتے جاؤ یہاں تک کہ ان کے صحن میں اترو، پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو، اللہ کی قسم! اگر اللہ تمھارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تو وہ تمھارے حق میں سرخ اونٹ کی دولت سے بہتر ہے''۔

(14)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ قَالَ: يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَعْنِي يَدَيْهِ.

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا: جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے علیؓ کو بلایا، ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی لیکن اللہ نے انھیں کے ہاتھوں فتح دلائی''۔

(15)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَدَعَا بِهِ فَبَزَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا عَيْنَي عَلِيٍّ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج جہاد کا علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ قوم کے لوگوں نے گردنیں اونچی کیں لیکن آپ ﷺ نے پوچھا: علیؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے انھیں بلایا اور اپنی ہتھیلیوں میں اپنا لعاب دہن لے کر علیؓ کی آنکھوں میں لگا دیا اور پھر علم ان کے ہاتھ میں دیا، آخر اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح دلائی''۔

(16)عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَقُلْ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ جُلُوسٌ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوا، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوَمُوا فَقَالُوا: وَاللهِ مَا أَخْرَجَنَا وَأَدْخَلَهُ، فَرَجَعُوا فَدَخَلُوا فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ، بَلِ اللهِ أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ.

''ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ کے پاس ایک جماعت بھی بیٹھی تھی۔ اتنے میں علیؓ تشریف لائے۔ جب علیؓ آئے تو جماعت کے لوگ باہر نکل گئے۔ باہر نکل کر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے ہمیں باہر نہیں نکالا ہے اور نہ علیؓ کو اندر داخل کیا ہے۔ پھر وہ دوبارہ مجلس میں آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے علیؓ کو داخل نہیں کیا اور نہ تمھیں نکالا ہے بلکہ خود اللہ نے علیؓ کو داخل کیا اور تمھیں باہر نکالا ہے''۔

(17)عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ، أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

''زر بن حبیش سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا اور

روح کی تخلیق فرمائی، نبی امی ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دیا ہے کہ مجھ سے ایک مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے بغض ایک منافق ہی رکھے گا''۔

(18)عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ، وَعَلِيٍّ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

''قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے جنگ بدر میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا تھا اور وہ ہیں: حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث، عتبہ بن شیبہ، ربیعہ بن شیبہ اور ولید بن عقبہ''۔

(19)عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي مَعَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي شَبِيهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَبَهُ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَهُ فَجَعَلَ يَضْحَكُ.

''عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہ حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انھیں اپنی گردن پر بٹھالیا اور فرمایا: میرے باپ کی قسم! یہ نبی اکرم ﷺ کے مشابہ ہیں علی کے نہیں، علی رضی اللہ عنہ اس وقت ان کے ساتھ ہی تھے، یہ سن کر ہنسنے لگے''۔

(20) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ.

''ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے''۔

(21)عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ هَذَا فَأَحِبَّهُ.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ آپ کی گردن پر سوار ہیں اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(22)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ: اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے تعلق سے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(23)عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أَنَسًا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:يَخْطُبُ وَالْحَسَنُ عَلَى فَخِذِهِ فَيَتَكَلَّمُ مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِ فَيُقَبِّلُهُ فَيَقُولُ:اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ قَالَ وَيَقُول:إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي.

''امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اصحاب رسول یعنی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خطبہ دے رہے ہیں اور حسن رضی اللہ عنہ آپ کی ران پر ہیں،آپ تھوڑی دیر خطبہ ارشاد فرماتے ہیں پھر حسن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور انھیں بوسہ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں:اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور مجھے امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے میری امت کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(24)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَال:رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ الْحَسَنَ وَيَقُول:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

''ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سیدنا حسن کو اپنی گود میں لیے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں:میرا یہ بیٹا سیدہ ہے،امید ہے کہ اللہ اس کے ہاتھوں مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(25)عَنِ الْحَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يَعْنِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَال:دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ قَال:وَيَقُولُ :رَيْحَانَتِيَّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بعض اصحاب رسول یعنی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،وہ کہتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے شکم اطہر پر لوٹ پوٹ رہے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں:یہ دونوں اس امت میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(26)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جس نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین سے محبت کی،اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا،اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(27)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین دو خالہ زاد بھائیوں عیسی

ابن مریم اور یحی بن زکریا علیہما السلام کے علاوہ باقی تمام نوجوانان جنت کے سردار ہیں‘‘۔

(28)عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ.

’’زر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی ایسا بھی ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، جب آپ سجدے میں جاتے تو حسن اور حسین اچھل کر آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے، لوگ انھیں منع کرنے کا ارادہ کرتے تو آپ اشارہ سے کہتے: انھیں چھوڑ دو۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو انھیں گود میں بٹھا لیتے اور یہ فرماتے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے بھی محبت کرے‘‘۔

(29)عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَيَقُولُ: اللهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا.

’’اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو پکڑتے اور فرماتے: اے اللہ! ان دونوں سے محبت فرما کیوں کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں‘‘۔

(30)عَنْ حُذَيْفَةَ هُوَ ابْنُ الْيَمَانِ أَنَّ أُمَّهُ قَالَتْ لَهُ: مَتَى عَهْدُكَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا، فَهَمَّتْ أَنْ تَنَالَ مِنِّي، فَقُلْتُ: دَعِينِي، فَإِنِّي أَذْهَبُ فَلَا أَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي، وَيَسْتَغْفِرَ لَكِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَإِذَا عَارِضٌ قَدْ عَرَضَ لَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ فَرَآنِي فَقَالَ: حُذَيْفَةُ؟ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ لِيُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَلِيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

’’سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان سے پوچھا: آخری بار رسول اللہ ﷺ سے تمھاری ملاقات کب ہوئی ہے؟ جب میں نے ان کو بتایا تو وہ مجھے سخت سست کہنے لگیں۔ میں نے عرض کیا: اچھا رہنے بھی دیں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور آپ کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک اپنے لیے اور آپ کے لیے نبی ﷺ سے دعائے مغفرت نہ کرالوں۔ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھائی، اس کے بعد آپ مسجد سے نکلے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آپ کے سامنے آیا، آپ آگے بڑھے تو مجھ پر نظر پڑ گئی۔ آپ نے پوچھا: حذیفہ؟ میں نے عرض

کیا: حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے پوچھا: کیا ابھی ابھی جا سامنے آیا تھا تم نے اسے دیکھا۔ میں نے عرض کیا: ہاں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ سے سلام کرے اور مجھے یہ بشارت سنائے کہ حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ بنت محمد ﷺ جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(31)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: لَمَّا أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ بِهِ لُحُوقًا، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَضَحِكْتُ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے اوپر جھک گئیں، آپ ﷺ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں، دوبارہ آپ ﷺ کے اوپر جھکیں، پھر آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے اس سلسلے میں فاطمہ سے معلوم کیا۔ انھوں نے بتایا کہ پہلی بار جب میں جھکی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا۔ یہ خبر سن کر میں رونے لگی۔ دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے مجھے بتایا کہ میں آپ کے اہل میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی اور یہ کہ سوائے مریم بنت عمران کے میں جنت کی باقی تمام خواتین کی سردار ہوں۔ یہ خبر سن کر میں نے سر اٹھایا اور ہنسنے لگی''۔

(32)عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ هٰذَا، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لَحَاقًا بِهِ، فَضَحِكْتُ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فاطمہ کو بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی، آپ نے ان سے کچھ سرگوشی کی جس سے وہ رونے لگیں۔ نبی ﷺ نے انھیں دوبارہ بلایا اور پھر سرگوشی کی جسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے اس بابت جب معلوم کیا تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ اپنی اسی بیماری میں میں وفات پا جاؤں گا تو یہ بات سن کر میں رونے لگی، پھر آپ نے بتایا کہ میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی''۔

(33)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ قَالَتْ: فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ:مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا، فَأَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ:حِينَ بَكَتْ خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا، ثُمَّ تَبْكِينَ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ:مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا قَطُّ أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ لَهَا فَقَالَت:مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَت:إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي قَال:كَانَ جِبْرِيلُ يُعَارِضُنِي كُلَّ عَامٍ مُرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا وَقَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لُحُوقًا، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ :فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرمﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں ، نبیﷺ کو چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی تھیں۔اتنے میں فاطمہ آ گئیں،ان کی چال رسول اللہﷺ جیسی تھی۔انھیں دیکھ کر رسول اللہﷺ نے فرمایا:میری بیٹی!خوش آمدید۔آپ نے انھیں پاس ہی میں بٹھالیااوران کے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔میں نے انھیں روتا دیکھ کر کہا:رسول اللہﷺ نے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر آپ سے سرگوشی فرمائی پھر بھی آپ رو رہی ہیں؟ پھر دوبارہ آپ نے فاطمہ سے سرگوشی کی جسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: آج سے پہلے میں نے خوشی اورغم کواس قدرقریب نہیں دیکھا۔میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ رسول اللہﷺ نے آپ سے کیا کہا؟انھوں نے جواب دیا:میں رسول اللہﷺ کا راز افشا نہیں کرسکتی۔جب رسول اللہﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ سے اس سلسلے میں پوچھا۔انھوں نے بتایا کہ آپﷺ نے مجھے خبردی تھی کہ ہرسال جبریل قرآن کا دورایک بارکراتے تھے،اس سال انھوں نےقرآن کا دور دوبارکرایا ہے، مجھے لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔تم میرے اہل میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اور میں تمھارا بہترین پیش رو ہوں۔یہ خبرسن کر میں رونے لگی۔اس کے بعد دوبارہ آپ نے مجھ سے سرگوشی کی اورفرمایا: کیاتم اس بات سےخوش نہیں ہو کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو یااس امت کی خواتین کی سردار ہو۔یہ خبرسن کر میں ہنسنے لگی''۔

(34)عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَت:مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت:وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا، فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ وَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ:إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :أَرَأَيْتِ حِينَ أَكَبَّيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ

فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكَبَّيْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ، مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: أَخْبَرَنِي، تَعْنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقًا بِهِ، فَذَلِكَ حِينَ ضَحِكْتُ.

''عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رفتار وگفتار اور اٹھنے بیٹھنے میں رسول اللہ ﷺ کی مشابہت فاطمہ بنت رسول اللہ جیسی کسی میں نہیں دیکھی۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہوجاتے، بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ فاطمہ کے گھر جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں، آپ کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں۔ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہ آئیں اور آپ کے اوپر جھک گئیں، آپ کو بوسہ دیا، پھر سر اٹھایا اور رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپ کے اوپر جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنسنے لگیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرا تو خیال تھا کہ فاطمہ بہت ہی سمجھ دار خاتون ہیں لیکن وہ بھی ایک عورت ہی نظر آئیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ سے پوچھا: ایسا کیا ہوا تھا کہ آپ پہلی بار جب نبی ﷺ پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رونے لگیں، پھر دوبارہ جھک کر جب سر اٹھایا تو رونے لگیں؟ فاطمہ نے بتایا کہ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا تو یہ سن کر میں رونے لگی، اس کے بعد آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل میں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی تو یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(35) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، وہی چیز اسے بھی خوش کرتی ہے جو مجھے خوش کرتی ہے اور اسی چیز سے مجھے بھی ناراضگی ہوتی ہے جو اسے ناراض کرتی ہے''۔

(36) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّي، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

''مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(37) أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي.

''مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں عنفوان شباب میں قدم رکھ رہا تھا، اسی وقت نبی اکرم ﷺ کو خطبے میں یہ فرماتے میں نے سنا تھا کہ فاطمہ مجھ سے ہیں''۔

(38)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ:أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:أَقْرِءْ خَدِيجَةَ مِنَ اللهِ وَمِنِّي السَّلَامُ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے آپﷺ کو یہ فرماتے سنا: جبریل میرے پاس آئے اور فرمایا: خدیجہ کو اللہ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام ہو، آپ انھیں جنت میں موتیوں سے آراستہ ایک ایسے محل کی بشارت دے دیں جس میں نہ شور وشغب ہوگا اور جس میں کوئی ستون ہوگا''۔

(39)عَنْ أَنَسٍ قَالَ:جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ قَالَ:إِنَّ اللهَ يُقْرِءُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ فَقَالَتْ:إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَعَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرمﷺ کے پاس تشریف لائے ،اس وقت سیدہ خدیجہ آپ کے پاس بیٹھی تھیں۔ جبریل نے کہا: اللہ خدیجہ کو سلام کہتے ہیں۔ یہ سن کر سیدہ خدیجہ نے فرمایا: اللہ تو سراپا سلامتی ہیں، جبریل کو بھی سلام اور اے نبی آپ پر بھی سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں''۔

(40) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ لِخَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا رشک مجھے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آیا۔ کیوں کہ رسول اللہﷺ ان کا ذکر کثرت سے کرتے تھے، ان کی تعریف فرماتے تھے اور رسول اللہﷺ کو وحی کے ذریعے یہ بات بتائی گئی تھی کہ آپ انھیں جنت کی بشارت سنا دیں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: الخصائص للنسائى

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

(1)عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَال: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قَال: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُول: أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حبہ عرنی سے سنا، انھوں نے بتایا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی''۔

(2)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی''۔

(3)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لانے والے پہلے شخص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(4)عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَال: قَالَ عَلِي: أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

''عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ، اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد ان امتیازات کا دعویٰ کوئی جھوٹا ہی کرسکتا ہے۔ میں نے تمام لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی ہے''۔

(5)عَنْ عَلِيٍّ قَال: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللهَ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي، عَبَدْتُ اللهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس امت میں کسی ایسے کو نہیں جانتا جس نے میرے علاوہ اللہ کی عبادت اس کے نبی ﷺ کے بعد کی ہو۔ میں نے اللہ کی عبادت سات سال پہلے اس وقت کی تھی جب اس امت کے کسی آدمی نے اللہ کی عبادت نہیں کی تھی''۔

(6)عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَت: سَمِعْتُ أَبِي يَقُول: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالُوا: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ

ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا وَقَال:هَذَا وَلِيِّي، والْمُؤَدِّى عَنِّى، وَإِنَّ اللهَ مُوَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَمُعَادٍ مَنْ عَادَاهُ.

’’عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام جحفہ پر یہ کہتے سنا ہے، آپ اس وقت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، پہلے آپ نے خطبہ دیا، اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: اے لوگو! میں تمھارا ولی ہوں۔لوگوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اوپر اٹھایا اور فرمایا: یہ میرے ولی ہیں، میری طرف سے کسی بھی فرمان کی ترسیل کرنے والے ہیں، اللہ اس انسان سے دوستی رکھے گا جو ان سے دوستی رکھے گا اور اس سے اللہ دشمنی رکھے گا جو ان سے دشمنی رکھے گا‘‘۔

(7)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ فَقَال:اللهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي مَنْ هَذَا الطَّيْرِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَرَدَّهُ، وَجَاء عُمَرُ فَرَدَّهُ، وَجَاء عَلِيٌّ فَأَذِنَ لَهُ.

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے پاس اس وقت اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوتا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے، پہلے ابوبکر آئے، آپ ﷺ نے ان کو واپس کردیا، پھر عمر آئے، آپ نے ان کو بھی واپس کردیا، اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ آئے، آپ نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی‘‘۔

(8)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَال: كُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَال:لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خِصَالٌ ثَلَاثَةٌ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنَّهُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

’’سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا، شرکائے مجلس میں سے بعض حضرات نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تنقیص شروع کردی۔ یہ سن کر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے علی رضی اللہ عنہ کی تین ایسی خصوصیات سنی ہیں کہ ان میں سے اگر کسی ایک کا شرف مجھے حاصل ہوتا تو مجھے سرخ اونٹ کی دولت سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا: آپ نے علی سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر مین ہارون کا تھا، میں نے آپ سے یہ بھی سنا کہ جہاد کا علم میں اسے دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں‘‘۔

(9)عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَن عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعْدًا قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ

فَدَفَعَ إِلَى عَلِيٍّ.

''عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل جہاد کا علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کے اصحاب گردنیں اونچی کر کے دیکھنے لگے لیکن علم آپ ﷺ نے علی کو دیا''۔

(10) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَكَانَ يَسِيرُ مَعَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي الْمُلَاءَتَيْنِ، وَتَخْرُجُ فِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ، وَالثَّوْبِ الْغَلِيظِ قَالَ: أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْبَرَ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ، وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ، وَأَنا أَرْمَدُ قُلْت: إِنِّي أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَقَالَ: اللهُمَّ اكْفِهِ أَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذَلِكَ، وَلَا بَرْدًا.

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے علی سے اس وقت پوچھا جب وہ ان کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ لوگوں کو بڑی حیرت ہوتی ہے کہ آپ سخت سردی میں دو ہلکی چادروں میں نکلتے ہیں اور سخت گرمی میں روئی سے بنے کپڑے اور موٹا لباس پہن کر نکلتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم ہمارے ساتھ خیبر میں نہیں تھے؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، خیبر میں میں بھی تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پہلے ابوبکر کے لیے جھنڈا باندھا لیکن وہ فتح کے بغیر واپس آ گئے، پھر عمر کے لیے باندھا، وہ بھی واپس آ گئے اور دوسرے لوگ بھی لوٹ آئے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جہاد کا جھنڈا اب ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور جو میدان جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ آپ نے مجھے بلوایا، مجھے اس وقت آشوب چشم کی شکایت تھی، آپ نے میری دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان سے گرمی سردی کے اثرات زائل کر دے۔ اس دعا کے بعد پھر مجھے گرمی سردی کا احساس کبھی نہیں ہوا''۔

(11) سَهْلُ بْنُ سَعْد أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِي: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ

ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

''سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کہا: میں کل یہ علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، ہر کسی کو امید تھی کہ جہاد کا علم اسے ملے گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے انھیں بلوایا، ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، دعا کی جس سے انھیں شفا مل گئی، ایسا لگتا تھا کہ جیسے انھیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ نے علم علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ انھوں نے عرض کیا: کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: چلتے جاؤ یہاں تک کہ ان کے میدان میں پہنچو، پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ ان کے رب کا ان کے اوپر کیا حق واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ایک شخص کو بھی تمھارے ذریعے ہدایت مل جائے تو وہ تمھارے حق میں سرخ اونٹ کی دولت سے بھی زیادہ قیمتی ہے''۔

(12) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَبَصَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهَا عَيْنَيْ عَلِيٍّ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج جہاد کا جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ یہ سن کر قوم کے لوگوں نے گردنیں اونچی کرکے دیکھنا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور علی کی دونوں آنکھوں پر لگا دیا، پھر علم ان کے ہاتھ میں دیا۔ آخر اللہ نے انھیں فتح عطا فرمائی''۔

(13) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. قَالَ عُمَرُ فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: قَاتِلْ، وَلَا تَلْتَفِتْ فَسَارَ قَرِيبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، عَلَامَ أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: عَلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا فَعَلُوا فَقَدْ عَصَمُوا دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ مِنِّي إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس کے ہاتھوں اللہ فتح دلائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دن سے پہلے

میرے اندر امارت کی خواہش کبھی پیدا نہیں ہوئی لیکن آپ ﷺ نے علم علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔آپ نے ان سے فرمایا: جاؤ قتال کرو، پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھنا۔علی ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں کب تک ان سے جنگ کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تک وہ کلمہ شہادت کا اقرار نہ کرلیں۔جب وہ ایسا کرلیں تو انھوں نے اپنے خون اور مال کی حفاظت کرلی الا یہ کہ اسلام ہی کا کوئی حق ان پر عائد ہوجائے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے''۔

(14)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ قَالَ: يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جہاد کا جھنڈا ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔آخر اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب کی''۔

(15)عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاء فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ بِالْأَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَقَاتَلَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، ثُمَّ لَا تُرَدُّ -يَعْنِي رَايَتَهُ -حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، مَا تَرَكَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهَا مِنْ عَطَائِهِ، كَانَ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ.

''ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اس حال میں باہر نکلے کہ ان کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔انھوں نے فرمایا: کل تک تمھارے درمیان ایک ایسا شخص موجود تھا جس کے علم سے نہ پہلے کے لوگ سبقت لے جاسکے تھے اور نہ بعد کے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کہا تھا کہ میں کل جہاد کا علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔جبریل اس کے دائیں قتال کرتے تھے اور میکائیل اس کے بائیں۔وہ جھنڈا اس وقت تک نہیں کھولتا تھا جب تک اللہ فتح نہ دے دے۔اس نے اپنے پیچھے دینار ودرہم کچھ نہیں چھوڑے صرف سات سو درہم موجود ہیں جو انھوں نے اپنے وظیفے سے بچا کر رکھے تھے اور اپنے گھر والوں کے لیے ایک خادم لینے کا ارادہ رکھتے تھے''۔

(16)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کو اگر تم پڑھو تو اللہ تمھاری مغفرت فرمادے جب کہ وہ تمھیں پہلے ہی معاف فرما چکا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ حلیم وکریم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند وعظیم ہے، اللہ ہر عیب سے پاک ہے، ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے، تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے''۔

(17)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ، وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، میں اس وقت نوجوان اور نوعمر تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسی قوم میں بھیج رہے ہیں جس میں بڑے بڑے بزرگ ہوں گے اور میں ابھی نوجوان اور نوعمر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمھارے دل کو ہدایت اور زبان کو استحکام عطا کرے گا۔ اس دعا کے بعد کبھی دو آدمیوں کے درمیان تنازع کو ختم کرنے میں مجھے کوئی تردد لاحق نہیں ہوا''۔

(18)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَّ مِنِّي فَكَيْفَ الْقَضَاءُ فِيهِمْ؟ فَقَالَ: اللهُ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ قَالَ: فَمَا تَعَايَيْتُ فِي حُكُومَةٍ بَعْدُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم میں بھیج رہے ہیں جس میں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں۔ میں ان کے درمیان فیصلہ کیسے کروں گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تمھارے دلکو ہدایت اور زبان کو ثبات عطا کرے گا۔ اس دعا کی برکت یہ سامنے آئی کہ مجھے کسی مقدمے کا فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی الجھن پیش نہیں آئی''۔

(19)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: اللهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ، وَسَدِّدْ لِسَانَهُ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان قضا کے فرائض انجام دوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے قضا کا کوئی علم نہیں ہے۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت اور زبان کو درستگی عطا فرما۔ اس دعا کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک نہیں ہوا یہاں تک کہ آج اس جگہ میں بیٹھا ہوں''۔

(20)عَنْ عَلِيٍّ قَال: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْت: إِنَّکَ تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقَال: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسے لوگوں میں بھیج رہے ہیں جن میں مجھ سے عمر دراز لوگ موجود ہیں تا کہ میں ان کے درمیان قضا کے فرائض انجام دوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمھارے دل کو ہدایت اور زبان کو ثبات عطا فرمائے''۔

(21)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال: کَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَتَکَلَّمَ فِي ذَلِکَ أُنَاسٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيهِ قَائِلُکُمْ، وَاللهِ مَا سَدَدْتُهُ، وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَکِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کو چھوڑ کر باقی تمام لوگوں کے دروازے بند کردو۔ کچھ لوگ اس تعلق سے باہم باتیں کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد: مجھے علی کے علاوہ باقی دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا تھا، پھر تمھارے درمیان کچھ لوگ باتیں کرنے لگے۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی چیز کو نہ کھولا ہے اور نہ بند کیا ہے بلکہ ایک چیز کا مجھے حکم ملا تھا، میں نے اس کی تعمیل کی ہے''۔

(22)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(23)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(24)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَکَرِيَّا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار

ہیں سوائے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ ابن مریم اور یحیٰ بن زکریا کے''۔

(25)عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْنَا، وَرُبَّمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ. قَالَ: وَيَقُولُ: رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کے پیٹ پر لوٹ رہے تھے اور آپ فرمارہے تھے: اس امت میں میرے یہ دو مہکتے پھول ہیں''۔

(26)عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ أَيُصَلِّي بِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا.

''ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ اسی وقت ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا اس کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس میں مچھر کا خون لگا ہو؟ ابن عمر نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: عراق سے۔ یہ سن کر ابن عمر نے فرمایا: کون ہے جو میری طرف سے اس آدمی سے معذرت کرے گا کہ جو مجھ سے مچھر کے خون کا مسئلہ معلوم کررہا ہے۔ وہ عراقی ہی تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کیا تھا۔ حب کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(27)عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُول: خَطَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَزَوَّجَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ؟ فَقَالَ: هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا.

''ابن ابی نجیح اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں: اس نے بتایا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں منبر سے یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے فاطمہ سے نکاح کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا۔ آپ نے فاطمہ سے میرا نکاح کردیا۔ میں نے پوچھا: آپ کی نظر میں میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو''۔

(28)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وُجِعْتُ وَجَعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي، وَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ يَا عَلِيُّ قَدْ بَرِئْتَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، وَمَا دَعَوْتُ لِنَفْسِي بِشَيْءٍ إِلَّا دَعَوْتُ

لَکَ مِثْلَهُ، وَمَا دَعَوْتُ بِشَیْءٍ إِلَّا قَدِ اسْتُجِیبَ لِی أَوْ قَالَ: أُعْطِیتُ إِلَّا أَنَّهُ قِیلَ لِی: لَا نَبِیَّ بَعْدَکَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سخت تکلیف تھی، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود نماز کے لیے کھڑے ہوگئے، میرے اوپر اپنی چادر کا ایک کنارہ ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا: علی! اب کھڑے ہو جاؤ، تمھیں شفا مل گئی، اب پریشانی کی کوئی بات نہیں، میں نے اپنے لیے جو دعائیں مانگی ہیں، وہی دعائیں تمھارے حق میں بھی کی ہیں اور میں نے جو بھی دعا کی ہے، وہ قبول کی گئی ہے سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔*

(29) عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَرَمَى بِهَا إِلَى عَلِیٍّ فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا؟ قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا قَالَ: لَا، وَلَكِنْ صَاحِبَ النَّعْلِ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، آپ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے لیکن آتے ہوئے آپ کے جوتے ٹوٹ گئے، آپ نے جوتے علیؓ کی طرف اچھالے اور فرمایا: تم میں کوئی ایسا بھی ہوگا جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح قتال کرے گا جس طرح اس کی تنزیل پر میں نے قتال کیا ہے۔ ابوبکرؓ نے پوچھا: کیا وہ میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عمرؓ نے پوچھا: کیا وہ میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ جوتے گانٹھنے والے صاحب ہیں''۔

(30) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَكَبَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، فَسَارَّهَا، فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: لَمَّا أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِی أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ ذَلِكَ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَسْرَعُ أَهْلِ بَيْتِي بِهِ لُحُوقًا، وَأَنِّی سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِی، فَضَحِكْتُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ پر جھک گئیں، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی جس سے وہ رونے لگیں، پھر وہ آپ پر دوبارہ جھکیں، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی، جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ سے اس کی

---

* بعض ایمہ حدیث نے کہا ہے کہ یہ سیدنا امیر المومنین علی کی فضیلت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

وجہ معلوم کی۔انھوں نے بتایا کہ جب میں پہلی بار آپ پر جھکی تو آپ نے مجھے بتایا کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔دوسری بار میرے جھکنے پر آپ نے بتایا کہ میں آپ کے اہل خانہ میں بہت جلد آپ سے ملوں گی اور یہ کہ مریم بنت عمران کے علاوہ میں باقی جنتی خواتین کی سردار ہوں۔یہ سن کر میں نے سر اٹھایا اور ہنسنے لگی''۔

(31)عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاء أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا کَانَ مِنْ مَرْیَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور مریم بنت عمران کے علاوہ باقی جنتی خواتین کی سردار فاطمہ ہیں''۔

(32)عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:أَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا یَوْمًا صَدْرَ النَّهَارِ، فَلَمَّا کَانَ الْعَشِیُّ قَالَ لَهُ قَائِلُنَا:یَا رَسُولَ اللهِ قَدْ شَقَّ عَلَیْنَا، لَمْ نَرَکَ الْیَوْمَ قَالَ:إِنَّ مَلَکًا مِنَ السَّمَاء لَمْ یَکُنْ رَآنِی، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِی زِیَارَتِی، فَأَخْبَرَنِی أَوْ بَشَّرَنِی أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِی سَیِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِی، وَأَنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر فرمائی۔جب دوپہر ڈھل گئی تو ہمارے درمیان کے ایک شخص نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!آج کا دن ہمارے اوپر بڑا سخت گزرا،ہمیں آپ کا دیدار نہیں ہوسکا۔آپ ﷺ نے جواب دیا:آسمان کا ایک فرشتہ جس نے مجھے ابھی تک دیکھا نہیں تھا،اس نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت مانگی،اس نے مجھے بتایا یا مجھے بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ میری امت کی خواتین کی سردار ہے اور حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(33)عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُول:إِنَّ فَاطِمَةَ هِیَ بِضْعَةٌ مِنِّی یَرِیبُنِی مَا أَرَابَهَا وَیُؤْذِینِی مَا آذَاهَا.

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے،مجھے بھی وہی چیز خوش کرتی ہے جو اسے خوش کرتی ہے اور مجھے بھی وہی چیز تکلیف دیتی ہے جو اسے دیتی ہے''۔

(34)عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنَّ فَاطِمَةَ مُضْغَةٌ مِنِّی، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی.

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے،جس نے اسے ناراض کیا،اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(35)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:أَمَّا أَنْتَ یَا عَلِیُّ

فَخَتَنِي، وَأَبُو وَلَدَيَّ، وَأَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْکَ.

''محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! تم میرے داماد، میری اولاد کے والد ہو، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں''۔

(36) عَنْ أُسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ، فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا، اللهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے رسول اللہ ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا، آپ کسی نامعلوم چیز کو لپیٹے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب میں نے اپنی ضرورت پوری کر لی تو پوچھا: اے اللہ رسول! یہ آپ کیا لپیٹے ہوئے ہیں؟ آپ نے کپڑا اہٹایا تو حسن اور حسین نظر آئے۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(37) عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ: اللهُ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ فَقَالَ سَعِيدٌ: قَامَ إِلَى جَنْبِي سِتَّةٌ وَقَالَ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ: قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ: قَامَ عِنْدِي سِتَّةٌ وَقَالَ عَمْرٌو ذُو مُرٍّ: أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ.

''سعید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مقام رحبہ پر فرمایا: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تم میں سے کن لوگوں نے غدیر خم کے دن نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں، اور میں جس کا ولی ہوں، علیؓ بھی اس کے ولی ہیں، اے اللہ! تو بھی اس سے دوستی کر جو ان سے دوستی رکھے اور تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے۔ سعید کہتے ہیں: یہ سن کر میرے بغل سے چھ آدمی کھڑے ہوئے، حارثہ بن مضرب کہتے ہیں: میرے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع کہتے ہیں: میرے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے۔ عمرو ذی مرہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے''۔

(38) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُمُ اخْتَصَمُوا فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: إِنَّ الْخَالَةَ أُمٌّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَالَ

لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِزَيْدٍ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ لِجَعْفَر: أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ان کا آپس میں سیدنا حمزہ کی بیٹی کے سلسلے میں جھگڑا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا فیصلہ ان کی خالہ کے حق میں فرمایا اور یہ کہا کہ خالہ ماں کے درجے میں ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ان سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ آپ نے علیؓ سے کہا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، زید سے کہا: تم میرے بھائی اور غلام ہو اور سیدنا جعفر سے فرمایا: تم اخلاق اور تخلیق میں میرے مشابہ ہو''۔

(39) عَنْ سَعِيدِ بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن عمر رضي الله عنهما فسأله عن على رضى الله عنه فقال: لا تسئلني عن على رضى الله عنه ولكن انظر الى بيته من بيوت رسول الله ﷺ. قال: فانى أبغضه. قال: أبغضك الله عز وجل.

''سعید بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے ان سے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا: علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو بلکہ ان کے گھر کی طرف دیکھو جو رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ اس نے کہا: میں علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں۔ یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ عزوجل تم سے بغض رکھے''۔

(40) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ (المجادلة: 12). قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِي: مُرْهُمْ أَنْ يَتَصَدَّقُوا قَالَ: بِكَمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِدِينَارٍ قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: فَنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ: لَا يُطِيقُونَ قَالَ: فَبِكَمْ؟ قَالَ: بِشَعِيرَةٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَزَهِيدٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُم﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، (المجادلة: 13) وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُول: بِي خُفِّفَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قرآن کی آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے کہا: لوگوں کو حکم دو کہ وہ صدقہ دیں۔ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کتنا صدقہ دیں؟ آپ نے فرمایا: ایک دینار۔ علی نے عرض کیا: لوگوں میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے کہا: اچھا نصف دینار۔ علی نے عرض کیا: لوگوں میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے خود ہی پوچھا: پھر کتنا؟ علی نے جواب دیا: ایک جو۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم تو زاہد ہو۔ اس کے بعد اللہ نے یہ آیت: ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُم﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، (المجادلة: 13) نازل فرمائی۔ علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اللہ نے میری وجہ سے اس امت پر تخفیف فرمائی ہے''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
المصنف لابن أبى شيبة

بِسۡمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيۡم

(1)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب قَال:وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دیا ہے کہ تم میں سے کوئی مومن ہی محبت کرے گا اور بغض وہی کرے گا جو منافق ہوگا''۔

(2)عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيه قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(3)عَنْ عَلِي قَال:بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، قَالَ :فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَال:اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ، فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل یمن کے پاس بھیجا تا کہ میں ان کے درمیان قضا کی ذمہ داری انجام دوں۔میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! مجھے قضا کا کوئی علم نہیں۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور یہ دعا فرمائی:اے اللہ!ان کے دل کو ہدایت اور زبان کو درستگی عطا فرما،اس کے بعد مجھے کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں تردد نہیں ہوا یہاں تک کہ آج اس مجلس میں بیٹھا ہوں''۔

(4)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَال:كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خَمٍّ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام جحفہ میں غدیر خم پر تھے،اسی وقت رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے،سیدنا علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(5)عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَال:بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ فَقَال:السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، فَقَال:مَنْ هَذَا، فَقَالُوا:هَذَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَال:إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''رباح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رحبہ میں سیدنا علی بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی درمیان ایک شخص آیا جس پر سفر

کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔اس نے کہا:اے میرے مولیٰ السلام علیکم۔انھوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟لوگوں نے جواب دیا: یہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو یہ فرماتے سنا: میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(6)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ، فَقَالَ:أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر پیچھے چھوڑ دیا۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا،ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(7)عَنْ سَعْدٍ قَالَ:قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ:تَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:لَهُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

''سیدنا سعد کی روایت ہے کہ معاویہ اپنے کسی حج کے موقع پر آئے۔سعد ان سے ملنے آئے،لوگوں نے علی کا تذکرہ چھیڑ دیا،معاویہ نے ان کے تعلق سے کوئی ناروا گفتگو کی جسے سن کر سعد ناراض ہوگئے اور کہا: آپ اس آدمی کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جس کے بارے میں نبیﷺ کے کئی ایک ارشادات میں نے سنے ہیں۔علی میں تین ایسی خصوصیات تھیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کی سعادت مجھے حاصل ہوتی تو مجھے دنیا اور اس کی نعمتوں سے کہیں زیادہ محبوب ہوتی۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں،میں نے نبیﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ علی میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے آپﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ میں جہاد کا جھنڈا اسے دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے''۔

(8)عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُول:أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرِ،لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ،وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

''عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں،اس کے رسول کا بھائی ہوں اور میں ہی صدیق اکبر ہوں،میرے بعد ان نسبتوں کا دعوی کوئی جھوٹا اور مفتری ہی کرسکتا ہے،میں نے تمام لوگوں

سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے‘‘۔

(9)عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

’’حبہ عرنی سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی‘‘۔

(10)عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ،فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

’’عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اہل کوفہ یا اے اہل عراق! تمھارے درمیان ایک ایسی شخصیت تھی جسے رات شہید کر دیا گیا، اسے جو علم حاصل تھا، اس کے برابر نہ پہلوں میں کوئی تھا اور نہ بعد کا کوئی شخص ان کے علم کو پہنچ سکتا ہے، نبی اکرم ﷺ جب انھیں کسی جنگی مہم پر بھیجتے تھے تو جبریل ان کے دائیں اور میکائیل ان کے بائیں ہوا کرتے تھے اور فتح حاصل کیے بغیر وہ مہم سے لوٹتے نہیں تھے‘‘۔

(11)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ،قَالَ: فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ،فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ،فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ.

’’سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جہاد کا علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، یہ سن کر جماعت کے لوگ گردنیں اونچی کر کے دیکھنے لگے۔ آپ نے پوچھا: علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ نے انھیں بلایا اور ان کے ہاتھوں پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کی آنکھوں میں لگا دیا، جہاد کا علم انھیں دیا، آخر اللہ نے ان کے ہی ہاتھوں اسی دن فتح دلائی‘‘۔

(12)عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: لَأَدْفَعُهَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَانَ أَرْمَدَ،قَالَ: وَدَعَا لَهُ فَفُتِحَتْ عَلَيْهِ خَيْبَرُ.

’’سیدنا سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علم علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا: میں یہ علم ایک ایسے شخص کو دے رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے علی کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، اس وقت انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی، ان کے لیے دعا فرمائی، آخر خیبر انھیں کے ہاتھوں فتح ہوا‘‘۔

(13)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ قَالَ:أَبِي:لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ:زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ،وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ،وَأَعْطَاهُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ خَيْبَر.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! علی بن ابی طالب کو تین ایسی سعادتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے لیے سرخ اونٹ کی دولت سے بہتر ہوتی: آپ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا جن سے ان کے یہاں اولاد ہوئی، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرادیے صرف علی کا دروازہ کھلا رہنے دیا اور خیبر کے دن انھیں ہتھیار دیے''۔

(14)عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَت:قَالَتْ عَائِشَةُ:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ،فَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ،ثُمَّ جَاء حُسَيْنٌ فَأَدْخَلَهُ مَعَه،ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا،ثُمَّ جَاء عَلِيٌّ فَأَدْخَلَه،ثُمَّ قَال:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33).

''صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن صبح سویرے نبی اکرم ﷺ اس حال میں نکلے کہ آپ سیاہ بالوں کی سنہری چادر جسم اطہر پر ڈالے ہوئے تھے۔ حسن آئے تو ان کو اپنے ساتھ چادر میں داخل کرلیا، حسین آئے ان کو بھی چادر میں لے لیا، فاطمہ آئیں، انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا، اس کے بعد علی آئے انھیں بھی چادر میں لے لیا اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی: ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(15)عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاشٍ قَال:قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَدْ آذَيْتَنِي:قَال:قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ ،مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَک،قَال:مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي.

''عمرو بن شاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: تم نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بھلا میں کیوں کر آپ کو اذیت دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی''۔

(16)عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَال:قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ؟ قَال:لَا ، وَاللَّهُ أَعْلَمَهُ.

''عبدالملک بن ابی سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: کیا اصحاب رسول میں علی رضی اللہ عنہ سے بڑا کوئی عالم تھا؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ ہی نے ان کو علم کے اعتبار سے بڑا بنایا تھا''۔

(17)عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبَشِيٍّ قَال: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ فَقَال :لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُون،كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

''عمرو بن حبشی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ دن ایک ایسا شخص تمھیں داغ مفارقت دے گیا ہے، جس کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچ سکتے ہیں اور نہ بعد والے ،رسول اللہ ﷺ اسے جہاد کا علم دیتے تھے تو جب تک اللہ فتح نہیں دیتا تھا، وہ اپنی مہم سے واپس نہیں آتے تھے''۔

(18)عَنْ أَنَسٍ قَال: خَرَجْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم،فِي حَائِطِ الْمَدِينَةِ ،فَمَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ فَقَالَ عَلِي: مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللَّه،قَال: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِيقَتُكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا يَا عَلِي،حَتَّى مَرَّ بِسَبْعِ حَدَائِق،كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلِي: مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللَّه،فَيَقُول: حَدِيقَتُكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور علی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں آئے ۔جب باغ سے گزر رہے تھے تو علی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کتنا خوبصورت باغ ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جنت میں تمھارا باغ اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔اس طرح ہم سات باغوں سے گزرے، ہر باغ کے سلسلے میں علی یہی کہتے رہے اور جواب میں رسول اللہ ﷺ یہی کہتے رہے کہ جنت میں تمھارا باغ اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے''۔

(19)عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَال: قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّه، أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ ثُمَّ لَا تُغَيِّرُونَ،قَال: قُلْتُ :وَمَنْ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَت: يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ.

''ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! تمھارے درمیان رسول اللہ ﷺ کو گالی دی جاتا ہے اور تمھاری پیشانی پر ذرا بھی بل نہیں آتا؟ میں نے عرض کیا: بھلا رسول کو گالی کون دیتا ہے؟ انھوں نے کہا: علی اور ان سے محبت رکھنے والوں کو گالی دی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ علی سے محبت فرماتے تھے''۔

(20) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: لَا يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِن،وَلَا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کوئی مومن علی سے بغض نہیں رکھ سکتا اور نہ کوئی منافق ان سے محبت کرسکتا ہے''۔

(21)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَال: إِنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكِتَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ.

''عبداللہ بن حارث علی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ اس امت میں ہماری مثال سفینۂ نوح بنی اسرائیل میں باب حطہ جیسی ہے''۔

(22)عَنِ الْبَرَاءِ،قَالَ:كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ;قَالَ:فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍ،قَالَ:فَنُودِيَ:الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ ،وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ،قَالُوا:بَلَى،قَالَ:أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ،قَالُوا:بَلَى قَالَ:فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ :اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ،اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ :فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ:هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ،أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے،غدیر خم پر ہم نے پڑاؤ ڈالا،نماز کے لیے منادی کی گئی اور ایک پیڑ کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جھاڑ و لگایا گیا،آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں مومنوں سے ان کی جان سے کہیں زیادہ قریب ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں،آپ نے مزید فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن سے اس کی جان سے کہیں زیادہ قریب ہوں۔لوگوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، پھر آپ نے علی کا ہاتھ تھامے ہوئے فرمایا: اے اللہ! میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں،اے اللہ تو بھی اسے دوست رکھ جو علی سے دوستی رکھتا ہے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھتا ہے۔راوی بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد عمر بن خطاب کی ملاقات علی سے ہوئی تو انھوں نے کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو،آپ تو ہر مومن مرد اور عورت کے مولیٰ بن چکے ہیں''۔

(23)أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ:أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ:ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا؟ قَالَ:قَدْ فَعَلْنَا،قَالَ:فَلَعَلَّكَ قَدْ سَبَبْتَهُ؟ قَالَ:قُلْت:مَعَاذَ اللَّهِ،قَالَ:فَلَا تَسُبَّهُ فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا مَا سَبَبْتُهُ أَبَدًا بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ.

''ابوبکر بن خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں سعد بن مالک کے پاس آیا،انھوں نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم لوگ علی کو گالی دیتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں ایسا ہوتا ہے۔انھوں نے کہا: شاید تم بھی ان کو گالی دیتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: معاذ اللہ۔انھوں نے کہا: ہاں ان کو گالی نہ دینا،اگر میرے سر پر آرہ رکھ کر کہا جائے تب بھی میں علی کو گالی نہیں دے سکتا کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے تعلق سے بہت کچھ بیان کرتے سنا ہے''۔

(24)عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي،كَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْتُهُ بِعَشْرَةِ دَرَاهِم،فَكُنْتُ إِذَا نَاجَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْتُ بِدِرْهَمٍ حَتَّى نَفِدَت،ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ :﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ (المجادلة:12)

''مجاہد بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں ایک ایسا حکم بھی ہے جس پر مجھ سے پہلے نہ کسی نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کرے گا۔میرے پاس ایک دینار تھا جسے میں دس درہم میں بیچ دیا تھا۔میں جب بھی رسول اللہ ﷺ

سے سرگوشی کرتا تھا تو ایک درہم کا صدقہ دے دیا کرتا تھا یہاں تک کہ دسوں درہم ختم ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے قرآن کی اس آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ کی تلاوت کی''۔

(25) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّى، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِى.

''محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(26) عَنْ عَائِشَةَ قَالَت: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُكِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ، فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتِ، قَالَت: أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِى أَنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَأَخْبَرَنِى أَنِّى أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، وَأَنِّى سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے کہا: نبی اکرم ﷺ کی بیماری میں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نبی ﷺ پر جھکیں اور رونے لگیں، پھر دوسری بار جھکیں اور ہنسنے لگیں، یہ کیا بات تھی؟ انھوں نے جواب دیا: جب میں پہلی بار جھکی تو آپ نے مجھے خبر دی کہ آپ کی وفات ہونے والی ہے، یہ خبر سن کر میں رونے لگی، پھر جب دوسری بار جھکی تو آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اور یہ کہ مریم بنت عمران کے سوا میں جنت کی باقی خواتین کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی''۔

(27) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ: مَلَكٌ عَرَضَ لِى اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَيُخْبِرَنِى أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ باہر نکلے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے سامنے آیا جس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ مجھے آ کر سلام کرے اور مجھے یہ خبر دے کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہے''۔

(28) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب: 33)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لیے نکلتے وقت مسلسل چھ ماہ تک فاطمہ کے گھر سے یہ کہتے ہوئے گزرے کہ اے اہل بیت! نماز، اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمھیں

صاف اور پاکیزہ بنادے‘‘۔

(29)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ، وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ.

’’عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، مریم بنت عمران، آسیہ زوجۂ فرعون اور خدیجہ بنت خویلد کے بعد خواتین عالم کی سردار ہے‘‘۔

(30)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ -يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا -يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا .

’’سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی دونوں سے محبت فرما‘‘۔

(31)عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَقَالَ:مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

’’سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی، مغرب کے بعد آپ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو میں نے آپ کا پیچھا کیا۔ آپ نے فرمایا: میرے سامنے ابھی ایک فرشتہ آیا تھا، اس نے اپنے رب سے اجازت لی تھی کہ مجھے آ کر سلام کرے اور مجھے یہ بشارت سنائے کے حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں‘‘۔

(32)عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

’’حسن بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھا کر اپنے ساتھ منبر پر بٹھالیا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ہاتھوں مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا‘‘۔

(33)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں‘‘۔

(34)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْن:أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

’’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ

ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے صلح ہے جو تم سے صلح رکھے''۔

(35)عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي، وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

''سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ کر کہتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(36)عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَر: هَا انْظُرُوا هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا.

''ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، اسی وقت ان کے پاس عراق سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی آیا۔ ذرا اس آدمی کو تو دیکھو، یہ مجھ سے مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھ رہا ہے جب کہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کیا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(37)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا -أَوْ حُسَيْنًا- فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَ فِيهَا، قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَإِذَا الْغُلَامُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعَدْتُ رَأْسِي فَسَجَدْتُ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَجَدْتَ فِي صَلَاتِكَ هَذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا، أَفَكَانَ يُوحَى إِلَيْكَ، قَالَ: لَا وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ.

''عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک بار نماز کے لیے بلایا گیا، آپ حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے آئے اور ان کو بغل میں بٹھالیا۔ جب آپ نے نماز کے دوران سجدہ کیا تو آپ نے بہت طویل سجدہ کیا۔ میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا تو بچہ آپ ﷺ کی پشت پر سوار تھا، میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو جماعت میں شامل لوگوں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس نماز میں جس قدر طویل سجدہ کیا ہے، اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں کیا۔ کیا وحی کا نزول ہو رہا تھا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہو گیا تھا اور مجھے اچھا نہیں لگا کہ جب تک اس کی خواہش پوری نہ ہو جائے میں سجدے میں عجلت سے کام لوں''۔

(38)عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِعَدِيٍّ: حَسَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر

سوار کیے ہوئے ہیں اور یہ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں عدی سے پوچھا: کیا وہ حسن ہی تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں''۔

(39) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: بَصُرَ عَیْنَایَ هَاتَانِ وَسَمِعَ أُذُنَایَ النَّبِیَّ، صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِیَدِ حَسَنٍ أَوْ حُسَیْنٍ وَهُوَ یَقُولُ: تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّةٍ قَالَ: فَیَضَعُ الْغُلَامُ قَدَمَهُ عَلَی قَدَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْفَعُهُ فَیَضَعُهُ عَلَی صَدْرِهِ ثُمَّ یَقُولُ: افْتَحْ فَاکَ قَالَ: ثُمَّ یُقَبِّلُهُ ثُمَّ یَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّی أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے دونوں کانوں نے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ حسن یا حسین کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اور دعا دے رہے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ بچہ اپنے پیر نبی ﷺ کے پیر پر رکھتا ہے اور آپ ﷺ اسے اوپر اٹھا کر اپنے سینے پر بٹھا لیتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں: اپنا منہ کھولو اور پھر اسے بوسہ دے کر آپ ﷺ یہ دعا فرماتے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(40) عَنْ یَعْلَی الْعَامِرِیِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِلَی طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، فَإِذَا حُسَیْنٌ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِی الطَّرِیقِ فَاسْتُقْبِلَ أَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ یَدَهُ وَطَفِقَ الصَّبِیُّ یَفِرُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُضَاحِکُهُ حَتَّی أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ إِحْدَی یَدَیْهِ تَحْتَ ذَقَنِهِ، وَالْأُخْرَی تَحْتَ قَفَاهُ، ثُمَّ أَقْنَعَ رَأْسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَی فِیهِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: حُسَیْنٌ مِنِّی وَأَنَا مِنْ حُسَیْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَیْنًا، حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

''یعلی عامری بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہونے کے لیے نکلے جس کی انھیں دعوت دی گئی تھی، حسین راستے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظر آئے، آپ ﷺ تیزی سے آگے بڑھے اور اپنا ہاتھ پھیلایا، بچہ ادھر سے ادھر بھاگنے لگا، رسول اللہ ﷺ اسے ہنسانے لگے اور آخر اسے پکڑ لیا، ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگایا اور دوسرا ہاتھ اس کی گدی کے نیچے اور پھر اس پر جھک گئے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ اسے بوسہ دیا اور فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اسے محبوب رکھے گا جو حسین سے محبت کرے گا، حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں''۔

أربعين فی فضائل أهل البیت من کتاب:
المسند للامام أحمد بن حنبل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

الحدیث الأول

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاص قَال:خَلَّفَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فِی غَزْوَۃِ تَبُوکَ، فَقَال:یَا رَسُولَ اللہِ، تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ، قَالَ :أَمَا تَرْضَی أَنْ تَکُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُونَ مِنْ مُوسَی، غَیْرَ أَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی (رقم الحدیث:1583)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر انھیں پیچھے چھوڑ دیا۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ یہ سن کر آپ نے انھیں جواب دیا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں حضرات ہارون کا تھاہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

الحدیث الثانی

عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ :لَأَدْفَعَنَّ الرَّایَۃَ إِلَی رَجُلٍ یُحِبُّ اللہَ وَرَسُولَہُ، یَفْتَحُ اللہُ عَلَیْہِ ، قَال:فَقَالَ عُمَرُ:فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَۃَ قَبْلَ یَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَھَا وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءَ أَنْ یَدْفَعَھَا إِلَیَّ، فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِیًّا، فَدَفَعَھَا إِلَیْہِ، فَقَال:قَاتِلْ، وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّی یُفْتَحَ عَلَیْکَ، فَسَارَ قَرِیبًا، ثُمَّ نَادَی:یَا رَسُولَ اللہِ، عَلَامَ أُقَاتِلُ؟ قَالَ :حَتَّی یَشْھَدُوا أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللہِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِکَ، فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّی دِمَاءَ ھُمْ وَأَمْوَالَھُمْ إِلَّا بِحَقِّھَا، وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللہِ عَزَّ وَجَلَّ .(رقم الحدیث:8990)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں جہاد کا علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جسے اللہ فتح عطا فرمائے گا۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن کے سوا امارت کی خواہش میرے دل میں کبھی پیدا نہیں ہوئی، میں نے گردن اونچی کی اور جھانک کر دیکھا،اس امید میں کہ شاید جہاد کا علم مجھے مل جائے لیکن جب دوسرا دن آیا تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا: جاؤ قتال کرو اور پیچھے مڑ کر اس وقت تک نہ دیکھنا جب تک اللہ فتح نہ دے دے۔ابھی علی رضی اللہ عنہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ بلند آواز سے پوچھا: میں ان سے کب تک قتال کرتا رہوں؟ آپ نے فرمایا: جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ شہادت دے دیں تو انھوں نے اپنے مال اور خون کو محفوظ کرلیا الا یہ کہ اسلام ہی کا کوئی مطالبہ سامنے آجائے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے''۔

الحديث الثالث

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِي:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .(رقم الحديث:11272)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

الحديث الرابع

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاس،قَال :فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا،فَسَمِعْتُهُ يَقُول:أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللهِ إِنَّهُ لَأُخَيْشِنٌ فِي ذَاتِ الله،أَوْ فِي سَبِيلِ اللهِ.(رقم الحديث:11817)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہمارے سامنے خطبہ دینے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم! وہ اللہ کی ذات یا اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں''۔

الحديث الخامس

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ قَال:خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَال:لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيَبْعَثُهُ وَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاء وَلَا بَيْضَاء ، إِلا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرْصُدُهَا لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ.(رقم الحديث: 1720)

''عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا اور فرمایا: کل تمھیں ایک ایسا شخص داغ مفارقت دے گیا ہے جس کے علم کو نہیں پہلے کے لوگ پہنچ سکتے ہیں اور نہ بعد کے لوگ اس کی بلندی کو چھو سکتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اگر انھیں جہاد کا علم دے کر کسی مہم پر بھیجتے تھے تو فتح حاصل کیے بغیر وہ واپس نہیں آتے تھے۔ انھوں نے اپنے پیچھے درہم و دینار کچھ نہیں چھوڑے، ان کے وظیفے کے سات سو درہم محفوظ ہیں جو وہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک خادم خریدنے کے لیے بچا کر رکھے ہوئے تھے''۔

الحدیث السادس

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ:غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ:يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟قُلْت:بَلَى يَا رَسُولَ الله.قَالَ:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .(رقم الحدیث: 22945)

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوے میں یمن گیا، وہاں میں نے علی کی بعض سختیاں دیکھیں، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا تو میں نے آپ کے سامنے علی رضی اللہ عنہ کی کمیاں بتائیں۔میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے،آپ نے فرمایا:بریدہ!میں میں مومنوں سے ان کی اپنی جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

الحدیث السابع

عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بالرَّحْبَةِ فَقَالُوا :السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ:كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا :سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ .قَالَ رِيَاحٌ :فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا:نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ .(رقم الحدیث: 23563)

''ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس رحبہ میں ایک وفد آیا۔انھوں نے کہا:اے ہمارے مولا!السلام علیک۔انھوں نے کہا:میں تمھارا مولا کیسے ہوسکتا ہوں جب کہ تم عرب ہو؟انھوں نے کہا:ہم نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرخم کے دن یہ فرماتے سنا ہے:میں جس کا مولا ہوں،یہ یعنی علی بھی اس کے مولا ہیں۔ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں نے ان کا پیچھا کیا اور جا کر ان سے پوچھا:یہ کون لوگ ہیں؟انھوں نے جواب دیا:یہ انصار کی ایک جماعت ہے جس میں سیدنا ابوایوب انصاری بھی ہیں''۔

الحدیث الثامن

عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ:دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا رَفِيقِي أَبُو مَهْل:كَمْ لَكِ؟ قَالَت:سِتَّةٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً، قَال:مَا سَمِعْتِ مِنْ أَبِيكِ شَيْئًا؟ قَالَت:حَدَّثَتْنِي أَسْمَاء بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِي:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ .(رقم

الحدیث:27081)

''موسی جہنی بیان کرتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں حاضر ہوا،ان سے میرے دوست ابومہل نے پوچھا: آپ کی عمر کتنی ہے؟انھوں نے جواب دیا:۸۶رسال۔انھوں نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے والد سے کچھ سنا ہے؟انھوں نے جواب دیا: مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا،ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

الحديث التاسع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَسُولُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَر،وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ،زَوَّجَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ،وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَر.(رقم الحديث:4797)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے افضل ہیں،ان کے بعد ابوبکر اور پھر عمر رضی اللہ عنہما افضل ہیں۔علی رضی اللہ عنہ کی تو تین خصوصیات ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک میرے اندر ہوتی تو مجھے سرخ اونٹ کی دولت سے کہیں زیادہ محبوب ہوتی: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی ان کی زوجیت میں دی،اور انھوں نے ان کے لیے اولاد پیدا کیں،آپ ﷺ نے مسجد میں کھلنے والے سارے دروازے بند کرادیے صرف علی کا کھلا رکھا اور خیبر کے دن آپ نے ان کو جہاد کا علم دیا''۔

الحديث العاشر

عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.(رقم الحديث: 17512)

''حبشی بن جنادہ سلولی جو حجۃ الوداع میں موجود تھے،بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں،میری طرف سے کسی فرمان کی ترسیل یا تو میں خود کرسکتا ہوں یا پھر علی کرسکتے ہیں''۔

الحديث الحادى عشر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا، قَالَ:قَالَ لَهُ عَلِي:مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ :فَقَالَ:أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ أَوْلَا يَكُونُ بَعْدِي نَبِيٌّ.(رقم الحديث: 14638)

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ علی کو اپنے پیچھے مدینہ میں اپنا جانشین بنادیں تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر آپ نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

الحديث الثاني عشر

عَنْ أُمِّ مساور الحميرى قَالَت: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُول: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِي: لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ. (رقم الحديث: 26507)

''ام مساور حمیری بیان کرتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سے کوئی مومن بغض نہیں رکھ سکتا اور کوئی منافق تم سے محبت نہیں کرسکتا''۔

الحديث الثالث عشر

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبيه عن جده أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَال: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ، وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رقم الحديث: 576)

''علی بن حسین اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس نے مجھ سے، ان دونوں سے، ان کے والد اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا''۔

الحديث الرابع عشر

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِب قَال: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَال: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَال: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَال: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَال: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَال: فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَال: لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمُؤْمِنَةٍ. (رقم الحديث: 18479)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے غدیر خم پر قیام کیا۔ نماز کے لیے اعلان کیا گیا اور دو درختوں کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے صفائی کی گئی، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور

علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں سے ان کی جانوں سے کہیں زیادہ قریب ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن سے اس کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اوپر کیا اور فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھتا ہے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھتا ہے۔اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو،آپ تو ہر مومن مرد اور عورت کے ہر صبح وشام مولیٰ ہیں''۔

الحديث الخامس عشر

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ. (رقم الحديث: 18577)

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنی گردن پر سوار کیے ہیں اور فرمارہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں،تو بھی ان سے محبت فرما''۔

الحديث السادس عشر

عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا جَالِسٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ؟ فَقَالَ لَه: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: هَا انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ؟ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا "(رقم الحديث: 5675)

''ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے مچھر کے خون کا مسئلہ معلوم کیا۔انھوں نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا: عراق سے۔ابن عمر نے کہا: ذرا اس کو دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ معلوم کررہا ہے جب کہ انھیں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کیا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

الحديث السابع عشر

عن أبي عبدالله الجدلي قال: دخلت على أم سلمة فقالت لي: أيسب رسول الله ﷺ فيكم؟قلت: معاذالله، أو سبحان الله،أو كلمة نحوها،قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سب علياً ،فقد سبني. (رقم الحديث: 26627)

''ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔انھوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمھارے درمیان رسول اللہﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: معاذ اللہ، سبحان اللہ (راوی کہتے ہیں کہ انھوں نے یہی یا اسی طرح کے کچھ الفاظ کہے)۔ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ جس نے علیؓ کو گالی دی، اس نے مجھے گالی دی''۔

الحديث الثامن عشر

عَـنْ أَبِـى سَعِيدٍ الْخُدُرِى قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (رقم الحديث: 10999)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں''۔

الحديث التاسع عشر

عَـنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِى، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِى، يَعْنِى حَسَنًا وَحُسَيْنًا(رقم الحديث: 7876)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

الحديث العشرون

عَـنْ مُـعَاوِيَةَ قَال:رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَمُص لِسَانَهُ -أَوْ قَال:شَفَتَهُ، يَعْنِى الْحَسَنَ بْـنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ -وَإِنَّـهُ لَـنْ يُـعَـذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (رقم الحديث: 16848)

''معاویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زبان یا ان کے ہونٹ چوس رہے ہیں، جس زبان اور جن ہونٹوں کو رسول اللہﷺ نے چوسا ہے، ان کو عذاب ہرگز نہیں دیا جائے گا''۔

الحديث الحادى والعشرون

عَـنْ أَبِـى هُـرَيْـرَةَ قَـال:قَـالَ رَسُـولُ الـلـهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:اللهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. (رقم الحديث: 9759)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی

ان سے محبت فرما‘‘۔

الحديث الثانی والعشرون

عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ وَكِيعٌ: شَكَّ هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ. (رقم الحديث: 26524)

’’سیدہ عائشہ یا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں میں سے کسی سے فرمایا: میرے گھر ایک فرشتہ آیا جو آج سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا، اس نے مجھے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا قتل کیا جائے گا۔ آپ چاہیں تو میں اس سرزمین کی مٹی آپ کو دکھا دوں جہاں وہ قتل کیا جائے گا، پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی‘‘۔

الحديث الثالث والعشرون

عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ قال لفاطمة: ائتني بزوجك وابنيك، فجاء ت بهم فألقى عليهم كساءً فدكياً، قال: ثم وضع يده عليهم، ثم قال: اللهم ان هؤلاء آل محمد، فاجعل صلواتك وبركاتك على محمد وعلى آل محمد، انك حميد مجيد. قالت ام سلمة: فرفعت الكساء لأدخل معهم، فجذبه من يدی وقال: انک علی خير. (رقم الحديث: 26625)

’’سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے کہا: میرے پاس اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو لے کر آؤ۔ چنانچہ وہ سب کو لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے سب کے اوپر فدکی چادر ڈال دی اور ان پر اپنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا کی: اے اللہ! یہ محمد کی آل ہے، محمد اور آل محمد پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما تو سراپا حمد اور بزرگ ہے۔ ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس ارادے سے چادر اٹھائی تا کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے چادر میرے ہاتھ سے چھین لی اور فرمایا: تم خیر پر ہو‘‘۔

الحديث الرابع والعشرون

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. (رقم الحديث: 9698)

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور میری بھی اس سے صلح ہے جو تم سے صلح رکھے‘‘۔

الحديث الخامس والعشرون

عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْت: بَلَى، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، قَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاء رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، آخِذٌ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ، حَتَّى دَخَلَ فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ -أَوْ قَالَ: كِسَاءً- ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب: 33) وَقَالَ: اللهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. (رقم الحديث: 16988)

''شداد ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ میں واثلہ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑ دیا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو واثلہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیں۔ انھوں نے بتایا کہ میں ایک بار فاطمہ کے گھر آیا، میں نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے ہیں۔ میں وہاں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ علی، حسن اور حسین بھی تھے۔ آپ نے دونوں کا ہاتھ اپنے ایک ایک ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ اسی حال میں آپ اندر داخل ہو گئے، علی اور فاطمہ کو خود سے قریب کر کے دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا اور حسن اور حسین کو اپنی رانوں پر بٹھایا، پھر سب کے اوپر ایک کپڑا ڈال دیا اور اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے''۔ اس کے بعد آپ نے کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق دار ہیں''۔

الحديث السادس والعشرون

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (رقم الحديث: 21578)

''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمھارے درمیان اپنے دو جانشین چھوڑ رہا ہوں: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت، دونوں ایک دوسرے سے

کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر ایک ساتھ میرے پاس آئیں گے''۔

الحديث السابع والعشرون

عن زيد بن أرقم قال: كان لنفر من أصحاب رسول الله ﷺ أبواب شارعة فى المسجد. قال: فقال يوماً: سدوا هذه الأبواب، الا باب على. قال: فتكلم فى ذلک الناس، قال: فقام رسول الله ﷺ، فحمد الله تعالىٰ وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد: فانى أمرت بسد هذه الأبواب، الا باب على وقال فيه قائلكم، وانى والله ما سددت شيئاً ولا فتحته، ولكنى أمرت بشىء فاتبعته. (19183)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ علیؓ کے علاوہ باقی تمام دروازے بند کر دیے جائیں۔ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ جب اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: مجھے علیؓ کے علاوہ باقی تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا تھا، پھر تم میں سے کسی کہنے والے نے اس اس طرح کی باتیں کی۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ کسی چیز کو کھولا اور نہ بند کیا ہے بلکہ مجھے ایک کام کا حکم دیا گیا تھا جس کی میں نے تعمیل کی ہے''۔

الحديث الثامن والعشرون

عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّى قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِى، الثَّقَلَيْنِ، وَأَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِى أَهْلُ بَيْتِى، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (رقم الحديث: 11561)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں، ایک دوسرے سے بڑی ہے، اگر تم ان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر ایک ساتھ میرے پاس آئیں گے''۔

الحديث التاسع والعشرون

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِى كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِى. ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا، فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: اسْتَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ ثُمَّ تَبْكِينَ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. سَأَلْتُهَا، فَقَالَت: إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيَّ، فَقَال: إِنَّ جِبْرِيلَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقًا بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ، ثُمَّ قَال: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَت: فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. (رقم الحديث: 24613)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال جیسی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی! خوش آمدید۔ پھر آپ نے ان کو اپنے داہنے یا بائیں بٹھا لیا۔ آپ ﷺ نے ان سے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی سرگوشی کے لیے آپ کو خاص کیا، پھر بھی آپ رو رہی ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان سے پھر سرگوشی کی، اس بار وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: آج سے پہلے غم اور خوشی اس قدر قریب قریب میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ کیا بات ہے؟ میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے آپ سے کیا کہا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو نہیں بتا سکتی۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ سے اس سلسلے میں پوچھا۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: جبریل علیہ السلام ہر سال مجھے قرآن کا دور ایک بار کراتے تھے، اس سال انھوں نے قرآن کا دور دو بار کرایا ہے، ایسا لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے، تم میرے گھر میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی، میں تمھارا بہترین سلف ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھے بتایا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم اس امت یا اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

الحديث الثلاثون

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ، إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ (رقم الحديث: 11628)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں، البتہ مریم بنت عمران کا مقام اپنی جگہ برقرار ہے''۔

الحديث الحادى والثلاثون

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. (رقم الحديث: 12391)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تمام خواتین میں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت

خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون تمھارے لیے کافی ہیں‘‘۔

الحديث الثاني والثلاثون

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَال:تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا:اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَم.فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ :خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ (رقم الحديث:2668)

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں‘‘۔

الحديث الثالث والثلاثون

عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَال:قِيلَ لِعَلِيٍّ، وَلِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ :مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ، وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ -أَوْ قَالَ :يَشْهَدُ الصَّفَّ.(رقم الحديث:1275)

’’ابوصالح حنفی بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن سیدنا علی اور سیدنا ابوبکر کو بتایا گیا کہ آپ دونوں میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل بڑے فرشتے جنگ میں شامل تھے یا یہ کہا کہ جنگ کی صف میں موجود تھے‘‘۔

الحديث الرابع والثلاثون

عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ:يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي.(رقم الحديث:1376)

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمھاری مثال عیسی علیہ السلام جیسی ہے، ان سے یہود نے اتنی نفرت کی کہ ان کی والدہ پر تہمت لگادی اور نصاری نے ان سے اس قدر محبت کی کہ ان کو اس مقام تک پہنچا دیا جو مقام ان کا نہیں تھا۔ اس کے بعد سیدنا علی نے فرمایا: میرے سلسلے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے، کچھ لوگ افراط کی حد تک مجھ سے محبت کر کے مجھے ایسے مقام تک لے جائیں گے جو میرا مقام نہیں ہے جب کہ کچھ لوگ مجھ سے یہاں تک نفرت کریں گے کہ ان کی دشمنی مجھ پر تہمت لگانے پر انھیں آمادہ کر دے گی‘‘۔

الحديث الخامس والثلاثون

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرُّقَيْمِ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْجَمَلِ فَلَقِيَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ بِهَا، فَقَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَرْكِ بَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (رقم الحديث: 1511)

''عبداللہ بن رقیم کنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے زمانے میں مدینہ سے نکلے، راستے میں ہماری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کردینے کا حکم دیا لیکن علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کو باقی رکھا''۔

الحديث السادس والثلاثون

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ، فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَغَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ، فَمَا نَقْلِبُهُ. (رقم الحديث: 23858)

''رسول اللہ ﷺ کے غلام ابورافع بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنا علم دے کر علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، ہم بھی ان کے ساتھ نکلے۔ جب علی خیبر کے قلعے کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے، پھر علی نے ان سے جنگ کی۔ ایک یہودی نے ان پر وار کیا جس سے قتال کرتے ہوئے ان کی ڈھال نیچے گر گئی۔ علی نے قلعے کے پاس موجود ایک دروازہ اٹھا لیا اور اسے اپنے لیے ڈھال بنالیا، وہ دروازہ برابر ان کے ہاتھ میں رہا اور وہ جنگ میں مصروف رہے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عطا کی۔ فتح کے بعد علی نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ اس وقت تم نے دیکھا کہ مجھ سمیت میرے گروپ میں آٹھ آدمی تھے، اس دروازے کو ہم پلٹنے کی کوشش کررہے تھے لیکن اسے پلٹ نہیں سکے''۔

الحديث السابع والثلاثون

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا، قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ ''أَوْ'' لَا يَكُونُ بَعْدِي نَبِيٌّ. (رقم الحديث: 14638)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں اپنا جانشین علی رضی

اللہ عنہ کو بنادیں تو آپ ﷺ سے علی نے عرض کیا: اگر آپ مجھے یہاں مدینے میں اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے تو لوگ کیا کہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

الحديث الثامن والثلاثون

عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ: قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ. (رقم الحديث: 26968)

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ میرے صحابہ میں سے چار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے بھی حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ چاروں کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تو ان میں سے علی ہیں اور باقی تین ابوذر غفاری، سلمان فارسی اور مقداد بن اسود کندی ہیں''۔

الحديث التاسع والثلاثون

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ علی وفاطمة، صلوات الله عليهم أجمعين. (رقم الحديث: 12674)

''امام زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حسن بن علی اور فاطمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین شکل وشباہت میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے''۔

الحديث الاربعون

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا يَوْمًا وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِهِ، فَيُقْبِلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَيُحَدِّثُهُمْ، ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى الْحَسَنِ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ، إِنْ يَعِشْ يُصْلِحْ بَيْنَ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (رقم الحديث: 20473)

''ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے حدیث بیان فرما رہے تھے، اس وقت حسن بن علی آپ کی گود میں تھے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان سے حدیث بیان کرتے اور پھر حسن کی طرف متوجہ ہوتے اور انھیں بوسہ دیتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اگر اللہ نے اسے زندگی دی تو مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
فضائل الصحابة للامام أحمد بن حنبل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیۡم

(1)عن ابن بريدة عن أبيه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كنت وليه فعلي وليه.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:میں جس کا ولی ہوں،علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے ولی ہیں''۔

(2) عن علی قال:عهد إلی النبی صلی الله علیه وسلم إنه لا یحبک إلا مؤمن ، ولا یبغضک إلا منافق.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ تم سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور تم سے بغض ایک منافق ہی رکھے گا''۔

(3)عن عطية بن سعد العوفی قال:دخلنا علی جابر بن عبد الله ، وقد سقط حاجباه علی عینیه ، فسألناه عن علی ، فقلت:أخبرنا عنه ، قال :فرفع حاجبیه بیدیه ، فقال:ذاک من خیر البشر.

''عطیہ بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، بڑھاپے کی وجہ سے ان کی بھنویں ان کی آنکھوں پر آ چکی تھیں۔ہم نے ان سے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا:میں نے عرض کیا:ان کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بھنویں اوپر اٹھائیں اور فرمایا:علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں''۔

(4)عن عبد الرحمن بن أبی لیلی قال:کان أبی یسمر مع علی وکان علی یلبس ثیاب الصیف فی الشتاء وثیاب الشتاء فی الصیف فقیل لی:لو سألته عن هذا فسألته فقال:صدق إن رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث إلی وأنا أرمد یوم خیبرفقلت:یا رسول الله،إنی أرمد،فتفل فی عینی فقال:اللهم أذهب عنه الحر والبرد، فما وجدت حرا ولا بردا بعد ، قال:وقال:لأبعثن رجلا یحبه الله ورسوله ، ویحب الله ورسوله ، لیس بفرارقال:فتشرف لها الناس،فبعث علیا.

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد دیر گئے رات تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس وقت علی کا حال یہ تھا کہ گرمی کا لباس سردی میں اور سردی کا لباس گرمی میں زیب تن کیا کرتے تھے۔مجھ سے کہا گیا کہ کیا ہی بہتر ہوتا اگر آپ ان سے اس کی وجہ معلوم کر لیتے۔چنانچہ میں نے اس بابت ان سے دریافت کیا۔سیدنا علی نے جواب دیا:یہ

سچ ہے،اس کی وجہ بتاتا ہوں،خیبر کے دن نبی کریم ﷺ نے مجھے بلوایا، میں نے عرض کیا: میری آنکھوں میں تکلیف ہے،آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان سے گرمی اور سردی کے اثرات ختم کر دے،اس کے بعد پھر کبھی مجھے گرمی سردی کا احساس نہیں ہوا اور آپ نے فرمایا: میں جہاد کا علم دے کر ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور جو میدان جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ یہ بات سن کر تمام لوگوں نے گردنیں اونچی کرلیں لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ہی مہم پر بھیجا''۔

(5)عن الضحاک بن مزاحم قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا علی!تدری من شر الأولين ؟ وفی رواية :يا علی!تدری من أشقی الأولين ؟قلت:الله ورسوله أعلم ، قال:عاقر الناقة،قال:تدری من شر ، وقال مرة:من أشقی الآخرين ؟ قلت:الله ورسوله أعلم،قال: قاتلک.

''ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں سب سے بدترین اور ایک دوسری روایت کے مطابق: سب سے زیادہ بد بخت انسان کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ شخص جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچ کاٹ دی تھی اور کیا تمھیں علم ہے کہ آخری دور کے لوگوں میں سب سے برا اور ایک روایت کے مطابق: سب سے بڑا بد بخت کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا قاتل''۔

(6)عن أبی سعيد الخدری قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلی:أنت منی بمنزلة هارون من موسى ، إلا أنه لا نبی بعدی.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(7)عن ابن عمر قال: كنا نقول فی زمن النبی صلى الله عليه وسلم: رسول الله خير الناس ثم أبو بكر،ثم عمر،ولقد أوتی ابن أبی طالب ثلاث خصال،لئن تكن لی واحدة منها أحب إلی من حمر النعم،زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته،وولدت له،وسدت الأبواب إلا بابه فی المسجد،وأعطاه الراية يوم خيبر.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے افضل ہیں،آپ کے بعد ابوبکرؓ، پھر عمرؓ افضل ہیں۔ اور علی رضی اللہ عنہ کو تین ایسی خصوصیات حاصل ہیں کہ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی ملی ہوتی تو سرخ اونٹ سے بہتر ہوتی: رسول اللہ ﷺ نے ان سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مسجد میں کھلنے والے تمام

دروازے بند کردیے سوائے علی کے دروازے کے اور خیبر کے دن انھیں جہاد کا جھنڈا دیا‘‘۔

(8)عن عكرمة وعن أبي يزيد المديني قالا:لما أهديت فاطمة إلى علي لم يجد أو تجد عنده إلا رملا مبسوطا ووسادة،وجرة،وكوزا، فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى علي:لا تقرب امرأتك حتى آتيك، فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء،فقال فيه ما شاء الله ،أن يقول ثم نضح به صدر علي ووجهه ،ثم دعا فاطمة،فقامت إليه تعثر في ثوبها، وربما قال معمر:في مرطها،من الحياء،فنضح عليها أيضا،وقال لها:أما إني لم آل أن أنكحك أحب أهلي إلي. فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوادا وراء الباب،فقال:من هذا ؟قالت:أسماء،قال:أسماء بنت عميس؟قالت:نعم،قال:أمع بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم جئت كرامة لرسول الله ؟قالت:نعم،قالت:فدعا لي دعاء،إنه لأوثق عملي عندي ، قالت:ثم خرج،ثم قال لعلي:دونك أهلك،ثم ولي في حجرة،فما زال يدعو لهما حتى دخل في حجرة .

’’عکرمہ اور ابو یزید مدینی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سیدہ فاطمہ علی رضی اللہ عنہ کے گھر نکاح کے بعد رخصت کی گئیں تو انھیں گھر میں صرف فرش پر بچھی ہوئی ریت، تکیہ، گھڑا اور پیالہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میرے آنے تک اپنی اہلیہ کے قریب نہ جانا۔ آپ ﷺ علی کے گھر آئے، پانی طلب کیا اور اس میں جو کچھ چاہا دعا فرمائی۔ اس کے بعد علی کے چہرے اور سینے پر پانی چھڑکا، اس کے بعد فاطمہ کو آواز دی، وہ اپنے کپڑوں میں الجھتی اور شرماتی ہوئی آئیں، آپ ﷺ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور ان سے یہ بھی فرمایا: میں نے تمھارا نکاح اپنے گھرانے میں اس شخص سے کیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دروازے کے پیچھے ایک سایہ دیکھا، آپ نے پوچھا: کون؟ جواب ملا: اسماء، آپ نے پوچھا: کیا اسماء بنت عمیس؟ اسماء نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کی تکریم میں ان کی بیٹی کے ساتھ آئی ہو؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ بیان کرتی ہیں کہ آپ نے مجھے بھی دعاؤں سے نوازا، میں سمجھتی ہوں کہ میرا یہ عمل میری زندگی کا سب سے مضبوط عمل تھا۔ اسماء کہتی ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ کمرے سے باہر نکل آئے اور علی سے کہا: اب تم اپنی اہلیہ کے پاس جاؤ۔ آپ ﷺ ان کے لیے دعا کرتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو گئے‘‘۔

(9)عن أبي ذرقال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا علي،إنه من فارقني فقد فارق الله، ومن فارقك فقد فارقني.

’’سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جو مجھ سے الگ ہوا، وہ اللہ سے الگ ہو گیا اور جو تجھ سے الگ ہوا، وہ مجھ سے الگ ہو گیا‘‘۔

(10)عن أبی إسحاق قال:کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا لم یغز لم یعط سلاحہ إلا علیا أو أسامة.

''ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگی مہم پر خودنہیں جاتے تھے تو اپنے ہتھیار علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی تیسرے شخص کونہیں دیتے تھے''۔

(11)عن زید بن یثیع قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لینتھین بنو ولیعة أو لأبعثن إلیھم رجلا کنفسی یمضی فیھم أمری ، یقتل المقاتلة ، ویسبی الذریة ، قال:فقال أبو ذر:فما راعنی إلا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی ، فقال:من تراہ یعنی؟قلت:ما یعنیک ، ولکن یعنی خاصف النعل .

''زید بن یثیع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:بنو ولیعہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ میں ان کی طرف اپنی طرح کا ایک شخص بھیجوں گا جو ان میں میرے حکم کی تنفیذ کرے گا،ان کے جنگ جو افراد کو قتل کرے گا اور اہل وعیال کو قیدی بنائے گا۔ابوذر کہتے ہیں کہ پیچھے سے مجھے اپنی کمر میں عمر کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔انھوں نے پوچھا:آپ ﷺ کی مراد کس سے ہے؟ میں نے عرض کیا:اس سے آپ نہیں مراد ہیں بلکہ وہ جوتے گانٹھنے والے صاحب مراد ہیں''۔

(12)عن ابن عمر عن أبی بکر الصدیق أنہ قال:یا أیھا الناس ارقبوا محمدا فی أھل بیتہ .

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:محمد ﷺ کی حرمت کا خیال آپ کے اہل بیت میں رکھو''۔

(13)عن أبی سعید الخدری فقال:إنما کنا نعرف منافقی الأنصار ببغضھم علیا .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گروہ انصار میں موجود منافقین کی پہچان علی رضی اللہ عنہ سے ان کے بغض رکھنے کے ذریعے کرتے تھے''۔

(14)عن شداد أبی عمارقال:دخلت علی واثلة بن الأسقع وعندہ قوم فذکروا علیا فشتموہ فشتمتہ معھم فلما قاموا،قال لی:لم شتمت ھذا الرجل؟قلت:رأیت القوم شتموہ فشتمتہ معھم،فقال:ألا أخبرک بما رأیت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟قلت:بلی،فقال:أتیت فاطمة أسألھا عن علی، فقالت:توجہ إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، فجلست أنتظرہ حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ، وحسن وحسین آخذا کل واحد منھما بیدہ حتی دخل فأدنی علیا وفاطمة ، فأجلسھما بین یدیہ ، وأجلس حسنا،وحسینا کل واحد منھما علی فخذہ ثم لف علیھم ثوبہ ، أو قال:کساء ،ثم تلا ھذہ الآیة :إنما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس أھل البیت (سورة الأحزاب : 33)، ثم

قال: اللهم هؤلاء أهل بيتي ، وأهل بيتي أحق .

''شداد ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ واثلہ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوا،ان کے پاس کچھ لوگ موجود تھے۔علی رضی اللہ عنہ کا ذکر چھڑا تو انھوں نے علی کو گالیاں دیں، میں بھی گالی دینے میں ان کے ساتھ ہوگیا۔جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو واثلہ نے مجھ سے پوچھا:تم نے علی کو گالی کیوں دی؟ میں نے کہا: وہ لوگ گالی دے رہے تھے تو میں نے بھی دے دی۔انھوں نے فرمایا: کیا میں اپنی آنکھوں دیکھا حال تمھیں سناؤں؟ میں نے کہا: ہاں، کیوں نہیں۔انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک بار علی کی تلاش میں ان کے گھر گیا۔فاطمہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف گئے ہیں۔میں وہیں بیٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگا۔تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ،آپ کے ساتھ علی بھی تھے اور حسن وحسین بھی تھے۔آپ دونوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔اسی حال میں آپ گھر میں داخل ہوئے ،آپ نے علی اور فاطمہ کو خود سے قریب کیا اور دونوں کو اپنے سامنے بٹھالیا۔حسن اور حسین کو اپنی دونوں رانوں پر بٹھایا اور سب کو ایک کپڑے سے ڈھک کر یہ آیت پڑھی:''اے اہل بیت !اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا:اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں،اور میرے اہل بیت برحق ہیں''۔

(15)عن أبي سعيد الخدري فقال:إنما كنا نعرف منافقي الأنصار ببغضهم عليا .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گروہ انصار میں موجود منافقین کی پہچان علی رضی اللہ عنہ سے ان کے بغض رکھنے کے ذریعے کرتے تھے''۔

(16)عن علي قال:ما رمدت عيني منذ تفل النبي صلى الله عليه وسلم في عيني .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا ہے،اس کے بعد کبھی مجھے آشوب چشم کی شکایت نہیں ہوئی''۔

(17)عن عمرو بن شاس الأسلمي قال:وكان من أصحاب الحديبية قال:خرجت مع علي إلى اليمن،فجفاني في سفري ذلك،حتى وجدت عليه في نفسي،فلما قدمت أظهرت شكاية في المسجد،حتى بلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم،فدخلت المسجد ذات غداة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه،فلما رآني أحدني عينيه ، يقول:حدد إلى النظر،حتى إذا جلست ،قال:يا عمرو،أما والله لقد آذيتني،قلت:أعوذ بالله أن أؤذيك يا رسول الله ، قال:بلى،من آذى عليا فقد آذاني.

''عمرو بن شاس اسلمی جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے لیے نکلا،

اس سفر میں میرے ساتھ انھوں نے سختی کا معاملہ رکھا جس کی چبھن میں اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا، جب میں سفر سے واپس آیا تو مسجد میں اس کی شکایت کی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی، ایک دن جب میں صبح کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا۔ جب میں بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: عمرو! اللہ کی قسم تو نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! میں کیسے آپ کو اذیت پہنچا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، جس نے علی کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے بھی اذیت پہنچائی''۔

(18)عن علی قال: بعثنی رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن وأنا شاب، فقلت: يا رسول الله، تبعثنی إلى قوم أقضى بينهم ولا علم لى بالقضاء؟ فقال: ادن، فدنوت، فضرب يده على صدری، فقال: اللهم اهد قلبه، وثبت لسانه، قال: فما شككت فی قضاء بين اثنين.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، میں اس وقت نوجوان تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایک ایسی قوم کے درمیان بھیج رہے جس کے اندر مجھے قضا کی ذمہ داری انجام دینی ہے اور مجھے قضا کا کوئی علم نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، میں آپ کے قریب ہو گیا، آپ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے دل کو درستگی اور زبان کو استحکام عطا فرما۔ علی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے مجھے کوئی تردد نہیں ہوا''۔

(19)عن زيد بن أرقم قال: كان لنفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أبواب شارعة فی المسجد، فقال يوما: سدوا هذه الأبواب إلا باب علی، قال: فتكلم فی ذلک أناس، قال: فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أما بعد: فإنی أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علی، فقال فيه قائلكم، وإنی ما سددت شيئا ولا فتحته، ولكنی أمرت بشیء فاتبعته.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے، آپ ﷺ نے ایک دن فرمایا: علی کے دروازے کو چھوڑ کر باقی تمام دروازے بند کر دو۔ لوگ اس حکم کے بعد آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ یہ خبر پا کر آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کے بعد فرمایا: علی کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازوں کو بند کرنے کا مجھے حکم دیا گیا تھا، اس پر تمھارے درمیان لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں، یاد رکھو! میں نے نہ کسی کو بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے بلکہ ایک کام کا مجھے حکم ملا تھا، میں نے اسی کی تعمیل کی ہے''۔

(20)عن أبی سعيد الخدری قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنی قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا بعدی الثقلين، واحد منهما أكبر من الآخر، كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى

الأرض، وعترتي أهل بيتي، ألا وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت، یاد رہے دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آکر مجھ سے ملیں گے''۔

(21)عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة ابنته فسارها فبكت، ثم سارها فضحكت، فقالت عائشة، فقلت لفاطمة: ما هذا الذى سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فبكيت، ثم سارك فضحكت؟ قالت: سارني فأخبرني بموته فبكيت، ثم سارني فأخبرني أني أول من يتبعه من أهله فضحكت.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی، جس سے وہ رونے لگیں، پھر دوسری بار آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے کہا: وہ کیا بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کے کان میں کہی اور آپ رونے لگیں، پھر دوسری بار کیا کہا کہ آپ ہنسنے لگیں؟ فاطمہ نے جواب دیا: آپ نے پہلی بار مجھے بتایا کہ میری وفات ہونے والی ہے، یہ خبر سن کر میں رونے لگی، اس کے بعد آپ نے میرے کان میں کہا: آپ کے گھرانے میں میں سب سے پہلے آپ سے آکر ملوں گی تو میں ہنسنے لگی''۔

(22)عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: حسبك من نساء العالمين مريم ابنة عمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأة فرعون.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمھارے لیے خواتین عالم میں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون کافی ہیں''۔

(23)عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فاطمة سيدة نساء أهل الجنة، إلا ما كان من مريم بنت عمران.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے''۔

(24)عن صالح قال: فقال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا أبشرك أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيدات نساء أهل الجنة أربع: مريم بنت عمران،

وفاطمة بنت رسول الله ، وخديجة بنت خويلد ، وآسية امرأة فرعون.

''صالح بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہﷺ سے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ بشارت نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہﷺ کے زبان مبارک سے سنی ہے ۔آپ نے فرمایا تھا: جنتی خواتین کی سردار چار عورتیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت محمد، خدیجہ بنت خویلد اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(25)عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر باب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الصبح ، ويقول: الصلاة الصلاة ، إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا(سورة الأحزاب: 33)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ صبح کی نماز کے لیے نکلتے وقت مسلسل چھ ماہ تک فاطمہ کے دروازے سے گزرتے رہے، آپ فرماتے نماز، نماز، اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تمھیں گندگی سے دور کرکے صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(26)عن أسماء بنت عميس قالت: كنت فى زفاف فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم،فلما أصبحنا جاء النبى صلى الله عليه وسلم إلى الباب،فقال: يا أم أيمن ،ادعى لى أخى،فقالت: هو أخوك وتنكحه ؟ قال: نعم يا أم أيمن،قالت: فجاء على، فنضح النبى صلى الله عليه وسلم عليه من الماء ودعا له،ثم قال: ادعوا لى فاطمة،قالت: فجاء ت تعثر من الحياء، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: اسكتى فقد أنكحتك أحب أهل بيتى إلى،قالت: ونضح النبى صلى الله عليه وسلم عليها من الماء ودعا لها،قالت: ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا بين يديه ، فقال: من هذا ؟ فقلت: أنا، قال: أسماء ؟قلت: نعم ، قال: أسماء بنت عميس ؟قلت: نعم، قال: جئت فى زفاف بنت رسول الله تكرمة له ؟ قلت: نعم، قالت: فدعا لى .

''اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں کہ میں فاطمہ بنت رسول اللہﷺ کی شب زفاف میں وہاں موجود تھی ۔جب صبح ہوئی تو نبی اکرمﷺ دروازے پر تشریف لائے اور اور کہا: اے ام ایمن! مجھے میرے بھائی کو بلاؤ۔انھوں نے عرض کیا: کیا وہ تمھارے بھائی ہیں اور آپ نے ان سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے۔آپ نے فرمایا: ہاں، اے ام ایمن۔آگے بیان کرتی ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپﷺ نے ان پر پانی چھڑکا اور ان کے حق میں دعا فرمائی، اس کے بعد آپﷺ نے فاطمہ کو بلایا، وہ حیاء کی چادر میں سمٹی ہوئی آئیں، آپ نے فرمایا: سکون سے رہو، میں نے تمھارا نکاح اپنے گھر میں اس شخص سے کیا ہے، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کے بعد آپﷺ نے فاطمہ پر بھی پانی چھڑکا اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔اس کے بعد

جب رسول اللہﷺ واپس لوٹے تو اپنے سامنے ایک سایہ دیکھا۔ پوچھا: کون؟ میں نے کہا: میں۔ پوچھا: اسماء؟ میں نے جواب دیا: ہاں، پوچھا: کیا اسماء بنت عمیس؟ میں نے جواب دیا: ہاں۔ پوچھا: کیا تو رسول اللہﷺ کی تکریم میں ان کی بیٹی کی شب زفاف میں آئی تھی؟ میں نے عرج کیا: ہاں، یہ سن کر آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی''۔

(27)عن علی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال:إذا كان یوم القیامة ، قیل: یا أهل الجمع ، غضوا أبصاركم حتى تمر فاطمة بنت رسول الله فتمر وعلیها ریطتان خضراوان.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے میدان حشر کے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ بنت محمد یہاں سے گزر جائیں چنانچہ وہ اس حال میں وہاں سے گزریں گی کہ ان کے جسم اطہر پر دو سبز چادریں ہوں گی''۔

(28)عن سلیمان بن بریدة عن أبیه قال:قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم:قم بنا یا بریدة نعود فاطمة:قال:فلما أن دخلنا علیها أبصرت أباها ودمعت عیناها،قال:ما یبکیک یا بنیة ؟قالت:قلة الطعم وكثرة الهم ، وشدة السقم،قال:أما والله لما عند الله خیر مما ترغبین إلیه یا فاطمة ، أما ترضین أنی زوجتک أقدمهم سلما، وأكثرهم علما وأفضلهم حلما ، والله إن ابنیک لمن شباب أهل الجنة .

''سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک بار رسول اللہﷺ نے کہا: بریدہ! ہمارے ساتھ فاطمہ کی عیادت کرنے چلو۔ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ اپنے والد محترم کو دیکھ کر رونے لگیں۔آپ نے پوچھا: بیٹی! کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے قلت غذا، کثرت غم اور شدید بیماری کی شکایت کی۔آپﷺ نے فرمایا: اللہ کے پاس تمھارے لیے جو کچھ ہے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جس کی تم خواہش کرتی ہو، کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمھارا نکاح ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا ہے، سب سے زیادہ صاحب علم ہے، سب سے زیادہ متحمل مزاج ہے اور اللہ کی قسم! تمھارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(29)عن إسماعیل قال:سمعت وهبا أبا حجیفة قال:رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وكان الحسن بن علی یشبهه .

''اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب ابو جحیفہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپﷺ سے مشابہت رکھتے تھے''۔

(30)عن أبی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال لحسن :اللهم إنی أحبه ، فأحبه وأحب ، من یحبه .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(31)عن أبی هريرة قال: نظر النبی صلى الله عليه وسلم إلى علی، والحسن، والحسين، وفاطمة عليهم السلام، فقال: أنا حرب لمن حاربكم، وسلم لمن سالمكم.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ علی، حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے صلح ہے جو تم سے صلح رکھے''۔

(32)عن البراء قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واضعا الحسن بن علی على عاتقه، وهو يقول: اللهم إنی أحبه فأحبه.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر سوار کیے ہیں اور فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(33)عن أبی بكرة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وحسن معه، وهو يقبل على الناس مرة وعليه مرة، ويقول: إن ابنی هذا سيد، ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين.

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر ہیں اور حسن آپ کے ساتھ ہیں، کبھی آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی حسن کی طرف، اسی موقع پر آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے، امید ہے کہ اس کے ذریعے اللہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا''۔

(34)عن عروة بن الزبير قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حسينا وضمه إليه وجعل يشمه وعنده رجل من الأنصار، فقال الأنصاری: إن لی ابنا قد بلغ ما قبلته قط، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أرأيت إن كان الله نزع الرحمة من قلبك، فما ذنبی؟

''سیدنا عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حسین کو بوسہ دیا، سینے سے لگایا اور ان کو سونگھنے لگے۔ آپ کے پاس اس وقت ایک انصاری صحابی کھڑے تھے، انھوں نے کہا: میرا بھی ایک بیٹا ہے جو اب بالغ ہو چکا ہے لیکن میں نے اسے کبھی بوسہ نہیں دیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت و شفقت کھینچ لی ہے تو اس میں میری کیا خطا ہے''۔

(35)عن عائشة أو أم سلمة قال وكيع شک هو أن النبی صلى الله عليه وسلم قال لإحداهما: لقد دخل على البيت ملک لم يدخل علی قبلها، فقال لی: إن ابنک هذا حسين مقتول، فإن شئت آتيک

من تربة الأرض التي يقتل بها،قال:فأخرج إلى تربة حمراء.

''عائشہ یاام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ دونوں میں سے کسی ایک سے نبی اکرمﷺ نے فرمایا: میرے پاس ابھی ایک فرشتہ آیا تھا جو آج سے پہلے کبھی نہیں آیا، اس نے مجھے بتایا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس سرزمین کی مٹی آپ کو دکھادوں جہاں ان کو قتل کیا جائے گا، پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دکھائی''۔

(36)عبد الله بن بريدة قال:سمعت أبي بريدة ،يقول:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا فجاء الحسن،والحسين،وعليهما قميصان أحمران يمشيان ويعثران،فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما فوضعهما بين يديه،ثم قال:صدق الله ورسوله:﴿ إنما أموالكم وأولادكم فتنة ﴾ (سورة التغابن: 15)نظرت إلى هذين الصبيين يمشيان ويعثران،فلم أصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما.

''عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بریدہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اسی درمیان سرخ قمیص میں ملبوس حسن اور حسین گرتے پڑتے آتے ہوئے دکھائی دیے۔ رسول اللہﷺ منبر سے نیچے اترے، دونوں کو گود میں اٹھالیا اور لے جا کر اپنے سامنے بٹھالیا اور پھر فرمایا: اللہ نے سچ ہی فرمایا ہے کہ تمھاری دولت اور تمھاری اولاد تمھارے لیے آزمائش ہے۔ میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا، میں نے خطبہ روکا اور ان کو گود میں اٹھالیا''۔

(37)عن أبي هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من أحبهما فقد أحبني ، ومن أبغضهما فقد أبغضني يعني حسنا،وحسينا .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(38)عن أبي سعيد قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحسن،والحسين سيدا شباب أهل الجنة،وفاطمة سيدة نسائهم إلا ما كان لمريم بنت عمران.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ مریم بنت عمران کے علاوہ باقی تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(39)عن يعلى العامري أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني إلى طعام دعوا له ، قال:فاستمثل رسول الله صلى الله عليه وسلم أمام القوم وحسين مع غلمان يلعب ، فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأخذه ، فطفق الصبي يفرها هنا مرة وههنا مرة ، فجعل النبي صلى الله عليه

وسلم يضاحكه حتى أخذه ، قال:فوضع إحدى يديه تحت قفاه والأخرى تحت ذقنه ووضع فاه على فيه وقبله ، وقال:حسين منى ، وأنا من حسين،اللهم أحب من أحب حسينا،حسين سبط من الأسباط.

''یعلی عامری بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ایک بار ایک دعوت کے لیے نکلے، رسول اللہ ﷺ جماعت کے آگے ہوگئے۔ وہاں حسین دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے انھیں پکڑنا چاہا لیکن وہ ادھر ادھر بھاگتے رہے اور رسول اللہ ﷺ انھیں ہنساتے رہے۔ یہاں تک کہ انھیں پکڑ ہی لیا آپ ﷺ نے ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے اور دوسرا ان کی ٹھوڑی کے نیچے لگایا، اپنا منہ ان کے منہ پر رکھا اور انھیں بوسہ دیا اور پھر فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اے اللہ! تو اس سے محبت فرما جو حسین سے محبت کرتا ہے اور حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے''۔

(40)عن علی قال:الحسن أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر إلى الرأس والحسين أشبه الناس بالنبى صلى الله عليه وسلم ما كان أسفل من ذلك .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن کے سینے اور سر کے درمیان کا حصہ رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا اور اس سے نیچے کا حصہ حسین سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
السنة لابن أبى عاصم

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عن علی قال:وجعت وجعا فأتيت النبی صلی الله عليه وسلم فأنا منی فی مكانه ، وقام يصلی ، فألقی علی طرف ثوبه ، فصلی ما شاء الله ، ثم قال:يا ابن أبی طالب ، قد برئت فلا بأس عليک ، ما سألت الله عز وجل شيئا إلا سألت لک مثله ، ولا سألت الله شيئا إلا أعطانيه إلا أنه قال لی:لا نبی بعدک.قال القاضی:لا أعرف فی فضيلة علی حديثا أفضل منه .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے شدید درد اٹھا، میں نبی اکرمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں آپ کی جگہ پر تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے، آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ میرے اوپر ڈال دیا اور اللہ نے جتنی توفیق دی، آپ نے نماز پڑھی۔اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب! اب تمھیں شفا مل جائے گی اور کوئی تکلیف باقی نہیں رہے گی۔میں نے اللہ سے اپنے لیے جو کچھ مانگا ہے، وہی تمھارے لیے بھی مانگا ہے اور میں نے اللہ سے جو کچھ طلب کیا ہے، اس نے مجھے عطا کیا ہے، ہاں مگر یہ ضرور کہا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔قاضی کہتے ہیں کہ علی کی فضیلت میں سب سے افضل حدیث میری نظر میں یہی ہے۔

(2)عن علی قال:قال رسول الله صلی الله عليه وسلم:ألا أعلمک كلمات إن قلتهن غفر لک ، علی أنه مغفور لک ؟لا إله إلا الله الحليم الكريم ، لا إله إلا الله العلی العظيم ، سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں بعض ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اگر تم ان کو کہو تو اللہ تمھاری مغفرت فرما دے یا تمھاری مغفرت ہو جائے۔وہ کلمات یہ ہیں: لا إله إلا الله الحليم الكريم ، لا إله إلا الله العلی العظيم ، سبحان الله رب العرش العظيم ، الحمد لله رب العالمين. ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور کریم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند اور عظیم ہے، اللہ ہر عیب سے پاک ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، تمام حمد وثنا اس اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے''۔

(3)عن مساور الحميری ، عن أمه ، قالت:سمعت أم سلمة ، تقول: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول :لا يبغض عليا مؤمن ، ولا يحبه منافق .

''مساور حمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں

نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کوئی مومن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھ سکتا، اسی طرح کوئی منافق ان سے محبت بھی نہیں کر سکتا''۔

(4)عن جابر قال: انتجى النبي صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب ، فقال الناس: يا رسول الله ، لقد طالت مناجاتك لعلي ، قال: ما انتجيته ، ولكن الله انتجاه.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی ۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے علی سے بڑی طویل سرگوشی کی ۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ان سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ اللہ نے کی ہے''۔

(5)عن علي قال: دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا نائم على منامه ، فاستسقى الحسن والحسين ، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إني وإياك ، يعني فاطمة ، وهذين وهذا الراقد في مكان واحد يوم القيامة .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے ، اس وقت میں آپ کے بستر پر سو رہا تھا۔ اسی دوران حسن اور حسین نے پانی طلب کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور تم یعنی فاطمہ اور یہ دونوں اور یہ سویا ہو شخص قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے''۔

(6)عن فاطمة بنت الحسين،عن أسماء بنت عميس،قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوحى إليه ورأسه في حجر علي رضي الله عنه.

''سیدہ فاطمہ بنت حسین رحمہا اللہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک بار وحی کا نزول ہو رہا تھا اور آپ ﷺ کا سر مبارک علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا''۔

(7)عن عباد بن عبد الله ، قال: سمعت عليا رضي الله عنه ، يقول: أنا عبد الله ، وأخو رسوله ، وأنا الصديق الأكبر،لا يقولها بعدي إلا كذاب مفتر ، ولقد صليت قبل الناس بسبع سنين .

''عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا؛ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس کے رسول کا بھائی ہوں، میں ہی صدیق اکبر ہوں، اس خطاب کا میرے بعد دعوی کوئی کذاب اور مفتری ہی کرے گا اور میں نے تمام لوگوں سے سات سال قبل نماز ادا کی ہے''۔

(8)عن زر بن حبيش عن علي قال: والذي فلق الحبة ، وبرأ النسمة ، إنه عهد إلى النبي صلى الله عليه وسلم الأمي: إنه لا يحبني إلا مؤمن ، ولا يبغضني إلا منافق.

''زر بن حبیش روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور مجھ سے نفرت کوئی منافق ہی کرے گا''۔

(9)عن أبی إسحاق السبیعی قال:سألت ابن عمر عن عثمان ، وعلی ، قال:تسألنی عن علی ، فقد رأیت مکانه من رسول الله صلی الله علیه وسلم:إنه سد أبواب المسجد إلا باب علی رضی الله عنه.

''ابو اسحاق سبیعی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عثمان اور علی کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ تم مجھ سے علی کے بارے میں پوچھتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں علی کا مقام دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے مسجد میں کھلنے والے سارے دروازے بند کرا دیے صرف علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رکھا''۔

(10)عن علی بن أبی طالب أن النبی صلی الله علیه وسلم، قال له :أما أنت یا علی ، فصفی وأمینی .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: علی جہاں تک تمھارا سوال ہے تو تم میرے منتخب کردہ اور میرے امین ہو''۔

(11)عن إبراهیم بن سعد أنه سمع أباه،یقول:لما سار رسول الله صلی الله علیه وسلم من المدینة إلی تبوک ، خلف علی بن أبی طالب، فأتاه بالجرف یحمل سلاحه ، فقال:یا رسول الله ، أتخلفنی بعدک ولم أتخلف عنک قط ؟ قال:فولی مدبرا، فاغرورقت عیناه ، فرجع بعد فراقه النبی صلی الله علیه وسلم ، فقال:یا رسول الله ، إن المنافقین یزعمون أنک إنما خلفتنی استثقالا لی، فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ حتی رؤی فی وجهه ، فقال:أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسی ، إلا أنه لا نبی بعدی ؟

''ابراہیم بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو علی بن ابی طالب کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ہتھیار باندھے ہوئے مقام جرف تک آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا جب کہ اس سے پہلے کبھی پیچھے نہیں چھوڑا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ کہہ کر وہ پیچھے مڑے اور ان کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ جدا ہونے کے بعد وہ دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! منافقین کا خیال ہے کہ آپ نے مجھے ایک بوجھ سمجھ کر پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ناراضگی کی وجہ سے سرخ ہوگیا جو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(12)عن عبد الرحمن بن البيلماني قال: كنا عند معاوية ، فقام رجل فسب علي بن أبي طالب رضي الله عنه ، وسب ، وسب ، فقام سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ، فقال: يا معاوية ، ألا أرى يسب علي بين يديك ولا تغير ؟ فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هو مني بمنزلة هارون من موسى.

''عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ میں معاویہ کے پاس موجود تھا، اسی درمیان ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور پھر گالیاں دیتا ہی چلا گیا۔ یہ سن کر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کھڑے ہوئے اور کہا: اے معاویہ! آپ کے سامنے علی کو گالیاں دی جارہی ہیں اور آپ کے ماتھے پر شکن تک نہیں، یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میری نظر میں علی کا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(13)عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأبعثن رجلا يحبه الله ورسوله ، لا يخزيه الله أبدا، قال: فاستشرف لها من استشرف ، قال: فقال: أين علي ؟قال: فدعاه وهو أرمد ما يكاد أن يبصر ، فنفث في عينيه ، ثم هز الراية ثلاثا ، فدفعها إليه ، فجاء بصفية بنت حيي وبعث أبا بكر بسورة التوبة ، فبعث عليا خلفه ، فأخذها منه ، فقال أبو بكر لعلي: الله ورسوله قال: لا ، ولكن لا يذهب بها إلا رجل هو مني وأنا منه.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جہاد کے لیے اسے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جسے اللہ کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ یہ سن کر بہت سے لوگ گردنیں اونچی کر کے دیکھنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ علی کو بلایا گیا، ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی اور وہ بہ مشکل دیکھ پا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا، پھر تین بار علم لہرایا اور اسے علی کے ہاتھ میں دیا۔ خیبر فتح ہوا اور غنیمت میں علی صفیہ بنت حیی کو لے کر آئے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے سورہ توبہ کو دے کر پہلے ابوبکر کو بھیجا، پھر ان کے پیچھے علی کو بھیجا، انھوں نے سورہ توبہ ان کے ہاتھ سے لے لی۔ ابوبکر نے علی سے پوچھا: کیا اللہ اور اس کے رسول کا یہی حکم ہے؟ یہ بات جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ سورہ میری جانب سے وہی پہنچا سکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں''۔

(14)وقال النبي صلى الله عليه وسلم لبني عمه: أيكم يواليني في الدنيا والآخرة ؟فأبوا فقال علي عليه السلام: أنا أواليك في الدنيا والآخرة ، فقال: أنت وليي في الدنيا والآخرة.

''سیدنا ابن عباس ہی کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے کہا: دنیا اور آخرت میں تم میں سے کون ہے جو میرا ساتھ دے گا؟ انھوں نے انکار کیا تو علی علیہ السلام نے آگے بڑھ کر جواب دیا: دنیا اور آخرت میں میں آپ کا ساتھ

دوں گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہی دنیا اور آخرت میں میرے ولی ہو‘‘۔

(15)قال: ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين وعليا وفاطمة ، ومد عليهم ثوبا ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بيتي وخاصتي فأذهب عنهم الرجس ، وطهرهم تطهيرا .

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ کو بلایا اور ان پر کپڑا اڈال دیا اور پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے خاص الخاص ہیں، ان سے گندگی دور فرمادے اور انھیں پاک اور پاکیزہ بنادے‘‘۔

(16) قال: وكان أول من أسلم من الناس بعد خديجة،قال: وشرى بنفسه لبس ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ونام مكانه ، فجعل المشركون يرمونه كما كانوا يرمون رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وهم يحسبون أنه نبي الله عليه السلام،قال: فجاء أبو بكر ،فقال: يا نبي الله ، قال: فقال علي إن نبي الله قد ذهب نحو بئر ميمون ، فبادر فاتبعه ، فدخل معه الغار ،قال: وكان المشركون يرمون عليا وهو يتضور حتى أصبح، فكشف عن رأسه ، فقالوا: كنا نرمي صاحبك فلا يتضور ،وأنت تتضور استنكرنا في ذلك .

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے علی نے اسلام قبول کیا۔ انھوں نے خود کو اسلام کے لیے بیچ دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کا لباس انھوں نے زیب تن کیا اور آپ ﷺ کے بستر پر سو گئے۔ مشرکین جس طرح رسول اللہ ﷺ کو مارا کرتے تھے، اسی طرح علی کو مارتے رہے، مشرکین یہی سمجھتے رہے کہ بستر پر رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ ابوبکر تشریف لائے اور پکارا اے اللہ کے نبی۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ مشرکین کے پوچھنے پر علی نے جواب دیا: اللہ کے نبی بئر میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ مشرکین نے بعجلت تمام آپ کا پیچھا کیا۔ آپ ﷺ ابوبکر کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔ مشرکین علی کو پتھر سے مارتے رہے اور وہ درد سے پیچ وتاب کھاتے رہے۔ اسی حالت میں صبح ہوگئی، انھوں نے سر سے کپڑا ہٹایا۔ مشرکین نے کہا: ہم آپ کے ساتھی کو مارتے تھے تو وہ آپ کی طرح درد سے پیچ وتاب نہیں کھارہے تھے۔ اسی چیز سے ہمیں کچھ تردد ہو رہا تھا‘‘۔

(17)قال: وخرج الناس في غزوة تبوك ، فقال علي: أخرج معك ، قال: لا ، قال: فبكى ، قال: أفلا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى ، إلا أنك لست بنبي ، وأنت خليفتي في كل مؤمن من بعدي.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے۔ علی نے پوچھا: کیا میں بھی آپ کے ساتھ نکلوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ سن کر علی رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر تم نبی نہیں ہو سکتے بلکہ میرے بعد تم ہر مومن کے خلیفہ ہو‘‘۔

(18)وسدت أبواب المسجد غير باب علي،فكان يدخل المسجد وهو جنب،وهو طريقه ليس له طريق غيره،قال:وقال:من كنت وليه فعلي وليه.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی دوسرے تمام لوگوں کو دروازے جو مسجد میں کھلتے تھے، بند کر دیے گئے۔علی رضی اللہ عنہ مسجد میں حالت جنابت میں داخل ہوا کرتے تھے،اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں جس کا ولی ہوں،علی بھی اس کے ولی ہیں''۔

(19)عن أبي بكر بن خالد بن عرفطة ،قال:أتيت سعد بن مالك بالمدينة ، فقال لي:إنكم تسبون عليا،قال:قلت:قد فعلنا،قال:لعلك قد سببته،فقلت:معاذ الله،قال:فلا تسبه،فلو وضع المنشار على مفرق رأسي ما سببته أبدا بعدما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما سمعت.

''ابوبکر بن خالد عرفطہ کہتے ہیں کہ میں سعد بن مالک کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگ علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو؟انھوں نے جواب دیا: شاید ایسا ہی ہے۔انھوں نے پوچھا: شاید تم بھی گالیاں دیتے ہو؟انھوں نے جواب دیا: معاذ للہ۔انھوں نے کہا: ہاں،انھیں گالی کبھی نہ دینا،اگر آرا میری مانگ میں رکھ کر کہا جائے کہ علی کو گالی دو، میں تب بھی انھیں گالی نہیں دوں گا کیوں کہ ان کے سلسلے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت سی باتیں سنی ہیں''۔

(20) عن ابن عباس قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا بني عبد المطلب،إني سألت الله لكم ثلاثا:أن يثبت قائمكم ، ويهدي ضالكم،وأن يعلم جاهلكم،وأن يجعلكم جودا رحماء،فلو أن رجلا صف بين الركن والمقام فصلى وقام،ثم لقي الله عز وجل وهو ينقص أهل بيت محمد،دخل النار.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! میں نے تمھارے لیے اللہ سے تین چیزیں مانگی ہیں: جو تم میں سے کھڑے ہوں،انھیں ثابت قدم رکھے،تمھارے گم راہوں کو ہدایت دے،تمھارے جاہلوں کو علم کی دولت عطا کرے، تمھیں سخی اور رحم دل بنائے۔اگر کوئی شخص رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور پھر اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اہل بیت کی تنقیص کرتا رہا ہو تو اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

(21)عن زيدقال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إني تارك فيكم الخليفتين من بعدي: كتاب الله وعترتي أهل بيتي،وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض.

''زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(22)عن زيد بن ثابت، يرفعه قال:إنى قد تركت فيكم الخليفتين بعدى:كتاب الله وعترتى،إنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے بعد تمھارے درمیان اپنے دو جانشین چھوڑ رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور اپنی عترت۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(23)عن زيدقال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إنى تارك فيكم الخليفتين من بعدى:كتاب الله وعترتى أهل بيتى،وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(24)قال زيد:قام رسول الله صلى الله عليه وسلم،فخطبنا بما يدعى خما بين مكة والمدينة،فحمد الله وأثنى عليه ،ووعظ وذكر،ثم قال:أما بعد،أيها الناس،إنما أنتظر أن يأتى رسول من ربى فأجيب،وإنى تارك فيكم الثقلين:أحدهما كتاب الله ، فيه الهدى والنور،فاستمسكوا بكتاب الله وخذوا به ،فرغب فى كتاب الله وحث عليه ،ثم قال:أهل بيتى، أذكركم الله فى أهل بيتى، ثلاثا.

''زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جگہ پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا: حمد وثنا کے بعد آپ نے وعظ وتذکیر فرمائی اور پھر کہا: اما بعد: اے لوگو! میں اپنے رب کے قاصد کا انتظار کررہا ہوں، وہ آجائے تو میں اس کی آواز پر لبیک کہوں۔ میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: دونوں میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت ہے، نور ہے، اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی تعلیمات کو اختیار کرو۔ اس طرح آپ ﷺ نے کتاب الٰہی کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اور میرے اہل بیت۔ اپنے اہل بیت کے سلسلے میں میں تمھیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ یہ جملہ آپ نے تین بار دہرایا''۔

(25)عن أبى سعيد الخدرى قال:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:يا أيها الناس،إنى قد تركت فيكم ما إن أخذتم به فلن تضلوا بعدى:الثقلين ، وأحدهما أكبر من الآخر:كتاب الله ، حبل ممدود من السماء إلى الأرض،وعترتى أهل بيتى،وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: اے لوگو! میں

تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں جسے تم اگر تھامے رہو تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے: وہ دو چیزیں ہیں اور بھاری ہیں: ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین پر لٹکتی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(26)عن أبی سعید الخدری أن رسول اللـه صلی اللـه علیه وسلم قال : إنی تارک فیکم الثقلین: کتاب الله ، حبل ممدود ما بین السماء والأرض ، وعترتی أهل بیتی ، ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت، دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(27)عن زید بن أرقم قال: لما رجع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع کان بغدیر خم، قال: کأنی قد دعیت فأجبت، وإنی تارک فیکم الثقلین، أحدهما أکبر من الآخر: کتاب الله، وعترتی، فانظروا کیف تخلفونی فیهما، ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض، وإن الله مولای، وأنا ولی المؤمنین، ثم أخذ بید علی رضی الله عنهما، فقال: من کنت ولیه فعلی ولیه، فقال: أنت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ فقال: ما کان فی الرکاب إلا قد سمعه بأذنیه ورآه بعینیه.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے تو آپ نے غدیر خم کے مقام پر فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ مجھے بلالیا جائے گا اور میں اس آواز پر لبیک کہوں گا، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک دوسرے سے بڑی ہے: وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت، دیکھو! تم ان کے بارے میں کیسی جانشینی کرتے ہو۔ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آ کر ملیں گے۔ اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں اہل ایمان کا ولی ہوں۔ اس کے بعد آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، علی بھی اس کے ولی ہیں۔ راوی نے پوچھا: کیا نبی ﷺ کا یہ ارشاد خود آپ نے سنا تھا؟ انھوں نے فرمایا: اس دن جو بھی رکاب میں پیر ڈالے تھا، اس نے یہ ارشاد اپنے کانوں سے سنا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا''۔

(28)عن ابن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم خطب فحمد الله وأثنی علیه بما هو أهل ، ثم قال: أیها الناس ، قد ترکت فیکم ما إن اعتصمتم به لن تضلوا: کتاب الله عز وجل.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطاب فرمایا: پہلے آپ نے اللہ کی حمد وثنا اس کی شان

کے مطابق بیان کی اوراس کے بعد فرمایا: میں نے تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے جسے اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ عزوجل کی کتاب''۔

(29)عن علی رضی اللہ عنہ ، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:إنی ترکت فیکم ما إن أخذتم بہ لن تضلوا: کتاب اللہ ، سببہ بید اللہ ، وسببہ بأیدیکم ، وأھل بیتی.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمھارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں جن کو اگر تم پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے اور میرے اہل بیت''۔

(30)عن ابن عمر قال:سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ,یقول ، وھو آخذ بید علی ، فقال: من کنت مولاہ فعلی مولاہ.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد سنا ہے: آپ ﷺ علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(31)عن رفاعۃ بن إیاس الضبی عن أبیہ عن جدہ أن علیا رضی اللہ عنہ قال لطلحۃ:أنشدک باللہ ، أسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ,یقول:من کنت مولاہ فعلی مولاہ؟ قال:نعم.

''سیدنا رفاعہ بن ایاس اپنے والد اور وہ اپنے دادا کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ سے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، میں نے سنا ہے''۔

(32)عن عبد الواحد بن أیمن عن أبیہ عن جدہ قال:ذکر بریدۃ أن معاویۃ لما قدم نزل بذی طوی ، فجاء سعد ، فأقعدہ علی سریرہ ، فقال سعد:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:من کنت مولاہ فعلی مولاہ.

''سیدنا عبدالواحد بن ایمن اپنے والد اور دادا سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے بتایا کہ سیدنا بریدہ نے ذکر کیا کہ معاویہ جب آئے تو وہ مقام ذی طوی میں اترے۔ ان کے پاس سعد تشریف لائے۔ معاویہ نے انھیں اپنی چارپائی پر بٹھا لیا۔ سعد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(33)عن زید بن أرقم قال:خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،فقال:ألست أولی بکم من أنفسکم ؟ قالوا:بلی ، فقال:من کنت مولاہ فعلی مولاہ .

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمھاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(34)عن أبی هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لأدفعن الراية غدا إلى رجل يحبه الله ورسوله ، ويحب الله ورسوله ، ثم يفتح الله على يديه، قال عمر :فما أحببت الإمارة قط إلا يومئذ ، وتطاولت إليها ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:يا علي،فدفع إليه اللواء.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کل جہاد کا علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، پھر اللہ اسی کے ہاتھوں فتح دلائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میرے اندر امارت کی خواہش صرف اسی دن پیدا ہوئی اور میں نے اس کے لیے گردن اونچی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! پھر آپ نے جہاد کا علم ان کے ہاتھ میں دیا''۔

(35)عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال:لما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بحصن خيبر،ماج أهل الحصن بعضهم في بعض وفزعوا ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إنا إذا نزلنا بساحة قوم ، فساء صباح المنذرين،فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله،فلما كان الغد ، تبادر لها أبو بكر وعمر،فدعا عليا وهو أرمد ، فتفل في عينيه وأعطاه اللواء،فنهز بالناس،فلقي مرحبا وهو يقول:قد علمت خيبر أني مرحب شاكي السلاح بطل مجرب إذا الليوث أقبلت تلهب أطعن أحيانا وحينا أضرب فتلقاه علي،فاختلفا ضربتين،فضربه على هامته ضربة سمع منها أهل العسكر صوته،وعض السيف بالأرض،قال:وما تتام آخر الناس حتى فتح الله لأولهم.

''عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر کے قلعے میں اترے تو قلعہ والے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور گھبرا گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرنے والوں کی صبح بڑی بری ہوتی ہے۔ اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کل جہاد کا جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، دوسرے دن جب صبح ہوئی تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس کام کے لیے آگے بڑھے لیکن آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، اس وقت انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جہاد کا علم ان کے ہاتھ میں دیا، علی دوسرے لوگوں کے ساتھ جنگ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، مرحب سے مڈبھیڑ ہوئی، وہ اس وقت یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا: خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب

ہوں، ہتھیار چلانے میں ماہراور تجربہ کار بہادر، جب شیر میدان میں آتا ہے تو چنگاریاں اڑتی ہیں، میں کبھی نیزے سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں۔علی کا اس سے سامنے ہوا۔دونوں گتھم گتھا ہوگئے اور ایک دوسرے پر کاری ضربیں لگانے لگے، علی نے ایک وار اس کی کھوپڑی پر کیا جس سے ایک زوردار آواز ہوئی جسے اہل لشکر نے بھی سنا اور تلوار زمین کاٹتی ہوئی نیچے اتر گئی۔صف کے آخری آدمی تک آواز پہنچی اور اس طرح اس کے مقدم الجیش کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگیا''۔

(36)عن أبي سعيد قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أنت مني بمنزلة هارون من موسى ، إلا أنه لا نبي بعدي.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علی!تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(37)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:يَا عَلِيُّ، إِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى مَثَلًا :أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلَتْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور فرمایا:اے علی!تمھارے اندر عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے۔سیدنا عیسیٰ سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر تہمت لگادی اور نصاریٰ نے ان سے اس قدر محبت کی کہ انھیں اس مقام تک پہنچادیا جو ان کا نہیں تھا''۔

(38)عن ربيعة الجرشي وقال:ذكر علي رضي الله عنه عند معاوية ، وعنده سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه،فقال له سعد:أيذكر علي عندك؟إن له لمناقب أربعا،أن يكون لي واحدة منهن أحب إلي من كذا وكذا،وذكر حمر النعم،قوله:لأعطين الراية،وقوله:بمنزلة هارون من موسى،وقوله:من كنت مولاه،ونسي سفيان الرابعة .

''ربیعہ جرشی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار معاویہ کی مجلس میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر چھڑ گیا،اس وقت ان کے پاس مجلس میں سعد بن ابی وقاص بھی موجود تھے۔سعد نے معاویہ سے پوچھا:کیا اس انداز میں آپ کے سامنے علی کا ذکر کیا جاتا ہے؟ان کے چار ایسے مناقب ہیں کہ ان میں سے اگر ایک منقبت میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے دنیا جہان سے عزیز ہوتی اور سرخ اونٹ کی دولت بھی اس کے سامنے ہیچ ہوتی۔ان کی چاروں منقبتیں یہ ہیں:اللہ کے رسول کا یہ کہنا کہ جہاد کا علم میں دوں گا،آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ تمھارا مقام میری نظر میں وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا،اور علی کا مولیٰ ہونا۔حدیث کے راوی چوتھی منقبت بھول گئے''۔

(39)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَآهُمُ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، قَالَ:فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ

شَيْـئًـا نَـكْـرَهُـهُ، فَـقَـال:إِنَّـا أَهْـلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آتے ہوئے نظر آئے۔ جب نبی ﷺ نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے چہرے پر کچھ ناگواری کا آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم اہل بیت کو اللہ نے دنیا کے بدلے آخرت کے لیے منتخب کیا ہے، میرے بعد میرے اہل بیت آزمائشوں میں ڈالے جائیں گے اور انھیں ملک بدر کیا جائے گا''۔

(40) عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَال :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ .

''حبشی بن جنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں، میری طرف سے کسی پیغام کی ترسیل یا تو میں خود کر سکتا ہوں یا پھر علی کر سکتے ہیں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار
لأبى بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار
(215 - 292)

بِسۡمَ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَنۡ عَلِی قَال:أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَالۡحَسَنُ، وَالۡحُسَيۡنُ نِيَامٌ فِي لِحَافٍ، أَوۡ فِي شِعَارٍ، فَاسۡتَسۡقَى الۡحَسَنُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، إِلَى إِنَاءٍ لَنَا فَصَبَّ فِي الۡقَدَحِ فَجَاءَ بِهِ فَوَثَبَ إِلَيۡهِ الۡحُسَيۡنُ، فَقَالَ:بِيَدِهِ فَقَالَتۡ فَاطِمَةُ:كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيۡكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قال :إِنَّهُ اسۡتَسۡقَى قَبۡلَهُ وَإِنِّي وَإِيَّاكَ، وَهَذَيۡنِ وَهَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت میں، حسن اور حسین ایک ہی لحاف میں سو رہے تھے۔ حسن نے پانی مانگا، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر برتن کے پاس گئے اور پیالے میں پانی انڈیلا، اتنے میں حسین اچھل کر آپ کے پاس پہنچے لیکن آپ نے پانی کا پیالہ پہلے انھیں نہیں دیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایسا لگتا ہے کہ حسن سے آپ کو زیادہ محبت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پانی پہلے حسن نے مانگا تھا، میں، تم، یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن ایک ہی مقام پر ہوں گے''۔

(2)عَن أَنَس أَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم كان يمر ببيت فاطمة إذا خرج لصلاة الفجر فيقول:يا أهل البيت الصلاة ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو فاطمہ کے گھر سے ہو کر گزرتے اور فرماتے: اے اہل بیت! نماز، اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے''۔

(3)عَن زَيد بُنِ أَرُقَمَ رَضِي اللَّهُ عَنۡهُ، عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم؛ أَنَّه قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، وَالحَسن وَالۡحُسَيۡنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُم:أَنَا حَرۡبٌ لِمَنۡ حَارَبۡتُمۡ سِلۡمٌ لِمَنۡ سَالَمۡتُمۡ.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور میری بھی اس سے صلح ہے جس سے تمھاری بھی صلح ہے''۔

(4)عَن زَيد بُنِ أَرُقَمَ رَضِي اللَّهُ عَنۡهُ، قَال:قُلۡنَا لَهُ حَدَّثنا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم فَنَزَلَ بِوَادٍ بَيۡنَ مَكَّةَ وَالۡمَدِينَةِ فَخَطَبَنَا، ثُمَّ قَالَ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُوشِكُ أَنۡ أُدۡعَى فَأُجِيبَ أَلا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمۡ الثَّقَلَيۡنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَأَهۡلُ بَيۡتِي قَالَهَا ثَلاثَ مَرَّات. فَقُلۡنَا:مِنۡ أَهۡلِ بَيۡتِهِ نِسَاؤُهُ؟ قَال:أَلَمۡ تَرَ أَنَّ الۡمَرۡأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ حِينًا مِنَ الدَّهۡرِ فَتَرۡجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوۡمِهَا أَهۡلُ بَيۡتِهِ أَهۡلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ

بَعْدَهُ آلُ عَبَّاسٍ وَآلُ عَلِيٍّ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيلٍ.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آئے اور مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی میں قیام کیا۔ وہاں آپ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، ممکن ہے میرا بلاوا آ جائے اور میں اس پر لبیک کہوں، سنو! میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں۔ یہ جملہ آپ نے تین بار دہرایا۔ ہم نے پوچھا: کیا اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی شامل ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ عورت بسا اوقات ایک شخص کے ساتھ کچھ سالوں تک رہتی ہے اور پھر وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ آپ کے اہل بیت آپ کے گھر والے ہیں اور آپ کے وہ عصبہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے اور وہ ہیں: آل عباس، آل علی، آل جعفر اور آل عقیل''۔

(5)عَن زَيد بْنِ أَرْقَمَ رَضِي اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم قَال: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحوض.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت اور یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے''۔

(6)عَن ابْنِ بُرَيدة عَن أَبِيهِ رَضِي اللّٰهُ عَنهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم فِي سَرِيَّةٍ فَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا عَلِيًّا رَضِي اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا جِئْنَا قَال: كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَاحِبَكُمْ قَالَ فَإِمَّا شَكَوْتُهُ وَإِمَّا شَكَاهُ غَيْرِي قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلا مِكْبَابًا فَإِذَا النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، وهُو يَقُول: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ. فَقُلْتُ لا أَسُوءُكَ فِيهِ أَبَدًا.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ ہمارا کمانڈر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو آپ نے پوچھا: اپنے سربراہ کو تم نے کیسا پایا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی کی شکایت کی یا کسی دوسرے نے ان کی شکایت کی۔ میں عام طور پر اپنا سر نیچے رکھتا تھا، میں نے جب سر اٹھایا تو نبی ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ دیکھا، آپ فرما رہے تھے: میں جس کا ولی ہوں، علی بھی اس کے ولی ہیں۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا: اب آج کے بعد میں کبھی آپ کو تکلیف نہیں دوں گا''۔

(7)عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِي قَال: قَالَ عَلِي: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ لِلِحْيَتِهِ مِنْ رَأْسِهِ فَمَا يُحْبَسُ أَشْقَاهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُبَيْعٍ: وَاللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ

أَبـرْنَـا عِتْـرَتَـهُ قَـال:قَـال:أَنْشُـدُكَ بِـاللّهِ أَنْ تَقْتُلَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِين:أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا قَـال:لَا وَلَـكِـنِّـي أَتْـرُكُكُمْ كَمَا تَرَكَكُمْ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال:فَمَاذَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ وَقَدْ تَرَكْتَنَا هَمَلًا قَال:أَقُولُ لَهُمْ اسْتَخْلَفْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ ثُمَّ قَبَضْتَنِي وَتَرَكْتُكَ فِيهِمْ.

''ثعلبہ بن یزید حمانی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی،سر سے یہ داڑھی رنگین ہوجائے گی،اس کے بدبخت شخص کو روکا نہیں جاسکتا۔عبداللہ بن سبیع نے کہا:اللہ کی قسم!اے امیر المومنین!اگر کسی نے ایسا کیا تو ہم اس کے تمام اہل خانہ کو ختم کردیں گے۔انھوں نے کہا:میں تمھیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ تم میری وجہ سے قتل کیے جاؤ۔انھوں نے کہا:اے امیر المومنین!ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ بنادیں۔انھوں نے جواب دیا:نہیں بلکہ میں تمھیں اسی حالت میں چھوڑوں گا جس حالت میں اللہ کے رسول ﷺ نے تمھیں چھوڑا تھا۔انھوں نے نے کہا کہ آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے جب آپ ہمیں یوں ہی چھوڑ کر اللہ کے پاس پہنچیں گے؟علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:میں اس سے کہوں گا کہ جب تک تجھے منظور ہوا تو نے مجھے ان کا خلیفہ بنائے رکھا،پھر تو نے مجھے وفات دے دی تو میں ان کے درمیان تجھے چھوڑ آیا ہوں''۔

(8)عَـنْ عَبْـدِالـلَّـهِ بْـنَ مُلَيْلٍ قَال:سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُول:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:أَنَّهُ لَمْ يَـكُـنْ نَبِـيٌّ إِلَّا وَقَـدْ أُعْـطِـيَ سَبْـعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاء وَوُزَرَاءَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَر:حَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَحَسَـنٌ، وَحُسَيْـنٌ، وَأَبُـو بَـكْـرٍ، وَعُـمَـرُ، وَعَبْـدُ الـلَّـهِ بْـنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَحُذَيْفَةُ، وَعَمَّارٌ، وَسَلْمَانُ، وَبِلَالٌ .

''عبداللہ بن ملیل کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے:جتنے بھی نبی ہوئے ہیں سب کو رفقاء،نجباء اور وزراء ملے ہیں،مجھے ایسے چودہ لوگ ملے ہیں اور وہ یہ ہیں:حمزہ،جعفر، علی،حسن،حسین،ابوبکر،عمر،عبداللہ بن مسعود،ابوذر،مقداد،حذیفہ،عمار،سلمان اور بلال''۔

(9)عَـنْ عَـلِيٍّ قَالَ:بَعَثَنِي رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّهِ تَبْعَثُنِي، وَأَنَا شَـابٌّ أَقْضِي فِيهِمْ وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي بِيَدِهِ وَقَال:اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ قَالَ:فَوَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ مَا شَكَكْتُ بَعْدُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْن.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا،میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!آپ مجھے بھیج رہے ہیں،جب کہ میں ابھی نوجوان ہوں،میں ان کے درمیان قضا کی ذمہ داری انجام دوں جب کہ میں قضا کو جانتا ہی نہیں،یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور دعا فرمائی:اے اللہ!اس کے دل کو ہدایت اور زبان کو ثبات عطا

فرمایا۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا،اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا‘‘۔

(10)عَنْ عَلِيٍّ:أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا، إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اگر دنیا کی زندگی صرف ایک دن کی باقی ہوگی پھر بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو اسے عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وناانصافی سے بھری ہوگی‘‘۔

(11)عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ فِي الرَّحَبَةِ :أَنْشُدُ لِلَّهِ كُلَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ الْإِمَامُ، فَقَالَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَشَهِدُوا أَنَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، وَهُوَ يَقُولُ:أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُسْلِمِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا:بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

’’ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا،وہ مقام رحبہ میں لوگوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھ رہے تھے کہ میں ہر مسلمان کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کس نے اللہ کے رسول ﷺ کو غدیر خم کے دن امام کی بات بیان کرتے سنا ہے۔یہ سن کر کچھ لوگوں نے اقرار کیا کہ ہاں،ہم نے سنا ہے،آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:کیا میں مومنوں سے ان کی جان سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟لوگوں نے جواب دیا:ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول!آپ نے فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں،اے اللہ!تو اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھتا ہے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھتا ہے‘‘۔

(12)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ:قُلْتُ لِعَلِيٍّ وَكَانَ يَسْمُرُ مَعَهُ:إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنْ تَخْرُجَ فِي الْحَرِّ فِي الثَّوْبِ الثَّقِيلِ الْمَحْشُوِّ، وَفِي الشِّتَاءِ فِي الْمُلَاءِ تَيْنِ الْخَفِيفَتَيْنِ، فَقَالَ عَلِي:أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا؟ قُلْت:بَلَى، قَالَ:فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى أَبَا بَكْرٍ، فَعَقَدَ لَهُ اللِّوَاءَ ثُمَّ بَعَثَهُ، فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ وَرَجَعَ دَعَا عُمَرَ، فَعَقَدَ لَهُ لِوَاءَ فَسَارَ، ثُمَّ رَجَعَ مُنْهَزِمًا بِالنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي فَأَتَيْتُهُ، وَأَنَا أَرْمَدُ لَا أُبْصِرُ شَيْئًا، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَقَالَ:اللَّهُمَّ اكْفِهِ أَلَمَ الْحَرِّ وَالْبَرْد.فَمَا آذَانِي حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ بَعْدُ.

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں ان کے ساتھ دیر رات تک باتیں کیا کرتا تھا، لوگوں کو اس بات سے حیرت ہوتی ہے کہ آپ سخت گرمی میں بھاری اور روئی والا کپڑا پہن کر نکلتے ہیں اور سخت سردی میں دو ہلکی چادریں آپ کے جسم پر ہوتی ہیں۔علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے۔انھوں نے کہا: ہاں موجود تھا۔بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کو بلایا، ان کے لیے علم باندھا، انھیں بھیجا، لوگ بھی ان کے ساتھ گئے، لیکن وہ شکست کھا کر واپس آ گئے، ان کے بعد آپ ﷺ نے عمرؓ کو بلایا، ان کے لیے بھی علم باندھا، وہ بھی لوگوں کے ساتھ مہم پر گئے لیکن شکست کھا کر واپس آ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اب علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، اللہ اس کے ہاتھوں فتح عطا کرے گا، وہ میدان جنگ سے فرار ہونے والا نہیں، پھر آپ نے میری طاف بلوا بھیجا، میں حاضر ہوا، میں اس وقت آشوب چشم میں گرفتار تھا، کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، آپ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور فرمایا: اے اللہ! ان سے گرمی اور سردی کے اثرات زائل کر دے۔اس دعا کے بعد مجھے گرمی اور سردی نے کبھی تکلیف نہیں دی''۔

(13) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کر سکتا ہے اور مجھ سے بغض کوئی منافق ہی رکھ سکتا ہے''۔

(14) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيتُ، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتُدِيتُ.

''ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب سوال کرتا تھا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور جب میں خاموش رہتا تھا تو گفتگو کا آغاز مجھ سے کیا جاتا تھا''۔

(15) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ، فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا: ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ فَقَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور اپنا قدم مبارک میرے اور فاطمہ کے درمیان پھیلایا اور پھر ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم سونے کے اپنے بستر پر جائیں تو کیا وظیفہ پڑھیں۔آپ نے بتایا کہ ۳۳ / بار سبحان اللہ کہو، ۳۳ / بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ / بار الحمد للہ کہو۔اس کے بعد میں نے یہ وظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔ایک شخص نے پوچھا: کیا صفین کی رات میں بھی؟ فرمایا: ہاں صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ نہیں چھوڑا''۔

(16)عَنْ عَلِيٍّ قَال: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ :تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي، فَكَيْفَ أَقْضِي بَيْنَهُمْ؟ فَقَال: اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا: آپ ایسی قوم میں مجھے بھیج رہے ہیں جس میں عمر دراز لوگ موجود ہیں، میں ان کے درمیان قضا کے فرائض کیسے انجام دوں گا؟ آپ نے فرمایا: جاؤ، اللہ تمھارے دل کو ہدایت اور زبان کو ثبات و استحکام عطا فرمائے''۔

(17)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَال: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ بَدْر: مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ، وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ، أَوْ يَكُونُ فِي الصَّفِّ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن فرمایا: تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہوتے ہیں اور اسرافیل ایک بڑے فرشتے ہیں، وہ میدان جنگ میں موجود ہوتے ہیں یا جنگ کی صف میں ہوتے ہیں''۔

(18)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال: دَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، مَثَلًا أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ، حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى، حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؓ! تمھارے اندر عیسی ابن مریم علیہ السلام جیسی چیز پائی جاتی ہے۔ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی والدہ پر تہمت لگادی اور نصرانیوں نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام تک پہنچادیا جو ان کا نہیں تھا''۔

(19)عَنْ هُبَيْرَةَ قَال: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقَال: وَاللَّهِ لَقَدْ قُتِلَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ مَا يَسْبِقُهُ الْأَوَّلُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ فِي السَّرِيَّةِ، جِبْرِيلُ، عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، وَاللَّهِ مَا تَرَكَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ.

''ہبیرہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! رات ایک ایسے شخص کو شہید کیا گیا ہے جس کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچ سکے اور نہ بعد میں آنے والے پہنچ سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ اسے کسی جنگی مہم پر بھیجتے تھے تو جبریل اس کے دائیں اور میکائیل اس کے بائیں ہوا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اس نے اپنے پیچھے دینار و درہم کچھ بھی نہیں چھوڑے''۔

(20)عَن أَنَس عَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال:عَلِيٌّ يَقْضِي دَيْنِي.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ میرا قرض ادا کریں گے''۔

(21) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم، فَقَال:أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ فَسَكَتُوا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ :أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ قَالَت:أَلَّا يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال:إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے مجلس میں موجود تھا۔آپ نے پوچھا: ایک عورت کے لیے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ شرکائے مجلس خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب میں گھر واپس آیا تو فاطمہ سے پوچھا: ایک عورت کے لیے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ فاطمہ نے جواب دیا: عورت کے لیے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ اسے دوسرے اجنبی مرد نہ دیکھیں۔ میں نے فاطمہ کے اس جواب کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا حصہ ہے''۔

(22)عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ:أَلا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَابْنَيْكِ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم جنتی خواتین کی سردار ہو اور تمھارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(23)عَنْ عَلِي قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّي مَقْبُوضٌ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِي وإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا وَأَنَّهُ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْتَغَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ فَلَا تُوجَدُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری روح قبض کی جانے والی ہے، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت، ان کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اصحاب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح تلاش نہیں کیا جائے گا جس طرح کسی گم شدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے اور وہ ملتی نہیں ہے''۔

(24)عَنْ سَفِينَةَ وَكَانَ خَادِمًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوَايِرُ فَصَنَعْتُ لَهُ بَعْضَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَقَال:مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ فَقُلْت:مِنَ الَّذِي أُتِيتَ بِهِ أَمْسِ، قَالَ :أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَدَّخِرَنَّ لِغَدٍ طَعَامًا لِكُلِّ يَوْمٍ رِزْقُهُ؟ ثُمَّ، قَال:اللَّهُمَّ أَدْخِلْ عَلَيَّ أَحَبَّ خَلْقِكَ

إِلَيۡكَ يَأۡكُلُ مَعِي مِنۡ هَذَا الطَّيۡرِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ وَإِلَيَّ.

''سفینہ جو رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند پرندے ہدیہ میں بھیجے گئے۔بعض پرندوں کو کھانے کے لیے پکایا گیا۔جب صبح ہوئی تو میں ان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نے پوچھا: یہ کہاں سے آئے؟ میں نے عرض کیا: یہ کل آئے ہوئے پرندوں میں سے ہیں۔آپ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ آنے والے کل کے لیے ذخیرہ کر کے مت رکھو۔ ہر دن کے لیے اس کی اپنی روزی ہے۔اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس وقت میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے پیارا ہے تا کہ وہ اس پرندے کا گوشت میرے ساتھ کھائے۔اس کے بعد ہی علیؓ کمرے میں داخل ہوئے۔آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ مجھے بھی بہت محبوب ہیں''۔

(25)عَنۡ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ، قَالَ نُبِّيَ النَّبِيُّ عَلَيۡهِ السَّلَامُ يَوۡمَ الِاثۡنَيۡنِ وَأَسۡلَمَ عَلِيٌّ يَوۡمَ الثُّلَاثَاءِ.

''ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو پیر کے دن منصب نبوت سے سرفراز کیا گیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن اسلام قبول کیا''۔

(26)عَنۡ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِيٍّ قَبۡلَ مَوۡتِهِ :تُبۡرِىءُ ذِمَّتِي وَتَقۡتُلُ عَلَى سُنَّتِي.

''سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری ذمہ داریوں کو انجام دو گے اور میری سنت کے مطابق جہاد کرو گے''۔

(27)عَنۡ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ، قَالَ:بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَمِيرًا عَلَى الۡيَمَنِ، وَخَرَجَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنۡ أَسۡلَمَ يُقَالُ لَهُ عَمۡرُو بۡنُ شَاسٍ فَرَجَعَ وَهُوَ يَذُمُّ عَلِيًّا وَيَشۡكُوهُ فَبَعَثَ إِلَيۡهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:أَخۡبَرَنَا عَمۡرٌو هَلۡ رَأَيۡتَ مِنۡ عَلِيٍّ جَوۡرًا فِي حُكۡمِهِ أَوۡ أَثَرَةً فِي قَسۡمِهِ؟ قَالَ:اللَّهُمَّ لَا فَعَلَامَ تَقُولُ مَا يَبۡلُغُنِي؟ قَالَ:بُغۡضُهُ لَا أَمۡلِكُهُ، قَالَ :فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجۡهِهِ، وَقَالَ:مَنۡ أَبۡغَضَهُ فَقَدۡ أَبۡغَضَنِي، وَمَنۡ أَبۡغَضَنِي فَقَدۡ أَبۡغَضَ اللَّهَ، وَمَنۡ أُحَبَّهُ فَقَدۡ أَحَبَّنِي، وَمَنۡ أَحَبَّنِي فَقَدۡ أَحَبَّ اللَّهَ.

''سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر یمن بھیجا۔ان کے ساتھ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عمرو بن شاس تھا، نکلا۔وہ جب واپس آیا تو علی رضی اللہ عنہ کی مذمت کرنے لگا اور ان کی شکایت کرنے لگا۔رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا۔آپ نے کہا: ہمیں عمرو نے خبر دی ہے کیا تم نے علی ظ کے فیصلوں میں کوئی ظلم دیکھا ہے یا مال غنیمت کی تقسیم میں انھوں نے کسی جانب داری سے کام لیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایسا کچھ

نہیں ہے۔آپ نے پوچھا: پھر تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو مجھ تک پہنچی ہیں۔اس نے جواب دیا: صرف علی سے دشمنی ہے، جو میرے بس میں نہیں ہے۔راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہو گئے یہاں تک کہ غصے کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں ہو گئے ،آپ نے فرمایا: جس نے علیؓ سے دشمنی کی ،اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی ،اس نے اللہ سے دشمنی کی۔اسی طرح جس نے علی سے محبت کی ،اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی ،اس نے اللہ سے محبت کی''۔

(28)عَنْ أَبِی رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّـه صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ:إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِی أَنْ أُعَلِّمَکَ وَلَا أَجْفُوکَ، وَأَنْ أُدْنِیَکَ وَلَا أُقْصِیَکَ، فَحَقٌّ عَلَیَّ أَنْ أُعَلِّمَکَ وَحَقٌّ عَلَیْکَ أَنْ تَعِیَ.

''سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں تعلیم دوں اور تمھارے ساتھ کوئی زیادتی نہ کروں۔تمھیں اپنے سے قریب کروں اور دور نہ رکھوں۔میرے اوپر تمھارا حق ہے کہ میں تمھیں تعلیم دوں اور تمھاری ذمہ داری ہے کہ اس کو یاد رکھو''۔

(29)عَن زَیدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیه وَسَلَّم قَال:إِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَیْتِی وَإِنَّهُمَا لَنْ یَتَفَرَّقَا حَتَّی یَرِدَا عَلَیَّ الحوض.

(30)عَن سَالِمٍ قَال:سَمِعتُ أَبِی یَقُول:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیه وَسَلَّم یَقُولُ، وهُو آخِذٌ بِیَدِ عَلِیٍّ:مَنْ کُنْتُ مَوْلاهُ فَهَذَا مَوْلاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت اور یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے''۔ ''سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر یہ فرماتے سنا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو ان سے محبت کرے اور اس سے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے''۔

(31)عَن أَنَسٍ قَالَ:لَمَّا أُتِیَ زِیَادٌ بِرَأْسِ الْحُسَیْنِ جَعَلَ یَنْظُرُ إِلَیْهِ وَیَفْتِلُهُ بِقَضِیبٍ، أَوْ یُقَلِّبُهُ بِقَضِیبٍ فَقَالَ:إِنْ کَانَ جَمِیلا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ:لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیه وَسَلَّم یُقَبِّلُهُ، أَوْ یَلْثِمُهُ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو وہ اسے بڑے غور سے دیکھنے لگا اور ایک چھڑی سے کریدنے لگا یا ان کا سر چھڑی سے الٹنے پلٹنے لگا۔اس نے کہا: کس قدر خوبصورت ہیں۔انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو انھیں بوسہ دیتے اور چومتے دیکھا ہے''۔

(32)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ :لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّيْتُهُ حَمْزَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:مَا سَمَّيْتُمُ ابْنِي؟ فَأَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ وُلِدَ لِي آخَرُ، فَقَالَ:مَا سَمَّيْتَهُ؟ أَوْ سَمَّيْتَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ:سَمِّ الْأَوَّلَ حَسَنًا، وَالْآخَرَ حُسَيْنًا .

''محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا:جب حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے ان کا نام حمزہ رکھا۔نبیﷺ نے پوچھا:میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟میں نے آپ کو ان کے نام کی اطلاع دی۔پھر جب دوسرے بیٹے کی ولادت ہوئی تو آپ نے پوچھا:اس کا کیا نام رکھا ہے؟میں نے آپ سے ان کے نام کا ذکر کیا۔آپﷺ نے فرمایا:پہلے بیٹے کا نام حسن اور دوسرے بیٹے کا نام حسین رکھو''۔

(33)عن عبد الرَّحمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ يُحَدِّثُ قَال:شَهِدْتُ ابْنَ عُمَر وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، عَن الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَال:يَاأَهلَ الْعِرَاقِ تَسْأَلُونِي، عَن قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلْتُمُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم؟وَقال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم:هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ.

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا،جب ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر محرم مکھی کو مار دے تو کیا حکم ہے؟ابن عمر نے فرمایا:اے عراق والو!مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ نہ معلوم کرو جب کہ تم لوگوں نے رسول اللہﷺ کے بیٹے کو قتل کیا ہے؟رسول اللہﷺ نے فرمایا تھا:حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(34)عَن أَنَس قَال:كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَشْبَهَهُمْ وَجْهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا چہرہ رسول اللہﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھا''۔

(35)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَاذَى بِنِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى عَلِي:صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْت:وَمَاذَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَال:إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ فَقُلْت:يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَال:بَلَى قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَال:هَلْ لَكَ أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَال:قُلْتُ:نَعَمْ قَالَ:فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

''عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے،وہ علی رضی اللہ عنہ کی طہارت کے پانی کے منتظم تھے،صفین جاتے ہوئے جب وہ نینوی کے سامنے پہنچے،علی نے آواز لگائی:اے ابوعبداللہ!صبر،اے ابوعبداللہ!صبر یہ فرات کا کنارہ ہے۔میں نے عرض کیا:یہاں کیا بات ہے؟فرمایا:ایک دن میں نبی اکرمﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا، دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کسی نے آپ کو ناراض کردیا؟ آپ کی آنکھوں سے یہ آنسو کیسے بہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ابھی ابھی جبریل میرے پاس سے گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ نے جبریل سے پوچھا: کیا آپ مجھے اس سرزمین کی مٹی سونگھنے کو دے سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر انھوں نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور مجھے دیا۔ یہ سب سن کر میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکا''۔

(36)عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو بَكْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْحَسَنِ بْنِ عَلِی: إِنَّ ابْنِی هَذَا سَيِّدٌ، وَإِنَّ اللَّهَ سَيُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ مُعَاوِيَةَ مَا كَانَ لَمْ يُهَرَاقْ فِی مِحْجَمَةٍ دَمٌ.

''حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان عنقریب صلح کرائے گا۔ جب معاویہ کا معاملہ آیا تو خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہا''۔

(37)عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ أَبِيه رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِی أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

''عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اس وقت نماز کے لیے دی جانے والی اذان دی جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ان کی ولادت ہوئی''۔

(38)عَنْ أَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِب: أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِی، وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَأَنْتَ الْفَارُوقُ تَفْرُقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْكُفَّارِ.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے، قیامت کے دن سب سے پہلے تم ہی مجھ سے مصافحہ کرو گے، تم ہی صدیق اکبر ہو اور تم ہی وہ فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرو گے۔ تم دین کے مددگار رہو اور مال کافروں کا مددگار رہے''۔

(39)عَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ، قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِی كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِی آخِرِ الزَّمَانِ كَانَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہو گیا۔ جو آخری زمانے میں ہمارے ساتھ قتال کرے گا، وہ اس شخص کی طرح ہے جو دجال کے ساتھ قتال کرے گا''۔

(40)عَنْ أُسَامَةِ بْنِ زَيْدٍ قَال: طَرَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ إِلَيَّ، وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَإِذَا حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات کسی ضرورت سے رسول اللہ ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا، آپ کسی نامعلوم چیز کو اپنے سینے سے لگائے باہر نکلے، جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ کیا لپیٹے ہوئے ہیں؟ آپ نے کپڑا ہٹایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

أربعین فی فضائل أهل بیت من کتاب:
مسند أبی یعلی الموصلی

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيْم

(1)عن علی قال:والذی فلق الحبة وبرأ النسمة،إنه لعهد رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی أنه لا یحبک إلا مؤمن، ولا یبغضک إلا منافق.

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دیا تھا کہ تم سے ایک مومن ہی محبت کرسکتا ہے اور تم سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہوگا“۔

(2)عن علی قال:بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی الیمن ، فقلت:یا رسول الله،تبعثنی إلی قوم شیوخ ذوی أسنان،وإنی أخشی أن لا أصیب ، قال:إن الله سیثبت لسانک ویهدی قلبک.

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسے لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں جن کے درمیان بڑی بڑی عمر کے بزرگ موجود ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں درست فیصلے نہ کرسکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمھاری زبان کو ثبات اور دل کو ہدایت عطا فرمائے گا“۔

(3)عن عبیدة قال:ذکر علی أهل النهروان،فقال:فیهم رجل مودن الید ، أو مثدون الید ، لولا أن تبطروا لنبأتکم ما وعد الله الذین یقتلونهم علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم،قال:قلت:آنت سمعته ؟قال:إی ورب الکعبة.

”عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا ذکر کیا اور فرمایا: ان میں ایک ایسا آدمی ہے جس کے ہاتھ عورت کے پستان جیسے ہیں، اگر تمھارے اندر تکبر پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمھیں بتا دیتا کہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے کن لوگوں کے بارے میں وعدہ کیا ہے کہ وہ ان سے جنگ کریں گے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے خود یہ بات سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، رب کعبہ کی قسم“۔

(4)عن أبی الهیاج قال:قال علی:أبعثک علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم:لا تدع قبرا إلا سویته ، ولا تمثالا إلا طمسته .

”ابوالہیاج بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں بھی تمھیں اس مہم پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی قبر کو برابر کیے بغیر نہ چھوڑنا اور کسی بت کو مٹائے بغیر نہ چھوڑنا“۔*

* یہ قبور کفار کی تھیں، اولیا اور انبیا کی قبورِ مبارکہ کو اس پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔

(5)عن علباء بن أحمر قال:قال علی بن أبی طالب:خطبت إلی النبی صلی الله علیه وسلم ابنته فاطمة، قال:فباع علی درعا له وبعض ما باع من متاعه،فبلغ أربع مائة وثمانین درهما،قال:وأمر النبی صلی الله علیه وسلم أن یجعل ثلثیه فی الطیب،وثلثا فی الثیاب،ومج فی جرة من ماء فأمرهم أن یغتسلوا به،قال:وأمرها أن لا تسبقه برضاع ولدها،قال:فسبقته برضاع الحسین وأما الحسن فإن النبی صلی الله علیه وسلم صنع فی فیه شیئا لا ندری ما هو،فکان أعلم الرجلین .

''علباء بن احمر بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرمﷺ کے پاس ان کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا۔علی نے اپنی زرہ بیچ دی اور گھر کے مزید کچھ سامان بھی۔کل چارسواسی درہم ہاتھ آئے۔علی کہتے ہیں کہ نبیﷺ نے حکم دیا کہ دوتہائی رقم خوشبو کے لیے اور ایک تہائی رقم کپڑوں کے لیے ہے۔آپ نے پانی سے بھرے گھڑے میں کلی کی،علی اور فاطمہ سے کہا کہ اسی پانی سے غسل کریں۔علی آگے بیان کرتے ہیں کہ جب حسین کی ولادت ہوئی تو نبی نے حکم دیا کہ بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہ کرنا لیکن فاطمہ نے پہلے ہی ان کو دودھ پلا دیا۔لیکن حسن کی ولادت کے موقع پر نبی اکرمﷺ نے ان کے منہ میں کچھ ڈالا،میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز تھی،یہی وجہ ہے کہ حسن دوآدمیوں کے مقابلے میں بڑے عالم تھے''۔

(6)عن عمران بن حصین قال:بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة واستعمل علیهم علی بن أبی طالب،قال له:یا علی السریة،قال عمران:کان المسلمون إذا قدموا من غزوة أتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل أن یأتوا رحالهم،فأخبروه مسیرهم،قال:فأصاب علی جاریة ، فتعاقد أربعة فأخبروه بمسیرهم،فقام أحد الأربعة،فقال:یا رسول الله ، وأصاب علی جاریة،فأعرض عنه،ثم قام الثانی،فقال:یا رسول الله،صنع علی کذا وکذا،فأعرض عنه، ثم قام الثالث،فقال:یا رسول الله،صنع علی کذا وکذا،فأعرض عنه،ثم قام الرابع،فقال:یا رسول الله،صنع علی کذا وکذا،قال:فأقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم مغضبا، الغضب یعرف فی وجهه ، فقال:ما تریدون من علی؟علی منی وأنا منه،وهو ولی کل مؤمن بعدی.

''عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ایک مہم پر ایک سریہ بھیجا،اس کا کمانڈر علی کو مقرر کیا۔آپﷺ نے علی سے کہا:اے علی!اس سریہ کے کمانڈر تم ہو۔عمران نے کہا:مسلمانوں کا طریقہ تھا کہ جب وہ کسی غزوہ سے واپس آتے تھے تو اپنے گھروں کو جانے سے پہلے رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اپنے سفر کی روداد سنایا کرتے تھے۔راوی کا بیان ہے کہ علی ایک لونڈی سے ہم بستر ہوئے۔چارلوگوں نے باہم یہ عہد کیا کہ وہ رسول اللہﷺ کو اپنی روداد سنائیں گے۔ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا:علی ایک لونڈی سے ہم بستر ہوئے۔آپﷺ نے اس آدمی سے اپنا رخ موڑ

لیا۔ دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: علی نے یہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ موڑ لیا، تیسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: علی نے اس اس طرح کیا ہے۔ آپ نے اس سے بھی رخ مور لیا۔ چوتھا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی نے ایسا ایسا کیا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ غصے سے متوجہ ہوئے، ناراضگی کے آثار چہرے پر صاف دکھائی دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(7)عن علی قال: أتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی وضع رجله بینی وبین فاطمة فعلمنا ما نقول إذا أخذنا مضجعنا: ثلاثا وثلاثین تسبیحة، وثلاثا وثلاثین تحمیدة، وأربعا وثلاثین تکبیرة. قال علی: فما ترکتها بعد. فقال له رجل: ولا لیلة صفین؟ قال علی: ولا لیلة صفین.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور اپنا قدم پاک میرے اور فاطمہ کے درمیان کرلیا، پھر آپ نے ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم اپنے بستر پر جائیں تو کیا پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ۳۳ / بار سبحان اللہ، ۳۳ / بار الحمد للہ اور ۳۴ / بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ علی کہتے ہیں کہ یہ وظیفہ میں نے کبھی ترک نہیں کیا۔ ایک شخص نے پوچھا: کیا صفین والی رات میں بھی نہیں؟ جواب دیا: ہاں صفین کی رات میں بھی اسے ترک نہیں کیا''۔

(8)عن علی مر بی رسول الله صلی الله علیه وسلم وأنا شاک، وأنا أقول: اللهم إن کان أجلی قد حضر فأرحنی، وإن کان متأخرا فارفعنی، وإن کان بلاء فصبرنی، فضرب بیده صدری، وقال: اللهم عافه واشفه، فما اشتکیت وجعی ذلک بعد.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس سے ہوکر نبی اکرم ﷺ گزرے، مجھے اس وقت سخت تکلیف تھی، میں یہ دعا کررہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آگیا تو مجھے موت کے ذریعے راحت پہنچا، اگر موت کا وقت ابھی نہیں آیا ہے تو اس تکلیف کو دور کردے، اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر دے، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! علی کو عافیت دے اور شفا عطا فرما۔ اس دعا کی برکت یہ سامنے آئی کہ اس نوع کی تکلیف مجھے کبھی نہیں ہوئی''۔

(9)عن عمرو قال: سمعت أبا البختری قال: أخبرنی من سمع علیا یقول: لما بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی الیمن، فقلت: تبعثنی وأنا رجل حدیث السن، ولیس لی علم بکثیر من القضاء؟ قال: فضرب صدری، وقال: اذهب فإن الله یثبت لسانک، ویهدی قلبک، قال: فما أعیانی قضاء بین اثنین.

''عمرو بیان کرتے ہیں میں نے ابوالبختری کو سنا، وہ کہتے تھے کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جس نے علی سے سنا تھا کہ انھوں نے کہا: جب مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ مجھ جیسے نوعمر کو بھیج رہے ہیں، قضا کا بہت زیادہ مجھے علم

نہیں ہے۔آپﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: جاؤ اللہ تمھاری زبان کو ثبات اور دل کو ہدایت عطا فرمائے گا۔ علی فرماتے ہیں: اس دعا کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔''

(10)عن علی قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر ، ولأبی بکر: مع أحدکما جبریل، ومع الآخر میکائیل، وإسرافیل ملک عظیم یشھد القتال أو یکون فی القتال.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اور ابو بکر سے رسول اللہﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم دونوں میں سے ایک ساتھ جبریل اور دوسرے کے ساتھ میکائل ہیں اور اسرافیل ایک بڑے فرشتہ ہیں، وہ جنگ میں موجود ہوتے ہیں یا وہ قتال میں ہوتے ہیں''۔

(11)عن سعد بن أبی وقاص قال: خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن أبی طالب فی غزوۃ تبوک، فقال: یا رسول اللہ ، تخلفنی بالنساء والصبیان، قال: أما ترضی أن تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی، غیر أنہ لا نبی بعدی.

''سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہﷺ نے علی کو مدینہ میں چھوڑ دیا۔ انھوں نے عرض کیا: کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ و نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(12)سھل بن سعد قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لأعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ، قال: فغدا الناس إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجو أن یعطیہ الرایۃ ، قال: أین علی بن أبی طالب؟ قالوا: ھو شاکی العین یا رسول اللہ ، قال: ادعوہ، فجیء بہ فبصق فی عینہ ودعا لہ فبرأ، ثم أعطاہ الرایۃ، ثم قال: ادع علیا، فجاء ثم قال: یا علی! لا تلتفت حتی تنزل بالقوم فتدعوھم. فقال: یا رسول اللہ ، أنقاتلھم حتی یقولوا: لا إلہ إلا اللہ ؟ قال: علی رسلک إذا جئتھم فادعھم إلی اللہ ، فواللہ لأن یسلم رجل علی یدیک خیر لک من أن یکون لک حمر النعم.

''سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: کل میں علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھ اللہ فتح دے گا۔ لوگ صبح سویرے اس امید پر رسول اللہﷺ کے پاس پہنچے کہ جہاد کا علم مجھے ہی ملے گا۔ آپﷺ نے پوچھا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: انھیں بلاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ لائے گئے، آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور دعا فرمائی جس سے ان کو شفا مل گئی۔ پھر آپ نے علم ان کو دیا۔ آپ نے دوبارہ علی کو بلایا اور کہا: مڑ کر نہ دیکھنا یہاں تک کہ جا کر دشمن کے پاس پہنچو، پہلے ان

کو اسلام کی دعوت دو۔علی نے عرض کیا: کیا ہم ان سے اس وقت تک جنگ کریں جب وہ کلمہ توحید کا اقرار نہ کرلیں۔آپ نے فرمایا: چلتے جاؤ، جب ان کے پاس پہنچو تو اللہ کی طرف بلاؤ، اللہ کی قسم! اگر ایک شخص بھی تمھاری وجہ سے راہ ہدایت پر آجائے تو یہ بات تمھارے لیے سرخ اونٹ کی دولت سے بہتر ہے''۔

(13)عن عبد الرحمن بن عوف قال: لما افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة انصرف إلى الطائف، فحاصرها تسع عشرة، أو ثمان عشرة لم يفتتحها، ثم أوغل روحة أو غدوة، ثم نزل، ثم هجر، فقال: أيها الناس، إني فرط لكم، وأوصيكم بعترتي خيرا، وإن موعدكم الحوض، والذي نفسي بيده ليقيموا الصلاة وليؤتوا الزكاة أو لأبعثن إليهم رجلا مني، أو كنفسي، فليضربن أعناق مقاتلتهم، وليسبين ذراريهم، قال: فرأى الناس أنه أبو بكر، أو عمر، فأخذ بيد علي، فقال: هذا هو.

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو طائف پہنچے، اس کا انیس یا اٹھارہ دنوں تک محاصرہ جاری رکھا پھر بھی طائف فتح نہیں ہوا، پھر وہاں سے صبح یا شام کے وقت چلے آئے اور دور تک آنے کے بعد ایک جگہ پڑاؤ کیا، وہاں آپ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان سے رخصت ہونے والا ہوں، تمھیں تاکید کرتا ہوں کہ میری عترت کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اب تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں ورنہ میں ان کی طرف اپنے میں سے یا اپنے جیسا ایک شخص بھیجوں گا جو ان کے جنگ جو افراد کی گردنیں مارے گا، ان کے بچوں کو قیدی بنائے گا۔راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے ابوبکر یا عمر کی طرف دیکھا لیکن آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور کہا: وہ شخص یہ ہے''۔

(14)عن فاطمة بنت الحسين عن فاطمة الكبرى، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لكل بني أم عصبة ينتمون إليه، إلا ولد فاطمة فأنا وليهم وأنا عصبتهم.

''فاطمہ بنت حسین سے روایت ہے کہ فاطمہ کبری رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف ان کی نسبت ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے کیوں کہ میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں''۔

(15)عن أم سلمة قالت: جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسارها بشيء فبكت، ثم سارها بشيء فضحكت، فسألتها عنه، فقالت: أخبرني أنه مقبوض في هذه السنة، فبكيت، فقال: ما يسرك أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة إلا فلانة؟ فضحكت.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، آپ نے ان کے کان میں کوئی

بات کہی جس سے وہ رونے لگیں، بعد میں پھر سرگوشی کی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے اس کی وجہ معلوم کی تو انھوں نے بتایا کہ پہلی بار کی سرگوشی میں آپ نے بتایا کہ اسی سال میری وفات ہوجائے گی، یہ سن کر میں رونے لگی۔ دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے بتایا کہ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم فلاں عورت کے علاوہ باقی تمام جنتی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(16)عن عائشة قالت:أقبلت فاطمة تمشى كأن مشيها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال:مرحبا بابنتى،وأجلسها عن يمينه أو عن يساره ، وأسر إليها حديثا فبكت،ثم أسر إليها حديثا فضحكت،فقلت:ما رأيت كاليوم حزنا أقرب من فرح!أى شيء أسر إليك رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قالت:ما كنت لأفشى سر رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فلما قبض سألتها،فقالت:قال:إن جبريل كان يأتينى فيعارضنى القرآن مرة،وإنه أتانى العام فعارضنى به مرتين،ولا أرى أجلى إلا قد حضر ، ونعم السلف أنا لك،وإنك أول أهل بيتى لحوقا بى،فبكيت لذلك، فقال:أما ترضين أن تكونى سيدة نساء المؤمنين،أو نساء هذه الأمة ؟ قالت:فضحكت.

'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا بالکل رسول اللہ ﷺ کی طرح چلتی ہوئی آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹی خوش آمدید، یہ کہہ کر آپ نے ان کو دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔ ان سے کچھ سرگوشی کی جس سے وہ رونے لگیں، تھوڑی دیر بعد پھر سرگوشی کی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا: میں نے آج سے پہلے آپ کا غم اور خوشی اس قدر قریب قریب نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سرگوشی میں آکر ایسی کون سی بات کی ہے؟ فاطمہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کرسکتی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ایک بار پھر فاطمہ سے یہی سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سال جبریل مجھے قرآن کا دور صرف ایک بار کرایا کرتے تھے لیکن اس سال انھوں نے قرآن کا دور دو بار کرایا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے، میں تمھارا بہترین سلف ہوں، میرے گھر میں سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملوگی۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(17)عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا بنته فاطمة ، فسارها فبكت،ثم سارها فضحكت،قالت عائشة:فقلت لفاطمة:ما هذا الذى سارك به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبكيت،ثم سارك فضحكت ؟ قالت:سارنى فأخبرنى بموته،فبكيت،ثم سارنى فأخبرنى أنى أول من يتبعه من أهله فضحكت.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا، ان کے کان میں کچھ کہا جس سے وہ رونے لگیں، پھر دوسری بار کچھ کہا جس سے وہ ہنسنے لگیں ۔سیدہ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کے کان میں کیا کہا جس سے آپ رونے لگیں پھر دوسری بار کیا کہا جس سے آپ ہنسنے لگیں؟ انھوں نے جواب دیا: پہلی بار کی سرگوشی میں آپ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی، دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی، یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(18)عن أبی هريرة قال:سألت فاطمة النبی صلی الله عليه وسلم خادما،فقال :ألا أدلک علی ما هو خير من ذلک؟تسبحين الله ، وتكبرين،وتحمدين الله إذا أويت إلی فراشک مائة مرة.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار فاطمہ نے نبی اکرم ﷺ سے خادم کا مطالبہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ رات میں جب تم بستر پر جاؤ تو سومرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو''۔

(19)قال علی بن الحسين لما قتل علی قام حسن بن علی خطيبا، فحمد الله وأثنی عليه، ثم قال:أما بعد:والله لقد قتلتم الليلة رجلا فی ليلة نزل فيها القرآن،وفيها رفع عيسی ابن مريم،وفيها قتل يوشع بن نون فتی موسی عليه السلام.

''علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ جب علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حسن بن علی خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ،اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: امابعد: اللہ کی قسم! رات کو تم نے ایک ایسے انسان کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں، اسی رات عیسی بن مریم کو آسمان پر اٹھایا گیا اور موسی علیہ السلام کے نوجوان ہوشع بن نون کو بھی اسی رات میں قتل کیا گیا''۔

(20)عن بريد بن أبی مريم قال:سمعت أبا الحوراء السعدی،قال: سألت الحسن بن علی،سمعت من رسول الله صلی الله عليه وسلم،قال: وجدت تمرة من تمر الصدقة،فألقيتها فی فی،فأخذها رسول الله صلی الله عليه وسلم من فی بلعابها،فألقاها فی التمر،فقيل:يا رسول الله ، لم أخذتها ؟ قال:لأن الصدقة لا تحل لآل محمد.

''بریدہ بن ابی مریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالحوراء سعدی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حسن بن علی سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا کچھ سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: مجھے صدقہ کا ایک کھجور مل گیا، میں نے اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔رسول اللہ ﷺ نے کھجور میرے لعاب سمیت میرے منہ سے نکال لیا اور اسے پھینک دیا۔آپ سے پوچھا گیا:

اے اللہ کے رسول! آپ نے کھجور کیوں پھینک دی؟ آپ نے جواب دیا: کیوں کہ آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے''۔

(21)عن أبي يحيى قال: كنت بين الحسين والحسن،ومروان يتشاتمان،فجعل الحسن يكف الحسين،فقال مروان:أهل بيت ملعونون ، فغضب الحسن،فقال:أقلت:أهل بيت ملعونون ؟فوالله لقدلعنك الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم،وأنت في صلب أبيك.

''ابو یحیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حسن، حسین اور مروان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، مروان سب وشتم کررہا تھا، حسن، حسین کو روکنے کی کوشش کررہے تھے۔مروان نے کہا: اہل بیت ملعون ہیں۔یہ سن کر حسن غضب ناک ہوگئے، انھوں نے پوچھا: کیا تو نے یہ کہا ہے کہ اہل بیت ملعون ہیں؟ اللہ کی قسم! اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے تجھ پر اس وقت لعنت بھیجی ہے جب تو اپنے باپ کی پشت میں تھا''۔

(22)عن علي بن أبي طلحة مولى بني أمية قال:حج معاوية بن أبي سفيان،وحج معه معاوية بن حديج وكان من أسب الناس لعلي،قال:فمر في المدينة،وحسن بن علي ونفر من أصحابه جالس،فقيل له:هذا معاوية بن حديج الساب لعلي،قال:علي الرجل،قال:فأتاه رسول،فقال:أجبه قال :من ؟ قال:الحسن بن علي يدعوك،فأتاه فسلم عليه،فقال له الحسن: أنت معاوية بن حديج ؟ قال:نعم،قال:فرد ذلك عليه ،قال:فأنت الساب لعلي ؟ قال:فكأنه استحيا،فقال له الحسن:أما والله لئن وردت عليه الحوض،وما أراك ترده،لتجدنه مشمرا الإزارعلى ساق يذود عنه رايات المنافقين ذود غريبة الإبل،قول الصادق المصدوق وقد خاب من افترى.

''بنوامیہ کے غلام علی بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا، ان کے ساتھ معاویہ بن حدیج نے بھی حج کیا، معاویہ بن حدیج علی کو بہت زیادہ گالیاں دیا کرتا تھا، راوی کا بیان ہے کہ وہ مدینہ میں ایک جگہ سے گزرا، وہاں حسن بن علی اور ان کے اصحاب کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، ان کو بتایا گیا کہ یہی وہ معاویہ بن حدیج ہے جو علی کو بہت گالیاں دیتا ہے۔انھوں نے کہا: اس آدمی کو بلاؤ، چنانچہ ایک قاصد گیا اور اس سے کہا کہ حسن بن علی تمھیں بلا رہے ہیں۔وہ آیا اور اس نے سلام کیا۔حسن نے اس سے پوچھا: کیا تم ہی معاویہ بن حدیج ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔راوی کا بیان ہے کہ حسن نے اس کے ہاں کے جواب کو اسی پر لوٹاتے ہوئے پوچھا: کیا تم ہی معاویہ بن حدیج ہو۔کیا تم ہی علیؓ کو گالیاں دیتے ہو؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ بہت نادم ہوا۔حسن نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو حوض کوثر پر پہنچ گیا تو میں نہیں سمجھتا کہ تو پہونچ جائے گا لیکن وہاں تو ایک شخص کو پائے گا جو پائنچے چڑھائے ہوگا اور منافقین کو اسی طرح ہانک رہا ہوگا جس طرح آوارہ اونٹ ہانکے جاتے ہیں۔یہ صادق ومصدوق کا قول ہے اور وہ شخص خسارے میں پڑ گیا جس نے افترا پردازی کی''۔

(23)عن أبي جعفر محمد بن علي،عن أبيه،عن جده،قال:أتى جبريل النبي صلى الله عليه وسلم،فقال:يا محمد،إن الله يحب من أصحابک ثلاثة فأحبهم:علي بن أبي طالب،وأبو ذر،والمقداد بن الأسود.

''ابوجعفر محمد بن علی اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جبریل آئے اور کہا:اے محمد!اللہ تعالیٰ آپ کے تین ساتھیوں:علی بن ابی طالب،ابوذر اور مقداد بن اسود سے محبت کرتا ہے ہے لہٰذا آپ بھی ان سے محبت فرمائیں''۔

(24)عن سفيان قال:قلت لعبيد الله بن أبي يزيد:رأيت حسين بن علي ؟ قال:أسود الرأس واللحية، إلا شعيرات هاهنا في مقدم لحيته ، فلا أدري أخضب وترک ذلک المکان تشبها برسول الله صلى الله عليه وسلم.

''سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے پوچھا:کیا آپ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟انھوں نے جواب دیا:ان کے سر اور داڑھی کے بال کالے تھے،یہاں وہاں سے صرف داڑھی کے چند بال سفید تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ خضاب لگاتے تھے یا رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں خضاب نہیں لگاتے تھے''۔

(25)عن أبي هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خيركم ، خيركم لأهلي من بعدي.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سب سے افضل وہ لوگ ہیں جو میرے بعد میرے اہل بیت کے حق میں بہتر ہوں''۔

(26)عن إبراهيم بن سعد بن مالک عن أبيه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي:أما ترضى أن تکون مني بمنزلة هارون من موسى ؟

''ابراہیم بن سعد بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(27)عن عقبة بن الحارث قال:خرجت مع أبي بکر الصديق،من صلاة العصر بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بليال،وعلي يمشي إلى جنبه ،فمر بالحسن بن علي وهو يلعب مع الغلمان،فاحتمله أبو بکر على عاتقه ،وجعل يقول:وا بأبي شبيه النبي ، ليس شبيه بعلي!قال:وعلي يضحک .

''عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی چند راتوں کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عصر کی نماز کے بعد نکلا۔علی بھی ان کے بغل میں چل رہے تھے۔ابوبکر رضی اللہ عنہ حسن بن علی کے پاس سے ہو کر

گزرے جو بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے،آپ نے انھیں اپنے کندھے پر بٹھالیا اور کہنے لگے،اللہ کی قسم! یہ نبی ﷺ کے مشابہہ ہیں،علی کے مشابہہ نہیں۔ یہ سن کر علی ہنسنے لگے''۔

(28)عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سد أبواب الناس فى المسجد وفتح باب علي،فقال الناس فى ذلك ،فقال:ما أنا فتحته ،ولكن الله فتحه .

''سیدنا سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کھلنے والے تمام لوگوں کے دروازے بند کرادیے،صرف علی کا دروازہ کھلا رکھا۔ جب لوگ اس سلسلے میں باتیں کرنے لگےتو آپ نے فرمایا: میں نے نہیں کھولا ہے بلکہ علی کا دروازہ اللہ نے کھولا ہے''۔

(29)سعيد بن المسيب قال:سمعت سعد بن مالک يقول:خلف النبى صلى الله عليه وسلم عليا،فقال:أتخلفنى ؟ فقال:أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبى بعدى ؟قال:رضيت رضيت .

''سعید بن مسیّب بیاب کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن مالک کوفرماتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے علی کوغزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ میں پیچھے چھوڑ دیا۔انھوں نے پوچھا: کیا آپ مجھے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: کیاتم اس بات سے راضی نہیں ہوکہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جوموسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھاہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(30)عن إبراهيم بن سعد بن مالک عن أبيه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى:أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى ؟

''ابراہیم بن سعد بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جوموسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(31)عن سعيد بن المسيب عن سعد قال:لما غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوک، خلف عليا بالمدينة،فقال الناس:مله وكره صحبته ، فبلغ ذلک عليا فخرج حتى لحق بالنبى صلى الله عليه وسلم، فقال:يا رسول اللهم،خلفتنى بالمدينة مع النساء،والصبيان والذرارى، حتى قال الناس: مله،وكره صحبته ؟ فقال:يا على، إنما خلفتک على أهلى،أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى،غير أنه لا نبى بعدى.

''سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو علی کو مدینہ میں اپنا جانشین بنادیا،لوگ آپ میں یہ کہنے لگے،علی کو پیچھے کردیا ہے کیوں کہ علی کی صحبت آپ کو پسند نہیں ہے۔ جب ان

باتوں کی خبر علی کو ہوئی تو وہ مدینہ سے باہر نکلے اور نبی ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے مدینہ میں اپنی پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں یہاں تک کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ نبی نے ان کو پیچھے اس لیے کر دیا ہے کیوں کہ علی کی صحبت آپ کو پسند نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں نے تمھیں اپنے اہل وعیال کا جانشین بنایا ہے۔ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(32)عن سعيد بن المسيب عن عامر بن سعدعن أبيه سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال لعلى:أنت منى بمنزلة هارون من موسى ، إلا أنه ليس بعدى نبى،قال سعيد:فأحببت أن أشافه بذلك سعدا،فلقيته، فذكرت له ما ذكر لى عامر،فقال:نعم،سمعت،قلت:أنت سمعته ؟ فأدخل إصبعيه فى أذنيه،فقال:نعم ،وإلا فاصطكتا .

''سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ عامر بن سعد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ یہ بات میں بالمشافہہ سعد سے معلوم کروں، میں نے ان سے ملاقات کی اور عامر کی بات کا ان سے ذکر کیا۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں میں نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے خود یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کان میں ڈالیں اور فرمایا: ہاں، اگر یہ بات غلط ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں''۔

(33)عن سعيد بن المسيب قال:قلت لسعد بن مالك:إني أريد أن أسألك عن حديث،وأنا أهابك أن أسألك عنه ،فقال:لا تفعل يا ابن أخى،إذا علمت أن عندى علما،فاسألنى عنه ولا تهبنى،قال:قلت:قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى حين خلفه بالمدينة فى غزوة تبوك ، فقال:يا رسول الله،تخلفنى فى الخالفة فى النساء،والصبيان ؟ قال:أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى، قال:بلى يا رسول الله ، قال:فأدبر على مسرعا،فكأنى أنظر إلى غبار قدميه يسطع،وقد قال حماد :رجع على مسرعا.

''سیدنا سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن مالک سے عرض کیا کہ میں ایک حدیث کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے سوال کرتے ہوئے ڈرتا بھی ہوں۔ انھوں نے فرمایا: بھتیجے! ایسا مت کرو، اگر تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس کوئی علم ہے تو سوال کرو ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا علی سے غزوہ تبوک کے موقع پر

یہ کہنا جب آپ ﷺ انھیں مدینہ میں اپنا جانشین بنارہے تھے اور علی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا تو علی نے جواب میں کہا: ہاں کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول۔ یہ سن کر علی بڑی تیزی سے واپس لوٹے، آج بھی میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے کہ علی کی تیزی کی وجہ سے ان کے دونوں پیروں سے دھول اڑ رہی تھی۔ حماد نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ علی بڑی تیزی سے واپس لوٹے''۔

(34)عن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من يرد هوان قريش، أهانه الله عز وجل .

''محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا، اللہ عزوجل اسے ذلیل ورسوا کردے گا''۔

(35)عن أبي بكر بن خالد بن عرفطة أنه أتى سعد بن مالك فقال :بلغني أنكم تعرضون على سب على بالكوفة فهل سببته ؟ قال: معاذ الله ، قال: والذي نفس سعد بيده ، لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ، يقول في على شيئا: لو وضع المنشار على مفرقي على أن أسبه ما سببته أبدا.

''ابوبکر بن خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سعد بن مالک کے پاس آئے اور کہا کہ آپ لوگ کوفہ میں علی کو گالی دینے سے اعراض کرتے ہیں تو کیا میں انھیں سب وشتم کروں؟ انھوں نے جواب میں کہا: معاذ اللہ، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سعد کی جان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو علی سے متعلق جو باتیں سنی ہیں، ان کے بعد اگر میرے سر پر آرہ بھی رکھ دیا جائے اور مجھے حکم دیا جائے کہ علی کو گالی دو پھر بھی میں انھیں گالی نہیں دوں گا''۔

(36)عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاثة تشتاق إليهم الجنة: على، وعمار، وسلمان.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تین لوگوں: علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے''۔

(37)عن واثلة بن الأسقع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل، واصطفى من كنانة قريشا، واصطفى من قريش بني هاشم ، واصطفاني من بني هاشم.

''سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب فرمایا''۔

(38)عن واثلة بن الأسقع قال:قعد النبی صلی الله علیه وسلم علیا عن یمینه،وفاطمة عن یساره، وحسنا وحسینا بین یدیه،وغطی علیهم بثوب،وقال:اللهم هؤلاء أهل بیتی،وأهل بیتی أتوا إلیک لا إلی النار.

''سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے علی کو اپنے داہنے، فاطمہ کو بائیں، حسن اور حسین کو اپنے سامنے بٹھایا اور انھیں ایک کپڑے سے ڈھک دیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت تیری طرف جائیں گے جہنم کی طرف نہیں''۔

(39)عن أبی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم ، قال:لا تقوم الساعة حتی تمتلیء الأرض ظلما وعدوانا،ثم یخرج رجل من أهل بیتی،أو قال:من عترتی فیملؤها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین ظلم وسرکشی سے بھر نہیں جائے گی، میرے گھر یا میری عترت میں سے ایک شخص اٹھے ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ پہلے ظلم وناانصافی سے بھری ہوئی تھی''۔

(40)عن أبی سعید أن النبی صلی الله علیه وسلم قال:إنی أوشک أن أدعا فأجیب ، وإنی تارک فیکم الثقلین: کتاب الله حبل ممدود بین السماء والأرض،وعترتی أهل بیتی،وإن اللطیف الخبیر أخبرنی أنهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،فانظروا بم تخلفونی فیهما.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے جلد ہی میرا بلاوا آجائے اور میں وفات پا جاؤں، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جاؤں گا: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت، لطیف وخبیر ذات نے مجھے مطلع کیا ہے کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرنے سے پہلے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، لہذا دیکھنا یہ ہے کہ میرے اہل بیت میں میری نیابت کا فریضہ تم کیسے انجام دیتے ہو''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
جامع البيان عن تأويل آى القرآن
لابن جرير الطبرى

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیْم

(1)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُه:﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِين﴾(آل عمران:33) قَالَ:هُمُ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول:﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيْمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِيْن﴾(آل عمران:۳۳)''اللہ نے آدم اور نوح کو اور خاندانِ ابراہیم اور خاندانِ عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا'' سے مراد آل ابراہیم، آل عمران، آل یاسین اور آل محمد ﷺ کے اہل ایمان ہیں۔

(2)عَنْ قَتَادَةَ، فِي قَوْلِهِ :﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِين﴾(آل عمران:33) قَالَ:ذَكَرَ اللَّهُ أَهْلَ بَيْتَيْنِ صَالِحَيْنِ وَرَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ فَفَضَّلَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ .فَكَانَ مُحَمَّدٌ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ.

''قتادہ رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِين﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ نے دو نیک گھرانوں اور دو صالح افراد کا تذکرہ فرمایا ہے اور ان کو سارے عالم پر فضیلت عطا کی ہے۔محمد ﷺ کا شمار آل ابراہیم میں ہوتا ہے''۔

(3)عَنْ قَتَادَةَ، قَوْلُه:﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ﴾(آل عمران: 42) ذُكِرَ لَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ، كَانَ يَقُول:حَسْبُكَ بِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ، وَامْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ.

''قتادہ رحمہ اللہ''وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَم....'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:دنیا کی تمام عورتوں میں تمھارے لیے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد کافی ہیں''۔

(4)عَنْ أَبِي جَعْفَر قَوْلُهُ:﴿وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ﴾(آل عمران:42) قَالَ :كَانَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَرْبَعٌ :مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّد.

''سیدنا ابوجعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے قرآن کی آیت: ''وَإِذْ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ يَا مَرْيَمُ .....'' کی تفسیر میں فرمایا: ثابت بنانی، انس بن مالکؓ سے روایت بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تمام عورتوں میں سب سے بہتر چار ہیں: مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی، خدیجہ بنت خویلدؓ اور فاطمہؓ بنت محمد ﷺ''۔

(5) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ.

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں تو کاملین بہت سے ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی، خدیجہ بنت خویلدؓ اور فاطمہؓ بنت محمد ﷺ کا شمار کاملین میں ہوتا ہے''۔

(6) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَنَاجَانِي، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ نَاجَانِي، فَضَحِكْتُ، فَسَأَلَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ عَجَّلْتِ أُخْبِرُكِ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَرَكَتْنِي، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَأَلَتْهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، نَاجَانِي فَقَالَ: جِبْرِيلُ كَانَ يُعَارِضُ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا عُمِّرَ نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنَّ عِيسَى أَخِي كَانَ عُمِّرَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَهَذَا لِي سِتُّونَ، وَأَحْسَبُنِي مَيِّتًا فِي عَامِي هَذَا، وَإِنَّهُ لَمْ تُرْزَأْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِمِثْلِ مَا رُزِئْتِ، وَلَا تَكُونِي دُونَ امْرَأَةٍ صَبْرًا، قَالَتْ: فَبَكَيْتُ، ثُمَّ قَالَ: أَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ الْبَتُولَ فَتُوُفِّيَ عَامَهُ ذَلِكَ.

''محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت حسین ابن علی نے ان کو بتایا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، آپ نے مجھ سے سرگوشی کی، میں رونے لگی۔ دوبارہ سرگوشی کی تو میں ہنسنے لگی۔ عائشہ نے اس کی وجہ معلوم کی تو میں نے کہا: آپ جلدی کررہی ہیں، میں آپ پر رسول اللہ ﷺ کا راز کیسے افشا کردوں؟ چنانچہ پھر انھوں نے اصرار نہیں کیا لیکن جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو عائشہ نے فاطمہ سے سوال کیا۔ فاطمہؓ نے کہا کہ ہاں اب بتاسکتی ہوں۔ آپ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا: ہر سال جبریل قرآن کا دور ایک بار کراتے تھے لیکن اس سال انھوں نے اس کا دور دو بار کرایا ہے، اب تک جتنے نبی آئے ہیں، ان میں سے ہر

ایک نے اپنے پیش رو نبی سے آدھی عمر پائی ہے۔عیسیٰ علیہ السلام میرے بھائی نے ایک سوبیس سال کی عمر پائی ہے،اس وقت میری عمر ساٹھ سال کی ہورہی ہے، مجھے لگتا ہے کہ اسی سال میرا انتقال ہوجائے گا۔دنیا کی کسی عورت نے اتنی بڑی مصیبت نہیں جھیلی ہوگی جتنی کا تجھے سامنا کرنا ہوگا اور نہ کوئی عورت تجھ سے زیادہ صبر کرنے والی ہوگی۔یہ سن کر میں رونے لگی۔پھر آپ نے فرمایا:تم مریم بنت عمران کے علاوہ جنت کی باقی تمام عورتوں کی سردار ہو۔پھر اسی سال آپ کی وفات ہوگئی۔''

(7)عَنْ عَامِر قَالَ:فَأَمَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُلَاعَنَتِهِمْ يَعْنِي بِمُلَاعَنَةِ أَهْلِ نَجْرَانَ بِقَوْلِهِ:﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ﴾(آل عمران: 61) الْآيَةَ، فَتَوَاعَدُوا أَنْ يُلَاعِنُوهُ، وَوَاعَدُوهُ الْغَدَ، فَانْطَلَقُوا إِلَى السَّيِّدِ وَالْعَاقِبِ وَكَانَا أَعْقَلَهُمْ فَتَابَعَاهُمْ، فَانْطَلَقُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عَاقِلٍ، فَذَكَرُوا لَهُ مَا فَارَقُوا عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا صَنَعْتُمْ؟ وَنَدَّمَهُمْ، وَقَالَ لَهُم:إِنْ كَانَ نَبِيًّا ثُمَّ دَعَا عَلَيْكُمْ لَا يُغْضِبُهُ اللَّهُ فِيكُمْ أَبَدًا، وَلَئِنْ كَانَ مَلِكًا فَظَهَرَ عَلَيْكُمْ لَا يَسْتَبْقِيكُمْ أَبَدًا، قَالُوا :فَكَيْفَ لَنَا وَقَدْ وَاعَدَنَا؟ فَقَالَ لَهُم:إِذَا غَدَوْتُمْ إِلَيْهِ فَعَرَضَ عَلَيْكُمُ الَّذِي فَارَقْتُمُوهُ عَلَيْهِ، فَقُولُوا:نَعُوذُ بِاللَّهِ فَإِنْ دَعَاكُمْ أَيْضًا، فَقُولُوا لَهُ :نَعُوذُ بِاللَّهِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُعْفِيَكُمْ مِنْ ذَلِكَ، فَلَمَّا غَدَوْا غَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَضِنًا حَسَنًا آخِذًا بِيَدِ الْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الَّذِي فَارَقُوهُ عَلَيْهِ بِالْأَمْسِ، فَقَالُوا:نَعُوذُ بِاللَّهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ، فَقَالُوا:نَعُوذُ بِاللَّهِ مِرَارًا، قَالَ :فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَسْلِمُوا وَلَكُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِين.

عامر بیان کرتے ہیں کہ قرآن کی آیت:''فَمَنْ حَاجَّكَ... ''کونازل کرکے اللہ کے ذریعہ نبی اکرمﷺ کو اہل نجران سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔انھوں نے مباہلہ کرنے کا وعدہ کرلیا لیکن آنے والے کل تک کی مہلت لے کر چلے گئے۔وہ سید اور عاقب کے پاس پہنچے جو ان میں سب سے زیادہ عقل مند تھے،انھوں نے اپنے میں سے ایک دوسرے عقل مند کی طرف رہنمائی کی اور وہ سب اس کے پاس گئے۔انھوں نے اس بات کا ذکر کیا جو وہ رسول اللہﷺ سے کہہ کر آئے تھے۔اس نے کہا: ارے تم یہ کیا کر بیٹھے؟اس بات پر اس نے ان کو بہت عار دلائی اور ان سے کہا:اگر وہ نبی ہے اور اس نے تمھارے لیے بددعا کردی تو تم اللہ کے غضب سے کبھی محفوظ نہیں رہوگے اور اگر وہ فرشتہ ہے تو وہ تم پر غالب آکر رہے گا تم اسے کبھی شکست نہیں دے سکتے۔انھوں نے جواب دیا:اب کیا ہوگا جب کہ ہم نے اس سے وعدہ کرلیا ہے؟

جب وہ صبح کو آئے تو رسول اللہﷺ بھی حسینؓ کو گود میں اور حسنؓ کا ہاتھ تھامے آئے اور فاطمہ آپ کے پیچھے چلتی ہوئی آئیں۔آپ نے انھیں مباہلہ کی دعوت دی۔انھوں نے کہا:ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔آپ نے دوبارہ دعوت دی۔انھوں نے اس بار بھی کہا:ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔رسول اللہﷺ نے کہا:مسلمان ہوجاؤ تمھارے بھی وہی حقوق وفرائض ہوں گے جو

مسلمانوں کے ہیں''۔

(8)عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، فِي قَوْلِهِ: ﴿تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾(آل عمران: 61) الْآيَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ.

''زید بن علی اللہ کے ارشاد: ''فَمَنْ حَآجَّکَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ... '' کی تفسیر میں کہتے ہیں: مباہلہ میں نبی ﷺ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ تھے''۔

(9)عَنِ السُّدِّيِّ: ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ﴾ (آل عمران: 61) الْآيَةَ، فَأَخَذَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ، وَقَالَ لِعَلِي: اتْبَعْنَا فَخَرَجَ مَعَهُمْ، فَلَمْ يَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ النَّصَارَى، وَقَالُوا: إِنَّا نَخَافُ أَنْ يَكُونَ هَذَا هُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ دَعْوَةُ النَّبِيِّ كَغَيْرِهَا فَتَخَلَّفُوا عَنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ خَرَجُوا لَاحْتَرَقُوا.

''سدی قرآن کی آیت: ''فَمَنْ حَآجَّکَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ... '' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسنؓ، حسینؓ اور فاطمہؓ کا ہاتھ پکڑا اور علیؓ سے کہا کہ ہمارے پیچھے آؤ۔ آپ ان کو لے کر نکلے لیکن اس دن نصاریٰ باہر نہیں نکلے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اگر وہ نکلتے تو جل جاتے''۔

(10)عَنْ قَتَادَةَ، فِي قَوْلِهِ: ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُم﴾(آل عمران: 61) قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيُلَا عَنْ أَهْلِ نَجْرَانَ، فَلَمَّا رَأَوْهُ خَرَجَ، هَابُوا وَفَرِقُوا، فَرَجَعُوا، قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ نَجْرَانَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَقَالَ لِفَاطِمَةَ: اتْبَعِينَا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ رَجَعُوا.

''قتادہ اللہ کے ارشاد: ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُم﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اہل نجران کے لیے رات کو نکلے، جب انھوں نے دیکھا کہ آپ باہر نکل آئے ہیں تو وہ ڈر گئے، کئی جماعتوں میں منقسم ہوگئے اور واپس چلے گئے۔ معمر کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ کے رسول ﷺ نے اہل نجران سے مباہلہ کا ارادہ کیا تو حسنؓ اور حسینؓ کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہؓ کو اپنے پیچھے آنے کو کہا۔ جب اللہ کے دشمنوں یعنی نجران کے یہودیوں نے دیکھا تو مباہلہ کرنے سے رک گئے''۔

(11)عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ (آل عمران: 61) الْآيَةَ، أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَابْنَيْهِمَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَدَعَا الْيَهُودَ لِيُلَاعِنَهُمْ فَقَالَ شَابٌّ مِنَ الْيَهُودِ: وَيْحَكُمْ أَلَيْسَ عَهْدُكُمْ بِالْأَمْسِ

إِخْوَانُكُمُ الَّذِينَ مُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ؟ لَا تُلَاعِنُوا، فَانْتَهَوْا.

''علباء بن احمر الیشکری بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت:﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور یہود کو مباہلہ کی دعوت دی۔ ایک یہودی نوجوان نے کہا: کیا تمھیں ماضی کے اپنے ان بھائیوں کی داستان یاد نہیں ہے جو بندر اور سور بنا دیے گئے تھے۔ مباہلہ مت کرنا، اس سے باز رہو''۔

(12)عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَوْلُهُ:﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ (المائدة:55) يَعْنِي :أَنَّهُ مَنْ أَسْلَمَ تَوَلَّى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَأَمَّا قَوْلُهُ:﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ (المائدة: 55) فَإِنَّ أَهْلَ التَّأْوِيلِ اخْتَلَفُوا فِي الْمَعْنِيِّ بِهِ فَقَالَ بَعْضُهُم:عُنِيَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عُنِيَ بِهِ جَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے ارشاد:﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: آیت کا مطلب ہے کہ جو بھی اسلام لے آیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اپنا ولی بنالیا''۔ البتہ اللہ کے اس ارشاد:﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ کے مفہوم کی تعیین میں اہل تاویل کی آراء مختلف ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مراد ہیں اور بعض حضرات نے اس سے تمام اہل ایمان کو مراد لیا ہے''۔*

(13)عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ:ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ بِمَنْ يَتَوَلَاهُمْ فَقَالَ:﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون﴾ (المائدة:55) هَؤُلَاءِ جَمِيعُ الْمُؤْمِنِينَ،وَلَكِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَرَّ بِهِ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهُ .

''سدی بیان کرتے ہیں کہ پھر اللہ نے اہل ایمان کو بتایا ہے کہ ان کے دوست کون ہیں چنانچہ فرمایا:''إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون ''۔ علی بن ابی طالبؓ مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے اور حالت رکوع میں تھے کہ ایک سائل وہاں سے آواز دیتا ہوا گزرا تو انھوں نے اسے اپنی انگوٹھی اتار کر دے دی''۔

(14)عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:سَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ :﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون﴾(المائدة:55) قُلْنَا:مَنِ الَّذِينَ آمَنُوا؟ قَالَ:الَّذِينَ آمَنُوا.قُلْنَا:بَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ:عَلِيٌّ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا .

---

* تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

’’ابوجعفر سے اللہ کے ارشاد: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ کی تفسیر معلوم کی گئی کہ یہاں کون سے اہل ایمان مراد ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: سارے اہل ایمان۔ہم نے عرض کیا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اس سے علی بن ابی طالب مراد ہیں؟ فرمایا: علی بن ابی طالب بھی اہل ایمان میں شامل ہیں‘‘۔* (*یہ روایت صحیح نہیں ہے)۔

(15) عن عُتْبَةِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ (المائدة:55) قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

’’عتبہ بن ابی حکیم اس آیت: ’’إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا ‘‘ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے علی بن ابی طالبؓ مراد ہیں‘‘۔

(16) عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَال: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ فِي قَوْلِهِ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُه﴾ (المائدة:55) الْآيَةُ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب، تَصَدَّقَ وَهُوَ رَاكِعٌ.

’’غالب بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجاہد اللہ کے ارشاد: ’’إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا ‘‘ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ آیت علی بن ابی طالبؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جب انھوں نے حالت رکوع میں صدقہ کیا تھا‘‘۔

(17) عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: كَانَ النَّخْلُ إِذَا صُرِمَ يَجِيءُ الرَّجُلُ بِالْعِذْقِ مِنْ نَخْلِهِ فَيُعَلِّقُهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَيَجِيءُ الْمِسْكِينُ فَيَضْرِبُهُ بِعَصَاهُ، فَإِذَا تَنَاثَرَ أَكَلَ مِنْهُ فَدَخَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ، فَتَنَاوَلَ تَمْرَةً، فَانْتَزَعَهَا مَنْ فِيهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، وَلَا أَهْلُ بَيْتِه. فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ (الأنعام:141)

’’یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ درختوں سے جب کھجور توڑے جاتے تھے تو لوگ اپنے درخت سے کھجور کا خوشہ لے آتے اور مسجد کے ایک گوشے میں لٹکا دیتے۔ایک غریب آدمی اپنی لاٹھی سے مارتا جب کھجور جھڑتے تو اسے اٹھا کر کھا لیا کرتا تھا۔ایک دن اللہ کے رسول ﷺ حسنؓ یا حسینؓ کو لیے ہوئے وہاں تشریف لائے، انھوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لیا۔اللہ کے رسول نے کھجور ان کے منہ سے نکلوا لی۔آپ ﷺ اور آپ کے اہل بیت صدقہ کا مال نہیں کھاتے تھے۔اللہ کے اس ارشاد: ’’وَآتُواْ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِه‘‘ کا یہی مطلب ہے‘‘۔

(18) عَنْ قَتَادَةَ وَمِقْسَمٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ﴾ (الأنفال:30) قَالَا: تَشَاوَرُوا فِيهِ لَيْلَةً وَهُمْ بِمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَوْثِقُوهُ بِالْوِثَاقِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُم: بَلْ أَخْرِجُوهُ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا رَأَوْا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَدَّ اللَّهُ مَكْرَهُمْ.

’’قتادہ اور مقسم اللہ کے ارشاد: کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک رات مشرکین مکہ نے باہم مشورہ کیا۔ بعض لوگوں نے رائے دی کہ جیسے ہی صبح ہو انھیں مضبوطی سے باندھ لیا جائے اور بعض لوگوں نے کہا کہ انھیں قتل کر دیا جائے لیکن جب صبح ہوئی تو انھوں نے نبی کی جگہ پر علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اس طرح اللہ نے ان کی تدبیر پر پانی پھیر دیا‘‘۔

(19)عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ، أَمَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَنَامَ فِي مَضْجَعِهِ، فَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَهُ. فَإِذَا رَأَوْهُ نَائِمًا حَسِبُوا أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكُوهُ. فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُمْ بِعَلِيٍّ، فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ: فَرَكِبُوا الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ فِي طَلَبِهِ.

’’عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر ہجرت کے موقع پر جب غار کے لیے نکلے تو علی بن ابی طالبؓ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا، مشرکین نے وہ رات نگرانی کرتے ہوئے گزاری، جب دیکھا کہ بستر پر کوئی سو رہا ہے تو انھوں نے گمان کیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ ہوں گے، اس لیے کچھ نہیں کہا لیکن جیسے ہی صبح ہوئی، انھوں نے چڑھائی کر دی۔ پھر یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ وہ نبی نہیں بلکہ علی ہیں۔ انھوں نے پوچھا: تمھارے صاحب کہاں ہیں؟ علی نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں، راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ آپ کی تلاش میں نکلے اور تمام صحراء اور ریگستان چھان مارے‘‘۔

(20)عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّأْمِ: أَمَا قَرَأْتَ فِي الْأَنْفَالِ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ (الأنفال: 41) الْآيَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ.

’’ابن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شامی سے کہا: کیا تو نے سورہ انفال کی آیت: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ نہیں پڑھی ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، کیا تم انھیں میں سے ہو؟ علی بن حسینؓ نے جواب دیا: ہاں‘‘۔

(21)عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَدْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّ فِيَ بَنِي هَاشِمٍ الْفُقَرَاءَ، فَجَعَلَ لَهُمُ الْخُمُسَ مَكَانَ الصَّدَقَةِ.

’’مجاہد بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اللہ کے علم میں تھی کہ بنو ہاشم میں بھی فقراء ہوں گے، اسی لیے صدقہ کی جگہ ان کے لیے خمس مقرر کیا گیا‘‘۔

(22)عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ، فَجُعِلَ لَهُمْ خُمُسُ الْخُمُسِ.

’’مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت صدقہ نہیں کھاتے تھے اسی لیے ان کے لیے خمس کا خمس

متعین کیا گیا‘‘۔

(23)عَنْ مُجَاهِد قَال:هَؤُلَاء قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ.

’’مجاہد بیان کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہﷺ کے قرابت دار ہیں جن کے لیے صدقے کا مال کھنا حلال نہیں ہے‘‘۔

(24)عَنْ أَبِى صَخْرٍ قَال:سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ، يَقُول: افْتَخَرَ طَلْحَةُ بْنُ شَيْبَةَ مِنْ بَنِى عَبْدِ الدَّارِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِب.فَقَالَ طَلْحَة:أَنَا صَاحِبُ الْبَيْتِ، مَعِى مُفْتَاحُهُ، لَوْ أَشَاء بِتُّ فِيهِ، وَقَالَ عَبَّاس:أَنَا صَاحِبُ السِّقَايَةِ وَالْقَائِمُ عَلَيْهَا، وَلَوْ أَشَاء بِتُّ فِى الْمَسْجِدِ، وَقَالَ عَلِيٌّ:مَا أَدْرِى مَا تَقُولَانِ، لَقَدْ صَلَّيْتُ إِلَى الْقِبْلَةِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ النَّاسِ، وَأَنَا صَاحِبُ الْجِهَادِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (التوبة:19) الْآيَةَ كُلَّهَا.

’’ابوصخر بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو یہ فرماتے سنا کہ قبیلہ بنوعبدالدار کے طلحہ بن شیبہ، عباس بن عبد المطلبؓ اور علی بن ابی طالبؓ نے ایک دوسرے پر اپنا افتخار جتایا۔طلحہ نے کہا: کعبہ کا نگراں میں ہوں، میرے پاس اس کی کنجیاں ہیں، میں چاہوں تو اس میں رات گزار سکتا ہوں۔عباسؓ نے کہا: حجاج کو پانی میں پلاتا ہوں، اس کی نگرانی میرے حوالہ ہے۔اگر میں چاہوں تو مسجد میں رات گزار سکتا ہوں۔علیؓ نے کہا: آپ دونوں صاحبان کی باتیں سمجھ سے باہر ہیں، میں نے تو تمام لوگوں سے پہلے چھ ماہ تک قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے اور میں جہاد کرتا رہا ہوں۔اس پر اللہ نے یہ آیت:’’أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِد...‘‘ نازل فرمائی۔

(25)عَنِ السُّدِّىِّ:﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ﴾ (التوبة:19) قَال:افْتَخَرَ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَشَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ، فَقَالَ الْعَبَّاس:أَنَا أَفْضَلُكُمْ، أَنَا أَسْقِى حُجَّاجَ بَيْتِ اللَّهِ، وَقَالَ شَيْبَةُ:أَنَا أَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ، وَقَالَ عَلِى:أَنَا هَاجَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُجَاهِدُ مَعَهُ فِى سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنْزَلَ اللَّه:﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (التوبة:20) إِلَى :﴿نَعِيمٌ مُقِيمٌ﴾ (التوبة:21) .

’’سدی اللہ کے ارشاد:﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ علیؓ، عباسؓ اور شیبہ بن عثمان نے ایک دوسرے پر اپنا افتخار جتایا۔عباس نے کہا: میں آپ سب میں افضل ہوں کیوں کہ حجاج کرام کو پانی پلاتا ہوں۔شیبہ نے کہا: میں اللہ کے گھر کو آباد کرتا اور اس کا انتظام دیکھتا ہوں۔علیؓ نے کہا: میں نے رسول اللہﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور آپ کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرتا ہوں۔اس پر اللہ نے یہ آیت:﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِى سَبِيلِ اللَّهِ﴾

(التوبة:20) إلى :﴿نُعَيْمٍ مُقِيمٍ﴾ نازل کی''۔

(26)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:مَا مِنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ نَزَلَتْ فِيهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ.فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ:فَأَنْتَ فَأَيُّ شَيْءٍ نَزَلَ فِيكَ؟ فَقَالَ عَلِي:أَمَا تَقْرَأُ الْآيَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِي هُودٍ ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ (هود:17) .

''عبداللہ بن یحیٰ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش کا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں قرآن کی ایک یا دو آیت نازل نہ ہوئی ہو۔اس نے پوچھا: آپ کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی ہے؟ علی نے فرمایا: کیا تم نے سورہ ہود کی یہ آیت:''وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ''نہیں پڑھی''۔

(27)عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ:لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ (الرعد:7) وَضَعَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ، فَقَالَ:أَنَا الْمُنْذِرُ ﴿وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾(الرعد: 7)،وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ فَقَالَ:أَنْتَ الْهَادِي يَا عَلِيٌّ، بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت:'' إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ'' نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوا کرتا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے علی بن ابی طالبؓ کے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؓ! تم رہنما ہو، میرے بعد ہدایت کے خواستگار تم سے ہدایت حاصل کریں گے''۔

(28)عَنْ جَابِر عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ:﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ﴾(النحل: 43) قَالَ:نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ.

''جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن علی بن حسین ابن علی ابی جعفرؒ نے قرآن کی آیت:''فَاسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہم اہل بیت ہی اہل ذکر ہیں''۔

(29)عَنْ أَبِي الدَّيْلَمِ قَالَ:قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ:أَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ:أَفَمَا قَرَأْتَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ﴾ (الإسراء: 26) قَالَ:وَإِنَّكُمْ لِلْقَرَابَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنْ يُؤْتَى حَقَّهُ؟ قَالَ:نَعَمْ.

''ابودیلم بیان کرتے ہیں کہ علی بن حسین علیہ السلام نے شام کے ایک شخص سے پوچھا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: کیا تم نے بنی اسرائیل کے ذکر میں یہ آیت:''وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّه'' پڑھی ہے؟ اس نے کہا: کیا وہ قرابت دار تم ہی ہو جس کا حق ادا کرنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے؟ علیؓ بن حسینؓ نے فرمایا: ہاں، وہ قرابت دار ہم ہی ہیں''۔

(30)قَالَ :أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ قَالَ:سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ، يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ:﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ (طه:82) قَالَ:إِلَى وِلَايَةِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عمر بن شاکر نے ،وہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت البنانی کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ قرآن کی آیت:﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾ میں نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کی ولایت کی طرف اشارہ ہے''۔

(31)عَنْ قَتَادَةَ قَوْلُهُ:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾(الأحزاب:33) فَهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ طَهَّرَهُمُ اللَّهُ مِنَ السُّوءِ، وَخَصَّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ.

''قتادہ رحمہ اللہ قرآن کی آیت:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل بیت ہیں جن کو اللہ نے برائیوں سے پاک رکھا ہے اور انھیں اپنی خصوصی رحمت سے نوازا ہے''۔

(32)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي خَمْسَةٍ: فِيَّ، وَفِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَحَسَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْس﴾ (الأحزاب:33) أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کی آیت:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا ﴾ پانچ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ یہ ہیں: میں، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا''۔

(33)عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ:قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ، فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33).

''صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن صبح سویرے نبی اکرم ﷺ اس حال میں نکلے کہ آپ کے جسم اطہر پر بالوں کی سیاہ سنہری چادر پڑی ہوئی تھی۔حسن آ گئے تو ان کو چادر میں لے کر آپ نے یہ آیت:''إِنَّمَا يُرِيْدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرا'' پڑھی۔

(34)عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُر كُلَّمَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَيَقُولُ:الصَّلَاةَ أَهْلَ الْبَيْتِ :﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(الأحزاب33 :)

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چھ ماہ تک یہ معمول تھا کہ جب بھی نماز کے لیے نکلتے تو فاطمہؓ کے گھر سے گزرتے ہوئے یہ فرماتے کہ اے اہل بیت نماز اور پھر یہ آیت: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا'' پڑھتے''۔

(35)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي، وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَجَعَلْتُ لَهُمْ خَزِيرَةً، فَأَكَلُوا وَنَامُوا، وَغَطَّى عَلَيْهِمْ عَبَاءَةً أَوْ قَطِيفَةً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ میرے پاس تھے، میں نے ان کے لیے خزیرہ بنایا۔ سب نے کھایا اور سو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر ان کے اوپر ڈال دی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور کر دے اور ان کو پاکیزہ بنا دے''۔

(36)عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ: رَابَطْتُ الْمَدِينَةَ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، جَاءَ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ .(الأحزاب:33)

''ابوحمراء بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے عہد میں سات سال تک مدینہ میں رہا، اس دوران میں نے دیکھا کہ طلوع فجر کے وقت نبی اکرم ﷺ علیؓ اور فاطمہ کے گھر آتے اور قرآن کی یہ آیت: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا'' پڑھتے تھے''۔

(37)عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ إِذْ ذَكَرُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَتَمُوهُ؛ فَلَمَّا قَامُوا، قَالَ: اجْلِسْ حَتَّى أُخْبِرُكَ عَنْ هَذَا الَّذِي شَتَمُوا، إِنِّي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَهُ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً لَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا؟ قَالَ: وَأَنْتَ ؛ قَالَ: فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَأَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي.

''ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ میں واثلہ بن اسقع کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لوگوں کے علی کا ذکر کیا اور ان کو برا بھلا کہنے لگے۔ جب لوگ چلے گئے تو انھوں نے کہا: بیٹھو ابھی میں اس انسان کے بارے میں تمھیں بتاتا ہوں جس کو یہ برا بھلا کہہ رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دن موجود تھا کہ آپ کے پاس علی، فاطمہ، حسنؓ اور حسینؓ آ گئے۔ آپ نے ان کے اوپر اپنی چادر ڈال دی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور کر دے اور ان کو پاکیزہ بنا دے۔ میں

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تو بھی۔ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میری نظر میں یہ میرا سب سے مضبوط عمل تھا‘‘۔

(38)عَنْ أَبِی الدَّیْلَمِ قَالَ: لَمَّا جِیءَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَسِیرًا، فَأُقِیمَ عَلَی دَرَجِ دِمَشْقَ، قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَھْلِ الشَّامِ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی قَتَلَکُمْ وَاسْتَأْصَلَکُمْ، وَقَطَعَ قَرْنَی الْفِتْنَۃِ، فَقَالَ لَہُ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: أَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَقَرَأْتَ آلَ حم؟ قَالَ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَلَمْ أَقْرَأْ آلَ حم قَالَ: مَا قَرَأْتَ ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبَی﴾ (الشوری:23). قَالَ: وَإِنَّکُمْ لَأَنْتُمْ ھُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ.

’’ابو دیلم بیان کرتے ہیں کہ جب علیؓ بن حسینؓ کو قیدی بنا کر لایا گیا تو انھیں دمشق کی سیڑھیوں پر کھڑا کر دیا گیا۔ شام کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے تمھیں قتل کرا کر تمھاری جڑیں کاٹ دیں اور فتنہ وفساد برپا کرنے والے قرابت داروں کو ختم کر دیا۔ علی بن حسینؓ نے اس سے کہا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں پڑھا ہے۔ پوچھا: کیا سورہ ال حم پڑھا ہے؟ اس نے کہا: جب قرآن پڑھا ہے تو ال حم کیوں نہیں پڑھی ہوگی۔ کہا: کیا یہ آیت ’’قُلْ لَّا أَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِیْ الْقُرْبَی‘‘ پڑھی ہے؟ اس نے پوچھا: کیا وہ قرابت دار تم ہی ہو؟ علی بن حسینؓ نے جواب دیا: ہاں‘‘۔

(39)عَنْ مُجَاھِد قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: إِنَّ فِی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَآیَۃً مَا عَمِلَ بِھَا أَحَدٌ قَبْلِی، وَلَا یَعْمَلُ بِھَا أَحَدٌ بَعْدِی: ﴿یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ صَدَقَۃً﴾. (المجادلۃ:12) قَالَ: فُرِضَتْ، ثُمَّ نُسِخَتْ.

’’مجاہد بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں ایک آیت ایسی ہے جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کرے گا اور وہ آیت یہ ہے: ﴿یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ صَدَقَۃً﴾۔ اس آیت میں موجود حکم کو پہلے فرض کیا گیا تھا پھر بعد میں منسوخ کر دیا گیا‘‘۔

(40)عَنْ عَلِیِّ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَکْحُولًا، یَقُولُ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ﴿وَتَعِیَھَا أُذُنٌ وَاعِیَۃٌ﴾ (الحاقۃ:12) ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَی عَلِیٍّ، فَقَالَ: سَأَلْتُ اللّٰہَ أَنْ یَجْعَلَھَا أُذُنَکَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ: فَمَا سَمِعْتُ شَیْئًا مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَسِیتُہُ.

’’علی بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکحول کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی آیت: ﴿وَتَعِیَھَا أُذُنٌ وَاعِیَۃٌ﴾ کی تلاوت فرمائی، پھر علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ یہ کان تمھارا بنا دے۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، اسے بھولا نہیں‘‘۔

أربعين فی فضائل أهل بیت من کتاب: صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان لمحمد بن حبان التمیمی البستی السجستانی

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ، لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا،اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

(2)عَنْ عَلِیٍّ قَالَ:شَكَتْ لِی فَاطِمَةُ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْت:لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، قَال:فَأَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَرَجَعَتْ مَكَانَهَا،فَلَمَّا جَاءَ أُخْبِر ،فَأَتَانَا،وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ إِذَا لَبِسْنَاهَا طُولًا، خَرَجَتْ مِنْهَا جُنُوبُنَا،وَإِذَا لَبِسْنَاهَا عَرْضًا،خَرَجَتْ مِنْهَا أَقْدَامُنَا وَرُءُوسُنَا، قَال:يَا فَاطِمَةُ، أُخْبِرْتُ أَنَّكِ جِئْتِ، فَهَلْ كَانَتْ لَكِ حَاجَةٌ؟قَالَت:لَا، قُلْتُ:بَلَى، شَكَتْ إِلَیَّ مِنَ الطَّحِينِ، فَقُلْت:لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، فَقَال:أَفَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، تَسْبِيحَةً، وَتَحْمِيدَةً، وَتَكْبِيرَةً.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ نے مجھ سے چکی پیسنے کی پریشانی کا ذکر کیا۔میں نے کہا:اچھا ہوتا اگر تم اپنے والدمحترم کے پاس چلی جاتیں اور آپ سے ایک خادم کا مطالبہ کرتیں۔بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ نبی اکرمﷺ کے پاس آئیں لیکن آپ سے ملاقات نہیں ہوئی،وہ اپنے گھر واپس آ گئیں۔جب آپﷺ گھر آئے تو آپ کو اطلاع دی گئی کہ فاطمہ آئی تھیں۔آپ ہمارے پاس تشریف لائے ۔اس وقت ہمارے جسم پر ایک ایسی دلائی تھی جس کو اگر ہم لمبائی میں اوڑھتے تو ہمارے پہلو کھل جاتے اور جب اسے چوڑائی میں اوڑھتے تو ہمارے پیر اور سر کھل جاتے۔آپﷺ نے پوچھا: فاطمہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم میرے گھر آئی تھیں،کیا کوئی ضرورت تھی؟انھوں نے جواب دیا:نہیں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔میں نے کہا: بلکہ انھوں نے مجھ سے چکی پیسنے کی پریشانی کا ذکر کیا تھا،میں نے ان سے کہا:اچھا ہوتا اگر تم اپنے والدمحترم کے پاس چلی جاتیں اور آپ سے ایک خادم کا مطالبہ کرتیں۔یہ سن کر نبی اکرمﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایک ایسا وظیفہ نہ بتادوں جو تم دونوں کے لیے خادم سے کہیں بہتر ہے؟تم جب رات کو بستر پر جاؤ تو ۳۳/بار سبحان اللہ،۳۳/بار الحمدللہ اور ۳۴/بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو''۔

(3)عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاس قَال:قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ آذَيْتَنِی قُلْت:يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَكَ، قَال:مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِی.

''عمرو بن شاس بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہﷺ نے فرمایا:تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔میں نے عرض کیا:اے

اللہ کے رسول! میں آپ کو تکلیف نہیں دے سکتا۔ آپ نے فرمایا: جس نے علیؓ کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی''۔

(4) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَذَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور مجھ سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہوگا''۔

(5) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ، فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ أَمِيرٌ مِنْ أُمَرَاءِ الْمَدِينَةِ يَدْعُوكَ لِتَسُبَّ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: أَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: تَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ، فَضَحِكَ سَهْلٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا سَمَّاهُ إِيَّاهُ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَيَقُولُ: اجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ وَاللَّهِ مَا كَانَ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ مَا سَمَّاهُ إِيَّاهُ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: مدینہ کے امراء میں سے فلاں امیر آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ منبر سے علیؓ کو گالی دیں۔ انھوں نے پوچھا: میں کیا کہوں؟ اس نے کہا: آپ ان کو ابوتراب کہیں۔ یہ سن کر سہل کو ہنسی آ گئی اور انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو علیؓ کا وہ نام ہے جو خود رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیا ہے اور یہ نام علیؓ کو اپنے تمام ناموں میں زیادہ پسند ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک بار علیؓ فاطمہ کے پاس آئے اور پھر گھر سے باہر چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اسی وقت اتفاق سے فاطمہ کے پاس آئے اور پوچھا: تمھارے ابن عم کہاں ہیں؟ فاطمہ نے بتایا کہ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے، آپ نے علیؓ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کی چادر پشت سے ہٹی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کی پشت سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: ابوتراب اٹھو۔ اللہ کی قسم! علیؓ کی نظر میں اس سے زیادہ محبوب نام ان کا کوئی اور نہیں تھا، یہ نام خود رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیا تھا''۔

(6) عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، قَالَ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ سَعْدًا، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات اچھی لگی کہ میں خود سعد سے یہ بات پوچھوں۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا

آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ بات سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں‘‘۔

(7)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فِی غَزْوَةِ تَبُوکَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.

’’سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا‘‘۔

(8)عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِی! أَلَا أُعَلِّمُکَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ، غُفِرَ لَکَ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَکَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِیُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

’’سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تمھیں ایسے کلمات سکھا دوں جن کو اگر تم پڑھو تو تمھاری مغفرت ہو جائے حالانکہ تمھاری مغفرت ہو چکی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بلند اور عظیم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور کریم ہے، اللہ ہر عیب سے پاک ہے، ساتوں آسمانوں کا رب ہے، عرش عظیم کا رب ہے اور تمام حمد و شکر اللہ رب العالمین کے لیے ہے‘‘۔

(9)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

’’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فاطمہ، حسن اور حسین سے کہا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور میری بھی اس سے صلح ہے جو تم سے صلح رکھے‘‘۔

(10)عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ، فَعَلِیٌّ وَلِيُّهُ.

’’ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، علیؓ بھی اس کے ولی ہیں‘‘۔

(11)عَنْ أَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِی: أَنْشُدُ اللَّهَ كُلَّ امْرِءٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا قَامَ، فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّی أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَخَرَجْتُ وَفِی نَفْسِی مِنْ ذَلِکَ شَیْءٌ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَذَكَرْتُ ذَلِکَ لَهُ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ.

''ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر ایک سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کس نے غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے؟ چند لوگ کھڑے ہوئے اور انھوں نے شہادت کی کہ انھوں نے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں تمام مسلمانوں سے ان کی اپنی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہاں، کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، یہ بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ اے اللہ! اس سے محبت کر جو ان سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو ان سے دشمنی رکھے۔ میں یہ سن کر وہاں سے نکلا، میرے دل میں کچھ کھٹک سی تھی، میری ملاقات زید بن ارقم سے ہوئی، میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں بھی نبی ﷺ کو علیؓ کے سلسلے میں یہ ارشاد فرماتے سنا ہے''۔

(12) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالُوا: تَشْتَكِي عَيْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

''سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سر کردہ تھے) حاضر ہوئے، سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو، جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں، چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی مسلمان بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کی دولت سے بہتر ہے''۔

(13)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ:أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا:يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَدَعَاهُ، فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج جہاد کا علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ یہ سن کرلوگوں کی گردنیں تن گئیں۔آپ ﷺ نے پوچھا:علیؓ کہاں ہیں؟لوگوں نے بتایا کہ ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔آپ نے ان کو بلایا،اپنی ہتھیلیوں پرلعاب دہن لگایا اور پھر علیؓ کی آنکھوں میں لگادیا۔ اس کے بعد علیؓ کے ہاتھ میں علم دیا اورآخر اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح دلائی''۔

(14)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:لَأُدْفَعَنَّ الْيَوْمَ اللِّوَاءَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ عُمَرُ:فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ:قُمْ فَدَفَعَ اللِّوَاءَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَه:اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَمَشَى هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعَزْمَةِ، فَقَالَ:عَلَى مَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا دِمَاءَ هُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

'ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے،اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطافرمائے گا۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:اس ایک دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں نے اس امید پر کہ مجھے اس کے لئے بلایا جائے گا اپنی گردن اونچی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا،ان کو وہ جھنڈا دیا اورفرمایا: جاؤ، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ تمھیں فتح عطا کردے۔راوی کا بیان ہے: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے، پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بلند آواز سے پکار کر کہا:اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،اگر انھوں نے ایسا کرلیا توانھوں نے اپنی جانیں اوراپنے مال تم سے محفوظ کر لیے،سوائے یہ کہ اسی (شہادت) کا حق ہواوران کا حساب اللہ پر ہوگا''۔

(15)عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ:سَأَلْتُ عَنْ عَلِيٍّ فِي مَنْزِلِهِ، فَقِيلَ لِي ذَهَبَ يَأْتِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلْتُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَأَجْلَسَ فَاطِمَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَلِيًّا عَنْ يَسَارِهِ، وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾(الأحزاب:33) اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي، قَالَ

وَاثِلَةُ:فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ:وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَال:وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي.

''واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے علیؓ کے گھر جا کر ان کے بارے میں پوچھا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بلانے گئے ہیں۔اتنے میں وہ آ گئے اور رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوگئے، میں بھی پیچھے پیچھے گھر میں داخل ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ بستر پر بیٹھ گئے اور فاطمہؓ کو اپنے دائیں،علیؓ کو اپنے بائیں اورحسن وحسین کو اپنے سامنے بٹھایا اور پھر یہ آیت پڑھی کہ''اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے''،اس کے بعد آپ نے کہا:اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔واثلہ کہتے ہیں کہ گھر کے کنارے سے میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:تم بھی میرے اہل میں سے ہو''۔

(16)عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَال:سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، قَامَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَال:يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ، فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا صَفْرَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا.

''ہبیرہ بن بریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے،خطبہ دیا اور اس میں فرمایا:اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص رخصت ہوگیا ہے جس کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچ سکے اور نہ بعد کے لوگ پہنچ سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو کسی جنگی مہم پر بھیجتے تھے تو اپنا علم ان کے ہاتھ میں دیتے تھے اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتے تھے۔جنگ میں جبریل ان کے دائیں اور میکائیل بائیں ہوتے تھے۔انھوں نے اپنے پیچھے درہم ودینار نہیں چھوڑے،صرف سات سو درہم ان کے پاس سے نکلے ہیں جو وہ اپنے وظیفے سے بچا کر رکھتے تھے،ان کا ارادہ ایک خادم خریدنے کا تھا''۔

(17)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَال:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُول:إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ، قَالَ أَبُو بَكْر:أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَال:لَا، قَالَ عُمَر:أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَال:لَا، وَلَكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ، قَالَ:وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهُ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:تم میں سے ایک شخص ایسا بھی ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح اس کی تنزیل پر میں نے جنگ کی ہے۔ابوبکرؓ نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! کیا وہ میں ہوں؟ آپ نے جواب دیا:نہیں،عمرؓ نے کہا: کیا وہ میں ہوں؟ آپ نے فرمایا:نہیں بلکہ وہ جتے گانٹھنے والے صاحب ہیں،آپ ﷺ نے علیؓ کو اپنے جوتے گانٹھنے کے لیے دے دیا تھا''۔

(18)عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَال:ذَكَرَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْخَوَارِجَ، فَقَال:فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا، لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَتَلَهُمْ،

قَـالَ:فَـقُـلْـتُ لِعَلِيٍّ:أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

''عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار علیؓ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: اس میں ایک آدمی ایسا ہے جس کے ہاتھ ناتمام ہیں۔اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمھارے اندر تکبر پیدا ہوجائے گا تو میں تمھیں بتادیتا جواللہ نے اپنے نبی کی زبان سے وعدہ کیا ہے کہ کون انھیں قتل کرے گا۔میں نے علیؓ سے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہﷺ کی زبان سے یہ بات سنی ہے؟انھوں نے جواب دیا: ہاں، رب کعبہ کی قسم، ہاں، رب کعبہ کی قسم، ہاں، رب کعبہ کی قسم''۔

(19)عَـنْ عَـلِيٍّ قَالَ:الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ سے حسن کی مشابہت آپ کے سینہ اور سر کے درمیان حصے سے تھی اور حسین کی مشابہت آپﷺ سے باقی جسم کے نچلے حصے سے تھی''۔

(20)عَـنْ عَـلِـيِّ بْـنِ أَبِـي طَـالِـبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَأَنَـا أَقُـولُ:الـلَّهُـمَّ إِنْ كَـانَ أَجَـلِـي قَـدْ حَـضَـرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَـصَبِّـرْنِـي، فَـقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كَيْفَ قُلْتَ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ:فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَافِهِ، أَوِ اشْفِهِ -شُعْبَةُ الشَّاكُّ- قَالَ:فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي ذَلِكَ بَعْدُ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں بیمار تھا، رسول اللہﷺ میرے پاس سے ہوکر گزرے، اس وقت میں یہ کہہ رہا تھا کہ اےاللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آگیا ہے اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو مجھ سے یہ تکلیف دور فرمادے، اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر دے۔ان کی یہ باتیں سن کر رسول اللہﷺ نے فرمایا: کیا کہہ رہے ہو؟ علیؓ نے وہی باتیں ایک بار پھر دہرادیں۔ نبیﷺ نے انھیں پیر کا کچوکہ لگایا اور فرمایا: اے اللہ! علیؓ کو عافیت دے یا آپ نے یہ فرمایا کہ علی کو شفا دے۔علیؓ کہتے ہیں کہ پھر کبھی مجھے ویسی بیماری نہیں ہوئی اور نہ ویسی تکلیف ہوئی''۔

(21)عَـنْ عَـلِـيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:لَمَّا نَزَلَتْ:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَـقَـدِّمُـوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾(المجادلة: 12) قَـالَ لِـي رَسُـولُ الـلَّـهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا تَرَى دِينَـارًا؟ قُلْتُ:لَا يُطِيقُونَهُ، قَالَ:فَكَمْ؟ قُلْتُ:شَعِيرَةٌ، قَالَ:إِنَّكَ لَزَهِيدٌ، فَنَزَلَتْ :﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ (المجادلة13 :) الْآيَةَ، قَالَ:فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت:﴿يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَـنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہﷺ نے مجھ سے پوچھا: ایک دینار کے بارے میں

تمھارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: لوگوں میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پھر کتنا؟ میں نے کہا: ایک جو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: علیؓ تم ایک زاہد انسان ہو۔ اس پر یہ آیت: ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ نازل ہوئی۔ علیؓ فرماتے ہیں: اللہ نے میری وجہ سے اس امت سے ایک حکم کی تخفیف فرمائی''۔

(22)عَنْ انس بن مالک قَال: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ إِذْ جِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ وَيَقُول: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا جب حسین کا سر لایا گیا۔ وہ ایک چھڑی سے ان کی ناک میں کریدتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے ان کے جیسا حسن نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: حسین رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے''۔

(23)عَنْ سَفِينَةَ قَال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا، قَال: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِتًّا.

''سفینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: میرے بعد خلافت تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکرؓ کی خلافت دو سال رہی، عمرؓ کی خلافت دس سال رہی، عثمانؓ کی خلافت بارہ سال رہی اور علیؓ کی خلافت چھ سال رہی''۔

(24)عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَاسْتَقْبَلَ أَمَامَ الْقَوْمِ،ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً وَهَا هُنَا مَرَّةً، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ، حَتَّى أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى تَحْتَ قَفَاهِ، ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَال: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

''یعلی عامری بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دعوت کے لیے نکلے جس کے لیے سب کو دعوت دی گئی تھی۔ راستے میں حسینؓ بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظر آ گئے، آپ ﷺ آگے بڑھے، اپنا ہاتھ پھیلایا لیکن بچہ ادھر ادھر بھاگتا رہا، رسول اللہ ﷺ اسے ہنساتے رہے، آخر اسے پکڑ ہی لیا، ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا ہاتھ اس کی گدی کے نیچے لگایا، اس کا سر اٹھایا، اپنا منہ اس کے منہ پر رکھا اور بوسہ لے لیا۔ اس کے بعد فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت رکھے گا۔ حسین اپنی ذات میں ایک قبیلہ ہیں''۔

(25)عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَال: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطِهَا شَيْئًا، قَال: مَا

عِنْدِی شَیْءٌ، قَالَ:فَأَیْنَ دِرْعُکَ الْحُطَمِیَّةُ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا علیؓ نے سیدہ فاطمہؓ سے شادی کی تو نبیﷺ نے علی سے کہا: فاطمہ کو کچھ دو۔علیؓ نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔آپﷺ نے فرمایا: تمھاری حطمیہ زرہ کہاں ہے''۔

(26)عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِب قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِی خَمِیلَةٍ وَوِسَادَةِ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِیفٌ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک چادر اور پتیوں سے بھرا ہوا چمڑے کا ایک تکیہ''۔

(27)عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا صَغِیرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِیٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ سے نکاح کا پیغام بھیجا، رسول اللہﷺ نے فرمایا: فاطمہ چھوٹی ہیں، پھر علیؓ نے پیغام نکاح دیا تو آپﷺ نے فاطمہ کا نکاح علیؓ سے کر دیا''۔

(28)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِین: مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِیجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَآسِیَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: خواتین عالم میں سب سے افضل مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدﷺ اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(29)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَأَیْتُکِ أَکْبَبْتِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِهِ، فَبَکَیْتِ، ثُمَّ أَکْبَبْتِ عَلَیْهِ الثَّانِیَةَ، فَضَحِکْتِ، قَالَتْ: أَکْبَبْتُ عَلَیْهِ، فَأَخْبَرَنِی أَنَّهُ مَیِّتٌ، فَبَکَیْتُ، ثُمَّ أَکْبَبْتُ عَلَیْهِ الثَّانِیَةَ، فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ، وَأَنِّی سَیِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت رسول اللہﷺ سے پوچھا: میں نے دیکھا کہ آپ نبیﷺ کی بیماری میں آپ کے اوپر جھکیں اور پھر رونے لگیں، اس کے بعد دوبارہ آپ کے اوپر جھکیں اور ہنسنے لگیں۔ فاطمہ نے جواب دیا: میں پہلی بار آپ کے اوپر جھکی تو آپ نے مجھے خبر دی کہ میں وفات پانے والا ہوں۔ دوبارہ جب میں جھکی تو آپ نے مجھے خبر دی کہ میں اپنے اہل میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی اور یہ کہ مریم بنت عمران کے علاوہ میں باقی جنتی عورتوں کی سردار ہوں۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(30)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَثِبَانِ عَلَی ظَهْرِهِ،

فَيُبَاعِدُهُمَا النَّاسُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: دَعُوهُمَا، بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ.

''عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر اچھل کود کر رہے تھے،لوگ دونوں کو آپ سے دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں کو چھوڑ دو، میرے ماں باپ دونوں پر قربان، جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے محبت کرے''۔

(31)عن ابن أبي نعيم قال: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ، قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: يَسْأَلُونِي عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا.

''ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر سے سنا، ان سے ایک شخص نے کچھ پوچھا تھا۔ شعبہ اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ اس نے پوچھا تھا کہ کیا ایک محرم مکھی مار سکتا ہے؟ اس کا سوال سن کر ابن عمر نے کہا: یہ لوگ مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ معلوم کرتے ہیں، جب کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: وہ دونوں یعنی حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(32)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا ابْنَي الْخَالَةِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دو خالہ زاد بھائیوں عیسی بن مریم اور یحی بن زکریا کے علاوہ باقی نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(33)عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاتَّبَعْتُهُ، فَقَالَ: عَرَضَ لِي مَلَكٌ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز پڑھ کر ہی فارغ ہوگئے۔ اس کے بعد آپ مسجد سے باہر نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آگے چل کر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے ایک فرشتہ آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(34)عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا.

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ران پر بٹھاتے، پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہما

کو دوسری ران پر بٹھاتے اور یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں ان دونوں پر شفقت کرتا ہوں تو بھی ان پر رحم فرما‘‘۔

(35)عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

’’عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر سوار کیے ہوئے ہیں اور یہ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما‘‘۔

(36)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَجَاءَ الْحَسَنُ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِيَدِهِ هَكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا، فَأَخَذَهُ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک بازار میں تھا۔ آپ واپس لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹا۔ آپ نے فرمایا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بلاؤ، حسن چلتے ہوئے آپ کے پاس آئے، ان کی گردن پر کوئی نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ پھیلائے تو حسن نے بھی ہاتھ پھیلا دیے۔ آپ نے انھیں پکڑ لیا اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت رکھے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر ان سے زیادہ محبوب میری نظر میں کوئی نہیں تھا‘‘۔

(37)عن أبي بكرة قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، وَكَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَكَانَ كُلَّمَا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ عَلَى رَقَبَتِهِ وَظَهْرِهِ، فَيَرْفَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ رَفْعًا رَفِيقًا حَتَّى يَضَعَهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تَصْنَعُ بِهَذَا الْغُلَامِ شَيْئًا مَا رَأَيْنَاكَ تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا، إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

’’ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، حسنؓ جو ابھی چھوٹے بچے تھے، آتے اور آپ جب سجدے میں جاتے تو اچھل کر آپ کی گردن اور پشت پر سوار ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ سکون سے سر اٹھاتے اور انھیں اتار کر بٹھا دیتے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ جو کچھ اس بچے کے ساتھ کر رہے ہیں، ویسا کرتے ہوئے ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ نہیں دیکھا۔ آپ نے جواب دیا: یہ دنیا میں میری خوشبو ہے، میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے

مسلمانوں کے دوگروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(38)عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاق قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَلَقِينَا أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لِلْحَسَنِ: اكْشِفْ لِي عَنْ بَطْنِكَ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، حَتَّى أُقَبِّلَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ، فَقَبَّلَ سُرَّتَهُ، وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا.

''عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ ہماری ملاقات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔انھوں نے حسنؓ سے کہا: ذرا اپنا پیٹ کھولیں، میں آپ پر قربان، تاکہ میں اس جگہ کا بوسہ لے لوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے دیکھا ہے۔چنانچہ انھوں نے اپنا پیٹ کھولا اور ابو ہریرہ نے پیٹ کا بوسہ لیا۔اگر مطالبہ کی جگہ ستر ہوتی تو حسن کبھی نہ کھولتے''۔

(39)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے، وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ جنتی ہیں''۔

(40) عن أسامة بن زيد قَالَ: طَرَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ، وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْت: مَنْ هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

''اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی ضرورت سے ایک رات نبی اکرم ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم ﷺ کسی چیز کو سینے سے لگائے ہوئے باہر آئے، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں؟ آپ نے کپڑا ہٹایا تو وہ حسن اور حسین تھے جو آپ کی رانوں پر تھے۔آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت رکھے''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
الشريعة لأبى بكر الآجرى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ فِی قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَل:﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾(آل عمران:61) قَالَ:الْحَسَنُ وَالْحُسَيْن،وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ قَال:فَاطِمَة،وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ قَال:عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ .

''ابوجعفر اللہ عزوجل کے ارشاد:﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آیت میں﴿ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ سے مراد حسن اور حسین ہیں،﴿وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ ﴾ سے مراد فاطمہ ہیں اور﴿وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(2)قَالَتْ عَائِشَةُ رَحِمَهَا اللَّهُ:خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ،وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ ،فَجَاءَ الْحَسَنُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ،ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ ،ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَدْخَلَهَا ،ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَه،ثُمَّ قَال:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33)

''سیدہ عائشہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح سویرے نبی ﷺ ایک سنہری چادر میم ملبوس ہوکر نکلے۔ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ نے انھیں چادر کے اندر داخل کرلیا، پھر حسین آئے تو انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انھیں بھی چادر میں لے لیا اور پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا اور پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت فرمائی:''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ گندگی تم سے دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(3)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا:أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی بَيْتِهَا عَلَى مَنَامَةٍ لَه،تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِیٌّ،فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ،فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:ادْعِی زَوْجَک، وَابْنَيْکِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَدَعَتْهُمْ ،فَبَيْنَا هُمْ يَأْكُلُونَ ،إِذْ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهَ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33) فَأَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسَاءَ فَغَشَّاهُمْ بِهِم،ثُمَّ قَال:اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِی،وَحَامَّتِی،فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے گھر میں اپنے بستر پر تھے، آپ کے نیچے ایک

خیبری چادر بچھی ہوئی تھی ۔اتنے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آ گئیں،وہ ایک ہانڈی لے کر آ ئیں تھیں جس میں خزیرہ تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں حسن اور حسین کو بھی بلالو۔چنانچہ انھوں نے بلالیا۔جس وقت یہ حضرات خزیرہ کھا رہے تھے،اسی وقت قرآن کی یہ آیت:نازل ہوئی،نبی اکرم ﷺ نے چادر اٹھائی اور سب کو اس سے ڈھانک لیا اور پھر فرمایا:اے اللہ!یہ میرے اہل بیت ہیں،میرے خاص ہیں،ان سے گندگی دور کردے اور انھیں پاکیزہ اور منزہ بنادے''۔ (4)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَحِمَهَا اللّٰهُ:أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:ائْتِنِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ فَجَاءَتْ بِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ،فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءً فَدَكِيًّا،فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمْ،ثُمَّ قَالَ:اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ،فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:فَرَفَعْتُ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ فَجَذَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِي وَقَالَ:إِنَّكِ عَلَى خَيْرٍ.

''ام سلمہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے کر آؤ چنانچہ وہ آئیں،آپ ﷺ نے سب کے اوپر اپنی فدکی چادر ڈال دی،ان پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا:اے اللہ!یہ آل محمد ہیں،اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما تو بزرگ اور ستودہ صفات ہے۔ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے چادر اٹھائی تاکہ ان کے ساتھ میں بھی شامل ہوجاؤں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چادر کھینچ لی اور فرمایا:تو نیکی پر ہے''۔

(5)عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾(الأحزاب:33)فَقَالَ:النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،وَعَلِي،وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

''عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید خدری سے قرآن کی آیت میں وارد لفظ''اہل بیت''کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا:اس سے نبی ﷺ،علی،فاطمہ،حسن اور حسین رضی اللہ عنہم مراد ہیں''۔

(6)عن أبي ذر قال:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مِثْلُ أَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا،نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا،وہ ہلاک ہوگیا''۔

(7)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ،وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِي،كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى

الْأَرْض، وَعِتْـرَتِـي أَهْلُ بَيْتِي،وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا بِمَا تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ جلد ہی مجھے بلا لیا جائے گا اور میں اس پر لبیک کہوں گا، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے اور دوسرے میری عترت، اللہ کی کتاب آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ لطیف وخبیر ذات نے مجھے خبر دی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔ دیکھنا ہے کہ تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو''۔

(8)عَـنِ ابْنِ عَبَّاس،أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے حسب نسب کے علاوہ باقی تمام حسب نسب منقطع ہو جائیں گے''۔

(9)عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَـال:لَـقَدْ كَانَتْ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً،لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْهَا نَجَا بِهَا،وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اٹھارہ مناقب ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے صرف ایک منقبت ہوتی تو ان کی نجات کے لیے کافی تھی اور ان کے تیرہ مناقب ایسے ہیں جن میں کوئی ان کا شریک نہیں ہے''۔

(10)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَال:مَا نَـزَلَتْ آيَةٌ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (البقرة104 :) إِلَّا عَـلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأْسُهَـا وَشَـرِيفُهَا وَأَمِيرُهَا،وَلَقَدْ عَاتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا بِخَيْرٍ.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قرآن میں جہاں جہاں ﴿يَـا أَيُّهَـا الَّـذِينَ آمَنُوا﴾ آیا ہے، علی رضی اللہ عنہ اس کے مصداق میں سب سے پہلے، سب سے شریف اور سب کے امیر ہیں، اللہ تعالیٰ نے کئی اصحاب محمد پر قرآنی آیات میں عتاب فرمایا ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کے ساتھ کیا ہے''۔

(11)عَـنْ سَـعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاص قَال:قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ،وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَدَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ .

''سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جہاد کا علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس

کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور علم انھیں عطا کیا''۔

(12) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ،وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَطْحَن ،وَمَا كَانَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَرْضَى أَنْ يَطْحَن ،فَأُتِيَ بِهِ فَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ ،فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ .

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جہاد کا علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ چکی پیس رہے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی چکی پیسنے پر راضی نہیں ہے، چنانچہ علی کو لایا گیا، آپ نے جہاد کا علم ان کے ہاتھ میں دیا۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو مال غنیمت میں لے کر لوٹے''۔

(13) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هُمْ؟ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ چاروں خوش نصیب کون ہیں، ذرا ہمیں بھی نام بتادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک ہیں۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی اور فرمایا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے''۔

(14) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُحِبَّ عَلِيًّا، وَتُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَلِيًّا ,وَيُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيًّا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: مَنْ يَحْمِلُ النَّاسَ عَلَى عَدَاوَتِهِ.

''جعفر بن محمد اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے محبت کریں اور اس سے بھی محبت کریں جو علی سے محبت کرتا ہے۔ کیوں کہ اللہ عزوجل علی سے محبت کرتا ہے اور اس سے بھی محبت کرتا ہے جو علی سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! علی رضی اللہ عنہ سے بغض کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کو ان سے عداوت رکھنے پر ابھارتا ہے''۔

(15)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:أَهْدَتْ أُمُّ أَيْمَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرًا مَشْوِيًّا،فَقَالَ:اللَّهُمَّ أَدْخِلْ عَلَيَّ مَنْ تُحِبُّهُ وَأُحِبُّهُ ،يَأْكُلُ مَعِي فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ وَأَنَا عَلَى الْبَابِ يَوْمَئِذٍ ،فَقُلْتُ:إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شُغْلٍ،وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ،ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَأْذَنَ،إِنَّهُ عَلَى حَاجَةٍ فَرَجَعَ، ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ،فَقَالَ:ائْذَنْ لَهُ فَدَخَلَ وَهُوَ مَوْضُوعٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ،وَقَالَ:اللَّهُمَّ وَإِلَيَّ،وَاللَّهُمَّ وَإِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

’’سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ام ایمن نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا۔آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:اے اللہ!اس وقت میرے پاس ایسے شخص کو بھیج دے جس سے تو محبت کرتا ہے اور میں بھی محبت کرتا ہوں تاکہ میرے ساتھ مل کر وہ اس پرندے کا گوشت کھائے۔اتنے میں علی رضی اللہ عنہ نے دروازے سے اجازت طلب کی، میں دروازے پر ہی تھا،میں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ مصروف ہیں۔میری یہ خواہش تھی کہ انصار کا کوئی شخص اس وقت آجائے۔علی رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے اور اجازت طلب کی۔میں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرورت ہے چنانچہ وہ لوٹ گئے۔پھر تیسری بار آکر اجازت طلب کی،اس بار نبی ﷺ نے ان کی آواز سن لی،آپ نے فرمایا:ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔وہ جب اندر داخل ہوئے تو بھنا ہوا پرندہ نبی ﷺ کے سامنے رکھا تھا،انھوں نے اس کا گوشت کھایا۔آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی:اے اللہ!اور میری طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی‘‘۔

(16)عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ:دَخَلْتُ عَلَيْهَا مَعَ أُمِّي وَأَنَا غُلَامٌ، فَذَكَرَتَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ،وَلَا امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ.

’’عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت ایک بچہ تھا جب اپنی امی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔دونوں باہم علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرنے لگیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:رسول اللہ ﷺ کی نظر میں علی سے زیادہ محبوب میں نے کسی کو نہیں دیکھا،اسی طرح آپ ﷺ کی نظر میں ان کی بیوی یعنی فاطمہ سے زیادہ کوئی عورت محبوب نہیں تھی‘‘۔

(17)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ:سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ:أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُشَيِّعُهُ قَالَ:فَخَرَجَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهُ قَالَ:أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ

مُوسَی ، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِی نَبِی۔

''عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص کو یہ بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ میں اپنا جانشین بنا دیا تھا تو علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی مشایعت کرتے ہوئے باہر آئے۔ جب آپ ﷺ نے ان کی رونی صورت دیکھی تو فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(18)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه:أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی،إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِی.

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(19)عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی،غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِی.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(20)عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِیِّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .

''بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(21)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:حَدَّثَنِی بُرَيْدَةَ قَالَ:بَعَثَنِی النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً،فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْتُهُ إِلَيْهِ قَالَ:فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ:أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالَ:قُلْتُ:بَلَى قَالَ :فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''سبن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے بریدہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ سختی دیکھی۔ جب میں نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ سے علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: کیا میں اہل ایمان کی ان کی اپنی جان سے زیادہ ان سے قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(22)عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:بَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسٌ فِی الرَّحَبَةِ؛ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ

السَّفَرِ فَقَال:السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلَای،قَالَ :مَنْ هَذَا؟ قَالُوا:أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:أَفْرِجُوا لَهُ ، فَقَالَ أَبُو أَيُّوب:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جس وقت مقام رحبہ پر علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی درمیان ایک صاحب تشریف لائے،ان پر سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔انھوں نے آکر کہا:اے میرے مولیٰ آپ پر اللہ کی سلامتی ہو۔انھوں نے پوچھا:کون؟لوگوں نے بتایا:ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:انھیں بیٹھنے کی جگہ دو۔اس موقع پر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(23)جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَال:كُنَّا بِالْجُحْفَةِ، بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِبَاءٍ أَوْ فُسْطَاط،فَقَالَ بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ:هَلُم،هَلُمَّ ،هَلُمَّ وَثَمَّ نَاسٌ مِنْ خُزَاعَةَ ،وَمُزَيْنَةَ ،وَجُهَيْنَةَ ، وَأَسْلَم، وَغِفَار،فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:أَلَسْتُ أُولِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا:بَلَى قَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيٌّ مَوْلَاهُ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جس وقت مقام جحفہ میں غدیرخم کے پاس تھے کہ رسول اللہﷺ اپنے خیمے سے باہر نکلے اوراپنے ہاتھ سے تین باراشارہ کرتے ہوئے فرمایا:قریب آجاؤ،قریب آجاؤ،قریب آجاؤ۔اس وقت وہاں خزاعہ،مزینہ،جہینہ،اسلم اورغفارقبائل کے لوگ موجود تھے۔علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کرآپﷺ نے پوچھا:کیا میں اہل ایمان کی ان کی اپنی جان سے زیادہ ان سے قریب نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا:ہاں کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(24)عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَال:كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْفُسْطَاطِ فَسَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَال:إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا:بَلَى قَال:فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''میمون ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں زید بن ارقم کے پاس موجود تھا کہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک شخص آیا اور اس نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا۔زید بن ارقم نے جواب دیا:رسول اللہﷺ نے پوچھا:کیا میں اہل ایمان کی ان کی اپنی جان سے زیادہ ان سے قریب نہیں ہوں؟لوگوں نے جواب دیا:ہاں کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(25)عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاء عَالَمِهَا؛ إِلَّا مَا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اپنی دنیا کی خواتین کی سردار ہیں البتہ اللہ عزوجل نے مریم بنت عمران کا جو مقام بنایا ہے، وہ اپنی جگہ ہے''۔

(26)عَنْ أَنَسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم:حَسْبُکَ مِنْ نِسَاء الْعَالَمِینَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَان،وَخَدِیجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِد،وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی خواتین میں صرف مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ تمھارے لیے کافی ہیں''۔

(27)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا:أَمَا تَرْضَیْنَ أَنَّکِ سَیِّدَةُ نِسَاء أُمَّتِی،کَمَا سَادَتْ مَرْیَمُ نِسَاءَ قَوْمِهَا.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میری امت کی خواتین کی اسی طرح سردار بنو جس طرح مریم اپنے دور کی عورتوں کی سردار ہیں''۔

(28)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا:أَنَّهَا قَالَتْ لِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا :أَرَأَیْتِ حِینَ أَکْبَبْتِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَکَیْتِ ثُمَّ ضَحِکْتِ؟ قَالَت:أَخْبَرَنِی أَنَّهُ مَیِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا،فَبَکَیْت،ثُمَّ أَکْبَبْتُ عَلَیْه، فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ،وَأَنِّی سَیِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،إِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ،فَضَحِکْتُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا بات تھی کہ جب آپ رسول اللہ ﷺ کے اوپر جھکیں تو رونے لگیں اس کے بعد پھر ہنسنے لگیں؟ فاطمہ نے کواب دیا: آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پاجاؤں گا تو میں رونے لگی، پھر جب میں دوسری بار آپ کے اوپر جھکی تو آپ نے بتایا کہ آپ کے اہل میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اور یہ کہ مریم بنت عمران کے سوا میں باقی جنتی خواتین کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی''۔

(29)عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی،فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی.

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(30)عَنْ أَبِی أَیُّوبَ الْأَنْصَارِی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ وَجَمَعَ اللَّهُ

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ،نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ:يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ،إِنَّ الْجَلِيلَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ :نَكِّسُوا رُءُ وسَكُمْ،وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ،فَإِنَّ هَذِهِ فَاطِمَةَ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ أَنْ تَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ.

''ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا:جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ اولین وآخرین کوایک ہی زمین پر جمع کرے گا تو عرش کے نیچے سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے تمام مخلوق کی جماعت!جلیل جل جلالہ فرماتا ہے:تم اپنے سروں کو جھکالواور نگاہیں نیچی کرلو کیوں کہ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں جو پل صراط سے گزرنا چاہتی ہیں''۔

(31)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي،فَيَمْسِكُهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَقَرَّ عَلَى الْأَرْضِ تَرَكَهُمَا،فَلَمَّا صَلَّى أَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ مَسَحَ رُؤُسَهُمَا ثُمَّ قَالَ:إِنَّ ابْنِيَّ هَذَيْنِ رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّد،وَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ فِي آخِرِ الزَّمَانُ.

''ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ نبی اکرمﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور حسن وحسین آپ کی پشت پر کود رہے ہیں،آپ دونوں کو اپنے اپنے ہاتھ سے تھامے ہوئے ہیں،جب آپ مصلی پر بیٹھ گئے تو دونوں کو چھوڑ دیا۔پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرے اور فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے دنیا میں میرے دومہکتے پھول ہیں،پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میرا یہ بیٹا(حسن) سید ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ذریعے آخری دور میں مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(32)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى ظَهْرِهِ ،فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلَى الْأَرْضِ ،فَإِذَا عَادَ عَادَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم نبیﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔جب آپ سجدے میں جاتے تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر سوار ہوجاتے،جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو دونوں کو اتار کر زمین پر بٹھا دیتے۔اسی طرح جب آپ سجدے میں جاتے تو دونوں پھر آپ کی پشت پر سوار ہوجاتے اور آپ دوبارہ وہی کرتے یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہوجاتی''۔

(33)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى قَفَاه،وَأَحَدُ ابْنَيِ ابْنَتِهِ عَلَى سَاقِهِ،فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَنْ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ وَيَرْفَعُ سَاقَهُ حَتَّى قَرُبَ مِنْ

صَدْرِهِ فَفَتَحَ فَاهُ فَقَبَّلَهُ،ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی اکرم ﷺ کے گھر میں داخل ہوا،اس وقت آپ چت لیٹے ہوئے تھے اور آپ کا ایک نواسہ آپ کے پیروں پر کھیل رہا تھا۔نبی ﷺ کہنے لگے: چھوٹ آنکھ والا اوپر نہیں چڑھ سکے گا، پھر آپ نے اپنے پیروں کو اوپر اٹھایا اور اپنے سینے کے قریب کرلیا،ان کا منہ کھولا اور بوسہ دیا اور پھر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان کو محبوب رکھے''۔

(34)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ،أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْه،فَقَالَ:إِنَّ لِي لَعَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُم،فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار اقرع بن حابس نے دیکھا کہ آپ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ لے رہے ہیں۔انھوں نے عرض کیا: میرے یہاں دس اولاد ہے،آج تک میں نے کسی ایک کو بوسہ نہیں لیا،آپ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا،اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

(35)عَنْ سَلْمَى قَالَتْ:دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي،فَقُلْتُ:مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ:رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي النَّوْمِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ:مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ:شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا.

''سلمی بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی،دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں،میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا،آپ کے سر اور داڑھی کے بال گرد آلود ہیں۔میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ابھی ابھی میں نے حسین کو شہید ہوتے دیکھا ہے''۔

(36)عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:لَمَّا أُحِيطَ بِالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضُ؟ فَقِيلَ:كَرْبَلَاءُ فَقَالَ:صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،هِيَ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.

''مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسین کا محاصرہ کرلیا گیا تو انھوں نے پوچھا: یہ کون سی سرزمین ہے؟ بتایا گیا کہ کربلاء ہے۔فرمایا: سچ ہی فرمایا تھا نبی اکرم ﷺ نے،واقعی یہ کرب وبلاء کی سرزمین ہے''۔

(37)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ،فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ،فَقُلْنَا:يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ الَّذِي نَكْرَهُ،فَقَالَ:أَهْلُ بَيْتِي هَؤُلَاءِ اخْتَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَل لَهُمُ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا،وَسَيَلْقَوْنَ بَعْدِي تَطْرِيدًا وَتَشْرِيدًا وَبَلَاءً وَشِدَّةً.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ وہاں سے بنو ہاشم کا ایک نوجوان گزرا۔اسے دیکھ کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے چہرے پر برابر ناگواری کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے ان اہل بیت کے لیے اللہ عزوجل نے دنیا کے بدلے آخرت کو پسند کیا ہے۔میرے بعد ان پر آزمائشیں آئیں گی سختی کی جائے گی اور وہ دھتکارے جائیں گے''۔

(38) عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ، فَحُفِظَ مِنْ قَوْلِهِمْ:

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ ...فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ ...جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

''ابو جناب کلبی بیان کرتے ہیں کہ جب حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا گیا تو جنوں نے ان پر نوحہ کیا۔ان کے نوحہ کے یہ اشعار محفوظ کیے گئے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا جس کی چمک ان کے رخساروں پر نمایاں ہے، ان کے والدین قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھے اور ان کے دادا بہترین داداؤں میں سے تھے''۔

(39) عن أبي هريرة قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جس نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(40) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین سے جس نے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

أربعين فی فضائل أهل بیت من کتاب:
المعجم الأوسط للطبرانی

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :اخۡلُفُونِی فِی أَهۡلِ بَيۡتِی.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک سے وفات سے پہلے جو آخری جملہ ادا ہوا، وہ یہ تھا: میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک کرنا''۔

(2)عَنۡ شَهۡرِ بۡنِ حَوۡشَبٍ قَالَ: أَتَيۡتُ أُمَّ سَلَمَةَ أُعَزِّيهَا عَلَى الۡحُسَيۡنِ بۡنِ عَلِيٍّ فَقَالَتۡ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى مَنَامَةٍ لَهَا، فَجَاءَتۡهُ فَاطِمَةُ بِشَنٍّ فَوَضَعَتۡهُ، فَقَالَ: ادۡعِی حَسَنًا وَحُسَيۡنًا وَابۡنَ عَمِّكِ عَلِيًّا ، فَلَمَّا اجۡتَمَعُوا عِنۡدَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ خَاصَّتِی وَأَهۡلُ بَيۡتِی، فَأَذۡهِبۡ عَنۡهُمُ الرِّجۡسَ وَطَهِّرۡهُمۡ تَطۡهِيرًا.

''شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لیے حاضر ہوا۔ اس وقت انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک دن گھر میں داخل ہوئے اور اپنے بستر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ ایک پرانی مشک لے کر آئیں اور اسے زمین پر رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن، حسین اور اپنے ابن عم علیؓ کو بلاؤ۔ جب یہ تمام حضرات جمع ہو گئے تو آپ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے خواص ہیں اور میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے گندگی دور فرما دے اور ان کو صاف اور پاکیزہ بنا دے''۔

(3)عَنِ الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الۡزَمُوا مَوَدَّتَنَا أَهۡلَ الۡبَيۡتِ، فَإِنَّهُ مَنۡ لَقِیَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِی نَفۡسِی بِيَدِهِ، لَا يَنۡفَعُ عَبۡدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعۡرِفَةِ حَقِّنَا.

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو اپنے اوپر لازم کر لو کیوں کہ جو شخص ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہوئے اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا، وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی شخص کو اس کا عمل اس وقت تک فائدہ نہیں دے گا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچانے''۔

(4)عَنۡ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتۡ: جَاءَتۡ فَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِبُرۡمَةٍ لَهَا قَدۡ صَنَعَتۡ لَهُ حَسَاءةً فَحَمَلَتۡهَا عَلَى طَبَقٍ، فَوَضَعَتۡهَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ، فَقَالَ لَهَا: أَيۡنَ ابۡنُ عَمِّكِ وابۡنَاكِ؟ قَالَتۡ: فِی الۡبَيۡتِ، فَقَالَ: اذۡهَبِی فادۡعِيهِمۡ فَجَاءَتۡ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَتۡ: أَجِبۡ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وابۡنَاكَ. قَالَتۡ أُمُّ سَلَمَةَ: فَجَاءَ عَلِيٌّ يَمۡشِی آخِذًا بِيَدِ الۡحَسَنِ وَالۡحُسَيۡنِ، وَفَاطِمَةُ تَمۡشِی مَعَهُمۡ، فَلَمَّا رَآهُمۡ مُقۡبِلِينَ مَدَّ يَدَهُ

إِلَى كِسَاءٍ كَانَ عَلَى الْمَنَامَةِ، فَبَسَطَهُ فَأَجْلَسَهُمْ عَلَيْهِ، وَأَخَذَ بِأَطْرَافِ الْكِسَاءِ الْأَرْبَعَةِ بِشِمَالِهِ، فَضَمَّهُ فَوْقَ رُءُ وسِهِمْ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ، فَقَال:اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ ایک پتھر کی ہانڈی لے کر آئیں جس میں سوپ تھا، انھوں نے اسے ایک پیالے میں نکالا اور نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمھارے ابن عم اور دونوں بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ نے کہا: جاؤ ان کو بلا کر لاؤ۔ وہ علیؓ کے پاس آئیں اور کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو اور آپ کے دونوں بیٹوں کو بلا رہے ہیں۔ ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ علیؓ حسن اور حسین کے ہاتھ تھامے ہوئے آئے اور فاطمہ ان کے پیچھے پیچھے ان کے ساتھ آئیں۔ جب آپ ﷺ نے انھیں آتے دیکھا تو اپنا ہاتھ چادر کی طرف بڑھایا جو بستر پر تھی، چادر کو آپ نے بچھا دیا اور سب کو اس پر بٹھالیا۔ پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے چادر کے چاروں کناروں کو پکڑا اور ان کے سروں پر ڈال دیا، پھر آپ نے اپنا داہنے ہاتھ سے اپنے رب کی طرف اشارہ کر کے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور کر دے اور انھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے۔ یہ دعا آپ نے تین بار فرمائی''۔

(5)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَال:بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، أَوْ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقُلْنَا:يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ الشَّيْءَ تَكْرَهُهُ، فَقَال:أَنَا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي هَؤُلَاءِ سَيَلْقَوْنَ مِنْ بَعْدِي تَطْرِيدًا، وَتَشْرِيدًا، حَتَّى يَجِيءَ قَوْمٌ مِنْ هَا هُنَا مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَأَصْحَابِ رَايَاتٍ سُودٍ، فَيَسْأَلُونَ الْحَقَّ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، ثُمَّ يَسْأَلُونَ الْحَقَّ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَيُقَاتِلُونَ، فَيُعْطَوْنَ مَا يُسْأَلُوا، فَلَا يَقْبَلُونَ حَتَّى يَدْفَعُونَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَئُوهَا جَوْرًا، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَأْتِهِمْ، وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران بنو ہاشم کے چند نوجوان آتے ہوئے دکھائی دیے۔ جب آپ ﷺ نے انھیں دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم اہل بیت کو اللہ نے دنیا کی بجائے آخرت کے لیے پسند کیا ہے، میرے بعد میرے یہ اہل بیت دھتکارے جائیں گے یہاں تک کہ ایک قوم مشرق سے آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ جھنڈے ہوں گے، وہ حق مانگیں گے لیکن ان کو حق نہیں دیا جائے گا۔ وہ دوبارہ حق کا مطالبہ کریں گے، پھر بھی نہیں دیا جائے گا۔ وہ یہ بات دو بار یا تین بار کہیں گے۔ پھر وہ جنگ کریں گے ۔ جنگ کے بعد انھیں حق دیا جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ اسے میرے اہل بیت کے ایک ایسے شخص کی

طرف منتقل کر دیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و ناانصافی سے بھری ہوگی۔ جو شخص وہ زمانہ پائے، اسے ان کے پاس لازماً آنا چاہئے خواہ اسے برف پر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے''۔

(6)عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُبَيْحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَجَلَسُوا نَاحِيَةً، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّكُمْ عَلَى خَيْرٍ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، فَجَلَّلَهُمْ بِهِ، وَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، سَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

''ام سلمہ کے غلام ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن صبیح اپنے دادا صبیح سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے، اتنے میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم آئے اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: آپ لوگ خیر پر ہیں۔ آپ کے اوپر اس وقت ایک خیبری چادر تھی، اسے آپ نے ان حضرات پر اڑھا دیا اور فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے میری صلح ہے جو تم سے صلح رکھے''۔

(7)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ. إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَنْ دَخَلَ غُفِرَ لَهُ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہو گیا اور میرے اہل بیت کی مثال بنو اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے جو اس میں داخل ہو گیا، اس کی مغفرت کر دی جائے گی''۔

(8)عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَهْلُ بَيْتِي فِيكُمْ كَسَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ، مَنْ دَخَلَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: تمھارے درمیان میرے اہل بیت، قوم نوح میں سفینۂ نوح جیسے ہیں، جو اس میں داخل ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا''۔

(9)جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى؟ قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى، وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا، خطبے میں آپ نے فرمایا: اے لوگو! ہم اہل بیت سے جس نے بغض رکھا، قیامت کے دن اس کا حشر یہودی کی حیثیت سے ہوگا۔ میں نے عرض

کیا: اے اللہ کے رسول! خواہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ چاہے روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے''۔

(10) عَنْ أَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ نَائِمٌ فِی التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَاب.

''ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، علی رضی اللہ عنہ اس وقت مٹی پر سو رہے تھے۔

(11) عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِعَلِیٍّ: أَبْشِرْ يَا عَلِیُّ، حَيَاتُکَ، وَمَوْتُکَ مَعِیَ.

''شراحیل بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا: اے علی! خوش ہو جاؤ، تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے''۔

(12) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَى يَقُول: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: أَقْضَانَا عَلِیٌّ، وَأُبَیٌّ أَقْرَؤُنَا.

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: ہمارے سب سے بڑے قاضی علیؓ ہیں اور سب سے بڑے قاری ابیؓ ہیں''۔

(13) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ أَيْمَنَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِرًا بَيْنَ رَغِيفَيْنِ. فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ؟ فَجَاءَتْهُ بِالطَّائِرِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ، يَأْكُلُ مَعِی مِنْ هَذَا الطَّائِرِ، فَجَاءَ عَلِیٌّ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُولٌ، وَإِنَّمَا دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفًا، فَتَبَقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّائِرِ شَيْئًا، ثُمَّ رَفَعَ يَدِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْكُلُ مَعِی مِنْ هَذَا الطَّائِرِ، فَجَاءَ عَلِیٌّ، فَارْتَفَعَ الصَّوْتُ بَيْنِی وَبَيْنَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَدْخِلْهُ مَنْ كَانَ، فَدَخَلَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالِی يَا رَبِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فَرَغَا.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام ایمن نے دو روٹیوں کے درمیان لپیٹ کر چند بھنے ہوئے پرندے بھیجے۔ آپ ﷺ جب گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے پوچھا: کیا تمھارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ کھانے کے لیے وہی پرندے لے کر آئیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اس وقت اپنے اس بندے کو بھیج دے جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ اس کے بعد علیؓ آئے۔ میں نے ان سے کہا: میرے اور ان کے درمیان کہا سنی ہوئی اور آواز بلند ہوگئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کون ہے، اسے اندر آنے دو۔ چنانچہ علیؓ اندر داخل ہوئے، انھیں دیکھ کر نبی ﷺ نے تین بار فرمایا: اے میرے رب! یہ مجھے بھی محبوب ہیں۔ اس کے بعد علیؓ نے

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر اس پرندے کا گوشت کھایا یہاں تک کہ دونوں اس کھانے سے فارغ ہوئے‘‘۔

(14)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَشَرِبَهُ، ثُمَّ مَسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتَاهُ أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ خَرَجَ عَلَيْنَا فِي الشِّتَاءِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الصَّيْفِ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا فِي الصَّيْفِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ الشِّتَاءِ، فَقَالَ أَبُو لَيْلَى: مَا فَطِنْتُ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِيهِ، فَأَتَى عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ الَّذِي صَنَعَ .فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَنِي وَأَنَا أَرْمَدُ، فَبَزَقَ فِي عَيْنِي، ثُمَّ قَالَ: افْتَحْ عَيْنَيْكَ ، فَفَتَحْتُهُمَا، فَمَا اشْتَكَيْتُهُمَا حَتَّى السَّاعَةِ، وَدَعَا لِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا حَتَّى يَوْمِي هَذَا .

’’عبدالرحمٰن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سخت گرمی میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کے بدن پر جاڑوں کے کپڑے تھے، ایک دن سخت سردی میں اس طرح تشریف لائے کہ ان کے بدن پر گرمی کے کپڑے تھے۔ انھوں نے پانی مانگا، اسے پیا اور پھر اپنی پیشانی سے پسینے پونچھے اور پھر اپنے گھر واپس گئے۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: اے ابا جان! آپ نے دیکھا: امیر المومنین نے یہ کیا کیا؟ ہمارے پاس جاڑے میں آئے تو ان کے جسم پر گرمی کے کپڑے تھے اور جب گرمی میں ہمارے پاس آئے تو ان کے جسم پر جاڑے کے کپڑے تھے۔ ابولیلی نے جواب دیا: میں اس بات کی حقیقت نہیں سمجھ سکا۔ پھر انھوں نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑا اور علیؓ کے پاس آئے۔ اور اس صورت حال کی وجہ معلوم کی۔ علیؓ رضی اللہ عنہ نے انھیں جواب دیا: مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی اور رسول اللہ ﷺ مجھے ایک جنگی مہم پر بھیج رہے تھے۔ آپ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا دیا اور فرمایا: اب اپنی آنکھیں کھولو، میں نے آنکھیں کھولیں تو اس میں پھر آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور آپ نے میرے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! ان سے گرمی اور سردی کے اثرات زائل کر دے، اس کے بعد سے آج تک مجھے گرمی اور سردی کا احساس بالکل نہیں ہوا‘‘۔

(15)عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ، فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا.

’’ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا۔ میں نے دیکھا کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے اللہ! علیؓ کا دیدار کرائے بغیر مجھے موت نہ دینا‘‘۔

(16)عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ وَلَا وِرَاثَةَ.

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر

میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر اب کوئی دوسری نبوت اور اس کی وراثت نہیں ہے“۔

(17)عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَدَدْتَ الْأَبْوَابَ كُلَّهَا، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ؟ قَالَ: مَا أَنَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ سَدَّهَا.

”مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے حکم دیا کہ علیؓ کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازے بند کر دیے جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ آپ نے علیؓ کے علاوہ باقی دروازے بند کر دیے؟ آپﷺ نے فرمایا: میں نے تمھارے دروازے بند نہیں کیے بلکہ ان کو خود اللہ نے بند کیا ہے“۔

(18)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي غُلَامٌ حَدَثُ السِّنِّ، وَلَا أُحْسِنُ أَقْضِي، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَسَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، قَالَ عَلِي: فَمَا عَيِيتُ بِقَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، حَتَّى جَلَسْتُ فِي مَجْلِسِي هَذَا.

”سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہﷺ نے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نوعمر ہوں، بہتر طریقے سے قضا کے فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ رسول اللہﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں کے درمیان رکھا اور فرمایا: اللہ تیرے دل کو ہدایت اور زبان کو ثبات واستحکام عطا کرے گا۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی دشواری پیش نہیں آئی یہاں تک کہ آج اس جگہ بیٹھا ہوں“۔

(19)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ قَالُوا: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: عرب کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہیں۔ آپﷺ نے جواب دیا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کے سردار ہیں“۔

(20)عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيكُمْ عَلَى الْمَنَابِرِ؟ قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَأَنَّى يُسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ يُحِبُّهُ؟ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحِبُّهُ.

”ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا تمھارے یہاں منبروں سے رسول اللہﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! بھلا رسول اللہﷺ کو کیسے گالی دی جا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا: کیا علی اور ان سے محبت کرنے والوں کو گالی نہیں دی جاتی؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہﷺ علیؓ سے محبت فرماتے تھے“۔

(21)عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلِيًّا أَمِيرًا عَلَى الْيَمَنِ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْجَبَلِ، فَقَالَ: إِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ فَالْتَقَوْا، وَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ مَا لَمْ يُصِيبُوا

مِثْلَهُ، وَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، فَدَعَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بُرَيْدَةَ، فَقَالَ :اغْتَنِمْهَا، فَأَخْبِرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا صَنَعَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ، وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى بَابِهِ. فَقَالُوا: مَا الْخَبَرُ يَا بُرَيْدَةُ، فَقُلْتُ: خَيْرٌ، فَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: مَا أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: جَارِيَةٌ أَخَذَهَا عَلِيٌّ مِنَ الْخُمُسِ، فَجِئْتُ لِأُخْبِرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: فَأَخْبِرْهُ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُهُ مِنْ عَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ الْكَلَامَ، فَخَرَجَ مُغْضَبًا، وَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصْ عَلِيًّا فَقَدِ انْتَقَصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي، وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ :﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾(آل عمران:34)،وَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِعَلِيٍّ أَكْثَرَ مِنَ الْجَارِيَةِ الَّتِي أَخَذَ، وَأَنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي؟ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالصُّحْبَةِ إِلَّا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيدًا قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ .

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر یمن بھیجا اور خالد بن ولید کو جبل بھیجا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر دونوں ایک ساتھ ہو جائیں تو لوگوں پر امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ دونوں ایک ساتھ جمع ہو گئے اور اتنا مالِ غنیمت ہاتھ آیا کہ اس سے پہلے اتنا مالِ غنیمت کبھی ہاتھ نہیں آیا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی۔ خالد بن ولید نے بریدہ کو بلایا اور کہا: غنیمت لے لو اور علیؓ نے جو کچھ کیا ہے، اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو دینا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ واپس آیا، مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ اپنی منزل میں تھے اور کچھ لوگ آپ کے دروازے پر بیٹھے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: بریدہ! محاذ جنگ کی کیا خبر ہے؟ انھوں نے بتایا کہ بہت بہتر ہے، اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ انھوں نے پوچھا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ انھوں نے بتایا کہ علیؓ نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی ہے، میں نبی اکرم ﷺ کو اسی بات کی اطلاع دینے آیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: بتا دو اور یہی چیز ان کو نبی ﷺ کی نگاہوں سے گرا دے گی۔ رسول اللہ ﷺ یہ ساری گفتگو سن رہے تھے۔ آپ غصے کی حالت میں باہر نکلے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علیؓ کی عیب چینی کرتے ہیں۔ جس نے علیؓ پر نکتہ چینی کی، اس نے مجھ پر نکتہ چینی کی، جو علیؓ سے جدا ہوا، وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔ میرے ہی خمیر سے ان کا خمیر اٹھایا گیا ہے، میں سیدنا ابراہیم کی مٹی سے پیدا کیا گیا ہوں اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:۔ آپ نے مزید فرمایا: اے بریدہ! کیا تمھیں معلوم نہیں، علیؓ کے پاس اس سے کہیں زیادہ لونڈیاں ہیں جو انھیں نے لی ہے۔ وہی میرے بعد تمھارے ولی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی صحبت کا واسطہ! آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں تا کہ میں نئے سرے سے اسلام پر بیعت کر سکوں۔ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں علیؓ سے اس کے بعد کبھی جدا نہیں ہوا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی''۔

(22)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَهُ لا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: علی رضی اللہ عنہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے۔ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملنے تک ساتھ ساتھ رہیں گے''۔

(23)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ، فَقَامَتْ بِحِذَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُقَابِلَةً، فَقَالَ:ادْنِي يَا فَاطِمَةُ ، فَدَنَتْ دَنْوَةً، ثُمَّ قَالَ:ادْنِي يَا فَاطِمَةُ ، فَدَنَتْ دَنْوَةً، ثُمَّ قَالَ :ادْنِي يَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عِمْرَانُ:فَرَأَيْتُ صُفْرَةً قَدْ ظَهَرَتْ عَلَى وَجْهِهَا، وَذَهَبَ الدَّمُ، فَبَسَطَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ تَرَاقِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ:اللّٰهُمَّ مُشْبِعَ الْجَوْعَةِ، وَقَاضِيَ الْحَاجَةِ، وَرَافِعَ الْوَضْعَةِ، لا تُجِعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ فَرَأَيْتُ صُفْرَةَ الْجُوعِ قَدْ ذَهَبَتْ عَنْ وَجْهِهَا، وَظَهَرَ الدَّمُ ثُمَّ سَأَلْتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ:مَا جُعْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَا عِمْرَانُ.

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دن بیٹھا تھا کہ اسی درمیان سیدہ فاطمہؓ آئیں اور نبی ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ! اور قریب آؤ۔ وہ آپ کے قریب آگئیں۔ آپ نے کہا: مزید قریب آؤ۔ وہ اور قریب آگئیں۔ یہاں تک کہ بالکل آپ کے سامنے پہنچ گئیں۔ عمران کہتے ہیں: میں نے فاطمہ کے چہرے پر پیلا پن دیکھا، خون کی سرخی غائب تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں پھیلائیں اور اپنی ہتھیلی ان کی ہنسلی کے درمیان رکھی، اوپر سر اٹھایا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو ہی بھوک کو مٹانے والا ہے، ضرورت پوری کرنے والا ہے اور گرتوں کو اٹھانے والا ہے، فاطمہ بنت محمد ﷺ کو بھوک کی تکلیف سے نجات دے دے۔ عمران کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے سے بھوک کا پیلا پن ختم ہوگیا اور خون کی سرخی لوٹ آئی۔ فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ اے عمران! اس دعا کے بعد مجھے کبھی بھوک کی تکلیف نہیں ہوئی''۔

(24)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْعَمَلَ، فَقَالَ:مَا أَلْفَيْتِهِ عِنْدَنَا ثُمَّ قَالَ:أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وَتُحَمِّدِينَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ، وتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ فاطمہؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خادم کا مطالبہ لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اس وقت کوئی خادم نہیں ہے۔ کیا میں خادم سے بہتر ایک وظیفہ تمھیں نہ بتادوں۔ تم جس وقت رات کو سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو ۳۳ / بار سبحان اللہ، ۳۳ / بار الحمد للہ اور ۳۴ / بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو''۔

(25)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ:فَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ، ثُمَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے بعد جنتی خواتین کی سردار فاطمہ اور خدیجہ ہیں، اس کے بعد آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(26)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، قَبَّلَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی سفر سے واپس آتے تھے تو اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ لیتے تھے''۔

(27)عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ:خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَصِيَّ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمِينَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.ثُمَّ قَالَ:يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَيُقَاتِلُ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ قَبَضَهُ اللَّهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا وَصِيُّ مُوسَى، وَعُرِجَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْفُرْقَانَ .وَاللَّهِ، مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَيْئًا يُصَرُّ لَهُ، وَمَا فِي بَيْتِ مَالِهِ إِلَّا سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأُمِّ كُلْثُومٍ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ قَوْلَ يُوسُفَ :﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾، ثُمَّ أَخَذَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ:أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الَّذِي أُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَدَّتَهُمْ وَوِلَايَتَهُمْ، فَقَالَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ (الشوری:23)

''ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا۔حمد وصلوۃ کے بعد آپ نے اوصیاء کے خاتم، خاتم الانبیاء کے وصی، صدیقین اور شہداء کے امین امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا: اے لوگو! تم سے ایک ایسے شخص جدا ہو گئے ہیں جن کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچے اور نہ بعد میں کوئی پہنچ سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ ان کو جہاد کا علم دیتے تھے، محاذ جنگ پر ان کے دائیں جبریل اور بائیں میکائیل ہوتے تھے اور وہ میدان جنگ سے فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔اللہ نے ان کی روح اسی رات قبض کی جس رات اس نے موسیٰ علیہ السلام کے وصی کی روح قبض کی تھی، ان

کی روح کو آسمان کی طرف اسی رات لے جایا گیا جس رات سیدنا عیسی ابن مریم کی روح کو لے جایا گیا تھا اور ان کی وفات کے لیے اسی رات کا انتخاب کیا گیا، جس رات قرآن نازل کیا گیا تھا۔ اللہ کی قسم! انھوں نے اپنے پیچھے سونا چاندی کچھ نہیں چھوڑا ہے، ان کے بیت المال میں صرف سات سو پچاس درہم تھے جو انھوں نے اپنے وظیفے سے پس انداز کر کے رکھے تھے تا کہ ام کلثوم کے لیے ایک خادم کا انتظام کر سکیں۔ اس کے بعد فرمایا: جو مجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے لیکن جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں حسن بن محمد ﷺ ہوں اور پھر انھوں نے قرآن مجید سے سیدنا یوسف علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾، اس کے بعد کتاب اللہ ہاتھ میں لے کر فرمایا: میں ابن بشیر ہوں، میں ابن نذیر ہوں، میں ابن نبی ہوں، میں ابن داعی الی اللہ ہوں، میں ابن سراج منیر ہوں اور میں اس نبی کا بیٹا ہوں جسے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا، میرا تعلق اس اہل بیت سے ہے جس سے اللہ نے گندگی دور کر دی ہے اور جسے صاف اور پاکیزہ بنا دیا ہے اور میں اس اہل بیت سے تعلق رکھتا ہوں جس کی محبت اور ولایت فرض ہے، اللہ تعالیٰ نے جس کے سلسلے میں محمد ﷺ پر یہ آیت: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ نازل فرمائی ہے''۔

(28) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبُ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فِيهِ أَكْوَابٌ كَعَدَدِ النُّجُومِ، وَسَعَةُ حَوْضِي مَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ.

''سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قیامت کے دن میرے حوض کے مالک ہوں گے۔ حوض کوثر پر اتنے پیالے ہوں گے جتنے آسمان میں تارے ہیں اور میرے حوض کی وسعت جابیہ اور صنعاء کے درمیان کی دوری جیسی ہوگی''۔

(29) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ صَاحِبُ رَايَةِ عَلِيٍّ، وَصَاحِبُ رَايَةِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کا علم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا، علیؓ کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد تھے اور وہی تمام غزوات میں مہاجرین کا علم اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے''۔

(30) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ كَنْزًا، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علیؓ! تمھارے لیے جنت میں خزانہ ہے، تم ذوقرنین ہو، ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ دیکھو، تمھارے لیے پہلی جائز ہے لیکن دوسری نہیں''۔

(31) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، أَنْتَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

’’ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ باری میری تھی اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے۔ اسی دن فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور ان سے پہلے علیؓ آئے تو ان سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم اور تمھارے ساتھی جنت میں ہوں گے اور تم اور تمھاری جماعت جنت میں ہوگی‘‘۔

(32)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

’’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جس سے تم جنگ کرو اور اس سے میری بھی صلح ہے جس سے تم صلح کرو‘‘۔

(33)عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلَسَ حُسَيْنًا عَلَى فَخِذِهِ، فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: هَذَا ابْنُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أُمَّتُكَ سَتَقْتُلُهُ بَعْدَكَ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ تُرْبَةَ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ بِتُرَابٍ مِنْ تُرَابِ الطَّفِّ.

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے حسینؓ کو اپنی ران پر بٹھایا، اسی وقت جبریل آگئے اور پوچھا: کیا یہ آپ کا بیٹا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، انھوں نے کہا: آپ کے بعد جلد ہی آپ کی امت اسے قتل کر دے گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھوں میں آنسو آگئے۔ جبریل نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی مٹی آپ کو دکھا دوں جہاں اسے قتل کیا جائے گا۔ آپ نے کہا: دکھا دیں۔ پھر جبریل نے طف کی مٹی لا کر آپ کو دکھائی‘‘۔

(34)عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ حَسَنًا، فَأَحِبَّهُ.

’’سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بار دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو گود میں لیے ہوئے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں: اے اللہ! میں حسنؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما‘‘

(35)عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ حَسَنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ، وَأُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ.

’’سعید بن زید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار حسنؓ کو گود میں اٹھایا اور دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے‘‘۔

(36)عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاكَ، فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنُ فَإِنَّ لَهُ ثَبَاتِي، وَسُؤْدَدِي، وَأَمَّا حُسَيْنُ فَإِنَّ لَهُ حَزَامَتِي، وَجُودِي.

''ابورافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوگئی، فاطمہ رضی اللہ عنہا حسن اور حسین کو لے کر آئیں اور عرض کیا: یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، ان کو کسی چیز کی وراثت عطا فرما دیں۔ آپ نے فاطمہ سے کہا: حسن کے لیے میرا ثبات اور سیادت ہے اور حسین کے لیے میرا حزم اور میری سخاوت ہے''۔

(37)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(38)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ بَالَ عَلَى بَطْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبُوا لِيَأْخُذُوهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزْرِمُوا ابْنِي، أَوْ: لَا تَسْتَعْجِلُوهُ، فَتَرَكُوهُ حَتَّى قَضَى بَوْلَهُ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حسنؓ یا حسینؓ نے نبی اکرم ﷺ کے پیٹ پر پیشاب کر دیا، لوگ دوڑے انھیں پکڑنے کے لیے، نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بیٹے کو مت جھڑکو یا آپ نے یہ فرمایا: جلدی نہ کرو اسے رہنے دو تا کہ مکمل پیشاب کر لے، پھر آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا''۔

(39)عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں''۔

(40)عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ، وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ.

''عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش الٰہی کی بالی ہیں لیکن وہ اس سے لٹکے ہوئے نہیں ہوں گے''۔

أربعین فی فضائل أهل بیت من کتاب:
المستدرک علی الصحیحین للحاکم

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیْم

(1)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الطُّوسِيَّ يَقُول:سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُول:مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

''محمد بن منصور طوسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل جس کثرت سے حدیث میں بیان ہوئے ہیں، ان کے علاوہ کسی دوسرے صحابی کے بیان نہیں ہوئے''۔

(2)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمْنَ، فَقَال: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْت، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ:أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ،كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى،وَعِتْرَتِي،فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ،وَأَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ،ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

''زید بن ارقم بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے غدیر خم پر قیام کیا، آپ نے وہاں جھاڑ ولھگانے کا حکم دیا اور پھر فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ مجھے بلایا جائے گا اور اس بلاوے پر میں لبیک کہوں گا۔ میں نے تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں، ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت۔ دیکھنا ہے کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو، دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آنے تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں، اے اللہ! تو بھی اس سے سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے''۔

(3)عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَال:غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ، فَقَال:يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْت:بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .

''بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یمن کی طرف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت

کی۔ جنگ کے دوران میں نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سختی دیکھی تو جب واپد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں تمام مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان سے قریب نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(4)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْلَمَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ .

''محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر میں اسلام لائے''۔

(5)عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نُبِّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو پیر کے دن منصب نبوت سے سرفراز کیا گیا اور منگل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا''۔

(6)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ عَادَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَكْوَى لَهُ أَشْكَاهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَكْوَاكَ هَذِهِ، فَقَالَ: لَكِنِّي وَاللَّهِ مَا تَخَوَّفْتُ عَلَى نَفْسِي مِنْهُ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ، يَقُولُ :إِنَّكَ سَتُضْرَبُ ضَرْبَةً هَا هُنَا وَضَرْبَةً هَا هُنَا -وَأَشَارَ إِلَى صُدْغَيْهِ -فَيَسِيلُ دَمُهَا حَتَّى تَخْتَضِبَ لِحْيَتُكَ، وَيَكُونُ صَاحِبُهَا أَشْقَاهَا، كَمَا كَانَ عَاقِرُ النَّاقَةِ أَشْقَى ثَمُودَ .

''زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ابوسنان دولی نے ان سے بیان کیا کہ میں نے علی کی ان کی سخت تکلیف والی آخری بیماری میں عیادت کی۔ میں نے ان سے عرض کیا: امیرالمومنین! اس تکلیف کو دیکھ کر مجھے سخت اندیشہ ہو رہا ہے۔ علی نے فرمایا: لیکن مجھے اپنی ذات کا کوئی خوف نہیں ہے۔ کیوں کہ صادق ومصدوق ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے کہ تمھیں یہاں یہاں کاری ضرب لگائی جائے گی۔ آپ نے اپنی دونوں کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا۔ خون بہے گا یہاں تک کہ اس سے تمھاری داڑھی تر ہو جائے گی۔ تمھارا قاتل اسی طرح ایک انتہائی شقی انسان ہوگا جس طرح اونٹنی کی کوچ کاٹنے والا قوم ثمود کا شقی ترین آدمی تھا''۔

(7)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ (آل عمران:144) وَاللَّهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ، وَاللَّهِ لَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخُوهُ وَوَلِيُّهُ، وَابْنُ

عَمِّهِ وَوَارِثُ عَلْمِهِ، فَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر نبی وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں واپس ہو جاؤ گے''، اللہ کی قسم! ہم الٹے پاؤں واپس نہ ہوں گے جب کہ اللہ نے ہمیں ہدایت عطا فرمادی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر نبی کی وفات ہو جائے یا وہ شہید کر دیے جائیں تو مرتے دم تک ہم بھی اسی چیز کے لیے قتال کریں گے جس کے لیے نبی ﷺ نے قتال کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان کا بھائی ہوں، ولی ہوں، ابن عم ہوں، ان کے علم کا وارث ہوں تو بھلا مجھ سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے''

(8) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِي: مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہو گیا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہو گیا''۔

(9) عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَال: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَال: أَتْرُكُكُمْ كَمَا تَرَكَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَال: إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِيكُمْ خَيْرًا يُوَلِّ عَلَيْكُمْ خِيَارَكُمْ قَالَ عَلِي: فَعَلِمَ اللَّهُ فِينَا خَيْرًا فَوَلَّى عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

''صعصعہ بن صوحان بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ابن ملجم نے خنجر مارا تو انھوں نے ہمارے سامنے ایک خطبہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: امیر المومنین! ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ بنا دیں۔ آپ نے فرمایا: میں اسی حال میں تمھیں چھوڑوں گا جس حال میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑا تھا۔ اگر اللہ تمھارے اندر بھلائی دیکھے گا تو کسی بھلے شخص کو تمھارا خلیفہ بنا دے گا۔ اللہ نے ہمارے درمیان بھلائی دیکھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا خلیفہ بنا دیا''۔

(10) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِي قَال: رَأَيْتُ قَاتِلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُحَرَّقُ بِالنَّارِ فِي أَصْحَابِ الرَّمَّاحِ .

''ابو اسحاق ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ علی بن ابی طالب کے قاتل کو نیزے والوں میں آگ سے جلایا جا رہا ہے''۔

(11) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنْ وَلَّيْتُمُوهَا أَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا، رَاغِبٌ فِي الْآخِرَةِ، وَفِي جِسْمِهِ ضَعْفٌ، وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرُ فَقَوِيٌّ أَمِينٌ، لا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا فَهَادٍ مُهْتَدٍ، يُقِيمُكُمْ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم منصب خلافت ابوبکر کے حوالے کردو تو وہ دنیا سے کنارہ کش اور آخرت کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اور ان کے بدن میں کمزوری ہے، اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو یہ منصب دے دو تو وہ طاقت ور اور امین ہیں، اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اگر تم علی کو اپنا رہنما بنالو تو وہ ہدایت یافتہ اور راہ ہدایت دکھانے والے ہیں، وہ تمھیں صراط مستقیم پر گامزن رکھیں گے''۔

(12)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھنا ایک طرح کی عبادت ہے''۔

(13)عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ، أَوَّلُكُمْ إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے پہلے حوض کوثر پر وہ آئے گا جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں''۔

(14)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ بات کیا کرتے تھے کہ مدینہ والوں میں سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(15)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّكُمْ يَتَوَلَّانِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَقَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: أَيَتَوَلَّانِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَقَالَ: لَا، حَتَّى مَرَّ عَلَى أَكْثَرِهِمْ، فَقَالَ عَلِي: أَنَا أَتَوَلَّاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں مجھے دوست بنائے گا۔ آپ نے ہر شخص سے فرداً فرداً یہی سوال کیا، ہر ایک نے نفی میں جواب دیا یہاں تک کہ جب آپ اکثر لوگوں سے یہی سوال پوچھ چکے تو علی بن ابی طالب نے کہا: میں دنیا اور آخرت میں آپ کو دوست بناؤں گا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم ہی دنیا اور آخرت میں میرے ولی ہو''۔

(16)عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ

عَصَاکَ فَقَدْ عَصَانِی.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس میں میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس نے تمھاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمھاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی''۔

(17)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور میری بھی اس سے صلح ہے جو تم سے صلح کرے''۔

(18)عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لا يَبْغَضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا، اللہ اسے جہنم میں ڈال دے گا''۔

(19)عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكٌ، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَیَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِی أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاء أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا، اس سے پہلے وہ زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اللہ سے اجازت طلب کی مجھ سے سلام کرے اور مجھے یہ بشارت دے کہ فاطمہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(20) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ سفر کے لیے روانہ ہوتے تو سب سے آخر میں فاطمہ سے ملتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے''۔

(21)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَهُوَ فِی مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِی سَيِّدَةَ نِسَاء الْعَالَمِينَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاء الْمُؤْمِنِينَ؟

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، فرمایا:

اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم اس امت کی خواتین اور اہل ایمان کی عورتوں کی سردار ہو''۔

(22)عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَت:اجْتَمَعَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ فِي الْحِجرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ:يَا بُنَيَّةُ اسْكُنِي،ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَيْهُمُ الْمَسْجِدَ فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ، ثُمَّ نَكَّسُوا، فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَرَمَى بِهَا نَحْوَهُمْ، ثُمَّ قَالَ:شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا أَصَابَ رَجُلًا مِنْهُمْ إِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ .

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کے مشرکین مقام حجر پر جمع ہوئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹی! پرسکون رہو،اس کے بعد آپ باہر نکلے،ان کے پاس مسجد میں داخل ہوئے ،انھوں نے سر اٹھایا لیکن پھر نیچے کرلیا۔آپ نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور ان کی طرف یہ کہتے ہوئے پھینکا: چہرے بگڑ جائیں ۔ چنانچہ جس جس آدمی تک اس دن وہ مٹی پہنچی ، ان میں سے ہر ایک بدر میں مارا گیا''۔

(23)عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسُئِلَت:أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَت:فَاطِمَةُ قِيلَ:فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَت:زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ صَوَّامًا قَوَّامًا .

''جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ پیارا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ۔ پوچھا گیا کہ مردوں میں کون؟ فرمایا: فاطمہ کے شوہر اور میں تو ان کو بہ کثرت نفلی روزے رکھنے والا اور تہجد گزار ہی جانتی ہوں''۔

(24)عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَرْبَعٌ:مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ .

''قتادہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواتین عالم میں صرف چار مریم بنت عمران، آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد تمھارے لیے کافی ہیں''۔

(25)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُولُ:الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33) .

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو برابر چھ ماہ تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے گزرتے رہے اور یہ فرماتے: اے اہل بیت! نماز۔ اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(26)عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَت:مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَأَخَذَ بِيَدِهَا فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ .

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بات چیت کرنے میں میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی مشابہت کسی میں بھی نہیں دیکھی۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے، بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھا لیتے۔اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے استقبال میں کھڑی ہو جاتیں اور آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتی تھیں''۔

(27)عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنَبِّهٍ الثَّقَفِي قَالَ:جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْتَبِقَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ .

''یعلی بن منبہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حسن اور حسین دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے دونوں کو سینے سے لگا لیا اور فرمایا: اولاد انسان کو بخیل، بزدل اور غم زدہ بنا دیتی ہے''۔

(28)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:لَقَدْ حَجَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ حَجَّةً مَاشِيًا، وَإِنَّ النَّجَائِبَ لَتُقَادُ مَعَهُ .

''عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے پچیس حج پیدل چل کر کیے اور عمدہ قسم کے اونٹ ان کے ساتھ ہانکے جاتے تھے''۔

(29)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:لَا أَزَالُ أُحِبُّ هَذَا الرَّجُلَ بَعْدَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مَا يَصْنَعُ، رَأَيْتُ الْحَسَنَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں برابر ان صاحب سے محبت کرتا رہا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا ان کے ساتھ خاص سلوک دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حسن نبی اکرم ﷺ کی گود میں ہیں، نبی ﷺ کی داڑھی سے کھیل رہے ہیں اور نبی ﷺ اپنی زبان ان کے منہ میں داخل کر رہے ہیں اور یہ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(30)عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَدْ سَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَحِقَهُ وَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَيِّدٌ.

''سعید بن ابی سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ وہاں سے حسین بن علی بن ابی طالب گزرے، انھوں نے سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ ابو ہریرہ کو ان کے آنے کا علم نہیں ہو سکا۔ ہم نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ حسن بن علی تھے جنھوں نے ہمیں سلام کیا تھا۔ یہ سن کو ابو ہریرہ تیزی سے آگے بڑھے اور ان سے مل کر کہا: اے میرے سردار! آپ پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حسین سید ہیں''۔

(31)أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ حَسَنًا وَضَمَّهُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِي: إِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ فَمَا ذَنْبِي؟

''عروہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کو بوسہ دیا اور ان کو سینے سے لگا لیا اور آپ انھیں سونگھنے لگے۔ آپ کے پاس ایک انصاری بیٹھے تھے، انھوں نے بتایا کہ میرا ایک بیٹا ہے جو اب بالغ ہو چکا ہے، میں نے کبھی اسے بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے''؟

(32)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْمِلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ حسن بن علی کو اپنی گردن پر سوار کیے تشریف لائے۔ ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: بچے! کس قدر بہترین سواری ہے جس پر تو سوار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کتنا اچھا ہے''۔

(33)عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: إِنِّي لَشَاهِدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَرَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَيَطْعَنُ فِي عُنُقِهِ وَيَقُولُ: تَقَدَّمْ فَلَوْلَا أَنَّهَا سُنَّةٌ مَا قَدَّمْتُكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَتَنْفُسُونَ عَلَى ابْنِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْبَةٍ تَدْفِنُونَهُ فِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

''سالم بن ابی حفصہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حازم کو یہ بیان کرتے سنا: جس دن حسن بن علی کی وفات ہوئی، اس

دن میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ حسین بن علی ،سعید بن عاص کی گردن میں کچوکے لگاتے ہوئے کہہ رہے ہیں، آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ، اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمھیں آگے نماز کے کبھی نہیں بڑھاتا۔ ان کے درمیان کچھ ناراضگی تھی۔ کیا تم اپنے نبی کے بیٹے کی اس مٹی کے سلسلے میں ایک دوسرے سے سبقت کررہے ہو جس میں ان کی تدفین ہونی ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جوان دونوں (حسن اور حسین) سے محبت کرتا ہے، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جوان دونوں سے بغض رکھتا ہے، وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے''۔

(34)عَنْ أَبِی بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِى:إِنَّ ابْنِی هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ.

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کے لیے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(35)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَهُوَ يَقُول:اللَّهُمَّ إِنِّی أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ دعا کررہے ہیں کہ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(36)عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَت:قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ فِی حِجْرِهِ:إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَخْبَرَنِی:إِنَّ أُمَّتِی تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ .

''ام فضل بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس وقت حسین آپ کی گود میں تھے، جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت حسین کو قتل کرے گی''۔

(37)عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِی أُذُنِ الْحُسَيْنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

''عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ جس وقت فاطمہ کے یہاں حسین کی ولادت ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے ان کے کان میں اذان دی''۔

(38)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:مَا رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَّا فَاضَتْ عَيْنِی دُمُوعًا،وَذَاكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَوَجَدَنِی فِی الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِی وَاتَّكَأَ عَلَی، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ سُوقَ بَنِی قَيْنُقَاعَ،قَال:وَمَا كَلَّمَنِی،فَطَافَ وَنَظَر،ثُمَّ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ،

وَاحْتَبَى، وَقَالَ لِي: ادْعُ لِي لَكَاعِ، فَأَتَى حُسَيْنٌ يَشْتَدُّ حَتَّى وَقَعَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ فَمَ الْحُسَيْنِ فَيَدْخُلُ فَاهُ فِي فِيهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا، میرے آنسو گرنے لگے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر نکلے، مجھے مسجد میں پایا تو میرے ہاتھ پکڑ لیے اور میرے اوپر ٹیک لگا لیا۔ میں آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع کے بازار میں آئے۔ مجھ سے کوئی بات نہیں کی، ادھر ادھر گھومے، دیکھا بھالا، پھر واپس آ گئے، میں بھی آپ کے ساتھ واپس لوٹ آیا۔ آپ گوٹ مار کر مسجد میں بیٹھ گئے اور مجھ سے کہا: چھوٹے بچے کو میرے پاس بلاؤ، اتنے میں حسین دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے، پھر انھوں نے اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی میں داخل کیا۔ رسول اللہ ﷺ حسین کا منہ کھولتے اور ان کے منہ پر اپنا منہ رکھتے اور یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(39) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِينَ أَلْفًا، وَإِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا وَسَبْعِينَ أَلْفًا.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو وحی بھیجی کہ میں یحیٰ بن زکریا کے بدلے ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا اور میں آپ کی بیٹی کے صاحب زادے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار لوگوں کو قتل کروں گا''۔

(40) عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامُ الْقَوْمِ وَحُسَيْنٌ مَعَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً، وَهَا هُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ، وَالْأُخْرَى تَحْتَ ذَقْنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ يُقَبِّلُهُ، فَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ.

''یعلی عامری بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہونے کے لیے نکلے جس کی انھیں دعوت دی گئی تھی، حسین راستے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظر آئے، آپ ﷺ تیزی سے آگے بڑھے اور اپنا ہاتھ پھیلایا، بچہ ادھر سے ادھر بھاگنے لگا، رسول اللہ ﷺ اسے ہنسانے لگے اور آخر اسے پکڑ لیا، ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگایا اور دوسرا ہاتھ اس کی گدی کے نیچے اور پھر اس پر جھک گئے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ اسے بوسہ دیا اور فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اسے محبوب رکھے گا جو حسین سے محبت کرے گا، حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: الكشف والبيان فى تفسير القرآن للثعلبى

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيْم

(1)قَـالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ:﴿اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾(الفاتحة:٦)عن أبی بريدة فی قول الله تعالی:اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ قال:صراط محمد صلّی الله عليه وسلّم وآله (عليهم السلام).

''اللہ نے ارشادفرمایا:''اهدِنَـــا الصِّرَاطَ المُستَقِيْم'' (الفاتحة:٦) ''ہم کوسیدھے رستے پر چلا۔''بریدہ رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد:''اهـدِنَــــا الصِّرَاطَ المُستَقِيْم '' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے محمدﷺ اورآل محمد علیہم السلام کا راستہ مراد ہے''۔

(2)قَـالَ الـلّٰـهُ تَـعَـالـیٰ:﴿وَمِـنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِی نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللَّهِ﴾(البقرة:٢٠٧).قال ابن عبّـاس:نـزلـت فـی علی بن أبی طالب حين هرب النبیّ صلّی الله عليه وسلّم من المشركين إلی الغار مع أبی بكر الصديق ونام علیّ علی فراش النبیّ صلّی الله عليه وسلّم.

''اللہ نے ارشادفرمایا:''وَمِـنَ الـنَّـاسِ مَـن يَشْـرِیْ نَـفْسَـــهُ ابْتِـغَـاء مَـرْضَـاتِ اللّـهِ وَاللّـهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ'' (البـقـرة:٢٠٧)'' اورکوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان بیچ ڈالتا ہےاوراللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔''ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرمﷺ مشرکین سے بھاگ کرابوبکرؓ کے ساتھ غار میں چھپ گئے تھےاورعلی رضی اللہ عنہ رسول اللہﷺ کے بستر پرسو گئے تھے''۔

(3)قَـالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ:﴿اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ ما فِی السَّماواتِ وَما فِی الْأَرْضِ.........﴾.(البـقـرة:٢٥٥). قال النبیّ صلّی الله عليه وسلّم:ما قرأت هذه الآية فی دار إلّا هجره الشيـطـان ثـلاثة أيـام أو قـال ثـلاثين يوما ولا يدخله ساحر ولا ساحرة أربعين ليلة .يا علی علّم ولدک وأهلک وجيرانک فما نزلت آية أعظم منها.

''اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:﴿اللَّهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ لَهُ ما فِی السَّماواتِ وَما فِی الْأَرْضِ...............﴾. ''اللہ کے سوا کوئی معبودنہیں،وہ زندہ ہےاورسب کوسنبھالنے والا ہے،اسے نہ اونگھ آتی ہےاور نہ نیند،آسمانوں اورزمین میں جو کچھ ہے،سب اسی کا ہے''۔ نبیﷺ نے فرمایا:جب بھی میں نے یہ آیت کسی گھر میں پڑھی تو تین دنوں یاتیس دنوں کے اندراندرشیطان اس گھر سے بھاگ کھڑا ہوا،کوئی جادوگراور جادوگرنی اس میں چالیس دنوں تک داخل نہیں ہوسکتے ۔اے علی!تم یہ آیت اپنی اولاد،اپنے اہل وعیال اوراپنے پڑوسیوں کوسکھادو۔قرآن میں اس سے عظیم کوئی آیت

نازل ہی نہیں ہوئی''۔

(4)قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ ما كَسَبْتُمْ﴾(البقرة:۲٦۷).عن محمد بن الراضبی قال:مرّ إبراهيم النخعي على امرأة من مزاد وهي تغزل على بابها فقال:يا أم بكر أما كبرت أما آن لک أن تلقي هذا، قالت:كيف ألقيه وقد سمعت عليّا (رضي الله عنه) يقول:إنّه من طيّبات الرزق.

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''اے ایمان والو!اپنی پاکیزہ اور حلال کمائی میں سے خرچ کرو''۔محمد بن راضی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابراہیم نخعی کا گزر ایک ایسی عورت کے پاس سے ہوا جس کا تعلق قبیلہ مزاد سے تھا،وہ اپنے دراوزے پر بیٹھی سوت کات رہی تھی۔ابراہیم نے کہا:اے ام بکر!کیا اب تم بوڑھی نہیں ہوگئیں،اب مناسب یہ ہے کہ اسے کسی ایک طرف اٹھا کر رکھ دو۔اس عورت نے جواب دیا:میں اسے کیسے پھینک دوں جب کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سوت کا تنا پاکیزہ روزیوں میں سے ایک ہے''۔

(5)قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ......﴾(البقرة:۲۷۳).عن ابن عباس قال:لما أنزل الله عزّ وجلّ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الآية، بعث عبد الرحمن بن عوف بدنانير كثيرة إلى أصحاب الصفة حتّى أغناهم، وبعث عليّ بن أبي طالب رضي الله عنه في جوف الليل بوسق من تمر -والوسق ستون صاعا -وكان أحب الصدقتين إلى الله عزّ وجلّ صدقة عليّ رضي الله عنه فأنزل الله فيهما الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ الآية، فعني بالنهار عَلانِيَةً صدقة عبد الرحمن بن عوف وبِاللَّيْلِ ... سِرًّا صدقة عليّ رضي الله عنه.

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:صدقہ ان فقراء کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں محصور ہوگئے ہیں۔۔۔''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: نازل فرمائی تو عبدالرحمٰن بن عوف نے بہت سے دینار اصحاب صفہ کے لیے بھیجے یہاں تک کہ انھیں بے نیاز کردیا اور سیدنا علی بن ابی طالب نے آدھی رات کو ایک وسق کھجور (ساٹھ صاع) بھیجا، دونوں صدقات میں علی کا صدقہ اللہ کو زیادہ پسند تھا۔اللہ نے دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل کی۔دن میں اعلان کر کے صدقہ دینے سے مراد عبدالرحمٰن بن عوف کا صدقہ ہے اور رات میں پوشیدہ طور پر صدقہ دینے سے مراد علی رضی اللہ عنہ کا صدقہ دینا ہے''۔

(6)قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلانِيَةً﴾(البقرة:۲۷۴).عن ابن عباس قال:كان عند عليّ بن أبي طالب -كرّم الله وجهه -أربعة دراهم لا يملک غيرها، فتصدق بدرهم سرّا، ودرهم علانيّة، ودرهم ليلا ودرهم نهارا، فنزلت الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ الآية .

''اللہ نے ارشاد فرمایا:''جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں''۔''ابن

عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ کے پاس چار درہم تھے، جس کے وہ تنہا مالک تھے۔ ان میں سے ایک درم انھوں نے خفیہ، دوسرا اعلانیہ، تیسرا رات میں اور چوتھا دن میں صدقہ کر دیا۔ اس پر یہ آیت: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلانِيَةً ﴾ نازل ہوئی۔

(7)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْراهِيمَ وَآلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمِينَ ﴾(آل عمران: ٣٣). عن أبى وائل، قال :قرأت فى مصحف عبد الله بن مسعود :إِنَّ اللَّهَ اصْطَفى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْراهِيمَ وَآلَ عِمْرانَ وَآلَ مُحَمَّدعَلَى الْعالَمِين.

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو سارے عالم میں منتخب فرمایا ہے''۔ ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں یہ آیت اس طرح پڑھی ہے: اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم، آل عمران اور آل محمد ﷺ کو سارے عالم میں منتخب فرمایا ہے''۔

(8)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْها قالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُها أُنْثى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِما وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثى وَإِنِّي سَمَّيْتُها مَرْيَمَ﴾(آل عمران: ٣٦). أبى هريرة إن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال: حسبک من نساء العالمين أربع: مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد.

''اللہ نے ارشاد فرمایا:''جب اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ اُن کے ہاں پیدا ہوا تھا اللہ کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ رب میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کیلئے) لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتوان) نہیں ہوتا، اور اس کا نام مریم رکھا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تمام عورتوں میں تمھارے لیے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی، خدیجہ بنت خویلدؓ اور فاطمہ بنت محمد ﷺ کافی ہیں''۔

(9)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿كُلَّما دَخَلَ عَلَيْها زَكَرِيَّا الْمِحْرابَ وَجَدَ عِنْدَها رِزْقاً قالَ يا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هذا قالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ﴾(آل عمران: ٣٧). عن جابر بن عبد الله: أنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أقام أيّاما لم يطعم طعاما، حتى شقّ ذلک عليه فطاف فى منازل أزواجه، فلم يصب فى بيت أحد منهنّ شيئا، فأتى فاطمة رضى الله عنها فقال: يا بنيّة هل عندک شىء آكل فإنّى جائع؟ فقالت: لا والله بأبى أنت وأمّى، فلمّا خرج رسول الله صلّى الله عليه وسلّم من عندها، بعثت إليها جارة لها برغيفين وبضعة لحم، فأخذته منها ووضعته فى جفنة وغطّت عليه وقالت: لأوثرنّ بها رسول الله صلّى الله عليه وسلّم على نفسى ومن عندى، وكانوا جميعا محتاجين إلى شبعة من طعام، فبعثت حسنا

وحسينا إلى جدّهما رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، فرجع إليها، فقالت: بأبى أنت وأمّى يا رسول الله قد أتانا الله بشيء فخبّأته لک، قال :فهلمّى به ، فأتى به فكشف عن الجفنة فإذا هى مملوء ة خبزا ولحما، فلمّا نظرت إليه بهتت وعرفت أنّها من بركة الله، فحمدت الله تعالى وصلّت على نبيّه،فقال (عليه السلام):من أين لک هذا يا بنيّة؟ قالت:هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ، فحمد رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وقال:الحمد لله الذى جعلک شبيهة بسيّدة نساء بنى إسرائيل، فإنّها كانت يرزقها الله رزقا حسنا فسئلت عنه قالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ بِغَيْرِ حِسابٍ)فبعث رسول الله صلّى الله عليه وسلّم إلى على رضى الله عنه، ثم أكل رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وعلى وفاطمة والحسن والحسين وجميع أزواج النبى صلّى الله عليه وسلّم وأهل بيته جميعا حتى شبعوا .قالت فاطمة :وبقيت الجفنة كما هى فأوسعت منها على جميع جيرانى فجعل الله فيها بركة وخيرا .

''اللہ نے ارشاد فرمایا:''حضرت زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اُس کے پاس جاتے تو اُس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریمؑ سے) پوچھنے لگے کہ مریمؑ یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ بولیں کہ اللہ کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ۔''

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ کئی دنوں تک بھوکے رہے کوئی کھانا دستیاب نہیں ہوا۔آپ کی بھوک جب شدت اختیار کرگئی تو ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے یہاں تشریف لت گئے لیکن ان کے پاس بھی کچھ نہیں ملا۔آخر میں فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے اور پوچھا: بیٹی کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ مجھے شدت سے بھوک لگی ہے۔فاطمہؓ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! کچھ نہیں ہے۔جب آپ فاطمہؓ کے گھر سے واپس چلے آئے تو تھوڑی دیر بعد فاطمہؓ کی ایک پڑوس نے دو روٹیاں اور گوشت کی چند بوٹیاں ہدیہ میں بھیجیں۔فاطمہؓ نے اسے لے کر اپنے ایک بڑے برتن میں اسے رکھ لیا اور کہا: بھوکے ہونے کے باوجود میں اپنی ذات اور اپنے گھر کے افراد پر اس کھانے کو رسول ﷺ کے لیے ترجیح دوں گی۔انھوں نے حسنؓ اور حسینؓ کو نبی اکرم ﷺ کو بلانے بھیجا۔آپ ان کے ساتھ واپس آئے۔فاطمہؓ نے اللہ کے نبی کے لیے اسے کھولا۔دیکھا تو وہ روٹیوں اور گوشت سے بھرا ہوا تھا۔اسے دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گئی اور مجھے احساس ہوا کہ اللہ نے اس میں برکت عطا کی ہے۔نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: بیٹی یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا: ابا جان! اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔یہ سن کر آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔اور پھر فرمایا: تم حمد وشکر اس اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے بنو اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی طرح بنا دیا ہے۔ان کے پاس جب جب اللہ رزق بھیجتا اور ان سے سوال کیا جاتا تو یہی جواب دیتی تھیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو

بلوایا پھر آپ اور آپ کے اہل بیت نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ کھانا جوں کا توں باقی رہا۔ پھر فاطمہؓ نے وہ کھانا اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا اور اللہ نے اس میں خوب برکت عطا فرمائی''۔

(10)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران: ۱۰۳)عن جعفر بن محمد قال: نحن حبل الله الذى قال الله تعالىٰ: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلا تَفَرَّقُوا﴾.

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی رسی کو ایک ساتھ مل کر مضبوطی سے تھام لو اور باہم تفرقہ بازی نہ کرو''۔ جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم ہی اللہ کی وہ رسی ہیں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ''اللہ کی رسی کو ایک ساتھ مل کر مضبوطی سے تھام لو اور باہم تفرقہ بازی نہ کرو''۔

(11)عن أبى سعيد الخدرى قال: سمعت النبى ﷺ يقول: يا ايها الناس انى قد تركت فيكم خليفتين ان أخذتم بهما لن تضلوا بعدى: أحدهما أكبر من الآخر: كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الأرض، وعترتى أهل بيتى وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں میں تمھارے درمیان اپنے دو جانشین چھوڑ رہا ہوں، اگر تم ان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، دونوں میں سے ایک دوسرے سے عظیم ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے''۔

(12)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُداوِلُها بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (آل عمران: ۱۴۰). قال أنس بن مالك: أتى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يومئذ بعلى بن أبى طالب كرم الله وجهه وعليه نيف وسبعون جراحة من طعنة وضربة ورمية، فجعل رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يمسحها وهى تلتئم بإذن الله كأن لم تكن.

''اللہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو اُن لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم اُن کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو متمیز کر دے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس اس حال میں لایا گیا کہ ان کے اوپر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر سے زیادہ زخم تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان زخموں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور وہ اللہ کے حکم سے اس طرح بھرتے گئے کہ جیسے کوئی زخم لگا ہی نہ ہو''۔

(13)قال ابن عباس، وقال السدى، وعتبة بن حكيم، وثابت بن عبد الله: إنما يعنى بقوله وَالَّذِينَ

آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ الآية.على بن أبى طالب (رضى الله عنه) مرّ به سائل وهو راكع فى المسجد وأعطاه خاتمه.

''ابن عباس بیان کررتے ہیں،سدی نے بھی کہا،عتبہ بن حکیم اور ثابت بن عبداللہ کا بھی یہی قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:﴿﴾ سے علی بن ابی طالب مراد ہیں۔ان کے پاس سے ایک سائل گزرا وہ مسجد میں حالت رکوع میں تھے،انھوں نے اسی حال میں سائل کو اپنی انگوٹھی نکال کردے دی''۔

(14)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ:﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرِينَ وَالْأَنْصار﴾(التوبة: ١٠٠).عن عبّاد بن عبد الله قال:سمعت عليّا يقول:أنا عبد الله وأخو رسوله وأنا الصديق الأكبر لا يقولها بعدى إلّا كذاب مفتر، صلّيت قبل الناس بسبع سنين .

'' اللہ نے ارشادفرمایا:''جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے(ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی۔''

عباس بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علیؑ فرمارہے تھے:میں اللہ کا بندہ،اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں۔میرے بعدان اوصاف کا دعویٰ کوئی جھوٹا اورافتراپرداز ہی کرسکتا ہے۔میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی ہے۔

(15)عن جابر عن أبى جعفر فى قوله تعالى:﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾(التوبة: ١١٩). قال :مع آل محمد (صلى الله عليه وسلّم).

''اللہ نے ارشادفرمایا:اور سچوں کیساتھ رہو۔''

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفرؑ فرماتے ہیں کہ:''وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِيْن'' سے آل محمدﷺ کی معیت مراد ہے۔

(16)عن زاذان قال:سمعت عليا يقول:والذى فلق الحبة وبرأ النسمة لو ثنيت لى وسادة فأجلست عليها لحكمت بين أهل التوراة بتوراتهم، وبين أهل الإنجيل بإنجيلهم،وبين أهل الزبور بزبورهم،وبين أهل الفرقان بفرقانهم، والذى فلق الحبة وبرأ النسمة ما من رجل من قريش جرت عليه المواسى إلّا وأنا أعرف به يساق إلى جنة أو يقاد إلى نار. فقام رجل فقال:ما آيتك يا أمير المؤمنين التى نزلت فيك؟ قال:﴿أَفَمَنْ كانَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شاهِدٌ مِنْهُ﴾ (هود:١٧)رسول الله صلّى الله عليه وسلّم على بينة من ربه وأنا شاهد منه .

''زاذان کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ کوفرماتے سنا:قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑااور مخلوق کو پیدا کیا،اگرتخت سلطنت میرے لیےآراستہ کی جائے اور پھراس پر مجھے بٹھا دیا جائے تو میں اہل تورات کے اندرتورات سے،اہل انجیل کے اندر ان کی انجیل سے،اہل زبور کے اندران کی زبور سے اوراہل فرقان کے اندران کے فرقان سے فیصلہ کروں گا۔قسم ہے اس ذات

کی جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوق کو پیدا کیا قریش کا ہر وہ آدمی جس پر استرہ پھیر دیا جائے، میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں جائے گا۔ایک آدمی نے کھڑے ہوکر سوال کیا: اے امیر المومنین! اس سلسلے میں کون سی آیت نازل ہوئی ہے؟ علیؑ نے جواب دیا: وہ آیت یہ ہے: ''أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْه''۔ رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی طرف سے دلیل روشن رکھتے ہیں اور میں اس کی طرف سے گواہ ہوں۔

(17) **قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿إِنَّما أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ﴾ (الرعد: ۷) عن ابن عباس قال: لما نزلت هذه الآية وضع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يده على صدره فقال: أنا المنذر وأومأ بيده إلى منكب علي (رضي الله عنه) فقال: فأنت الهادي يا علي، بک يهتدي المهتدون من بعدي.**

''اللہ نے ارشاد فرمایا: ''سو (اے محمد ﷺ!) تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور ہر ایک قوم کیلئے رہنما ہوا کرتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور اے علیؑ تم رہنما ہو، لوگ میرے بعد تم سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

(18) **قال جعفر بن محمد الصادق (رضي الله عنه): ﴿طه﴾: طهارة أهل بيت محمد صلّى الله عليه وسلّم ثم تلا: ﴿إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً﴾ (الاحزاب: ۳۳)**

''جعفر بن محمد صادقؓ کہتے ہیں کہ طہ سے محمد ﷺ کے اہل بیت کی طہارت مراد ہے پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا'' (الاحزاب: ۳۳) '' اے (پیغمبر کے) اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دُور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔''

(19) **عن أنس بن مالک وعن بريدة قالا: قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلّم هذه الآية: ﴿فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ...... إلى قوله ...... وَالْأَبْصارُ﴾ (النور: ۳۶). فقام رجل فقال: أيّ بيوت هذه يا رسول الله؟ قال: بيوت الأنبياء. قال: فقام إليه أبو بكر فقال: يا رسول الله هذا البيت منها- لبيت عليّ وفاطمة-؟ قال: نعم من أفاضلها.**

''انس بن مالک اور بریدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: '' (وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور وہاں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے۔'' ایک شخص نے کھڑے ہوکر سوال کیا اے اللہ کے رسول! اس آیت سے کون سے گھر مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء کے گھر۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ان گھروں میں علیؑ اور فاطمہؓ کے گھر بھی شامل ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، بلکہ ان کے افضل ترین گھروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

(20)قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً ﴾(الفرقان: ۵۴). ابن سيرين يقول فی قول الله سبحانه وتعالی وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً قال :نزلت فی النبی صلی الله عليه وسلّم وعلی بن أبی طالب، زوج فاطمة عليّا وهو ابن عمّه وزوج ابنته فكان نسبا وصهرا.

''اللہ نے ارشادفرمایا:''اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا پھراس کوصاحبِ نسب اورصاحبِ قرابت دامادی بنایا۔''ابن سیرین کہتے ہیں کہ یہ آیت نبیﷺ اورعلی بن ابی طالبؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔آپ نےعلی کی شادی فاطمہ سے کی جوآپ کے چچازاد بھائی تھےاورشادی اپنی صاحب زادی سے کی،اس طرح آپ کاتعلق علیؓ سے نسبی بھی ہےاور دامادی کا بھی۔

(21)عن البراء قال :لمّا نزلت:﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَکَ الْأَقْرَبِينَ ﴾(الشعراء: ۲۱۴)جمع رسول الله صلی الله عليه وسلّم بنی عبد المطلب وهم يومئذ أربعون رجلا، الرجل منهم يأكل المسنّة ويشرب العس، فأمر عليّا برجل شاة فأدمها ثم قال:ادنوا باسم الله فدنا القوم عشرة عشرة فأكلوا حتی صدروا، ثم دعا بقعب من لبن فجرع منه جرعة ثم قال لهم :اشربوا باسم الله، فشرب القوم حتی رووا فبدرهم أبو لهب فقال :هذا ما يسحركم به الرجل، فسكت النبی صلی الله عليه وسلّم يومئذ فلم يتكلّم .ثمّ دعاهم من الغد علی مثل ذلک من الطعام والشراب ثم أنذرهم رسول الله صلی الله عليه وسلّم فقال:يا بنی عبد المطلب إنّی أنا النذير إليكم من الله سبحانه والبشير لما يجیء به أحد منكم، جئتكم بالدنيا والآخرة فأسلموا وأطيعونی تهتدوا، ومن يواخينی ويؤازرنی ويكون وليّی ووصيی بعدی، وخليفتی فی أهلی ويقضی دينی؟ فسكت القوم، وأعاد ذلک ثلاثا كلّ ذلک يسكت القوم، ويقول علی:أنا فقال: أنت فقام القوم وهم يقولون لأبی طالب:أطع ابنک فقد أمّر عليک.

''اللہ نے ارشادفرمایا:''اوراپنےقریب کےرشتہ داروں کوڈرسنادو۔''

براءرضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت:''وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَکَ الأَقْرَبِين ''نازل ہوئی تورسول اللہﷺ نے بنوعبدالمطلب کوجمع کیا،اس دن ان کی تعداد چالیس تھی۔ان میں کا ہرآدمی ایک ایک بکری کھاتا تھااور بڑے پیالے بھر دودھ پیتا تھا۔آپ نےعلی کوحکم دیا کہ بکری کے پائے شوربہ کے ساتھ بنائیں۔کھانا تیار ہونے پرآپ نے فرمایا:قریب آجاؤاور بسم اللہ کہہ کرکھانا شروع کرو۔لوگ دس دس کے گروپ میں آتے گئے اورسب نے شکم سیر ہوکرکھایا۔اس کے بعدآپ نے دودھ کا بڑا پیالہ منگایا،اس میں سے ایک گھونٹ لیا اورلوگوں سے کہا:بسم اللہ کہہ کر پیو۔تمام لوگوں نے سیرہوکر پیا۔اتنے میں ابولہب بول پڑا کہ اس آدمی نے تم پرجادوکردیا ہے۔اس کی وجہ سے اس دن رسول اللہﷺ کوئی بات نہ کرسکے۔

پھر آپ نے ان کو دوسرے دن بلایا اور اسی طرح کھانے اور دودھ پینے کی دعوت دی پھر اللہ کے رسولﷺ نے ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! میں تمھارے لیے اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں، آج تک کوئی مجھ جیسا آدمی تمھارے پاس نہیں آیا۔ میں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں لے کر آیا ہوں، لہٰذا اسلام قبول کرلو، ہدایت پا جاؤ گے۔ آج جو میرا بھائی، مددگار بنے گا وہی میرا ولی، وصی، میرے اہل میں میرا جانشین اور میری جانب سے میرا قرض ادا کرنے والا بنے گا۔ یہ سن کر سارے لوگ خاموش رہے۔ آپ نے اپنی بات تین بار دہرائی، ہر بار خاموشی رہی۔ یہ دیکھ کر علیؑ نے کہا: اے اللہ کے رسولﷺ! میں اس کے لیے تیار ہوں۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا: تم میرے بھائی، مددگار، ولی، وصی، جانشین اور میرا قرض ادا کرنے والے ہو۔ یہ سن کر قوم کے لوگ کھڑے ہوگئے اور ابوطالب سے کہنے لگے: اپنے بیٹے کی اطاعت کرو، وہ تمھارے اوپر امیر مقرر کردیا گیا ہے''۔

(22) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْها﴾ (النمل: ۸۹) .عن أبی عبد الله الهذلی قال: دخلت علی علی بن أبی طالب رضی الله عنه، فقال: یا عبد الله ألا أنبئک بالحسنة التی من جاء بها أدخله الله الجنّة، والسیّئة التی من جاء بها أکبّه الله فی النار، ولم یقبل معها عمل؟ قلت: بلی، قال: الحسنة حبّنا والسیّئة بغضنا.

''اللہ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اُس کیلئے اُس سے بہتر (بدلہ تیار) ہے۔'' ابوعبداللہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی بن ابی طالب کے پاس حاضر ہوا۔ انھوں نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا میں تمھیں اس نیکی کے بارے میں بتاؤں جسے لے کر کوئی شخص آئے گا تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس برائی کے بارے میں بتاؤں جس کا مرتکب ہوکر اگر وہ آئے گا تو اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیں۔ فرمایا: نیکی سے مراد ہم اہل بیت سے محبت اور برائی سے مراد ہم اہل بیت سے بغض و نفرت ہے''۔

(23) عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلّی الله علیه وسلم: نزلت هذه الآیة فیّ وفی علی وحسن وحسین وفاطمة إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً .

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کی آیت: ''**إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا** '' پانچ آدمیوں یعنی میرے، علی، فاطمہ اور حسن حسین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(24) عن أمّ سلمة تذکر أنّ النبیّ صلّی الله علیه وسلم کان فی بیتها فأتته فاطمة ببرمة فیها حریرة فدخلت بها علیه، فقال لها: ادعی زوجک وابنیک، قالت: فجاء علی وحسن وحسین فدخلوا علیه فجلسوا یأکلون من تلک الحریرة وهو علی منامة له علی دکان تحته کساء خیبری، قالت: وأنا فی

الحجرة أصلّى فأنزل الله تعالى هذه الآية: إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً. قالت: فأخذ فضل الكساء فغشّاهم به ثمّ أخرج يده فألوى بها إلى السماء ثمّ قال: اللهمّ هؤلاء أهل بيتي وحامتي فأذهب عنهم الرجس وطهّرهم تطهيرا. قالت: فأدخلت رأسي البيت فقلت: وأنا معكم يا رسول الله؟ قال: إنّك إلى خير، إنّك إلى خير.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار کا واقعہ ہے، رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے، اسی وقت فاطمہ ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں حریرہ تھا۔ آپ نے فاطمہؓ سے کہا: اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو بلاؤ۔ چنانچہ علیؓ اور حسنؓ حسینؓ تشریف لائے اور بیٹھ کر وہ حریرہ کھانے لگے۔ آپ اپنے بستر پر تھے اور آپ کے نیچے ایک خیبری چادر بچھی ہوئی تھی۔ میں اس وقت اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی کہ اللہ نے یہ آیت: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا ''نازل فرمائی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، میرے خاص الخاص ہیں، تو ان سے نجاست دور کر کے انھیں پاک اور منزہ بنادے۔ میں نے گھر سے اپنا سر باہر نکال کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو بھلائی پر ہے، تو بھلائی پر ہے۔

(25) عن عبد الله بن أبي عمّار قال: دخلت على وائلة بن الأسقع وعنده قوم فذكروا عليّا فشتموه فشتمته، فلمّا قاموا قال لي: أشتمت هذا الرجل؟ قلت: قد رأيت القوم قد شتموه فشتمته معهم. فقال: ألا أخبرک ما سمعت من رسول الله صلّى الله عليه؟ قلت: بلى، قال: أتيت فاطمة أسألها عن علي فقالت: توجّه إلى رسول الله صلّى الله عليه فجلست فجاء رسول الله صلّى الله عليه وسلم ومعه علي والحسن والحسين كلّ واحد منهما آخذ بيده حتى دخل، فأدنى عليا وفاطمة فأجلسهما بين يديه وأجلس حسنا وحسينا كلّ واحد منهما على فخذه، ثمّ لفّ عليهم ثوبه أو قال كساءه، ثمّ تلا هذه الآية: إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ثمّ قال: اللهمّ هؤلاء أهل بيتي وأهل بيتي أحقّ.

''عبداللہ بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں واثلہ بن اسقع کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے علیؓ کا ذکر کیا اور ان کو برا بھلا کہنے لگے، میں نے بھی ان کے ساتھ علیؓ کو برا بھلا کہا۔ جب لوگ چلے گئے تو انھوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے علیؓ کو برا بھلا کہا؟ میں نے عرض کیا: لوگ کہہ رہے تھے تو میں نے بھی کہہ دیا۔ واثلہ نے کہا: کیا میں تمھیں وہ بات بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انھوں نے بتایا کہ میں ایک دن فاطمہؓ کے گھر آیا اور علیؓ کے بارے میں پوچھا۔ فاطمہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں۔ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کے ساتھ آ گئے۔ ہر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔ اسی حالت

میں یہ حضرات گھر میں داخل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے علیؑ اور فاطمہؑ کو بلا کر ان کو اپنے سامنے بٹھایا، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنی ران پر بٹھایا پھر سب پر اپنی چادر ڈال کر یہ آیت: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا '' پڑھی اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

(26)عن كعب بن عجرة قال :لمّا نزلت إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ...قلنا :يا رسول الله قد علمنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: قل: اللهم صلّ على محمّد وعلى آل محمّد كما صلّيت على إبراهيم وآل إبراهيم إنّك حميد مجيد وبارك على محمّد وعلى آل محمّد كما باركت على إبراهيم وآل إبراهيم إنّك حميد مجيد .

''کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ''إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي... '' نازل ہوئی تو میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں بتا دیا ہے، اب ہم آپ درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: اس طرح کہو: اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی، یقیناً تو تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔

(27)قال الله تعالىٰ: ﴿قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ. بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴾(يس: ٢٦-٢٧). عن عبد الرّحمن ابن أبي ليلى عن أبيه قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلم :سبّاق الأمم ثلاثة لم يكفروا بالله طرفة عين :علي بن أبي طالب، وصاحب آل يس، ومؤمن آل فرعون، فهم الصديقون وعلي أفضلهم.

''اللہ نے ارشاد فرمایا: ''حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا بولا کاش میری قوم کو خبر ہو۔ کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا۔'' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام امتوں پر سبقت لے جانے والے تین آدمی ہیں جنھوں نے ایک لمحے کے لیے بھی اللہ کے ساتھ کفر نہیں کیا اور وہ ہیں علی بن ابی طالبؑ، صاحب یاسین اور آل فرعون کا مومن۔ پس یہی لوگ صدیق ہیں یعنی آل یاسین کا مومن حبیب نجار، آل فرعون کا مومن حزبیل اور علی بن ابی طالبؑ۔ علی بن ابی طالبؑ ان سب میں افضل ہیں۔

(28)عن ابن عباس، قال: لم يكن بطن من بطون قريش إلّا وبين رسول الله وبينهم قرابة، فلما كذّبوه وأبوا أن يبايعوه، أنزل الله تعالى، قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى يعنى أن تحفظوني وتودّوني وتصلوا رحمي، فقال رسول الله: إذا أبيتم أن تبايعوني، فاحفظوا قرابتي فيكم ولا

تؤذوني، فإنّكم قومي وأحق من أطاعني وأجابني.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش کی کوئی ایسی شاخ نہیں تھی جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری نہ ہو۔ جب قریش نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿﴾۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ تم میری حفاظت کرو، مجھ سے محبت کرو، میرے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمھیں میری بیعت سے انکار ہے تو کم سے کم اس قرابت داری کا خیال کرو جو میرے اور تمھارے درمیان ہے، مجھے ایذا نہ دو۔ تم میری قوم ہو اور میری اطاعت کرنے اور میری دعوت قبول کرنے کا اولین حق تمھارا ہے''۔

(29)عن ابن عباس قال: لما نزلت قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى قالوا: يا رسول الله من قرابتك هؤلاء الّذين وجبت علينا مودّتهم؟ قال: علي وفاطمة وأبناء هما.

''ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی یہ آیت: ''قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيْ الْقُرْبَى'' نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ قرابت دار کون ہیں جن سے محبت کرنا ہمارے اوپر واجب ہے؟ فرمایا: وہ علیؓ، فاطمہؓ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔

(30)علی بن أبي طالب رضي الله عنه، قال: شكوت إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم، حسد النّاس لي. فقال: أما ترضى أن تكون رابع أربعة، أول من يدخل الجنّة أنا وأنت والحسن والحسين وأزواجنا عن أيماننا وشمالنا، وذريتنا خلف أزواجنا وشيعتنا من ورائنا.

''علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے لوگوں کے حسد کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم ان چار خوش نصیبوں میں سے ایک ہو جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے اور وہ ہیں: میں، تم، حسنؓ اور حسینؓ۔ ہماری ازواج ہمارے داہنے ہوں گی، ہمارے بچے ازواج کے پیچھے ہوں گے اور ہمارے ساتھی ہمارے پیچھے ہوں گے۔

(31)عن أمّ سلمة عن رسول الله صلّى الله عليه وسلم إنّه قال لفاطمة: ائتيني بزوجك وابنيك، فجاء ت بهم، فالقى عليهم كساء فدكيا، ثمّ رفع يديه عليهم، فقال: اللهم هؤلاء آل محمد، فاجعل صلواتك وبركاتك على آل محمد، فإنك حميد مجيد. قالت :فرفعت الكساء لأدخل معهم، فاجتذبه وقال: إنّك على خير.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے کہا: اپنے شوہر اور بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے سب پر فدک کی بنی چادر ڈال دی اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی: اے اللہ! یہ آل محمد ہیں، اپنی رحمتیں اور

برکتیں ان پر نازل فرما تو بلاشبہ تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے چادر اٹھائی تا کہ اس کے اندر داخل ہوجاؤں۔آپ نے چادر کھینچ لی اور فرمایا: تو بھلائی پر ہے''۔

(32)عن أبی هريرة، قال:نظر رسول الله صلّی الله عليه وسلم إلی علی وفاطمة والحسن والحسين، فقال:أنا حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالمتم.

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے صلح ہے جو تم سے صلح کرے''۔

(33)عن عبد الله بن مسعود، قال:قال رسول الله :صلّی الله عليه وسلم أتانی ملک فقال:يا محمد ﴿وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُسُلِنا﴾(الزخرف:۴۵). علی ما بعثوا، قال:قلت:علی ما بعثوا، قال:علی ولايتک وولاية علی بن أبی طالب.

''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے محمد!﴿وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُسُلِنا﴾ یہ معلوم کیجیے کہ آپ سے پہلے جو انبیاء بھیجے گئے تھے، ان کو کس لیے بھیجا گیا تھا؟ میں نے پوچھا: کس لیے؟ جواب دیا: آپ کی اور علیؓ کی ولایت کا اعلان کرنے کے لیے۔

(34)قال الله تعالیٰ:﴿فَما بَکَتْ عَلَيْهِمُ السَّماءُ وَالْأَرْضُ وَما کانُوا مُنْظَرِينَ﴾(الدخان:۲۹).وقال السدی:لما قتل الحسين بن علی رضی الله عنهما بکت عليه السّماء ،وبکاؤها حمرتها.

''اللہ نے ارشاد فرمایا:

''پھر ان پر نہ تو آسمان کو اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی۔'' سدی بیان کرتے ہیں کہ جب حسین بن علیؓ شہید کیے گئے تو آسمان نے بھی ان پر آنسو بہائے اور اس کا آنسو بہانا اس کا سرخ ہونا ہے۔

(35) عن محمد بن سيرين قال:أخبرونا إنّ الحمرة الّتی مع الشفق لم تکن، حتّی قتل الحسين رضی الله عنه.

''محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ شفق کے ساتھ سرخی جو نظر آتی ہے وہ امام حسینؓ کی شہادت سے پہلے کبھی نہیں تھی''۔

(36) عن سليم القاضی قال:مطرنا دما أيام قتل الحسين.

''سلیم قاضی بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں امام حسینؓ کو شہید کیا گیا ہمارے اوپر آسمان سے خون کی بارش ہوئی''۔

(37)قال علیّ بن أبی طالب رضی الله عنه:إنّ فی کتاب الله لآية ما عمل بها أحد قبلی ولا يعمل بها أحد بعدی يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذا ناجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَیْ نَجْواکُمْ صَدَقَةً فإنّها فرضت ثم

نسخت.

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ایک آیت ایسی ہے جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کر سکے گا۔ وہ آیت یہ ہے: ''یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَة'' (المجادلۃ:۱۲) اس آیت نے صدقہ کو فرض کیا پھر دوسری آیت سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا۔

(38) قال الله تعالیٰ: ﴿إِنَّما أَموالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ (التغابن: 15). بريدة عن أبيه قال: كان رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يخطب فجاء الحسن والحسين وعليهما قميصان أحمران يعثران، فنزل النّبي (عليه السلام) إليهما فأخذهما فوضعهما فی حجره على المنبر فقال: صدق الله نّما أَموالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ. رأيت هذين الصبيين فلم أصبر عنهما ثم أخذ فی الخطبة.

''اللہ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو آزمائش ہے اور اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔'' عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے ہیں۔ اسی دوران حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ قمیص پہنے گرتے پڑتے وہاں آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے، دونوں کو اٹھا کر گود میں لے لیا اور پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا ہے کہ تمھارا مال اور تمھاری اولاد آزمائش ہے۔ میں نے ان دونوں کو اس حال میں دیکھا تو خود کو روک نہ سکا''۔

(39) قال الله تعالیٰ: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَها﴾ (التحريم: 12). عن أبي موسى قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: كمل من الرجال كثير، ولم يكمل من النساء إلّا أربع: آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، ومريم أبنة عمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد.

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریم جنہوں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی۔'' سیدنا ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں کاملین تو کئی ایک ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف چار عورتیں: آسیہؓ فرعون کی بیوی، مریمؑ بنت عمرانؑ، خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؓ بنت محمد ﷺ کامل ہوئی ہیں''۔

(40) عبد الله بن الحسن قال: حين نزلت هذه الآية: ﴿وَتَعِيَها أُذُنٌ واعِيَةٌ﴾ (الحاقة: 12) قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: سألت الله أن يجعلها أذنک يا عليّ قال علی: فما نسيت شيئا بعد وما كان لی أن أنساه.

''عبداللہ بن حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ''وَتَعِیَهَا أُذُنٌ وَاعِیَة'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ سے یہ دعا کی ہے کہ اے علیؓ تمھارے کان کو اس آیت کے مصداق بنا دے۔ علیؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں کوئی بات بھولا نہیں اور نہ مجھے بھولنا چاہئے۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
حلية الأولياء لأبى نعيم الأصفهانى

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيم

(1)عَـنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ادْعُوا لِی سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْنِی عَلِیَّ بْـنَ أَبِـی طَـالِـبٍ فَـقَـالَتْ عَائِشَة:أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ فَقَال:أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ،وَعَلِیٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ،فَلَمَّا جَاءَ أَرْسَـلَ إِلَـى الْأَنْـصَـارِ فَـأَتَـوْهُ،فَـقَالَ لَهُم:يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمُ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَـدًا؟ قَـالُـوا:بَـلَى يَا رَسُولَ اللهِ،قَال:هَذَا عَلِیٌّ فَأَحِبُّوهُ بِحُبِّی، وَأَكْرِمُوهُ بِكَرَامَتِی،فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِی بِالَّذِی قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: عرب کے سردار یعنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لاؤ۔ یہ سن کر عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علیؓ عرب کے سردار ہیں۔ چنانچہ لوگ علیؓ کو آپ کے پاس لائے۔ آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا میں تمھیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر میرے بعد تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: یہ علیؓ ہیں، مجھ سے محبت کی بنا پر ان سے محبت کرو اور میری کرامت کی وجہ سے ان کی تکریم کرو، مجھے جبریل نے حکم دیا ہے کہ میں یہ باتیں اللہ عزوجل کی طرف سے تمھیں بتا دوں''۔

(2)عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں''۔

(3)عَـنِ ابْـنِ عَبَّاس قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا أَنْزَلَ اللهُ آيَةً فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا وَعَلِیٌّ رَأْسُهَا وَأَمِيرُهَا.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ''يَـا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا'' پر مشتمل جو بھی آیت نازل کی ہے، اس کے پیشوا اور امیر سیدنا علیؓ ہیں''۔

(4) عَـنْ حُـذَيْـفَةَ بْـنِ الْيَـمَـانِ قَـال:قَالُوا:يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلِيًّا؟ قَال:إِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ .

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ علیؓ کو خلیفہ کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر تم علیؓ کو والی بنا دو تو تم انھیں ہادی اور مہدی پاؤ گے اور وہ تمھیں سیدھی راہ پر چلائیں گے''۔

(5)عَنْ عَبْدِ اللہِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: قُسِمَتِ الْحِكَمُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءًا وَاحِدًا.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ ﷺ سے علیؓ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، علیؓ کو نو حصے دیے گئے اور تمام لوگوں میں صرف ایک حصہ تقسیم کیا گیا''۔

(6)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللہُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ: قُلْتُ: اللهُ رَبِّي، وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ، فَقَالَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْحَسَنِ، لَقَدْ شَرِبْتَ الْعِلْمَ شُرْبًا، وَنَهِلْتَهُ نَهْلًا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہو: میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر جمے رہو۔ علی کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ میرا رب ہے، ہر توفیق اللہ سے ہی ملتی ہے، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں متوجہ ہوتا ہوں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ابوالحسن! علم تمھیں مبارک ہو، تم نے علم کو خوب پیا ہے اور خوب سیرابی حاصل کی ہے''۔

(7)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، مَا مِنْهَا حَرْفٌ إِلَّا لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَهُ عِلْمُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، اس کے ہر حرف کا ایک ظاہری معنی ہے اور ایک باطنی مفہوم ہے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ظاہر کا بھی علم ہے اور باطن کا بھی''۔

(8)عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَامَ وَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ بِعِلْمٍ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَرْتَدُّ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، مَا تَرَكَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا.

''ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص رخصت ہو گیا ہے جس کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچ سکے اور نہ بعد کے لوگ پہنچ سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ

ان کو کسی جنگی مہم پر بھیجتے تھے تو اپنا علم ان کے ہاتھ میں دیتے تھے اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتے تھے۔ جنگ میں جبریل ان کے دائیں اور میکائیل بائیں ہوتے تھے۔ انھوں نے اپنے پیچھے درہم ودینار نہیں چھوڑے، صرف سات سو درہم ان کے پاس سے نکلے ہیں جو وہ اپنے وظیفے سے بچا کر رکھتے تھے، ان کا ارادہ ایک خادم خریدنے کا تھا''۔

(9)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَر: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَأُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا علیؓ ہمارے سب سے بڑے قاضی ہیں اور سیدنا اُبیؓ ہمارے سب سے بڑے قاری ہیں''۔

(10)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ، وَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيْه: يَا عَلِيُّ لَکَ سَبْعُ خِصَالٍ لَا يُحَاجُّکَ فِيهِنَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ بِاللهِ إِيمَانًا، وَأَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللهِ، وَأَقْوَمُهُمْ بِأَمْرِ اللهِ، وَأَرْأَفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ، وَأَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ، وَأَعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ کے کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: اے علی! تیرے اندر سات ایسی خوبیاں ہیں جن کے سلسلے میں کوئی تم سے قیامت کے حجت نہیں کرسکتا۔ تم سب سے پہلے ایمان لائے، اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہو، اللہ کے قانون کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہو، رعیت کے ساتھ سب سے زیادہ شفقت کرنے والے ہو، سب کو برابر تقسیم کرنے والے ہو، قضا کو سب سے زیادہ جاننے والے ہو اور قیامت کے دن سب سے زیادہ خصوصیات کے حامل ہوگے''۔

(11)عَنِ الشَّعْبِي قَالَ: قَالَ عَلِي: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَرْحَبًا بِسَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، فَقِيلَ لِعَلِي: فَأَيُّ شَيءٍ مِنْ شُكْرِکَ؟ قَالَ: حَمِدْتُ اللهَ تَعَالَى عَلَى مَا أَتَانِي، وَسَأَلْتُهُ الشُّكْرَ عَلَى مَا آتَانِي وَأَنْ يَزِيدَنِي مِمَّا أَعْطَانِي.

''امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے سردار! اے متقیوں کے امام! مرحبا۔ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ شکر کیسے ادا کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ نے مجھے جو کچھ عطا کیا ہے، اس پر میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، جو کچھ اس نے دیا ہے، اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں اور اس کے لیے بھی دعا کرتا ہوں کہ اس نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے، اس میں اضافہ فرمائے''۔

(12)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَکَ وَأُعَلِّمَکَ لِتَعِيَ، وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ (الحاقة: 12)، فَأَنْتَ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ لِعِلْمِي.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں اپنے سے قریب کروں اور تمھیں تعلیم دوں تا کہ تم اسے یاد رکھو۔ اسی سلسلے میں یہ آیت: ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ نازل ہوئی ہے۔ تم میرے علم کو یاد کرنے اور محفوظ رکھنے والے کان ہو''۔

(13)**عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَا أُنْزِلَتْ، وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا، وَلِسَانًا سَؤُولًا.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! قرآن کی جو بھی آیت نازل ہوئی ہے، اس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ کس بابت نازل ہوئی ہے اور کہاں نازل ہوئی ہے، اللہ نے مجھے ایک سمجھ دار دل اور سوال کرنے والی زبان عطا کی ہے''۔

(14)**عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَعَ رِجْلَيْهِ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ، فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا: ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً، قَالَ عَلِي: فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُل: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، میرے اور فاطمہ کے درمیان اپنے پیر پھیلا دیے اور ہمیں اس وظیفے کی تعلیم دی جو ہمیں اپنے بستر پر لیٹتے وقت پڑھنا چاہئے۔ آپ نے بتایا کہ ۳۳/ بار سبحان اللہ، ۳۳/ بار الحمد للہ اور ۳۴/ بار اللہ اکبر پڑھا کرو۔ علیؓ کہتے ہیں کہ یہ وظیفہ میں نے کبھی ترک نہیں کیا۔ ایک شخص نے پوچھا: کیا صفین کی رات میں بھی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں صفین کی رات میں بھی''۔

(15)**عن المسور بن مخرمة قال: سمعت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: إِنَّمَا فَاطِمَةُ ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.**

''مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے تشویش میں مبتلا کرتی ہے، مجھے بھی کرتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دیتی ہے، مجھے بھی دیتی ہے''۔

(16)**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي.**

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: تو میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملے گی''۔

(17)**عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ؟ فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فَسَارَّ عَلِيٌّ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ: فَهَلَّا قُلْتَ لَه: خَيْرٌ لَهُنَّ أَنْ لَا يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ فَرَجَعَ فَأَخْبَرَهُ**

بِذَلِکَ فَقَالَ لَهُ:مَنْ عَلَّمَکَ هَذَا؟ قَالَ:فَاطِمَةُ قَالَ:إِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن پوچھا: عورتوں کے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ ہمیں اس سوال کا کوئی جواب نہیں سوجھا، علیؓ خاموشی سے فاطمہؓ کی طرف چلے گئے اور ان کے سامنے یہ سوال رکھا۔ فاطمہ نے جواب دیا: اس سوال کے جواب میں یہ کیوں نہیں کہہ دیا: ان کے لیے بہتر یہ ہے کہ مرد انھیں نہ دیکھ سکیں۔ علیؓ نے آ کر نبی ﷺ کو یہ جواب بتایا۔ آپ نے پوچھا: یہ جواب کس نے تمھیں بتایا۔ علیؓ نے جواب دیا کہ فاطمہؓ نے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے''۔

(18) عَنِ ابْنِ أَعْبُد قَالَ: قَالَ عَلِي: يَا ابْنَ أَعْبُدَ أَلا أُخْبِرُکَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ كَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْرَمَ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَتْ زَوْجَتِي فَجَرَّتْ بِالرَّحَا حَتَّى أَثَّرَتِ الرَّحَا بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتِ الْقِرْبَةُ بِنَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنِسَتْ ثِيَابُهَا وَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِکَ ضُرٌّ.

''ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ علیؓ نے کہا: اے ابن اعبد! کیا میں تمھیں اپنے اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ فاطمہ نبی ﷺ کو آپ کے گھر میں سب سے زیادہ پیاری تھیں، وہ میری شریک حیات تھیں۔ چکی پیسا کرتی تھیں جس سے چکی کے نشان ہاتھ پر پڑ گئے تھے، گھڑے سے پانی کھینچتی تھیں جس سے گلے میں نشان پڑ گئے تھے، گھر میں جھاڑو دیتی تھیں جس سے ان کے کپڑے گردآلود ہو جایا کرتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں جس سے ان کے کپڑے میلے ہو جاتے تھے اور ان کو دھویں اور آگ سے تکلیف پہنچتی تھی''۔

(19) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ حَامِلًا، فَكَانَتْ إِذَا خَبَزَتْ أَصَابَ حَرْفُ التَّنُّورِ بَطْنَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: لَا أُعْطِيكِ وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تُطْوَى بُطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ أَوَلَا أَدُلُّکَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِکَ؟ إِذَا أَوَيْتِ إِلَى فِرَاشِکِ تُسَبِّحِينَ اللهَ تَعَالَى ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ حمل سے تھیں، جب اس حالت میں وہ روٹی پکاتی تھیں تو چولھے کی آنچ ان کے پیٹ پر لگتی تھی، وہ نبی ﷺ کے پاس ایک خادم کا مطالبہ لے کر حاضر ہوئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تمھیں خادم نہیں دے سکتا کیوں کہ اہل صفہ کے پیٹ بھوک کی وجہ سے دہرے ہو رہے ہیں، کیا میں تمھیں خادم سے بہتر ایک چیز نہ بتا دوں۔ جب تم رات کو اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو''۔

(20) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ

غَيۡرَ أَبِيهَا قَال:وَكَانَ بَيۡنَهُمَا شَيۡءٌ فَقَالَتۡ :يَا رَسُولَ اللهِ سَلۡهَا فَإِنَّهَا لَا تَكۡذِبُ.

''عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے فاطمہؓ سے زیادہ سچا ان کے والد کے سوا کسی کو نہیں دیکھا۔ دونوں کے درمیان کچھ ہوگیا تھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ فاطمہ سے پوچھ لیں، وہ جھوٹ نہیں بولتیں''۔

(21)عَنۡ عَبۡدِ الله قَال:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فَاطِمَةَ أَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی، اسی لیے اللہ نے ان کی ذریت پر جہنم حرام کردی ہے''۔

(22)عَنِ ابۡنِ أَبِى نُعۡمٍ قَال: كُنۡتُ عِنۡدَ ابۡنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنِ الۡمُحۡرِمِ يَقۡتُلُ الذُّبَابَ،فَقَال:يَا أَهۡلَ الۡعِرَاقِ، تَسۡأَلُونِى عَنِ الۡمُحۡرِمِ يَقۡتُلُ الذُّبَابَ، وَقَدۡ قَتَلۡتُمُ ابۡنَ بِنۡتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَدۡ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :هُمَا رَيۡحَانَتَاىَ مِنَ الدُّنۡيَا.

''ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے محرم کے بارے میں یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا وہ مکھی مار سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے اہل عراق! تم مجھ سے محرم کے مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہو جب کہ تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(23)عن أبى سعيد الخدرى قَال:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :الۡحَسَنُ وَالۡحُسَيۡنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهۡلِ الۡجَنَّةِ، إِلَّا ابۡنَىِ الۡخَالَةِ عِيسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ وَيَحۡيى بۡنَ زَكَرِيَّا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو خالہ زاد بھائیوں عیسی ابن مریم اور یحی بن زکریا کے علاوہ تمام نوجوانان جنت کے سردار حسن اور حسین ہیں''۔

(24)عَنۡ زِرِّ بۡنِ حُبَيۡشٍ قَال:سَمِعۡتُ عَلِيَّ بۡنَ أَبِى طَالِبٍ، يَقُول:وَالَّذِى فَلَقَ الۡحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهۡدُ النَّبِيِّ الۡأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ، أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤۡمِنٌ، وَلَا يُبۡغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

''زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور تم سے نفرت وہی کرے گا جو منافق ہوگا''۔

(25)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: جَاءَهُ ابْنُ النَّبَّاجِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ امْتَلَأَ بَيْتُ مَالِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى ابْنِ النَّبَّاجِ حَتَّى قَامَ عَلَى بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ وَكُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ يَا ابْنَ النَّبَّاجِ: عَلَيَّ بِأَشْبَاعِ الْكُوفَةِ قَالَ: فَنُودِيَ فِي النَّاسِ، فَأَعْطَى جَمِيعَ مَا فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ وَيَا بَيْضَاءُ غُرِّي غَيْرِي، هَا وَهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِنَضْحِهِ، وَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ابن نباج آئے اور کہا: اے امیر المومنین! مسلمانوں کا بیت المال درہم ودینار سے بھر گیا ہے۔ یہ سن کر علیؓ نے فرمایا: اللہ اکبر! پھر علیؓ ابن نباج کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کے بیت المال میں آئے اور فرمایا: یہ میرے گناہ ہیں اور اس کی اچھی چیزیں اس میں ہیں، ہر گنہہ گار کا ہاتھ اس کے منہ میں ہوتا ہے۔ اے ابن نباج! کوفہ کے آسودہ حال لوگوں کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ لوگوں میں عام منادی کردی گئی، پھر علیؓ نے بیت المال کا سارا مال تقسیم کردیا اور یہ کہتے رہے: اے دینار ودرہم! دھوکہ میرے سوا کسی اور کو دینا، آخر بیت المال میں درہم ودینار کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ پھر انھوں نے بیت المال کے فرش پر پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور خود اس میں دو رکعت نماز ادا کی''۔

(26)عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مِيتَتِي، وَيَتَمَسَّكَ بِالْقَصَبَةِ الْيَاقُوتَةِ الَّتِي خَلَقَهَا اللَّهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: كُونِي، فَكَانَت، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَعْدِي.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات سے خوش ہو کہ میری زندگی جیے اور میری موت مرے اور اس یاقوتی محل میں رہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور کہا کہ بن جا تو وہ بن گیا، اسے چاہیے کہ میرے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرے''۔

(27)عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، فَيَجِيءُ الْحَسَنُ وَهُوَ سَاجِدٌ صَبِيٌّ صَغِيرٌ حَتَّى يَصِيرَ عَلَى ظَهْرِهِ، أَوْ رَقَبَتِهِ، فَيَرْفَعُهُ رَفْعًا رَفِيقًا، فَلَمَّا صَلَّى صَلَاتَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتَصْنَعُ بِهَذَا الصَّبِيِّ شَيْئًا لَا تَصْنَعُهُ بِأَحَدٍ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا رَيْحَانَتِي، وَإِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، حسن جو اس وقت ایک چھوٹے بچے تھے، آتے اور آپ کی پشت یا گردن پر سوار ہوجاتے، رسول اللہ ﷺ بڑے ہلکے سے سجدے سے سر اٹھاتے اور آخر اسی طرح آپ نے نماز مکمل کی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جو کچھ اس بچے کے ساتھ کیا ہے، وہ کسی کے ساتھ نہیں

کیا۔آپ نے جواب دیا: یہ میری خوشبو ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے،امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کرائے گا''۔

(28)عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَال:سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُول:رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ عَلَى عَاتِقِه،فَقَال:مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ .

''عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ حسن کو اپنی گردن پر سوار کیے ہیں اور فرمار ہے ہیں: جو مجھ سے محبت کرتا ہے،اسے چاہئے کہ ان سے بھی محبت کرے''۔

(29)عن أبي هريرة قال:مَا رَأَيْتُ الْحَسَنَ قَطُّ إلا فَاضَتْ عَيْنَايَ دُمُوعًا،وَذَلِكَ أَنَّهُ أَتَى يَوْمًا يَشْتَدُّ حَتَّى قَعَدَ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم،فَجَعَلَ يَقُولُ بِيَدَيْهِ هَكَذَا فِي لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفْتَحُ فَمَهُ ثُمَّ يُدْخِلُ فَمَهُ فِي فَمِهِ، وَيَقُول:اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّه،يَقُولُهَا ثَلاثَ مِرَارٍ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حسن کو دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں،اس کی وجہ وہ منظر ہے جو آج بھی میرے سامنے ہے۔ایک دن حسن دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی داڑھی میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر کھیلنے لگے۔رسول اللہ ﷺ ان کا منہ کھولتے اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھتے اور یہ فرمایا:اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔یہ دعا آپ نے تین بار دہرائی''۔

(30)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَال:قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنْ رَبِّي أَنْ أَلْقَاهُ وَلَمْ أَمْشِ إِلَى بَيْتِهِ،فَمَشَى عِشْرِينَ مَرَّةً مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى رِجْلَيْهِ.

''محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے رب سے ملاقات کرنے میں شرم آتی ہے کہ میں اس کے گھر پیدل نہیں گیا۔چنانچہ مدینہ سے بیس بار انھوں نے پیدل حج کیا''۔

(31)عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،قَال:أَلا تَنْطَلِقُ بنَا نَعُودُ فَاطِمَةَ،فَإِنَّهَا تَشْتَكِي؟قُلْت:بَلَى،قَال:فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى بَابِهَا،فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ،فَقَال:أَدْخَلُ أَنَا وَمَنْ مَعِي؟قَالَت:نَعَمْ،وَمَنْ مَعَكَ يَا أَبَتَاه،فَوَاللَّهِ مَا عَلَيَّ إِلا عَبَاءَةٌ،فَقَالَ لَهَا:اصْنَعِي بِهَا كَذَا وَاصْنَعِي بِهَا كَذَا،فَعَلَّمَهَا كَيْفَ تَسْتَتِر،فَقَالَت:وَاللَّهِ مَا عَلَى رَأْسِي مِنْ خِمَارٍ،قَال :فَأَخَذَ خَلَقَ مُلاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ ، فَقَال:اخْتَمِرِي بِهَا، ثُمَّ أَذِنَتْ لَهُمَا فَدَخَلا ، فَقَالَ:كَيْفَ تَجِدِينَكِ يَا بُنَيَّةُ ؟قَالَت:إِنِّي لَوَجِعَةٌ وَإِنَّهُ لَيَزِيدُنِي أَنَّهُ مَا لِيَ طَعَامٌ آكُلُهُ ، قَال:يَا بُنَيَّةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّكِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ؟قَالَتْ :تَقُولُ يَا أَبَتِ، فَأَيْنَ مَرْيَمُ

ابْـنَةُ عِـمْـرَانَ ؟ قَالَ:تِلْكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عالَمِهَا ، وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِكِ ، أَمَا وَاللَّهِ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ فاطمہ کی عیادت کو کیوں نہیں چلتے ،وہ بیمار ہیں۔میں نے عرض کیا:ضرور چلیں۔چنانچہ ہم گئے اور فاطمہ کے گھر پہنچ گئے۔نبی ﷺ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔فرمایا:کیا میں اپنے ساتھی کے ساتھ اندر آجاؤں؟ فاطمہ نے کہا: ہاں اور اے ابا جان! آپ کے ساتھ کون ہے؟اس وقت میرے جسم پر ایک چادر ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: چادر کو اس اس طرح لپیٹ لو۔اس طرح آپ نے انھیں ستر پوشی کی تعلیم دی۔انھوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میرے سر پر دوپٹا نہیں ہے۔آپ کے اوپر ایک پرانا انگوچھا تھا،آپ نے فاطمہ سے کہا: اس کا دوپٹہ بنالو۔اس کے بعد فاطمہ نے دونوں کو گھر میں آنے کی اجازت دی۔آپ نے پوچھا: میری بیٹی! کیسا محسوس کر رہی ہو؟ انھوں نے کہا: مجھے تکلیف ہے اور تکلیف مزید بڑھی ہوئی ہے کہ میرے پاس اس وقت کھانے کو کچھ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا: بیٹی! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم خواتین عالم کی سردار ہو۔انھوں نے عرض کیا: پھر مریم بنت عمران کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنی دنیا کی سردار ہیں اور تم اپنی دنیا کی سردار ہو۔اللہ کی قسم! میں نے تمھاری شادی دنیا اور آخرت کے سردار سے کی ہے''۔

(32)عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ سَـمُـرَةَ قَـال: جَـاءَ نَبِـيُّ الـلَّـهِ صَـلَّـى الـلَّـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ ، فَقَال:إِنَّ فَاطِمَةَ وَجِعَةٌ،فَـقَـالَ الْـقَـوْمُ:لَـوْ عُـدْنَـاهَـا ؟ فَـقَـامَ فَـمَشَـى حَتَّـى انْتَهَى إِلَى الْبَـابِ ، وَالْبَـابُ عَلَيْهَـا مُصَفَّقٌ ، قَـال:فَـنَـادَى:شُدِّى عَلَيْكِ ثِيَابَكِ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ جَاءُ وا يَعُودُونَكِ، فَقَالَتْ:يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلَيَّ إِلا عَبَاءَ ةٌ ، قَـال:فَأَخَذَ رِدَاءً فَرَمَى بِهِ إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ ، فَقَال:شُدِّى بِهَا رَأْسَكِ، فَدَخَلَ وَدَخَلَ الْقَوْمُ ، فَقَعَدَ سَاعَةً فَـخَـرَجُـوا ، فَـقَالَ الْقَوْمُ :تَاللَّهِ بِنْتُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْحَال؟قَال:فَالْتَفَتَ،فَقَال:أَمَا إِنَّهَا سَيِّدَةُ النِّسَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور فرمایا: فاطمہ بیمار ہیں۔جماعت کے لوگوں نے کہا: ہم ان کی عیادت کے لیے کیوں نہ چلیں؟ نبی اکرم ﷺ چلنے کو تیار ہوئے اور آخر فاطمہ کے دروازے پر پہنچ گئے۔دروازہ پورے طور پر بند نہیں تھا،آپ نے آواز دی: اپنے کپڑے جسم پر صحیح سے لپیٹ لو،لوگ تمھاری عیادت کے لیے آئے ہیں۔فاطمہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے جسم پر صرف ایک عبا ہے۔آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور دروازے کے باہر سے اندر پھینک دیا اور کہا: اسے اپنے سر پر باندھ لو۔اس کے بعد آپ گھر میں داخل ہوئے،جماعت کے لوگ بھی ساتھ ساتھ گھر میں گئے۔تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد لوگ واپس لوٹ آئے۔جماعت کے لوگوں

نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے نبی کی بیٹی اس حال میں ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات سن کر نبیﷺ متوجہ ہوئے اور فرمایا: وہ قیامت کے دن تمام عورتوں کی سردار ہوگی''۔

(33)عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاس، إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَإِنَّكُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْض، فَإِنِّي سَائِلُكُمْ حِينَ تَرِدُونَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، الثَّقَلُ الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تَبَدَّلُوا، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

''حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے جدا ہونے والا ہوں، اب تم حوض کوثر پر مجھ سے مل سکو گے۔ جس وقت تم میرے پاس آؤ گے، میں تم سے ان دو بھاری چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا کہ میرے بعد تم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ سب سے بڑی چیز اللہ کی کتاب ہے، جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے، اسے مضبوطی سے تھامنا، گمراہ مت ہونا اور نہ اسے تبدیل کرنا اور دوسری چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ لطیف وخبیر ذات نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر آ کر مجھ سے ملیں گے''۔

(34)عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ (المائدة: 55)، قَالَ: أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْت: يَقُولُونَ: هُوَ عَلِيٌّ، قَال: عَلِيٌّ مِنْهُم.

''عبدالملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اللہ عزوجل کے ارشاد: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ کی تفسیر معلوم کی تو انھوں نے فرمایا: اس سے محمدﷺ کے اصحاب مراد ہیں۔ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ اس سے علیؓ مراد ہیں۔ انھوں نے جواب دیا: علیؓ بھی ان میں سے ایک ہیں''۔

(35)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَال: شَكَى النَّاسُ عَلِيًّا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خَطِيبًا، فَقَال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأُخَيْشِنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَل.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار لوگوں نے علیؓ کی شکایت کی، رسول اللہﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! علیؓ کی شکایت نہ کرو کیوں کہ اللہ کی قسم! وہ اللہ عزوجل کی ذات کے سلسلے میں سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں''۔

(36)عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لا تَسُبُّوا عَلِيًّا،فَإِنَّهُ مَمْسُوسٌ فِي ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى.

''کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علی رضی اللہ عنہ کو گالی نہ دو کیوں کہ وہ ذات الٰہی میں گم ہیں''۔

(37)عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فِي عَلِيٍّ ،فَقُلْت:يَا رَبِّ بَيِّنْهُ لِي،فَقَالَ:اسْمَعْ، فَقُلْتُ :سَمِعْت،فَقَالَ:إِنَّ عَلِيًّا رَايَةُ الْهُدَى،وَإِمَامُ أَوْلِيَائِي،وَنُورُ مَنْ أَطَاعَنِي،وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ، مَنْ أَحَبَّهُ أَحَبَّنِي،وَمَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَنِي،فَبَشِّرْهُ بِذَلِكَ،فَجَاءَ عَلِيٌّ فَبَشَّرْتُهُ، فَقَالَ:يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَنَا عَبْدُ اللَّهِ،وَفِي قَبْضَتِهِ ، فَإِنْ يُعَذِّبْنِي فَبِذَنْبِي ، وَإِنْ يُتِمَّ لِيَ الَّذِي بَشَّرْتَنِي بِهِ فَاللَّهُ أَوْلَى بِي،قَالَ:قُلْتُ :اللَّهُمَّ اجْلُ قَلْبَهُ،وَاجْعَلْ رَبِيعَهُ الإِيمَانَ،فَقَالَ اللَّهُ:قَدْ فَعَلْتُ بِهِ ذَلِكَ،ثُمَّ إِنَّهُ رُفِعَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَيَخُصُّهُ مِنَ الْبَلاءِ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ بِهِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي ، فَقُلْت:يَا رَبِّ،أَخِي وَصَاحِبِي،فَقَالَ:إِنَّ هَذَا شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ ، إِنَّهُ مُبْتَلًى ، وَمُبْتَلًى بِهِ .

''ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ نے مجھ سے علیؓ کے سلسلے میں ایک عہد لیا۔میں نے کہا:اے میرے رب!میرے لیے وہ عہد بیان فرمادے۔اللہ نے کہا:سنو۔میں نے کہا:میں سن رہا ہوں۔اللہ نے فرمایا:علی ہدایت کا جھنڈا،میرے اولیاء کے امام،میرے اطاعت شعار بندوں کا نور،وہ کلمہ جو میں نے متقیوں پر لازم کردیا ہے،جس نے علی سے محبت کی،اس نے مجھ سے محبت کی،جس نے علی سے نفرت کی،اس نے مجھ سے نفرت کی۔اللہ نے اس کی بشارت آپ کو دی۔جب علی آئے تو میں نے ان کو یہ بشارت سنائی۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!میں اللہ کا بندہ ہوں،اس کے قبضے میں ہوں،اگر وہ مجھے عذاب دے گا تو میرے گناہوں کی وجہ سے،اور اگر وہ بات پوری ہوگئی جس کی بشارت آپ نے دی ہے تو اللہ میرے لیے زیادہ بہتر ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا:اے اللہ!علی کے دل کو مجلی کردے،ان کے دل کو ایمان کی بہار بنادے۔اللہ نے جواب دیا:میں نے ایسا کردیا۔پھر مجھے یہ اشارہ دیا گیا کہ اللہ انھیں بعض ایسی آزمائشوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے جو آزمائشیں کسی پر نہیں آئیں۔میں نے کہا:اے میرے رب!وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔اللہ نے کہا:یہ تو تقدیر میں لکھا جاچکا ہے،وہ آزمائشوں میں مبتلا کیے جائیں گے''۔

(38)عَنْ مُجَاهِدٍقَالَ:خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَوْمًا مُعْتَجِرًا ، فَقَالَ:جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدَرًا تُرِيدُ بَلَّهُ ، فَأَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا ، كُلُّ ذَنُوبٍ عَلَى تَمْرَةٍ ، فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنُوبًا حَتَّى مَجَلَتْ يَدَاي ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ

مِـنْـهُ ثُـمَّ أَتَيْتُهَـا ، فَقُلْتُ :بِكَفَّيَّ هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا ، وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهُمَا ، فَعَدَّتْ لِي سِتَّ عَشْرَةَ تَمْرَةً ،فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعِي مِنْهَا .

''مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمامہ باندھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ۔انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار مجھے سخت بھوک لگی ، میں مدینہ کا بالائی علاقوں میں کام کی تلاش میں نکلا ،ایک عورت سے سامنا ہوا جومٹی کے ڈھیلے جمع کر کے رکھے ہوئی تھی اور اسے بھگونا چاہتی تھی ۔ میں اس کے پاس گیا اور ایک ڈول پانی کے بدلے ایک کھجور پر معاملہ طے کیا ۔ میں نے سولہ ڈول پانی ڈالے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ، میں چشمے کے پاس گیا ، پانی پیا اور پھر اس عورت کے پاس پہنچا ۔ میں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اس کے سامنے پھیلائیں ،اس نے سولہ کھجور گن کر میرے ہاتھوں میں رکھے ۔ میں کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا ماجرا سنایا ۔ آپ نے کھجوریں میرے ساتھ کھائیں'' ۔

(39)عَـنْ أَبِـي سَـعِيـدٍ الْـخُـدْرِيِّ قَالَ :كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ ، فَتَنَـاوَلَهَا عَلِيٌّ يُصْلِحُهَا ، ثُمَّ مَشَى ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَـلَـى تَـنْـزِيـلِهِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَخَرَجْتُ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَكْتَرِثْ بِهِ فَرَحًا، كَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار نبی ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے ،راستے میں آپ کے جوتے کا تسمہ نکل گیا ۔ اسے علیؓ نے لیا اور درست کرنے لگے ۔ نبی ﷺ ذرا آگے نکل گئے اور پھر فرمایا :اے لوگو!تم میں ایک ایسا شخص بھی ہے جو قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسا کہ میں اس کی تنزیل پر جنگ کیا ہے ۔ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر چاہا کہ علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی بشارت سنا دوں لیکن انھوں نے کوئی خاص توجہ نہیں دی ،ایسا لگا کہ انھوں نے آپ ﷺ کی بات خود سن لی ہے'' ۔

(40) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَ الْفِتْنَةِ ، وَلَوْ لَمْ أَكُنْ فِيكُمْ مَا قُوتِلَ فُلانٌ وَفُلانٌ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتنے کی آنکھ پھوڑ دی ہے ،اگر میں تمھارے درمیان نہ ہوتا تو فلاں فلاں سے قتال نہیں کیا جاتا'' ۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
تاريخ بغداد للخطيب

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيِّ بۡنِ أَبِي طَالِبٍ يَأۡكُلُ السَّيِّئَاتِ كَمَا تَأۡكُلُ النَّارُ الۡحَطَبَ.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب سے محبت گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر ختم کر دیتی ہے''۔

(2)عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قُلۡتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ لِلنَّارِ جَوَازٌ .قَالَ:نَعَمۡ قُلۡتُ : وَمَا هُوَ؟ قَالَ :حَبُّ عَلِيِّ بۡنِ أَبِي طَالِب.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جہنم کی آگ سے نجات پانے کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کی محبت''۔

(3)عَنۡ جَابِرٍ:قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيۡرُ الۡبَشَرِ فَمَنۡ امترى فَقَدۡ كَفَرَ.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں اور جو اس میں شک کرے، اس نے کفر کا ارتکاب کیا''۔

(4)عَنۡ أَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ قَالَ:بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَرۡزَةَ الۡأَسۡلَمِيِّ .فَقَالَ لَهُ- وَأَنَا أَسۡمَعُهُ :يَا أَبَا بَرۡزَةَ إِنَّ رَبَّ الۡعَالَمِينَ تَعَالَى عَهِدَ إِلَيَّ فِي عَلِيِّ بۡنِ أَبِي طَالِبٍ عَهۡدًا فَقَال:عَلِيٌّ، رَايَةُ الۡهُدَى، وَمَنَارُ الۡإِيمَانِ، وَإِمَامُ أَوۡلِيَائِي، وَنُورُ جَمِيعِ مَنۡ أَطَاعَنِي، يَا أَبَا بَرۡزَةَ عَلِيُّ بۡنُ أَبِي طَالِبٍ مَعِيَ غَدًا فِي الۡقِيَامَةِ عَلَى حَوۡضِي، وَصَاحِبُ لِوَائِي، وَمَعِيَ غَدًا عَلَى مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ جَنَّةِ رَبِّي.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ابو برزہ اسلمی کے پاس بھیجا۔ جب وہ آ گئے تو آپ نے ان سے کہا اور میں سن رہا تھا: اے ابو برزہ! رب العالمین نے مجھ سے علی بن ابی طالب کے تعلق سے وعدہ کیا ہے کہ علیؓ ہدایت کا علم، ایمان کا مینار، میرے اولیاء کے امام، میرے تمام اطاعت گزار بندوں کے نور ہیں۔ اے ابو برزہ! کل قیامت کو علی بن ابی طالب میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گے، میرے جھنڈے کو اٹھانے والے ہوں گے اور کل میرے ساتھ میرے رب کی جنت کے خزانوں کی چابیاں اٹھائے ہوں گے''۔

(5)عَنۡ جَابِرٍ:قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيۡرُ الۡبَشَرِ فَمَنۡ امترى فَقَدۡ كَفَرَ.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں اور جو اس میں شک کرے، اس نے کفر کا ارتکاب کیا''۔

(6)عَنْ أَبِی ثَابِتٍ مَوْلَی أَبِی ذَرٍّ قَالَ:دَخَلْتُ عَلَی أُمِّ سَلَمَةَ فَرَأَيْتُهَا تَبْكِی وَتَذْكُرُ عَلِيًّا .وقَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''سیدنا ابوذر کے غلام ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں اور علیؓ کا ذکر کر رہی ہیں۔ اس موقع پر انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ علیؓ حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؓ کے ساتھ۔ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملنے سے پہلے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے''۔

(7)عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ:سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:وَاللَّهِ الَّذِی لا إِلَهَ إِلا هُوَ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:عُنْوَانُ صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ .

''امام زہری روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک سے آپ کا یہ ارشاد سنا ہے: مومن کے صحیفے کا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی محبت ہے''۔

(8)عن علیّ بن ربيعة الْوَالِبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِكُمْ هَذَا وهو يقول :عهد النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَیَّ أَنَّهُ لا يُحِبُّكَ إِلا مُؤْمِنٌ، وَلا يُبْغِضُكَ إِلا مُنَافِقٌ.

''علی بن ربیعہ والبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمھارے اسی منبر سے علیؓ کو یہ کہتے سنا ہے: نبی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور تم سے بغض ایک منافق ہی رکھے گا''۔

(9)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ يَا مَعْشَرَ الْخَلائِقِ طَأْطِئُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے مخلوق کی جماعت! اپنے سر جھکا لو تاکہ یہاں سے فاطمہ بنت محمد گزر جائیں''۔

(10)عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِیٍّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِی:أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی.

''فاطمہ بنت علی، اسماء بنت عمیس سے روایت کرتی ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو علیؓ سے یہ فرماتے سنا: تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(11)عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:قَدِمَ عُیَیْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلَی رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ -أَوِ الْحُسَیْنِ -فَقَالَ:أَتُقَبِّلُهُ یَا رَسُولَ اللَّهِ؟لَقَدْ وُلِدَ لِی عَشْرَةٌ مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ !فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لا یَرْحَمُ لا یُرْحَمُ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار عیینہ بن حصین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ، انھوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ حسن یا حسین کو بوسہ لے رہے ہیں۔ پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان کو بوسہ لے رہے ہیں، میرے تو دس بچے ہیں، میں نے آج تک کسی کو بوسہ نہیں لیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا''۔

(12)عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(13)عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلا ابْنَیِ الْخَالَةِ :عیسی بن مَرْیَمَ ویَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خالہ زاد بھائیوں عیسی ابن مریم اور یحی بن زکریا کے علاوہ باقی تمام نوجوانان جنت کے سردار حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں''۔

(14)عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:رَأَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حامل الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَهُوَ یَقُولُ:اللَّهُمَّ إِنِّی أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ دعا کررہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(15) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَیْرٌ مِنْهُمَا .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد محترم ان سے بھی افضل ہیں''۔

(16) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لأَهْلِی مِنْ بَعْدِی.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے حق میں بہتر ہو''۔

(17)عـن عـلـيّ بن ربيعة الْوَالِبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِكُمْ هَذَا وهو يقول:عهـد النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهُ لا يُحِبُّكَ إِلا مُؤْمِنٌ، وَلا يُبْغِضُكَ إِلا مُنَافِقٌ.

''علی بن ربیعہ والبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمھارے اسی منبر سے علیؑ کو یہ کہتے سنا ہے: نبیﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور تم سے بغض ایک منافق ہی رکھے گا''۔

(18)عَـنْ مُـوسَـى بْـنِ جَـعْـفَـرِ بْـنِ مُـحَـمَّـدٍ عَـنْ أَبِيـهِ عَـنْ جَـدِّهِ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقْتُ أَنَا وَهَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ، وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ.

''موسیٰ بن جعفر بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: میں، ہارون بن عمران، یحیٰ بن زکریا اور علی بن ابی طالب ایک ہی مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں''۔

(19)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ رِجَالِكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَخَيْرُ شَبَابِكُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَخَيْرُ نسائكم فاطمة بنت محمّد صلّى الله عليهما.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: تمھارے مردوں میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں، تمھارے نوجوانوں میں سب سے افضل حسن اور حسین ہیں اور تمھاری عورتوں میں سب سے افضل فاطمہ بنت محمدﷺ ہیں''۔

(20)عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ أَرْبَعٌ؛ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: خواتین عالم میں سب سے افضل خواتین مریم بنت عمران، آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدﷺ ہیں''۔

(21)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِي مِنْ بَعْدِي.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے حق میں بہتر ہو''۔

(22)عَـنْ جَـابِـرٍ قَـالَ:رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو يفحج بين فخدى الْحُسَيْنِ وَيُقَبِّلُ زَبِيبَتَهُ وَيَقُولُ:لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَكَ قَالَ جَابِرٌ:فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ قَاتِلُهُ؟ قَالَ:رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي يُبْغِضُ عِتْرَتِي لا يَنَالُهُ شَفَاعَتِي، كَأَنِّي بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَطْبَاقِ النِّيرَانِ يَرْسَبُ تَارَةً وَيَطْفُو أُخْرَى، وَأَنَّ جَوْفَهُ ليقول عق عق.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ رسول اللہﷺ حسین کو بوسہ دے رہے ہیں اور یہ

فرما رہے ہیں: تیرے قاتل پر اللہ کی لعنت۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کون ہے ان کا قاتل؟ آپ نے فرمایا: میری امت کا ایک شخص جو میری عترت سے بغض رکھے گا، اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ وہ جہنم کے کئی طبقات کے اندر ہوگا، ایک کی آگے بڑھکے گی اور دوسرے کی سرد ہوگی اور اس کے پیٹ سے عق عق کی آواز نکل رہی ہوگی''۔

(23)عَـنْ أَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَنَاوَلَنِي مِنَ التَّمْرِ مِلْءَ كَفِّهِ، فَعَدَدْتُهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ تَمْرَةً ثُمَّ مَضَيْتُ مِنْ عِنْدِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وبين يديه تمر فسلمت عليه، فـرد عـلـي وَضَحِكَ إِلَيَّ وَنَاوَلَنِي مِنَ التَّمْرِ مِلْءَ كَفِّهِ، فَعَدَدْتُهُ فَإِذَا هُوَ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ تَمْرَةً، فَكَثُرَ تَعَجُّبِي مِـنْ ذَلِكَ، فَـرُحْـتُ إِلَـى الـنَّـبِـيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَـا رَسُـولَ الـلَّـهِ جِئْتُكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ تَمْرٌ، فَنَاوَلْتَنِي مِلْءَ كَفِّكَ فَعَدَدْتُهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ تَمْرَةً، ثُمَّ مَضَيْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ فَنَاوَلَنِي مِلْءَ كَـفِّـهِ فَـعَدَدْتُهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ تَمْرَةً، فَعَجِبْتُ مِنْ ذَلِكَ. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ يَدِي وَيَدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْعَدْلِ سَوَاءٌ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ ایک بار میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے سامنے کھجوریں رکھی تھیں، میں نے آپ کو سلام پیش کیا، آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے اپنی ہتھیلی بھر کھجوریں دیں، میں نے ان کو شمار کیا تو تعداد میں تہتر تھیں۔ اس کے بعد میں وہاں سے باہر نکلا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، اس وقت ان کے سامنے بھی کھجوریں تھیں، میں نے انھیں سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا، مسکرائے اور مجھے اپنی ہتھیلی بھر کھجوریں عطا کیں۔ میں نے ان کو جب شمار کیا تو وہ بھی تعداد میں تہتر تھیں۔ اس سے میری حیرت بڑھ گئی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ نے مجھے اپنی ہتھیلی سے ناپ کر کھجوریں دی تھیں، وہ تہتر تھیں، میں آپ کے پاس سے اٹھ کر علیؓ کے پاس گیا، انھوں نے بھی مجھے اپنی ہتھیلی بھر کھجوریں عطا کیں، ان کی تعداد بھی تہتر تھی۔ اس سے میں سخت حیرت میں ہوں۔ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہ! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ عدل کے باب میں میرا اور علی کا ہاتھ مساوی ہے''۔

(24)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِرٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّائِرِ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَدَقَّ الْبَابَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا۔ آپ

نے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اس وقت اس انسان کو بھیج دے جو تمام مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ پیارا ہوتا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ راوی کا بیان ہے کہ اتنے میں علیؓ آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر علی نے یہ پرندہ حضور ﷺ کے ساتھ تناول فرمایا۔''

(25) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَصَابَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَيْحَ الْعُرْسِ رَعْدَةٌ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ إِنِّي زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا. وَإِنَّهُ فِي الآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ .يَا فَاطِمَةُ إِنِّي لما أردت أن أملك لعلي أَمَرَ اللَّهُ جِبْرِيلَ فَقَامَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَصفّ الْمَلائِكَة صُفُوفًا ثُمَّ خَطَبَ عَلَيْهِمْ جِبْرِيلُ فَزَوَّجَكِ مِنْ عَلِيٍّ، ثُمَّ أَمَرَ شَجَرَ الْجِنَانِ فَحَمَلَتِ الْحُلِي وَالْحُلَلِ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَنَثَرَتْهُ عَلَى الْمَلائِكَةِ، فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُمْ يَوْمِئِذٍ أَكْثَرَ مِمَّا أَخَذَ صَاحِبُهُ أَوْ أَحْسَنَ افْتَخَرَ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب زفاف کی صبح فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ پر کپکپی طاری ہوگئی۔ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ! میں نے تمھارا نکاح ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو دنیا کا سردار ہے اور آخرت میں جس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔ اے فاطمہ! میں میں نے ارادہ کیا کہ تمھیں علیؓ کی زوجیت میں دوں تو اللہ نے جبریل کو حکم دیا، وہ چوتھے آسمان پر کھڑے ہوئے، فرشتے بھی صف بستہ کھڑے ہوگئے، جبریل نے ان کے سامنے خطبہ پڑھا اور تمھارا نکاح علیؓ سے کردیا، پھر اللہ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا، انھوں نے زیورات اور بیش قیمت لباس لیے اور حکم الٰہی کے مطابق ان کو فرشتوں پر لٹا دیا، اس دن جس نے اپنے ساتھی سے زیادہ یا اس سے اچھا سامان لوٹا، وہ اس کو لے کر قیامت کے دن فخر کرے گا''۔

(26) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: میں شہر علم ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں، جو علم چاہتا ہو اسے دروازے پر آنا چاہئے''۔

(27) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الآخِرَةِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللَّهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار ہو، جس نے تم سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جو میرا حبیب ہوگا، وہ اللہ کا بھی حبیب ہے۔

تمھارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہلاکت و بربادی ہو اس کے لیے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے''۔

(28)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَ وشيعتک فی الجنة .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! تم اور تمھاری جماعت جنت میں جاؤ گے''۔

(29)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب قال:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيکَ خَمْسًا فَأَعْطَانِي أَرْبَعًا وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فِيکَ أَنَّکَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنْتَ مَعِي مَعَکَ لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَأَنْتَ تَحْمِلُهُ، وَأَعْطَانِي أَنَّکَ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَعْدِي .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! میں نے تمھارے تعلق سے اللہ سے پانچ چیزوں کا مطالبہ کیا تھا، چار اللہ نے عطا فرما دیں لیکن ایک سے منع کر دیا: اللہ سے میں نے مانگا تھا اور اس نے مجھے دیا کہ تم قیامت کے دن سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھو، تم میرے ساتھ رہو، لواء الحمد تمھارے پاس ہو اور تم اسے اٹھائے ہوئے ہو، اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی کہ میرے بعد تم ہی مومنوں کے ولی ہو''۔

(30)عَنْ بِلالِ بْنِ حَمَامَةَ قَال:خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :فَقَالَ :مَا أَضْحَکَکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ :بِشَارَةٌ أَتَتْنِي مِنْ عِنْدِ رَبِّي، أَنَّ اللّٰهَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ أَمَرَ مَلِكًا أَنْ يَهُزَّ شَجَرَةَ طُوبَى، فَهَزَّهَا فَنَثَرَتْ رِقَاقًا -يَعْنِي صِكَاكًا -وَأَنْشَأَ اللّٰهُ مَلائِکَةً الْتَقَطُوهَا، فَإِذَا کَانَتِ الْقِيَامَةُ ثَارَتِ الْمَلائِکَةُ فِي الْخَلْقِ فَلا يَرَوْنَ مُحِبًّا لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ مَحْضًا إِلا دَفَعُوا إِلَيْهِ مِنْهَا کتابا :براءة له من النار من أَخِي وَابْنِ عَمِّي وَابْنَتِي فِکَاکُ رِقَابِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ .

''بلال بن حمامہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے خوشی خوشی ہمارے پاس تشریف لائے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: اس بشارت پر ہنس رہا ہوں جو ابھی ابھی میرے رب کی طرف سے میرے پاس پہنچی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اللہ نے علی کی شادی فاطمہ سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتے کو حکم دیا کہ طوبیٰ درخت کو ہلائے، چنانچہ اس نے ہلایا، اس کے ہلانے سے اس میں سے درہم و دینار گرے، اللہ نے اسی موقع سے کچھ فرشتے تخلیق فرمائے جنھوں نے وہ درہم و دینار چنے۔ قیامت کے دن یہ تمام فرشتے لوگوں میں پھیل جائیں گے اور جو بھی انھیں کوئی محبّ اہل بیت نظر آئے گا، وہ اسے ایک کتاب دیں گے جس میں یہ لکھا ہوگا: جہنم سے آزادی کا پروانہ، میرے بھائی، میرے ابن عم اور میری بیٹی کی طرف سے میری امت کے بہت سے مردوں اور عورتوں کی گردن جہنم سے چھوٹ جائے گی''۔

(31)عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم :مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللّٰهِ، قَبْلَ أَنْ تُخْلَقُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عام .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا:''لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللّٰه ''(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، علیؓ رسول اللہ کے بھائی ہیں)''۔

(32)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ أَنْ يَصُفُّوا صَفَّيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَبِيَدِ الْعَبَّاسِ، ثُمَّ مَشَى بَيْنَهُمْ، ثُمَّ ضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ علي:مم ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟قَال:إِنَّ جِبْرِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى بَاهَى بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ أَهْلَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَبَاهَى بِكَ يَا عَلِيُّ وَبِكَ يَا عَبَّاسُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو حکم دیا کہ دو صفوں میں کھڑے ہو جائیں۔اس کے بعد آپ نے سیدنا علیؓ اور سیدنا عباسؓ کا ہاتھ تھاما اور صفوں کے درمیان چلے، پھر مسکرا پڑے۔علیؓ نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو جواب میں ارشاد فرمایا: جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کو لے کر ساتوں آسمانوں کی مخلوق پر فخر کر رہا ہے اور اے علی! اے عباس! آپ دونوں کو لے کر حاملین عرش فخر کر رہے ہیں''۔

(33)عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:مِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدُرُ بِكَ مِنْ بَعْدِي.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے جو وعدے فرمائے تھے، ان میں ایک وعدہ یہ بھی تھا کہ میرے بعد امت تیرے ساتھ فریب کرے گی''۔

(34)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے نفرت کی، اس نے مجھ سے نفرت کی''۔

(35)عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَال:مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''علی بن حسین اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں سے اور ان کے والد اور والدہ سے محبت کی، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ

میرے درجے میں ہوگا''۔

(36)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَحْنُ سَبْعَةٌ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؛ أَنَا، وَعَلِيٌّ أَخِي، وَعَمِّي حَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْمَهْدِي.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سات بنوعبدالمطلب: میں، میرے بھائی علیؓ، میرے چچا حمزہؓ، جعفرؓ، حسنؓ، حسینؓ اور مہدیؑ جنتیوں کے سردار ہیں''۔

(37)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يُدِيمُ النظر إلى علىّ بن أَبِي طَالِبٍ، فَقُلْتُ:مَالَكَ تُدِيمُ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ كَأَنَّكَ لَمْ تَرَهُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:النَّظَرُ إلى وجه علىّ عبادة.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف مسلسل دیکھتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے آپ علیؓ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے آپ نے ان کو دیکھا ہی نہیں ہے؟ یہ سن کر انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے''۔

(38)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ:أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے میری بھی صلح ہے جو تم سے صلح کرے''۔

(39)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:﴿إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا﴾(الأحزاب: 33) قَالَ:جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، ثُمَّ أَدَارَ عَلَيْهِمُ الْكِسَاءَ فَقَالَ :هَؤُلاءِ أَهْلِ بَيْتِي، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا وَأُمُّ سَلَمَةَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَتْ:يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ مِنْهُمْ؟ فَقَالَ :إِنَّكِ لَعَلَى خَيْرٍ أَوْ إِلَى خير.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد:﴿إِنَّما يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور سب کے اوپر چادر اڑھا دی اور پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور کر کے انھیں صاف اور پاکیزہ بنادے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو دروازے پر تھیں، بولیں کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم خیر پر ہو یا خیر

کی طرف ہو''۔

(40)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِضَبْعِ عَلِيٍّ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُوَ يَقُول:هَذَا أَمِيرُ الْبَرَرَةِ، قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ.

''عبدالرحمٰن بن بہمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حدیبیہ کے دن سیدنا علیؓ کا بازو تھامے ہوئے فرمارہے ہیں: یہ نیکوں کے امیر، فاجروں سے جنگ کرنے والے ہیں، جوان کی مدد کرے گا، اس کی مدد کی جائے گی اور جو انھیں بے یارومددگار چھوڑے گا، وہ بے یارومددگار چھوڑ دیا جائے گا۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے اپنی آواز بلند فرمائی''۔

أربعين فی فضائل أهل بیت من کتاب:
تاریخ دمشق لابن عساکر

بِسْمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيم

(1)عن أم سلمة قالت فى بيتى نزلت:﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت﴾،قالت فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فاطمة وعلى والحسن والحسين فقال هؤلاء أهلى. وفى حديث الصيرفى: أهل بيتى قالت: فقلت يا رسول الله! أما أنا من أهل البيت؟ قال: بلى إن شاء الله.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب قرآن کی آیت:﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت﴾ میرے گھر میں نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ،علی،حسن اور حسین کو بلوایا اور فرمایا:یہ میرے اہل ہیں۔صیرفی کی حدیث میں ہے:یہ میرے اہل بیت ہیں۔ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے جواب دیا:ہاں کیوں نہیں،ان شاءاللہ''۔

(2)عن أم سلمة أن النبى (صلى الله عليه وسلم) جلل على على وحسن وحسين وفاطمة عليهم السلام كساء ثم قال اللهم هؤلاء أهل بيتى وحامتى اللهم أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت أم سلمة فقلت يا رسول الله أنا منهم قال إنک إلى خير.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی،حسن،حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کے اوپر چادر ڈالی اور فرمایا:اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خواص ہیں،اے اللہ! ان سے گندگی دور کردے اور انھیں صاف اور پاکیزہ بنادے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا:تو خیر پر ہے''۔

(3)عن زيد بن ارقم قال أنى لعند رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إذ مر على وفاطمة والحسن والحسين فقال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أنا حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب علی،فاطمہ،حسن اور حسین رضی اللہ عنہم وہاں سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میری بھی اس سے جنگ ہے جو ان سے جنگ کرے اور اس سے میری بھی صلح ہے جو ان سے صلح رکھے''۔

(4)عن على قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أنا وفاطمة والحسن والحسين مجتمعون.هذه فاطمة وهذان الحسن والحسين ومن احبهما يوم القيامة فى الجنة يأكل ويشرب حتى يفرق بين العباد .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میں،فاطمہ،حسن اور حسین جمع ہوں گے۔یہ فاطمہ،

یہ حسن اور حسین اور ان دونوں سے محبت رکھنے والے قیامت کے دن جنت میں کھا پی رہے ہوں گے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا''۔

(5)عن عمر بن الخطاب قال :قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم):ان فاطمة وعليا والحسن والحسين فى حظيرة القدس فى قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، علی، حسن اور حسین ایک سفید قبے کے نیچے حظیرۃ القدس میں ہوں گے جس کی چھت رحمٰن کا عرش ہے''۔

(6)عن على قال شكوت إلى رسول الله (صلى الله عليه وسلم) حسد الناس إياى فقال يا على إن أول أربعة يدخلون الجنة أنا وأنت والحسن والحسين وذرارينا خلف ظهورنا وأزواجنا خلف ذرارينا قال على قلت يا رسول الله فأين شيعتنا قال شيعتكم من ورائكم .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کے مجھ سے حسد کرنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اے علیؓ! وہ چار لوگ جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے، یہ ہیں: میں، تم اور حسن و حسین، ہماری ذریت ہمارے پیچھے ہوگی اور ہماری بیویاں ہمارے پیچھے ہوں گی ۔علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہماری جماعت کے لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: تمھاری جماعت کے لوگ تمھارے پیچھے ہوں گے''۔

(7)عن حبشى بن جنادة قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إن الله تعالى اصطفى العرب من جميع الناس واصطفى قريشا من العرب واصطفى بنى هاشم من قريش واصطفانى من قريش واختارنى فى نفر من أهل بيتى على وحمزة وجعفر والحسن والحسين.

''حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں میں اہل عرب کا انتخاب کیا، عرب میں قریش کا انتخاب کیا، قریش میں سے بنو ہاشم کا انتخاب کیا اور مجھے قریش میں سے منتخب کیا اور میرے اہل بیت کی جماعت علی، حمزہ، جعفر، حسن اور حسین میں سے مجھے چنا''۔

(8)عن ابى سعيد الخدرى سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول إنى تارك فيكم الثقلين ألا وأحدهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتى أهل بيتى ألا وانهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں، سنو! ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے اور وہ ہیں: اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ۔یاد رہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے

یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ کر مجھ سے ملیں گے‘‘۔

(9)عن أبی عبد الله الشامی قال بینا أنا جالس عند زید بن أرقم وهو جالس فی مجلس بنی الأرقم فجاء ه رجل من مراد علی بغلة فقال فی القوم زید ؟فقال القوم: نعم هذا زید فقال أنشدکم الله الذی لا إله إلا هو هل سمعت رسول الله (صلی الله علیه وسلم) یقول من کنت مولاه فإن علیا مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال نعم.

’’ابوعبداللہ شامی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت زید بن ارقم مجلس بنی ارقم میں بیٹھے تھے، میں بھی وہی بیٹھا ہوا تھا،اسی وقت ان کے پاس قبیلہ مراد کا ایک آدمی خچر پرسوار ہوکر آیا،اس نے پوچھا: کیا یہاں زید موجود ہیں؟ قوم نے جواب دیا کہ ہاں موجود ہیں اور وہ یہ ہیں۔اس نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے سنا ہے: ’’میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں،اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علیؓ سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی کر جو علیؓ سے دشمنی رکھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے‘‘۔

(10)عن جمیع التیمی قال دخلت مع أمی علی عائشة وأنا غلام فذکرت لها علیا فقالت ما رأیت رجلا قط کان أحب إلی رسول الله (صلی الله علیه وسلم) منه ولا امرأة أحب إلی رسول الله (صلی الله علیه وسلم) من امرأته.

’’جمیع تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ایک بار عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،اس وقت میں ایک بچہ تھا۔میں نے ان سے سیدنا علیؓ کا تذکرہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے آج تک کسی آدمی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو ان سے زیادہ محبوب ہو،اسی طرح کسی عورت کو نہیں دیکھا جو ان کی بیوی سیدہ فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہو‘‘۔

(11)عن حجر بن عدی قال سمعت شراحیل بن مرة قال سمعت النبی (صلی الله علیه وسلم) یقول ابشر یا علی حیاتک وموتک معی.

’’حجر بن عدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے شراحیل بن مرہ کو یہ کہتے سنا،انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اے علیؓ خوش ہو جاؤ،تمھاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے‘‘۔

(12)عن ابن عمر قال قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) یا علی أنت فی الجنة یا علی أنت فی الجنة یا علی أنت فی الجنة.

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ تم جنت میں جاؤ گے،اے علیؓ تم جنت میں جاؤ گے،اے علیؓ تم جنت میں جاؤ گے‘‘۔

(13)عن أبی الحمراء خادم رسول الله (صلی الله علیه وسلم) قال سمعت رسول الله (صلی الله

عليه وسلم) يقول لما أسرى بى رأيت فى ساق العرش مكتوبا لا إله إلا الله محمد رسول الله صفوتى من خلقى أيدته بعلى ونصرته به.

''رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوالحمراء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے عرش کے پائے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، جن کو میں نے اپنی مخلوق میں سے منتخب کیا ہے، جن کی تائید علی سے کی ہے اور علی کے ذریعے جن کی مدد کی ہے''۔

(14)عن أم عطية قالت بعث رسول الله (صلى الله عليه وسلم) جيشا فيهم على بن أبى طالب قالت سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يدعو رافعا يديه يقول اللهم لا تمتنى حتى ترينى عليا .

''ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج روانہ کی جس میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ پھیلائے یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! علیؓ کا دیدار کرائے بغیر مجھے موت نہ دینا''۔

(15)عن عبد الرحمن بن عوف قال أقام رسول الله (صلى الله عليه وسلم) على الطائف تسع عشرة ليلة أو سبع عشرة ليفتتحها ثم قال يا معشر قريش لتنتهين أو لأبعثن عليكم رجلا منى أو كنفسى فيقتل مقاتلتكم ويسبى ذراريكم قال ثم أخذ بيد على فرفعها فقال هو هذا يا أيها الناس إن موعدكم الحوض.

''عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کو فتح کرنے کے لیے وہاں انیس یا سترہ راتوں تک قیام کیا۔ اس کے بعد فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ تمھاری طرف اپنے میں سے یا اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا جو تمھارے لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور تمھارے بچوں کو قیدی بنالے گا۔ اس کے بعد آپ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اوپر اٹھایا اور فرمایاؐ وہ آدمی یہ ہیں، اے لوگو! اب ہماری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی''۔

(16)عن البراء عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) قال على بمنزلة رأسى من بدنى.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری نظر میں علیؓ کا مقام وہی ہے جو میرے بدن میں میرے سر کا ہے''۔

(17)عن أنس بن مالک أن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) بعث ببراءة مع أبى بكر إلى أهل مكة قال ثم دعاه قال فبعث بها عليا قال لا يبلغها إلا رجل من أهلى.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ براءت دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا لیکن پھر انھیں واپس بلا لیا اور ان کی جگہ سیدنا علیؓ کو اس کام کے لیے یہ کہتے ہوئے بھیجا کہ مکہ والوں تک یہ پیغام میرے اہل بیت ہی کا کوئی فرد پہنچائے گا''۔

(18)عن عائشة الصديقة ابنة الصديق حبيبة حبيب الله قالت قلت لأبى إنى أراک تطيل النظر إلى على

بن أبی طالب فقال لی یا بنیة سمعت رسول الله (صلی الله علیه وسلم) یقول النظر فی وجه علی عبادة.

''اللہ کے حبیب کی حبیبہ صدیق کی بیٹی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا: بات کیا ہے، میں دیکھتی ہوں کہ آپ بڑی دیر تک علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میری پیاری بیٹی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا ایک طرح کی عبادت ہے''۔

(19)عن أبی ذر قال قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) مثل علی فیکم أو قال فی هذة الأمة کمثل الکعبة المستورة النظر إلیها عبادة والحج إلیها فریضة .

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے درمیان یا اس امت میں علی کی مثال کعبہ مستورہ جیسی ہے جس کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور جس کا حج کرنا فرض ہے''۔

(20)عن سلمة قال تصدق علی بخاتمه وهو راکع فنزلت: ﴿إنما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ .

''سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی حالت رکوع میں صدقہ کردی، اس پر یہ آیت: ﴿إنما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون﴾ نازل ہوئی''۔

(21) عن عبد الله قال قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) إن فاطمة أحصنت فرجها فحرمها الله وذریتها علی النار.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کی تو اللہ نے اس پر اور اس کی ذریت پر جہنم حرام کردی''۔

(22)عن ابن عباس قال: خط رسول الله (صلی الله علیه وسلم) زاد یونس فی الأرض وقالا أربعة خطوط ثم قال: وقال یونس فقال: أتدرون ما هذا قالوا الله ورسوله أعلم فقال رسول الله (صلی الله علیه وسلم)أفضل نساء أهل الجنة :خدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد ومریم بنت عمران وآسبة بنت مزاحم امرأة فرعون.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور پھر پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(23)عن أنس أن النبی (صلی الله علیه وسلم) قال: حسبک من نساء العالمین مریم بنت وقال ابن المقرء ابنة عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواتین عالم میں تمھارے لیے بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون کافی ہیں''۔

(24)عن عائشة أنها قالت لفاطمة أرأيت حين أكببت على رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فبكيت ثم ضحكت قالت أخبرني أنه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم أكببت عليه فأخبرني أني أسرع أهله لحوقا به وأني سيدة نساء الجنة إلا مريم بنت عمران فضحكت.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ کیا بات ہے میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے اوپر جھکتے ہوئے دیکھا، پھر آپ رونے لگیں، دوسری بار جھکیں تو ہنسنے لگیں؟ فاطمہ نے جواب دیا: آپ نے مجھے پہلے یہ خبر دی کہ میں اپنی اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا، یہ سن کر میں رونے لگی۔ جب دوسری بار جھکی تو آپ نے فرمایا: تم میرے اہل میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اور یہ کہ مریم بنت عمران کے علاوہ باقی تمام جنتی عورتوں کی تم سردار ہو۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(25) عن علي قال: إن فاطمة شكت إلى رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فقال: ألا ترضين أني زوجتك أقدم أمتي سلما وأحلمهم حلما وأكثرهم علما أما ترضين أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة إلا ما جعل الله لمريم ابنة عمران وأن ابنيك سيدا شباب أهل الجنة؟ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار فاطمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، آپ ﷺ نے کہا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمھارا نکاح ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے پہلے اسلام لائے، سب سے زیادہ بردبار ہیں اور سب سے زیادہ صاحب علم ہیں، کیا تم اس بات سے بھی خوش نہیں ہو کہ مریم بنت عمران کے علاوہ تم تمام جنتی خواتین کی سردار ہو اور تمھارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(26)عن أنس أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال: حسبك من نساء العالمين مريم بنت وقال ابن المقرء ابنة عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواتین عالم میں تمھارے لیے بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون کافی ہیں''۔

(27)عن ابن عباس قال لما زوج النبي (صلى الله عليه وسلم) فاطمة من علي قالت فاطمة يا رسول الله زوجتني من رجل فقير ليس له شيء فقال النبي (صلى الله عليه وسلم)أما ترضين أن الله اختار من أهل الأرض رجلين أحدهما أبوك والاخر زوجك.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب علیؓ سے فاطمہ کی شادی کی تو فاطمہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے میرا نکاح ایک فقیر آدمی سے کر دیا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین میں سے دو آدمیوں کا انتخاب فرمایا ہے، جن میں ایک تمھارا باپ ہے اور دوسرا تمھارا شوہر ہے''۔*

(28)أبی سعید الخدری عن النبی (صلی الله علیه وسلم)قال حین نزلت:﴿وأمر أهلک بالصلاة واصطبر علیها﴾،کان یجیء نبی الله (صلی الله علیه وسلم) إلی باب علی صلاة الغداة ثمانیة أشهر یقول الصلاة رحمکم الله:﴿إنما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهرکم تطهیرا﴾.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت: نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ مسلسل اٹھ ماہ تک علیؑ کے دروازے پر فجر کے وقت جاتے رہے اور وہاں فرماتے: اللہ تمھارے اوپر رحم فرمائے، نماز نماز۔ اللہ چاہتا ہے اے اہل بیت کہ گندگی تم سے دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(29)عن ابن عباس عن النبی (صلی الله علیه وسلم) أنه قال لأم سلمة یا أم سلمة إن علیا لحمه من لحمی ودمه من دمی وهو منی بمنزلة هارون من موسی إلا أنه لا نبی بعدی .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سلمہ سے فرمایا: علیؑ کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے، وہ میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہیں جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

(30)عن ابن عمر قال قال النبی (صلی الله علیه وسلم) ابنی هاذین الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة وأبوهما خیر منهما.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد گرامی ان سے بھی افضل ہیں''۔

(31)عن جابر قال قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) من سره أن ینظر إلی سید شباب أهل الجنة فلینظر إلی الحسن بن علی.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات سے خوش ہو کہ نوجوان جنت کے سردار کو دیکھے، اسے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھنا چاہئے''۔

(32)عن أبی هریرة قال کان رسول الله (صلی الله علیه وسلم) یصلی صلاة العشاء وکان الحسن والحسین یثبان علی ظهره فلما صلی قال أبو هریرة یا رسول الله إلا اذهب بهما إلی امهما فقال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) لا قال فبرقت برقة فما زالا فی ضوئها حتی دخلا إلی امهما.

---

* اس حدیث کا پہلا حصہ صحیح نہیں ہے کیوں کہ سیدہ فاطمہ کی نظر میں دُنیا کے مال و متاع کی کوئی قیمت نہیں تھی۔ اس طرح کی روایات اموی سازش کا نتیجہ ہیں۔

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر اچھل کود کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں دونوں کو ان کی والدہ کے پاس چھوڑ دوں۔ آپ نے کہا: نہیں، اتنے میں بجلی چمکی اور وہ دونوں اسی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے''۔

(33)عن يعلى بن مرة قال جاء الحسن والحسين يسعيان إلى رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فجاء أحدهما قبل الآخر فجعل يده فى رقبته ثم ضمه إلى ابطه ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى فى رقبته ثم ضمه إلى ابطه ثم قبل هذا ثم قبل هذا ثم قال أنى احبهما فأحبهما ثم قال آيها الناس أن الولد مبخله مجبنة مجهلة .

''یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ایک دن دوڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ایک پہلے آ گیا، آپ نے اپنا ہاتھ اس کی گردن میں ڈال دیا اور پھر اپنے بغل میں لے لیا، پھر دوسرا آیا تو ہاتھ بڑھا کر ان کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور انھیں بھی پہلو سے لگا لیا۔ پھر دونوں کو ایک ایک کر کے بوسہ دیا اور فرمایا: میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی ان دونوں سے محبت کرو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے لوگو! اولاد انسان کو بخیل، بزدل اور جاہل بنا دیتی ہے''۔

(34)عن عبد الله بن شد ادبن الهاد عن أبيه قال صلى النبى (صلى الله عليه وسلم) بأصحابه فلما سجد وثب الحسن على ظهره فلم يزل حتى نزل فلما فرغ من صلاته قيل يا رسول الله طولت بنا قال أن ابنى هذا ارتحلنى وانى كرهت أن انزله حتى يقضى حاجته .

''عبداللہ بن شداد بن ہاد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ایک بار نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو حسن اچھل کر آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے۔ آپ دیر تک سجدے میں پڑے رہتے یہاں تک کہ حسن اتر جاتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے آج بڑی طویل نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا مجھ پر سوار تھا، مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس کی خواہش پوری کیے بغیر اسے نیچے اتار دوں''۔

(35)عن المقدام بن معدى كرب قال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول الحسن منى والحسين من على .

''مقدام بن معدی کرب بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے ہیں''۔

(36)عن عمير بن إسحاق قال كنت امشى مع الحسن بن على فى بعض طرق المدينة فلقيه أبو هريرة فقال له ارنى اقبل منک حيث رأيت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقبل فقال بقميصه قال فقبل سرته.

''عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کے ایک راستے پر چل رہا تھا۔ ابو ہریرہ سے ملاقات ہوگئی۔انھوں نے کہا:اپنے جسم کا وہ حصہ دکھایئے جس کو بوسہ دیتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔انھوں نے اپنی قمیص اٹھائی اور ابو ہریرہ نے ان کی ناف کو بوسہ دیا''۔

(37)عن معاوية قال رأيت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يمص لسانه أو قال شفتيه يعنى الحسن بن علي وانه لن يعذب لسان أو شفتان مصهما رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''معاویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زبان یا ان کے دونوں ہونٹ چوس رہے ہیں اور جس زبان اور ہونٹ کو رسول اللہ ﷺ نے چوسا ہو،اسے عذاب نہیں ہوسکتا''۔

(38)عن أبى هريرة قال رأيت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يمص لعاب الحسن والحسين كما يمص الرجل التمرة.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا لعاب اسی طرح چوس رہے ہیں جیسے ایک شخص کھجور چوستا ہے''۔

(39)عن أبى مسعود انه كان مع رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إذ مر الحسن والحسين وهما صبيان فقال النبى (صلى الله عليه وسلم) هاتوا ابنى اعوذهما بما عوذ به إبراهيم ابنيه إسماعيل وإسحاق فضمهما إلى صدره وقال اعيذكما بلكمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة.

''سیدنا ابو مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔حسن اور حسین جو ابھی بچے تھے،وہاں سے گزرے۔نبی ﷺ نے فرمایا:میرے ان دونوں بیٹوں کو میرے پاس لاؤ،میں ان پر اسی طرح تعوذ پڑھوں جس طرح سیدنا ابراہیم اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق پر تعوذ پڑھا کرتے تھے۔آپ نے دونوں کو اپنے سینے سے لگالیا اور فرمایا:میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر شیطان،جادوگر اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''۔

(40)عن سعيد المقبرى قال كنا مع أبى هريرة فجاء الحسن بن على فسلم عليه وأبو هريرة لا يعلم فقلنا يا أبا هريرة هذا الحسن بن على سلم علينا فقال سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول انه لسيد.

''سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار ابو ہریرہ کے ساتھ تھا کہ اسی وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آگئے اور انھوں نے سلام کیا۔ابو ہریرہ کو اس کا علم نہیں ہوسکا۔ہم نے بتایا کہ یہ حسن بن علی تھے جنھوں نے ہمیں سلام کیا تھا۔یہ سن کر ابو ہریرہ نے فرمایا:رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے،آپ نے فرمایا:یہ یعنی حسن سردار ہیں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: جامع الاصول فى أحاديث الرسول لابن الأثير الجزرى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)(ت) أنس بن مالک رضی الله عنه قال:بُعث رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يومَ الاثنين، وصلَّى عليّ يومَ الثلاثاء (أخرجه الترمذی).

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن نبی بنائے گئے اور سیدنا علیؓ نے منگل کے دن نماز ادا کی‘‘۔

(2)(ت) عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال:أولُ من صلَّى عليّ (أخرجه الترمذی).

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی، وہ سیدنا علیؓ ہیں‘‘۔

(3)ت) عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال:لَمَّا آخَى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بين أصحابه، جاء ه عليٌّ تَدْمَعُ عيناه، فقال له :يا رسولَ الله آخيتَ بين أصحابِک ولم تُؤَاخ بينى وبين أحد، قال :فسمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول له :أنت أخی فی الدنيا والآخرة(أخرجه الترمذی).

’’سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی تو علیؓ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے تمام اصحاب کے درمیان مواخات کرائی لیکن میری کسی سے مواخات نہیں کرائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: دنیا اور آخرت میں تم میرے بھائی ہو‘‘۔

(4)(ت) زيد بن أرقم أو أبو سريحة حذيفة شک شعبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:مَن كنتُ مولاه، فعليٌّ مولاه .(أخرجه الترمذی).

’’زید بن ارقم یا ابوسریحہ حذیفہ (شعبہ نے شک کے ساتھ ذکر کیا ہے) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولا ہوں، علیؓ بھی اس کے مولیٰ ہیں‘‘۔

(5)(خ م ت) سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم خَلَّفَ عليَّ بنَ أبی طالب فی غزوة تبوک، فقال:يا رسولَ الله، تُخَلِّفُنی فی النساء والصبيان؟ فقال:أما ترضى أن تكونَ منی بمنزلة هارون من موسى، غيرَ أنه لا نبیَّ بعدی؟

’’سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ کر جا رہے

ہیں؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

(6)(ت) جابر بن عبد الله رضی الله عنهما أن النبیَّ -صلی الله علیه وسلم قال لعلیٍّ:أنت منی بمنزلة هارون من موسی، إلا إنَّه لا نبیَّ بعدی. (أخرجه الترمذی).

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے کہا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

(7)(م ت) سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه أن معاویةَ بن أبی سفیان أَمَرَ سعداً، فقال:ما یمنعُک أن تَسُبَّ أبا تُراب؟ فقال:أَمَّا ما ذکرتُ ثلاثاً قالهنَّ له رسولُ الله صلی الله علیه وسلم فلن أسُبَّه، لأَنْ تکون لی واحدة منهنَّ أحبُّ إلیَّ من حُمُر النَّعَم، سمعتُ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم یقول له وقد خَلّفه فی بعض مغازیه فقال له علیٌّ:یا رسول الله، خَلَّفْتَنی مع النساء والصبیان؟ فقال له رسولُ الله صلی الله علیه وسلم:أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسی؟ إلا أنه لا نُبُوَّةَ بعدی، وسمعتُه یقول یوم خیبرَ: لأُعْطِیَنَّ الرَّایةَ غداً رجلاً یُحبُّ الله ورسولَه، ویُحبُّه الله ورسولُه، قال:فتطاولنا، فقال:ادُعوا لی علیّاً، فأُتِیَ به أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فی عینه، ودفع الرایة إلیه، ففتح الله علیه، ولمّا نزلت هذه الآیة :﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ (آل عمران: 61) دعا رسولُ الله صلی الله علیه وسلم علیّاً وفاطمةَ وحَسَناً وحُسَیْناً، فقال:اللهم هؤلاء أهلی .(أخرجه مسلم والترمذی).

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے معاویہ بن ابی سفیان نے پوچھا: آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو برا کہیں۔انھوں نے جواب دیا: جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہی تھیں، میں ہرگز انھیں برا نہیں کہوں گا۔ان میں سے کوئی ایک بات بھی میرے لئے ہوتو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہوگی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ ان سے (اس وقت) کہہ رہے تھے جب آپ ایک جنگ میں ان کو پیچھے چھوڑ کر جارہے تھے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا تھا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جارہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمھیں یہ پسند نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی مقام ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔اسی طرح خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا: اب میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔پھر ہم نے اس بات کا (مصداق جاننے) کے لئے اپنی گردنیں اٹھا اٹھا

کر(ہرطرف) دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس بلاؤ۔ انھیں شدید آشوب چشم کی حالت میں لایا گیا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا انھیں عطا فرمادیا۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کردیا۔ اور جب یہ آیت اتری: (آپ کہہ دیں: آؤ) ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلالیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں''۔

(8)(ت) عمران بن حصين رضى الله عنه قال: بعث رسولُ الله صلى الله عليه وسلم جيشاً، فاستعمل عليهم عليَّ بن أبى طالب، فمضى فى السَّرِيَّةِ، فأصاب جارية، فأنكروا عليه، وتعاقَدَ أربعة من أصحاب النبيِّ صلى الله عليه وسلم، فقالوا: إذا لقينا رسولَ الله صلى الله عليه وسلم أخبرناه بما صنع عليّ، وكان المسلمون إذا رجعوا من سفر بَدَؤوا برسول الله صلى الله عليه وسلم، فَسَلَّمُوا عليه، ثم انصرفوا إلى رِحالهم، فلما قدمتُ السريّةُ، فسلَّموا على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم، قام أحدُ الأربعة، فقال: يا رسول الله، ألم تَرَ إلى عليّ بن أبى طالب، صنع كذا وكذا؟ فأعْرض عنه رسولُ الله صلى الله عليه وسلم، ثم قام الثانى، فقال مثل مقالته، فأعرض عنه، ثم قام إليه الثالثُ، فقال مثل مقالته، فأعرض عنه، ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا، فأقبل إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم والغَضَبُ يُعرَف فى وجهه فقال: ما تُريدون من عليّ؟ ما تريدون من عليّ؟ ما تريدون من عليّ؟ إن عليّاً منى وأنا منه، وهو وَلِيُّ كُلِّ مؤمن بعدى. (أخرجه الترمذى).

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (لشکر) روانہ کیا اور اس لشکر کا امیر علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، چنانچہ وہ اس سریہ (لشکر) میں گئے، پھر ایک لونڈی سے انہوں نے جماع کرلیا لوگوں نے ان پر نکیر کی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چار آدمیوں نے طے کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب ہم ملیں گے تو علی نے جو کچھ کیا ہے اسے ہم آپ کو بتائیں گے، اور مسلمان جب سفر سے لوٹتے تو پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملتے اور آپ کو سلام کرتے تھے، پھر اپنے گھروں کو جاتے، چنانچہ جب یہ سریہ واپس لوٹ کر آیا اور لوگوں نے آپ کو سلام کیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ علی نے ایسا ایسا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا، پھر دوسرا کھڑا ہوا تو دوسرے نے بھی وہی بات کہی جو پہلے نے کہی تھی تو آپ نے اس سے بھی منہ پھیرلیا، پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی وہی بات کہی، تو اس سے بھی آپ نے منہ پھیرلیا، پھر چوتھا شخص کھڑا ہوا تو اس نے بھی وہی بات کہی جو ان لوگوں نے کہی تھی تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کے چہرے سے ناراضگی ظاہر تھی۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ علی کے سلسلہ میں کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے سلسلہ میں کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ دوست ہیں

ہر اس مومن کا جو میرے بعد آئے گا''۔

(9)(ت) حبشى بن جنادة رضى الله عنه أن النبىصلى الله عليه وسلم قال عليٌّ مِنِّى، وأنا من عليّ، ولا يؤدّى عنّى إلا أنا أو عليّ (أخرجه الترمذى).

''حبشی بن جنادہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، میری طرف سے کسی خاص چیز کی ادائیگی یا تو خود میں کر سکتا ہوں یا پھر علی کر سکتے ہیں''۔

(10)(ت) أنس بن مالک رضى الله عنه قال: كان عند رسولِ الله صلى الله عليه وسلم طَيْر، فقال: اللهمَّ ائتنى بأحَبِّ خلقِک إليک يأكلُ معى هذا الطير، فجاء عليّ، فأكل معه. (أخرجه الترمذى).

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے پاس اس وقت اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ پیارا ہوتا کہ وہ پرندے کا گوشت میرے ساتھ کھائے۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ساتھ پرندے کا گوشت کھایا''۔

(11)(ت) حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال: سألَتنى أمي: متى عهدُک برسولِ الله صلى الله عليه وسلم ...وذكر الحديث: ثم قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم: هذا مَلَک نزل من السماءِ، لم يَنزِل الأرضَ قط قبل هذه الليلة، استأذن ربَّه أن يُسلِّم عليَّ، ويبشّرنى أن فاطمة سيدةُ نساء أهل الجنة، وأن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة. (أخرجه الترمذى).

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ سے تمھاری ملاقات کب سے نہیں ہوئی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔۔۔۔۔۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو آسمان سے اترا تھا، آج کی رات سے پہلے یہ زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھے آ کر سلام کرے گا اور یہ بشارت سنائے گا کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن وحسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(12)(خ م) سهل بن سعد رضى الله عنه أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر: لأعطينَّ الراية غداً رَجُلاً يفتح الله على يديه، يُحِبُّ الله ورسولَه، ويحبُّه الله ورسولُهُ، قال: فبات الناس يَدُوكون ليلتهم: أيُّهم يُعطَاها، فلما أصبح الناس غَدَوْا على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم، كُلُّهم يرجو أن يُعطَاها، فقال: أين عليُّ بنُ أبى طالب؟ فقيل: هو يا رسولَ الله يشتكى عينه، قال: فأَرسِلوا إليه، فَأُتِيَ به فبصق فى عينه، ودعا له، فبرأ حتى كأن لم يكن به وجع، فأَعطاه الراية، فقال عليٌّ: يا رسولَ الله أُقاتلُهم حتى يكونوا مثلنا؟ قال: انُفُذْ على رِسْلک، حتى تنزلَ بساحتهم، ثُمَّ ادْعُهم إلى الإسلام، وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله عز وجل فيهم، فوالله لأن يهدىَ الله بک رجلاً واحداً خير لک من حُمُر

النَّعَم. (أخرجه البخاری ومسلم).

''سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سر کردہ تھے) حاضر ہوئے، سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو، جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں، چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں یعنی مسلمان بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کی دولت سے بہتر ہے''۔

(13)(م) أبو هريرة رضي الله عنه أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم -قال يوم خيبر: لأُعطينَّ هذه الرايةَ رَجُلاً يحبُّ الله ورسولَه، يفتح الله على يديه، قال عمرُ بنُ الخطاب: ما أَحْبَبْتُ الإمارة إلا يومئذ، قال: فتساورتُ لها رجاءَ أن أُدْعَى لها، فدعا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم عليَّ بنَ أبي طالب، فأعطاه إياها، وقال: امْشِ، ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك، قال: فسار عليّ شيئاً، ثم وقف ولم يلتفتْ، فصرخ: يا رسول الله، على ماذا أقاتل الناس؟ قال: قاتِلهم حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله، وأَنَّ محمداً رسولُ الله، فإذا فعلوا ذلك فقد مَنَعُوا منك دِمَاءهم وأَموالَهم إلا بحقِّها، وحسابُهم على الله. (أخرجه مسلم).

''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس ایک دن کے علاوہ میں نے کبھی امارت کی تمنا نہیں کی، میں نے اس امید پر کہ مجھے اس کے لئے بلایا جائے گا اپنی گردن اونچی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، ان کو وہ جھنڈا دیا اور فرمایا: جاؤ، پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، یہاں تک کہ اللہ تمھیں فتح عطا کردے۔ راوی کا بیان ہے: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ دور گئے، پھر ٹھہر گئے، پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اور بلند آواز سے پکار کر کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اگر انھوں نے ایسا کرلیا تو انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال تم سے

محفوظ کر لیے،سوائے یہ کہ اسی (شہادت) کا حق ہواوران کا حساب اللہ پر ہوگا‘‘۔

(14)(ت) أبو سعيد الخدری رضی الله عنه قال:إنْ كنا لَنَعْرِفُ المنافقين نحن معاشر الأنصار ببغضهم عليَّ بن أبی طالب.(أخرجه الترمذی) .

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انصار کی جماعت منافقین کی پہچان اس طرح کیا کرتے تھے کہ وہ علیؓ سے بغض رکھتے تھے‘‘۔

(15)(ت) أم سلمة رضی الله عنها قالت:قال رسولُ الله صلی الله عليه وسلم:لا يُحبُّ عليّاً منافق، ولا يبغضه مؤمن.(أخرجه الترمذی) .

’’ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علیؓ سے کوئی منافق محبت نہیں کرسکتا اور نہ کوئی مومن ان سے بغض رکھ سکتا ہے‘‘۔

(16)(م ت س) زر بن حبيش قال:سمعتُ عليّاً رضی الله عنه يقول :والذی فَلَقَ الحبَّة، وبرأ النسمة، إِنه لعهدُ النبیِّ الأُمیِّ إلیَّ:أنه لا يحبُّنی إلا مؤمن، ولا يُبْغِضُنی إلا منافق.(أخرجه مسلم والترمذی والنسائی) .

’’زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؓ کو یہ کہتے سنا:قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا اور روح کی تخلیق فرمائی، نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور مجھ سے بغض ایک منافق ہی رکھے گا‘‘۔

(17)(ت) علی بن أبی طالب رضی الله عنه أَن رسولَ الله صلی الله عليه وسلم قال:أنا مدينةُ العلم، وعلیّ بابُها.(أخرجه الترمذی).

’’سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں‘‘۔

(18)(ت) أبو سعيد الخدری رضی الله عنه قال:قال رسولُ الله صلی الله عليه وسلم لعلی:يا عليُّ، لا يَحِلُّ لأحد (أن) يُجنِبَ فی هذا المسجد غيری، وغيرَک .أخرجه الترمذی (وقال):قال علی بن المنذر :قلت لضرار بن صُرَد :ما معنی هذا الحديث؟ قال:لا يحل لأحد يستطرقه جُنُباً غيری وغيرک.

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا:اے علیؓ! میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس مسجد میں حالت جنابت میں رہے‘‘۔اس روایت کی تخریج امام ترمذی نے کی ہے۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا:اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟انھوں نے بتایا کہ میرے اور تمھارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ حالت جنابت میں اس مسجد کو راستہ کے طور پر استعمال کرے‘‘۔

(19)(س) بـريـدة رضى الله عنه قال: خطب أبو بكر وعمرُ فاطمةَ، فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: إِنَّها صغيرة، فخطبها عليّ، فزوجها منه .(أخرجه النسائي).

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ چھوٹی ہیں، پھر جب علیؓ نے پیغام نکاح بھیجا تو آپ ﷺ نے فاطمہ کا نکاح علیؓ سے کر دیا''۔

(20)(ت) عـلـى بـن أبى طالب رضى الله عنه قال: كنتُ إذا سألتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم أعطاني، وإذا سكتُّ ابتدأني. (أخرجه الترمذى)

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تھا تو آپ عطا فرماتے تھے اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو آپ خود ہی گفتگو کا آغاز فرماتے تھے''۔

(21)(ت) جـابـر بـن عبد الله رضى الله عنهما قال: دعا رسولُ الله صـلى الله عليه وسلم علياً يوم الـطـائف فـانْتَـجـاه، فـقـال الـنـاس: لقد طال نَجواه مع ابن عَمِّه، فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: ما انتجيتُه، ولكنَّ الله انْتَجَاهُ. (أخرجه الترمذى).

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو طائف کے دن بلایا اور ان سے سرگوشی کی ۔لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنے ابن عم سے بڑی دیر تک سرگوشی کی۔ یہ بات جب نبی ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: علیؓ سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ خود اللہ نے کی ہے''۔

(22)(ت) عبـد الله بن عباس رضى الله عنهما أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم أمر بسدِّ الأبواب إلا بابَ عليّ .(أخرجه الترمذى).

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا''۔

(23)(س) عـلـى بـن أبـى طـالـب رضـى الله عنه قال: كانت لى منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم، لم تكن لأحد من الخلائق، فكنتُ (آتيه) كُلَّ سَحَر، فأقول: السلام عليک يا نبيَّ الله، فإن تنحنح انصرفتُ إلى أهلى، وإلا دخلتُ عليه .(أخرجه النسائى).

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں میرا اپنا ایک مقام تھا جو کسی مخلوق کو حاصل نہین تھا۔ میں ہر صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور کہتا تھا: اے اللہ کے نبی! السلام علیک۔ اگر آپ کھانس دیتے تھے تو میں اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آجاتا تھا، ورنہ پھر اندر داخل ہوجاتا تھا''۔

(24)(ت) أنـس بـن مـالـک رضـى الـلـه عنه قال: بعث النبى صلى الله عليه وسلم بـ (براء ة)مع أبى

بـكـر، ثـم دعـاه فـقـال: لا يـنـبـغي لأحد أن يبُلِّغَ هذا إلا رَجُل من أهلي، فدعا عليّاً، فأعطاه إياها. (أخرجه الترمذي).

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ براءۃ دے کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا لیکن پھر ان کو بلا لیا اور فرمایا: میرے اہل بیت کے علاوہ کسی اور کے لیے اس پیغام کا پہنچانا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ نے علیؓ کو بلالیں اور یہ سورہ پہنچانے کی ذمہ داری ان کو سونپی''۔

(25)(ت) أم عطية رضي اللـه عنها قالت: بعث النبي صلى الله عليه وسلم جيشاً فيهم علىّ، قالت: فسمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول (وهو رافع يديه): اللهم لا تُمِتْني حتى تُرِيَني عليّاً. (أخرجه الترمذي).

''ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک فوج روانہ کی جس میں علیؓ بھی شامل تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں ہاتھ اٹھائے یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! علیؓ کا دیدار کرائے بغیر مجھے موت نہ دینا''۔

(26)(خ) أبـو إسـحـاق (السبيعي) رحمه الله قال: سأل رجل البَرَاءَ وأنا أسمع قال: أشَهِد عليّ بدراً؟ قال: (و) بَارَزَ، وظاهر. (أخرجه البخاري).

''ابو اسحاق سبیعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براء سے پوچھا اور میں سن رہا تھا: کیا علیؓ غزوہ بدر میں شریک تھے؟ انھوں نے کہا: نہ صرف شریک تھے بلکہ مقابلہ کیا تھا اور اپنی شجاعت کا مظاہرہ کیا تھا''۔

(27)(ت) بـريـدة رضي الـله عنه قال: كان أحبَّ النساء إلى رسولِ الله -صلى الله عليه وسلم فاطمةُ، ومن الرجال عليّ.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب فاطمہ تھیں اور مردوں میں سب سے زیادہ محبوب علیؓ تھے'']۔

(28) (ت) جـمـيع بن عمير التيمي رحمه الله قال: دخلتُ مع عمتي على عائشة، فَسُئلتُ أيُّ الناس كان أحبَّ إلى رسولِ الله صلى الله عليه وسلم؟ قالت: فاطمة، قيل: من الرجال؟ قالت: زوجُها، إنْ كان ما علمتُ صَوَّاماً قَوَّاماً. (أخرجه الترمذي).

''جمیع بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے پوچھا گیا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ۔ پوچھا گیا کہ مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ان کے شوہر اور جہاں تک میں سمجھتی ہوں، علی رضی اللہ عنہ بہ کثرت نفلی روزہ رکھنے والے اور تہجد گزار تھے''۔

(29)(ت) أنس بن مالک رضی الله عنه قال:قال رسولُ الله صلی الله علیه وسلم:حَسبُک من نساء العالمین:مریمُ بنتُ عمران، وخدیجةُ بنتُ خویلد، وفاطمةُ بنتُ محمد صلی الله علیه وسلم، وآسِیَةُ امرأة فرعون أخرجه الترمذی).

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تمام خواتین میں صرف مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون تمھارے لیے کافی ہیں''۔

(30)(خ م ت) البراء بن عازب رضی الله عنه قال:رأیتُ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم والحسنُ بنُ علیّ علی عاتقه، یقول:اللهم إنی أُحِبُّه فَأَحِبَّه.أخرجه البخاری ومسلم والترمذی.وللترمذی أیضا:أن النبیَّ صلی الله علیه وسلم أبْصَرَ حَسَناً وحُسَیْناً فقال:اللهم إنی أُحبُّهما فأحِبَّهما.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر سوار ہیں اور آپ فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔اس حدیث کی تخریج بخاری، مسلم اور ترمذی نے کی ہے۔ترمذی میں مزید یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین کو دیکھا اور دعا کی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(31)(ت) عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال:کان رسولُ الله صلی الله علیه وسلم حاملَ الحسنِ بن علیّ علی عاتقه، فقال رجُل :نعم المرکَب رکبتَ یا غلام، فقال النبی صلی الله علیه وسلم:ونعم الراکبُ هو .(أخرجه الترمذی).

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا: بیٹے! کیا ہی اچھی سواری ہے جس پر تو سوار ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی کیا ہی اچھا ہے''۔

(32)(ت) أنس بن مالک رضی الله عنه قال:سُئل النبیُّ صلی الله علیه وسلم أیُّ أهلِ بیتک أحبُّ إلیک؟ فقال:الحسنُ والحسین، وکان یقول لفاطمة :ادعی لی ابنیّ، فَیَشُمُّهما، ویضمُّهما إلیه. (أخرجه الترمذی).

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما، آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے: میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ، پھر آپ انہیں چومتے اور انہیں اپنے سینہ سے لگاتے''۔

(33)(خ م) أبو هریرة رضی الله عنه قال:خرجتُ مع النبی صلی الله علیه وسلم فی طائفة من النهار، لا یکلِّمنی، ولا أکلِّمه، حتی جاء سُوقَ بنی قَیْنُقَاعَ، ثم انصرف حتی أتی مَخبأ فاطمة، فقال:أثَمَّ لُکَعُ؟ یعنی

حَسَناً-فظننا أنَّه إنَّما تحبسه أُمُّه لأن تغسله، أو تُلْبِسَه سِخَاباً، فلم يلبثُ أن جاء يسعى حتى اعتنق كلُّ واحد منهما صاحبَه، فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم:اللهم إني أحِبُّه فأحبَّه وأحبَّ مَنْ يُحبُّه .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کے ایک حصے میں باہر نکلا، آپ نہ مجھ سے بات کرر ہے تھے اور نہ میں آپ سے بات کرر ہا تھا یہاں تک کہ چلتے چلتے ہم بنوقینقاع کے بازار پہنچ گئے۔ وہاں سے آپ لوٹے اور سیدہ فاطمہؓ کے گھر آ گئے اور پوچھا: کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ کی مراد حسن سے تھی، ہم نے سمجھا کہ شاید ان کی والدہ انھیں غسل دے رہی ہیں یا صاف ستھرے کپڑے پہنا رہی ہیں، ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ حسن دوڑتے ہوئے آ گئے اور دونوں باہم ایک دوسرے سے گلے مل گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ہر اس شخص سے محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(34)(ت) أسامة بن زيد رضي الله عنه قال:طرقتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة، فخرج النبيُّ صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على شيء ، لا أدري ما هو؟ فلما فرغتُ من حاجتي قلت:ما هذا الذي أنتَ مشتمل عليه؟ فكشفه، فإذا حَسَن وحُسَين على وَرِكَيْه، فقال:هذان ابْنَاى وابنا ابنتي، اللهم إني أحبُّهما فأحبَّهما وأحبَّ مَن يُحبُّهما.(أخرجه الترمذي).

''اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی ضرورت سے ایک رات نبی اکرم ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم ﷺ کسی چیز کو سینے سے لگائے ہوئے باہر آئے، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے جو آپ لپیٹے ہوئے ہیں؟ آپ نے کپڑا ہٹایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت رکھے''۔

(35)(ت) يعلى بن مرة رضي الله عنه قال:قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم:حُسَيْن مِنِّي، وأنا من حُسَيْن، أحبَّ الله من أَحَبَّ حُسَيْناً، حسين سِبْط من الأسباط.(أخرجه الترمذي).

''یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت رکھے گا، حسین خود ایک امت ہیں''۔

(36)(ت) أبو سعيد الخدري رضي الله عنه قال:قال لي رسولُ الله صلى الله عليه وسلم:الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة (أخرجه الترمذي).

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(37)(خ ت) عبد الرحمن بن أبي نعم البجلي الكوفي رحمه الله قال:كنتُ شاهداً لابن عمرَ وسأله

رجُل عن دَمِ البعوض؟ فقال:ممن أنتَ؟ قال:مِنْ أهل العراق، فقال:انظروا إلى هذا، يسألُني عن دَمِ البعوض، وقد قتلوا ابنَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم، وسمعتُ النبى الله صلى الله عليه وسلم يقول:هما رَيْحَانَتَاى من الدنيا! .

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کا شاہد ہوں کہ ایک شخص نے ان سے مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھا۔انھوں نے پوچھا: کہاں سے تعلق رکھتے ہو،کیا عراق سے تعلق ہے؟اور پھر خود ہی فرمایا: ذرا ان صاحب کو دیکھو! مچھر کے خون کا مسئلہ معلوم کررہے ہیں جب کہ ان ہی لوگوں نے نبی ﷺ کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(38)(ت د س) **بريدة رضى الله عنه قال:كان رسولُ الله -صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُنا، فجاء الحسن والحسين عليهما السلام ، وعليهما قميصان أحمران يمشيان ويَعْثُران، فنزل رسولُ الله صلى الله عليه وسلم من المنبر، فحملهما، ووضعهما بين يديه، ثم قال :صدق الله ﴿إنَّما أَمْوَالُكُم وَأَوْلادُكم فِتْنَةٌ﴾ (التغابن:15) نظرت إلى هذين الصبيّين يمشيان ويعثران، فلم أصبر حتى قطعتُ حديثى ورفعتُهما .**

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ اسی وقت سرخ قمیص میں ملبوس گرتے پڑتے حسن اور حسین آتے ہوئے نظر آئے۔رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے،دونوں کو گود میں اٹھایا اور لے جا کر اپنے سامنے بٹھالیا اور پھر فرمایا: سچ ہی کہا ہے اللہ نے:''تمھارا مال اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے''۔میں نے دیکھا کہ یہ دونوں بچے گرتے پڑتے چلے آرہے ہیں تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے خطبہ روک کر دونوں کو گود میں اٹھالیا''۔

(39)(خ س ت د) **الحسن البصرى رحمه الله قال:سمعتُ أبا بكرة يقول:رأيتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر، والحسنُ بن علىّ إلى جنبه، وهو يُقْبِلُ على الناس مَرَّة، وعليه أخرى، ويقول: إن ابنى هذا سيِّد، ولعلَّ الله أن يُصْلِحَ به بين فئتين من المسلمين عظيمتين أخرجه النسائى.**

''امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا،حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے بغل میں تھے،آپ کبھی لوگوں سے مخاطب ہوتے اور کبھی حسن کو دیکھتے اور پھر آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے،امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(40) (ت) **على بن أبى طالب رضى الله عنه قال:الحسنُ أشْبَهَ برسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر إلى الرأس، والحسينُ أشبه به فيما كان أسفلَ من ذلك.(أخرجه الترمذى).**

''علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:حسن سینہ سے سر تک کے حصہ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ تھے،اور حسین اس حصہ میں جو اس سے نیچے کا ہے سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہ تھے''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى للمحب الطبرى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عن سعيد بن جبير رضى الله عنه فى قوله تعالى :﴿قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة فى القربى﴾. قال: هى قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد:﴿قل لا أسألكم عليه أجرا إلا المودة فى القربى﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مراد ہیں''۔

(2)عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: ان العباس رضى الله عنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم:إنا لنخرج فنرى قريشا تتحدث فإذا رأونا سكتوا فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم ودر عرق الغضب بين عينيه ثم قال:والله لايدخل قلب امرء إيمان حتى يحبكم لله ولقرابتى.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ ہم جب کہیں نکلتے ہیں اور قریش باہم گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو ہمیں دیکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور ناراضگی کی وجہ سے پسینے کے قطرات آپ کی پیشانی پر نمایاں ہو گئے، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی انسان کے دل میں ایمان اس وقت تک نہیں داخل ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرنے لگے''۔

(3)عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إن الله اصطفى من ولد آدم ابراهيم واتخذه خليلا واصطفى من ولد ابراهيم إسمعيل ثم اصطفى من ولد إسماعيل نزار ثم اصطفى من ولد نزار مضر ثم اصطفى من مضر كنانة ثم اصطفى من كنانة قريشا ثم اصطفى من قريش بنى هاشم ثم اصطفى من بنى هاشم بنى عبد المطلب ثم اصطفانى من بنى عبد المطلب.

''واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ابراہیم کو منتخب کیا اور ان کا اپنا خلیل بنایا، ابراہیم کی اولاد میں سے اسماعیل کو، اسماعیل کی اولاد میں سے نزار کو، نزار کی اولاد میں سے مضر کو، مضر کی اولاد میں سے کنانہ کو، کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو، بنو ہاشم میں سے بنوعبدالمطلب کو اور بنوعبدالمطلب میں سے مجھے منتخب فرمایا''۔

(4)عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعض ما يقول الناس فصعد المنبر فقال من أنا قالوا أنت رسول الله فقال أنا محمد بن عبد الله ابن عبد المطلب إن الله خلق

الخلق فجعلني من خير خلقه وجعلهم فرقتين فجعلني في خير فرقة وخلق القبائل فجعلني في خير قبيلة وجعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا فأنا خيركم بيتا وأنا خيركم نفسا.

''عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو وہ باتیں پہنچی جو وہ آپس میں کیا کرتے تھے۔آپ منبر پر گئے اور پوچھا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی تو مجھے سب سے افضل مخلوق میں رکھا۔مخلوق کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے افضل جماعت میں رکھا۔اللہ نے قبائل بنائے تو مجھے سب سے افضل قبیلے میں رکھا،مخلوق کو گھروں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے افضل گھر میں پیدا کیا،لہذا گھر کے اعتبار سے بھی اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی میں تم سب سے افضل ہوں''۔

(5)عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:قال جبريل عليه السلام :قلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم أجد أفضل من محمد صلى الله عليه وسلم وقلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم أجد بني أب أفضل من بني هاشم.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل نے بتایا کہ میں نے زمین کو مشرق سے لے کر مغرب تک الٹا پلٹا ہے،اس میں میں نے محمد ﷺ سے بہتر کسی کو نہیں پایا،اسی طرح میں نے زمین کو مشرق سے لے کر مغرب تک الٹا پلٹا ہے، میں نے ہاشم کے بیٹوں سے افضل کسی باپ کے بیٹے نہیں دیکھے''۔

(6)عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه للزبير بن العوام رضي الله عنه هل لک في أن تعود الحسن بن علي رضي الله عنهما فانه مريض؟ فكان الزبير تلكأ عليه فقال له عمر أما علمت أن عيادة بني هاشم فريضة وزيارتهم نافلة.

''زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس فرصت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کر آئیں کیوں کہ وہ بیمار ہیں؟ زبیر کو کچھ تردد ہوا تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ بنو ہاشم کی عیادت ایک فریضہ ہے اور ان کی زیارت ایک نفلی کام ہے''۔

(7)عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:إني تارک فيكم الثقلين ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي أحدهما أعظم من الآخر كتاب الله عزوجل حبل ممدود من السماء إلى الارض وعترتي أهل بيتي ولن يفترقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تلحقوا بي فيهما.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ

کر جا رہا ہوں ،اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہیں ہو گے ۔ایک دوسرے سے بڑی ہے ۔اللہ عزوجل کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ،دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھے آکر ملیں گے ،اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں کے ساتھ تم کیا سلوک کرتے ہو''۔

(8)عن زيد بن أرقم رضى الله عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس إنما أنا بشر يوشك أن يأتينى رسول ربى عزوجل فأجيبه وإنى تارك فيكم الثقلين أولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فتمسكوا بكتاب الله عزوجل وخذوابه -وحث فيه ورغب فيه ثم قال -وأهل بيتى أذكركم الله عزوجل فى أهل بيتى ثلاث مرات فقيل لزيد من أهل بيته أليس نساؤه من أهل بيته فقال بلى إن نساء ه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم عليه الصدقة بعده قال ومن هم، قال هم آل على وآل جعفر وآل عقيل وآل عباس.قال أكل هؤلاء حرم عليهم الصدقة ؟قال: نعم.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے ،آپ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی ، پھر فرمایا: اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، ممکن ہے کہ میرے پاس میرے رب عزوجل کا پیغام بر آجائے اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہوں، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے، نور ہے لہذا تم اللہ عزوجل کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور اسے پکڑے رہو، غرض کہ آپ نے کتاب اللہ کے سلسلے میں ابھارا اور اس کی ترغیب دی ،اس کے بعد فرمایا: اور میرے اہل بیت ، میں تمھیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں، یہ جملہ آپ نے تین بار دہرایا۔ زید سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں شامل نہیں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: بلکہ آپ کی ازواج اہل بیت میں شامل ہیں لیکن اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقے کا مال کھانا حرام ہے۔ پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ آل علی، آل جعفر، آل عقیل اور آل عباس ہیں۔ پوچھا: کیا ان سارے لوگوں پر صدقے کا مال حرام ہے؟ جواب دیا: ہاں''۔

(9)عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : النجوم أمان لاهل السماء فإذا ذهبت النجوم ذهب أهل السماء وأهل بيتى أمان لاهل الارض فإذا ذهب أهل بيتى ذهب أهل الارض.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں، جب میرے اہل بیت فنا ہو جائیں گے تو زمین والے

بھی فنا ہو جائیں گے‘‘۔

(10)عن أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنه انه قال:یا أیها الناس ارقبوا محمدا فی أهل بیته.

’’سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! محمد ﷺ کی حرمت کا لحاظ آپ کے اہل بیت کے سلسلے میں رکھو‘‘۔

(11)عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم:أحبوا اللہ لما یغذوکم به وأحبونی لحب اللہ وأحبوا أهل بیتی بحبی.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہی تم کو غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو‘‘۔

(12)عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم :لو أن رجلا صف بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم لقی اللہ مبغضا لاهل بیت محمد دخل النار.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبے کے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور روزہ رکھے لیکن محمد ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے تو وہ اسے جہنم میں ڈال دے گا‘‘۔

(13)عن أبی سعید رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم :من ابغض اهل البیت فهو منافق.

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت سے بغض رکھنے والا منافق ہے‘‘۔

(14)عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سألت ربی أن لایدخل النار أحدا من أهل بیتی فأعطانی ذلک.

’’سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں نہ ڈالے تو اللہ نے میری یہ درخواست منظور فرمالی‘‘۔

(15)عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم :مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تعلق بها فاز ومن تخلف عنها غرق.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے، جو اس میں سوار ہوا، نجات پا گیا اور جو اس سے لٹک گیا، وہ کامیاب ہوگیا لیکن جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ڈوب گیا‘‘۔

(16)عن أنس بن مالک رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعدنی ربی فی

اهل بیتی من أقر منهم بالتوحید.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے جس نے بھی توحید کا اقرار کیا ہے، ان کی نجات کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے''۔

(17)عن عائشة رضی الله عنها قالت خرج النبی صلی الله علیه وسلم ذات غداة وعلیه مرط.مرجل من شعر فجاء الحسن بن علی فأدخله فیه ثم جاء الحسین فأدخله فیه ثم جاء ت فاطمة فأدخلها فیه ثم جاء علی فأدخله فیه ثم قال:﴿إنما یرید الله......﴾الآیة.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ ایک سنہری بالوں والی چادر میں ملبوس ہو کر نکلے، حسن بن علی آئے تو انھیں چادر میں کر لیا، حسین آئے تو انھیں بھی چادر میں لے لیا، فاطمہ آئیں تو ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا، پھر علی آئے تو ان کو بھی چادر کے اندر لے لیا اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی: ''اللہ چاہتا ہے اے اہل بیت! کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے''۔

(18) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:أحبوا الله لما یغذوکم به وأحبونی لحب الله وأحبوا أهل بیتی بحبی.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہی تم کو غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

(19)عن أبی ثعلبة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا قدم من غزو أو سفر بدأ بالمسجد فصلی فیه رکعتین ثم أتی فاطمة ثم أتی أزواجه.

''سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے یا سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے، اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے اور پھر اپنی ازواج کے یہاں جاتے تھے''۔

(20) عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:یا فاطمة ان الله عزوجل یغضب لغضبک ویرضی لرضاک.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ عزوجل تمھارے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور تمھارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے''۔

(21)عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خط رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الارض أربعة

خطوط وقال تدرون ما هذا؟ فقالوا الله ورسوله أعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أفضل نساء أهل الجنه خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم ابنة عمران وآسية ابنة مزاحم امرأة فرعون.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔

(22)عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم بنت عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔

(23)عن أبی أيوب الانصاری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش يا أهل الجمع نكسوا رء وسكم وغضوا أبصاركم حتى تمر فاطمة بنت محمد على الصراط فتمر ومعها سبعون ألف جارية من الحور العين كالبرق اللامع.

''سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے نیچے سے کوئی منادی آواز لگائے گا کہ اے میدان حشر کے لوگو! اپنے سر جھکا لو اور نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائیں چنانچہ وہ ستر ہزار حوروں کے ساتھ بجلی کی چمک کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی''۔

(24)عن عبد الله عن النبی صلى الله عليه وسلم قال:ان فاطمة حصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی جس کی وجہ سے اللہ نے ان پر اور ان کی ذریت پر آگ حرام کر دی ہے''۔

(25)عن أنس ان بلالا أبطأ عن صلاة الصبح فقال له النبی صلى الله عليه وسلم ما حبسک قال مررت بفاطمة تطحن والصبی يبكی فقلت لها إن شئت كفيتک الرحا وكفيتينی الصبی وإن شئت كفيتک الصبی وكفيتينی الرحا فقالت أنا أرفق بابنی منک فذاک الذی حبسنی قال فرحمتها رحمک الله.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا بلال نے فجر کی اذان میں تاخیر کی۔ نبی ﷺ نے ان سے اس

کی وجہ پوچھی تو انھوں نے جواب دیا: میں فاطمہ کے پاس سے گزرا، وہ چکی پیس رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا: اگر آپ اجازت دیں تو چکی میں پیس دوں اور آپ بچے کو سنبھال لیں، ورنہ بچے کو میں دیکھ لوں اور آپ چکی چلاتی رہیں۔ فاطمہ نے جواب دیا: میں اپنے بچے کے لیے تم سے زیادہ شفیق ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج مجھ سے تاخیر ہوگئی۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے فاطمہ پر رحم کیا، اللہ تمھارے اوپر رحم کرے''۔

(26)عن سهل بن سعد قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم فاطمة قال أين ابن عمك فقالت هو ذا مضطجع فى المسجد فخرج النبى صلى الله عليه وسلم فوجد النبى صلى الله عليه وسلم رداء ه قد سقط عن ظهره فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن ظهره ويقول اجلس أبا تراب والله ما كان اسم أحب إلى على منه لان ما سماه إياه إلا رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔ پوچھا: تمھارے ابن عم کہاں ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ باہر نکلے، دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ کی پشت سے چادر ہٹ گئی ہے۔ آپ ﷺ ان کی پشت سے مٹی جھاڑنے لگے اور یہ کہتے جا رہے تھے کہ اے ابوتراب! اٹھو۔ اللہ کی قسم! علی کی نظر میں ان کا اس سے زیادہ کوئی محبوب نام نہیں تھا، یہ نام انھیں خود رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا''۔

(27)عن أنس رضى الله عنه قال: استنبأ النبى صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلى على يوم الثلاثاء.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیر کے دن نبی اکرم ﷺ کو منصب نبوت سے سرفراز کیا گیا اور منگل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی''۔

(28)عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما اكتسب مكتسب مثل فضل على يهدى صاحبه إلى الهدى ويردده عن الردى.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ جیسی فضیلت کوئی کمائی کرنے والا نہیں کما سکتا، وہ اپنے ساتھی کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں اور اس کو ضائع ہونے سے باز رکھتے ہیں''۔

(29)عن على عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا على إنك أول من يقرع باب الجنة فتدخلها بغير حساب بعدى.

''سیدنا علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! میرے بعد تم پہلے شخص ہوگے جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور جنت میں بغیر کسی حساب کتاب کے داخل ہوگے''۔

(30)عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال کان عند النبی صلی الله علیه وسلم طیر فقال اللهم ائتنی بأحب خلقک إلیک لیأکل معی هذا الطیر فجاء علی بن أبی طالب فأکل معه.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔آپ نے دعا فرمائی:اے اللہ!میرے پاس اس وقت اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوتا کہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت وہ بھی کھائے چنانچہ اس دعا کے بعد علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے آپ کے ساتھ پرندے کا گوشت تناول فرمایا''۔

(31)عن البراء بن عازب رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :علی منی بمنزلة رأسی من جسدی.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:علی رضی اللہ عنہ میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہیں جو میرے بدن میں میرے سر کا مقام ہے''۔

(32)عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی:أنت منی بمنزلة هرون من موسی إلا انه لا نبی بعدی.

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(33)عن ابن عمر رضی الله عنهما قال:آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین أصحابه فجاء علی تدمع عیناه فقال یا رسول الله آخیت بین أصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم :أنت أخی فی الدنیا والآخرة.

'' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی۔علی رضی اللہ عنہ آپﷺ کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔انھوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات کرائی لیکن میری کسی سے مواخات نہیں کرائی۔یہ سن کر رسول اللہﷺ نے ان سے فرمایا:تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

(34)عن البراء بن عازب رضی الله عنهما قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم فنودی فینا الصلاة جامعة وکسح لرسول الله صلی الله علیه وسلم تحت شجرة فصلی الظهر وأخذ بید علی وقال ألستم تعلمون انی أولی بالمؤمنین من أنفسهم قالوا بلی فأخذ بید علی وقال اللهم

من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فلقيه عمر بعد ذلک فقال هنيئا لک يا ابن أبي طالب أصبحت وأمسيت مولى كل مؤمن ومؤمنة.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم نے غدیر خم کے مقام پر قیام کیا۔نماز کے لیے منادی کی گئی اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے صفائی کی گئی، آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جان سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں، پھر آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے مولیٰ ہیں۔اے اللہ! تو اس سے محبت فرما جو علی سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھے۔اس واقعہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ تو ہر صبح وشام ہر مومن اور ہر مومنہ کے ولی بن گئے''۔

(35)عن قيس بن أبي حازم قال التقى أبو بكر وعلي بن أبي طالب رضي الله عنهما فتبسم أبو بكر في وجه علي فقال له مالک تبسمت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يجوز أحد الصراط إلا من كتب له علي الجواز.

''قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔علی کے سامنے ابوبکر مسکرا پڑے۔علی نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک پل صراط پار نہیں کرسکتا جب تک علی رضی اللہ عنہ اس کے حق میں پل صراط پار کرنا نہ لکھ دیں''۔

(36)عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيد حسن وحسين وقال من أحبني وأحب هذين وأباهما وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا، ان دونوں سے محبت کرے گا، ان کے والد سے محبت کرے گا اور ان کی والدہ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا''۔

(37)عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والحسن والحسين يتواثبان على ظهره فباعدهما الناس فقال صلى الله عليه وسلم دعوهما بأبي هما وأمي من أحبني فليحب هذين.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے اور حسن اور حسین آپ کی پشت مبارک پر اچھل کود رہے تھے۔لوگوں نے دونوں کو آپ سے دور کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو،

میرے ماں باپ ان پر قربان، جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے بھی محبت کرے''۔

(38)عن أسامة بن زيد قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يأخذنی فيقعدنی على فخذه ويقعد الحسن على فخذه الاخرى ويقول اللهم انی أرحمهما فارحمهما.

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر اور سیدنا حسن کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے اور یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان پر رحم فرما''۔

(39)عن ابن عمر وقد سئل عن المحرم يقتل الذباب فقال أهل العراق يسألونی عن قتل الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هما ريحانتای من الدنيا.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: کیا حالت احرام میں ایک محرم مکھی مار سکتا ہے؟ اس کے جواب میں انھوں نے فرمایا: عراق والے مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ معلوم کرتے ہیں جب کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(40)عن أنس قال: لم يكن أحد أشبه بالنبی صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علی.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے شکل و شباہت حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
مشكوة المصابيح

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عَـن سَـعُدِ بُنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لِعَلِی:أَنۡتَ مِنِّی بِمَنۡزِلَۃِ ھَارُونَ مِنۡ مُوسَی إِلَّا أَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعۡدِی.مُتَّفَقٌ عَلَیۡہِ

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا،ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(2)وَعَـنۡ زِرِّ بۡـنِ حُبَیۡـشٍ قَـال:قَـالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ:وَالَّذِی فَلَقَ الۡحَبَّۃَ وَبَرَأَ النَّسَمَۃَ إِنَّہُ لَعَھۡدُ النَّبِیِّ الۡأُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ إِلَی:أَنۡ لَا یُحِبَّنِی إِلَّا مؤمنٌ وَلَا یبغضنی إِلَّا مُنَافِق .رَوَاہُ مُسلم

''زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کی تخلیق فرمائی،نبی امی ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور وہ منافق ہی ہوگا جو مجھ سے بغض رکھے گا''۔

(3)عَـنۡ عِـمۡـرَانَ بۡـنِ حُـصَیۡـنٍ أَنَّ الـنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَال:إِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَأَنَا مِنۡہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤۡمِنٍ .رَوَاہُ التِّرۡمِذِیّ

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور علی ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(4)وَعَـن زیـد بـن أَرقـم أَنَّ الـنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَال:مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہ.رَوَاہُ أَحۡمَدُ وَالتِّرۡمِذِیّ

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(5)وَعَـن حبشِـی بـن جُـنَـادَۃ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم:عَلِیٌّ مِنِی وَأَنَا مِنۡ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّی عنی إِلَّا أَنا وَعلی رَوَاہُ التِّرۡمِذِیّ

''سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، میری طرف سے کسی چیز کی ادائیگی صرف میں کرسکتا ہوں یا پھر علی رضی اللہ عنہ کرسکتے ہیں''۔

(6)وَعَـنِ ابۡـنِ عُـمَـرَ قَـال:آخَی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بَیۡنَ أَصۡحَابِہِ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدۡمَعُ عَیۡنَاہُ فَقَال:آخَیۡتَ بَیۡنَ أَصۡحَابِکَ وَلم تُؤاخِ بَیۡنِی وَبَیۡنَ أُحُدٍ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ :أَنۡتَ أَخِی فِی الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَۃِ.رَوَاہُ التِّرۡمِذِیُّ

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیاں مواخات کا رشتہ قائم کیا، علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: آپ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان مواخات کرائی لیکن میری مواخات کسی سے نہیں کرائی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں تم میرے بھائی ہو‘‘۔

(7) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فجاء عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ نے اللہ سے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوتا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے ساتھ اس کا گوشت کھایا‘‘۔

(8) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز طلب کی، آپ نے عطا کی اور جب میں خاموش رہا تو مجھی سے ابتداء فرمائی‘‘۔

(9) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں‘‘۔

(10) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاس: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

’’سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنے ابن عم سے بڑی دیر تک سرگوشی کی، جب ان چہ میگوئیوں کی خبر آپ کو لگی تو آپ نے فرمایا: علی سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ خود اللہ نے فرمائی ہے‘‘۔

(11) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرَكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَد: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَال: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرَك. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: اے علی! میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس مسجد میں جنبی ہو۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا: اس حدیث کا

مطلب کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ حالت جنابت میں اس مسجد کو راستہ کے طور پر استعمال کرے''۔

(12)وَعَن أم عطيَّة قَالَت: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَت: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُول: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عليّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج کسی مہم پر بھیجی جس میں علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر جاری ہاتھ اٹھائے یہ دعا سنی: اے اللہ! علی رضی اللہ عنہ کا دیدار کرائے بغیر مجھے موت مت دینا''۔

(13)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ .

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی منافق علی سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن ان سے بغض نہیں رکھ سکتا''۔

(14)وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي .رَوَاهُ أَحْمد

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی، اس نے مجھے گالی دی''۔

(15)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا''۔

(16)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ :لَمَّا نزلت هَذِه الْآيَة :﴿نَدْعُ أبناء نا وأبناء كم﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ :اللَّهُمَّ هَؤُلَاء أهل بَيْتِي رَوَاهُ مُسلم

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت: ﴿نَدْعُ أبناء نا وأبناء كم﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ حضرات میرے اہل بیت ہیں''۔

(17)وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَت: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلَيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أهل الْبَيْت وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا﴾. رَوَاهُ مُسلم

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک صبح سیاہ بالوں کی سنہری چادر اوڑھے نبی اکرم ﷺ باہر نکلے۔ حسن بن علی آئے تو انھیں چادر کے نیچے کرلیا، پھر حسین آئے، انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا، پھر فاطمہ آئیں، ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا،

پھر علی آئے ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا اور پھر قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ گندگی تم سے دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(18)وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّى فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِى وَفِى رِوَايَةٍ :يُرِيبُنِى مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِى مَا آذاها.مُتَّفق عَلَيْهِ

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اسے جو چیز خوش کرتی ہے، مجھے بھی خوش کرتی ہے اور وہی چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دیتی ہے''۔

(19)وَعَنِ الْبَرَاء قَال:رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُول:اللَّهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ مُتَّفق عَلَيْهِ

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ حسن آپ کے کندھے پر سوار ہیں اور آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(20)وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَال:خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَال:أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟ يَعْنِى حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:اللَّهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّه.مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کے ایک حصے میں باہر نکلا، آپ ﷺ سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور پوچھا: کیا چھوٹا بچہ ہے؟ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ آپ کی مراد حسن سے تھی، ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ حسن دوڑتے ہوئے آگئے اور دونوں نے باہم ایک دوسرے کو گلے لگالیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے''۔

(21)وَعَن أبى بكرَة قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ :إِنَّ ابْنِى هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے بغل میں ہیں، کبھی آپ لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے ہیں اور کبھی حسن کی طرف، اور آپ فرما رہے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سید ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ہاتھوں مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(22)وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى نُعْمٍ قَال:سمعتُ عبدَ اللَّهِ بن عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ

أَحْسَبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَال:أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا.رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو محرم سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سنا، راوی کا خیال ہے کہ وہ سوال مکھی مارنے سے متعلق تھا۔ انھوں نے فرمایا: عراق والے مجھ سے مکھی مارنے سے متعلق سوال پوچھتے ہیں جب کہ انھوں نے آپ ﷺ کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کے متعلق فرمایا تھا: دونوں میرے لیے دنیا کے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(23)وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ:لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بن عليّ وَقَالَ فِي الْحسن أَيْضًا: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شکل وشباہت میں حسن بن علی سے زیادہ کوئی نبی اکرم ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔ حسن کے سلسلے میں مزید کہتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ تھے''۔

(24)عَنْ جَابِرٍ قَالَ:رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُول:يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وعترتي أهل بيتي.رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہیں اور خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں، میں نے سنا، آپ نے اپنے خطبے میں کہا: اے لوگو! میں نے تمھارے درمیان اللہ کی کتاب اور اپنی عترت یعنی اہل بیت کو چھوڑا ہے، اگر ان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے''۔

(25)وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھاری درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں جسے تم اگر میرے بعد مضبوطی سے پکڑے رہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ایک رسی ہے اور دورے میری عترت یعنی اہل بیت، دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر آکر مجھ سے ملیں گے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے ساتھ میرے بعد تمھارا سلوک کیا ہوتا ہے''۔

(26)وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْن:أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُم.رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی ، فاطمہ ،حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جس سے تمھاری جنگ ہے اور میری بھی اس سے صلح ہے جس سے تمھاری صلح ہے''۔

(27)وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ۔ ان سے مزید پوچھا گیا: مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہ کے شوہر اور میں تو ان کو بہ کثرت نفلی روزہ رکھنے والا اور تہجد گزار ہی سمجھتی ہوں''۔

(28)وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شباب أهل الْجنَّة. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں''۔

(29)وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا کے میرے دو خوشبودار پھول ہیں''۔

(30)وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِي تبْكِي فَقلت: مَا يبكيک؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -تَعْنِي فِي الْمَنَامِ- وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَکَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

''سلمی بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں ۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ میں نے ابھی ابھی نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے ، آپ کے سر اور داڑھی کے بال مٹی سے اٹے ہوئے ہیں ۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کو شہید ہوتے دیکھا ہے''۔

(31)وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بَيْتِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کے گھرانے میں آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا: حسن اور حسین ۔ آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کرتے تھے: میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس

بلاؤ، پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے سینے سے لگایا کرتے تھے''۔

(32)وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اسی درمیان حسن اور حسین سرخ قمیص زیب تن کیے ہوئے گرتے پڑتے آتے نظر آئے، رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، دونوں کو گود میں اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ نے سچ ہی فرمایا ہے: ''تمھاری دولت اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے''، میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا، میں نے اپنی بات روک دی اور ان کو گود میں اٹھالیا''۔

(33)وَعَن يعلى بن مرّة قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبَطٌ مِنَ الأسباط رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو حسین سے محبت کرتا ہے، اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے، حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں''۔

(34)وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَل من ذَلِك. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن رسول اللہ ﷺ کے سینے اور سر کے درمیان والے حصۂ جسم سے مشابہت رکھتے تھے اور حسین آپ ﷺ کے جسم اطہر کے نچلے حصے سے مشابہت رکھتے تھے''۔

(35)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا الْحَسَنَ بْنَ عليٍّ على عَاتِقه فَقَالَ رَجُل: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر سوار کیے ہوئے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک صاحب نے کہا: اے بچے! کتنی بہترین سواری ہے جس پر تو سوار ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ خود بھی کتنا بہترین سوار ہے''۔

(36)عَن عقبةَ بن الْحَارِث قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِه. وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِي لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَك. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

''سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز ادا کی اور پھر مسجد سے

پیدل ہی نکلے،آپ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔انھوں نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو انھیں اپنی گردن پر سوار کرلیااور فرمایا: میرے باپ کی قسم! یہ بچہ نبی اکرم ﷺ کے مشابہ ہے،علی کے مشابہ نہیں،اور علی یہ سن کر ہنس رہے تھے''۔

(37)وَعَن أنس قَال:أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَس:فَقُلْت:وَاللَّهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسِمَةِ.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس جب حسین کا سرلایا گیا،تو اسے ایک بڑی سینی میں رکھا گیا،عبیداللہ بن زیاد چھڑی سے کریدنے لگا اوران کی خوبصورتی سے متعلق اس نے کوئی بات کہی۔انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ رسول اللہ ﷺ سے بڑی حد تک مشابہت رکھتے تھے،اس وقت وہ وسمہ کا خضاب لگائے ہوئے تھے''۔

(38)وَعَن ابْنِ عَبَّاس قَال:رَأَيْت النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وسل فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْت:بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا هَذَا؟ قَال:هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْم فأحصى ذَلِک الْوَقْت فأجد قبل ذَلِکَ الْوَقْت.رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَأحمد الْأَخير

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا،آپ کے بال پراگندہ اور کپڑے گردآلود ہیں،آپ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے۔میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ حسین اوران کے ساتھیوں کا خون ہے جو میں گزشتہ کئی دنوں سے آج تک جمع کررہا ہوں۔جب میں اس وقت کو شمار کرتا ہوں تو واقعۂ کربلا سے پہلے مجھے یہ خواب نظر آیا ہے''۔

(39)وَعَنْهُ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ فَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لحبِّي.رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمھیں اپنی نعمتوں سے غذا فراہم کرتا ہے،اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

(40)وَعَن أبي ذرٍ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:أَلا إِنَّ مِثْلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هلک.رَوَاهُ أَحْمد

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یاد رکھو! تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا،نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا،وہ ہلاک ہوگیا''۔

أربعين فی فضائل أهل بیت من کتاب:
سیر أعلام النبلاء للذهبی

بِسۡمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيۡم

(1)عن سهل أن رجلا من آل مروان استعمل على المدينة، فدعاني وأمرني أن أشتم عليا فأبيت، فقال:أما إذا أبيت فالعن أبا تراب، فقال سهل :ما كان لعلى اسم أحب إليه منه، إن كان ليفرح إذا دعى به، فقال له :أخبرنا عن قصته لم سمى أبا تراب؟ فقال:جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة، فلم يجد عليا في البيت، فقال:أين ابن عمك؟ قالت :قد كان بيني وبينه شيء فغاظني، فخرج ولم يقل عندى، فقال لإنسان :اذهب انظر أين هو.فجاء فقال:يا رسول الله هو راقد في المسجد، فجاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو مضطجع قد سقط رداؤه عن شقه، فأصابه تراب، فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح عنه التراب ويقول:قم أبا تراب قم أبا تراب.أخرجه مسلم.

''سہل بیان کرتے ہیں کہ آل مروان کا ایک شخص مدینہ کا گورنر بن کر آیا۔اس نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ میں علی کو گالی دوں۔میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو اس نے کہا:ابوتراب پر لعنت بھیجو۔سہل کہتے ہیں کہ علی کو سب سے زیادہ یہی نام محبوب تھا،جب ان کو اس نام سے بلایا جاتا تھا تو بہت خوش ہوتے تھے۔اس نے کہا:اچھا وہ واقعہ مجھے بتاؤ کہ کیوں ان کا نام ابوتراب پڑا۔انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہﷺ فاطمہ کے گھر آئے،علی کو گھر میں نہیں پایا تو پوچھا:فاطمہ!تمھارے ابن عم کہاں ہیں؟انھوں نے جواب دیا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی تھی،وہ مجھ سے ناراض ہوئے اور باہر چلے گئے اور مجھے کچھ نہیں بتایا۔آپ نے ایک شخص سے کہا:جاؤ دیکھو علی کہاں ہیں؟وہ دیکھ کر آئے اور نبیﷺ کو بتایا کہ علی مسجد میں سو رہے ہیں۔رسول اللہﷺ وہاں تشریف لائے،علی چت لیٹے ہوئے تھے،ان کی چادر پہلو سے الگ ہوگئی تھی جس کی وجہ سے جسم پر مٹی لگ گئی تھی۔رسول اللہﷺ ان کے بدن سے مٹی جھاڑ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے:اے ابوتراب کھڑے ہوجاؤ،اے ابوتراب!کھڑے ہوجاؤ۔اس روایت کی تخریج امام مسلم نے کی ہے۔

(2)عن عبد الله بن أبي ليلى قال:كان أبي يسمر مع علي، وكان علي يلبس ثياب الصيف في الشتاء،وثياب الشتاء في الصيف،فقلت لأبي:لو سألته فسأله فقال:إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث إلي وأنا أرمد العين يوم خيبر،فقلت:يا رسول الله إني أرمد،فتفل في عيني،وقال:اللهم أذهب عنه الحر والبرد.فما وجدت حرا ولا بردا منذ يومئذ.

''عبداللہ بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد علی رضی اللہ عنہ سے راتوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔علی رضی اللہ

عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ گرمی کا کپڑا سردی میں اور سردی کا کپڑا گرمی میں پہنا کرتے تھے۔میں نے ایک بار اپنے والد سے کہا:اس تعلق سے آپ ان سے پوچھیں۔چنانچہ انھوں نے پوچھا۔جواب میں سیدنا علی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن مجھے بلایا،اس وقت مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی۔میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!میری آنکھوں میں تکلیف ہے۔آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور یہ دعا فرمائی:اے اللہ!ان سے گرمی اور سردی کے اثرات زائل کر دے،اس دن کے بعد پھر مجھے گرمی سردی کا احساس کبھی نہیں ہوا''۔

(3)عن أم موسى:سمعت عليا يقول:ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهي وتفل في عيني.

''ام موسیٰ بیان کرتی ہیں کہ میں نے علی کو یہ کہتے سنا:جب سے رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا ہے اور میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا ہے،اس وقت سے آج تک مجھے آشوب چشم اور کھانسی وغیرہ کی شکایت نہیں ہوئی''۔

(4)عن جابر بن عبد الله أن عليا حمل الباب على ظهره يوم خيبر، حتى صعد المسلمون عليه ففتحوها يعني خيبر،وأنهم جروه بعد ذلک، فلم يحمله أربعون رجلا.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن دروازہ اپنی پشت پر اٹھا لیا،مسلمان دروازے پر چڑھ گئے اور خیبر کو فتح کر لیا۔بعد میں اس دروازے کو چالیس لوگ کھینچنے لگے،لیکن اسے ذرا بھی ہلا نہ سکے''۔

(5)عن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:خرجنا مع علي حين بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم برايته،فلما دنا من الحصن، خرج إليه أهله،فقاتلهم،فضربه رجل من اليهود فطرح ترسه من يده، فتناول علي بابا عند الحصن، فتترس به عن نفسه،فلم يزل في يده، وهو يقاتل،حتى فتح الله علينا،ثم ألقاه،فلقد رأيتنا ثمانية نفر،نجهد أن نقلب ذلک الباب،فما استطعنا أن نقلبه.

''رسول اللہ ﷺ کے غلام رافع بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے علی کو جہاد کا علم دے کر بھیجا،ہم بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر آئے اور جنگ شروع ہوگئی۔ایک یہودی نے علی پر وار کیا جس سے ان کی ڈھال ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی۔علی نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر اسے اپنے لیے ڈھال بنالیا،وہ آخر تک جنگ کرتے رہے اور دروازہ ان کے ہاتھوں میں رہا یہاں تک کہ خیبر کو اللہ نے فتح کرا دیا۔اس کے بعد علی نے دروازہ پھینک دیا۔پھر تم نے دیکھا ہوگا کہ ہم آٹھ لوگ اس دروازے کو پلٹنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے''۔

(6)عن البراء وزيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي:انت مني كهارون من موسى غير أنک لست بنبي.

''سیدنا براء اور سیدنا زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر تم نبی نہیں ہو سکتے''۔

(7) **عن عامر بن سعد عن أبيه قال:أمر معاوية سعدا فقال:ما يمنعک أن تسب أبا تراب؟ قال:أما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن أسبه، لأن تكون لي واحدا منهن أحب إلى من حمر النعم، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول،وخلف عليا في بعض مغازيه، فقال:يا رسول الله أتخلفني مع النساء والصبيان؟ قال:أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم خيبر:لأعطين الراية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله، فدفعها إليه ففتح الله عليه .ولما نزلت هذه الآية:﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ (آل عمران:61) ، دعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وفاطمة، وحسنا وحسينا، فقال :اللهم هؤلاء أهلي.**

''عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ نے سعد سے پوچھا: ابوتراب کو گالی دینے سے تمھیں کس چیز نے باز رکھا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ جب میں ان تین باتوں کو یاد کرتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے علی کے بارے میں بیان کیں تو انھیں گالی نہیں دے سکتا، اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ اونٹ سے زیادہ محبوب ہوتی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، جب آپ نے کسی غزوے میں علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اور علی نے عرض کیا تھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسی کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی بی نہیں ہوگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خیبر کے دن یہ بھی سنا کہ میں جہاد کا علم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ نے علم علی کے ہاتھ میں دیا اور آخر اللہ نے انھیں کے ہاتھوں فتح دلائی۔ اور جب قرآن کی آیت: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں''۔

(8)**عن عامر بن سعد عن أبيه قال:أما والله أشهد لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يوم غدير خم وأخذ بضبعيه:أيها الناس من مولاكم؟ قالوا:الله ورسوله.قال:من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.**

''عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ

نے غدیرخم کے دن علی رضی اللہ عنہ کے تعلق سے ان کے دونوں بازو تھامے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمھارا مولا کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول۔ آپ نے فرمایا: تو پھر یاد رکھو! میں جس کا مولا ہوں، علی بھی اس کے مولا ہیں، اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے''۔

(9)عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لابنته فاطمة: قد زوجتك أعظمهم حلما، وأقدمهم سلما وأكثرهم علما.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ سے کہا: میں نے تمھارا نکاح ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے زیادہ متحمل مزاج، سب سے پہلے اسلام لانے والا اور سب سے بڑا عالم ہے''۔

(10)عن عبد الله بن بريدة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يا بريدة لا تقعن في علي فإنه مني وأنا منه، وهو وليكم بعدي.

''عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! علی رضی اللہ عنہ پر کسی طرح کی طعنہ زنی نہ کرو کیوں کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، میرے بعد وہی تمھارے ولی ہیں''۔

(11)عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كنت وليه فعلي وليه.

''عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، علی بھی اس کے ولی ہیں''۔

(12)عن زيد بن أرقم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كنت مولاه فعلي مولاه.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(13)عن البراء قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم مجنبتين على إحداهما علي، وعلى الآخرة خالد بن الوليد، وقال: إذا كان قتال فعلي على الناس. فافتتح علي حصنا، فأخذ جارية لنفسه، فكتب خالد في ذلك، فلما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب، قال: ما تقول في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله؟ قلت: أعوذ بالله من غضب الله.

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فوج کی دو ٹکڑی کسی مہم پر روانہ کی، ایک کا کمانڈر علی کو دوسرے کا کمانڈر خالد بن ولید کو بنایا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب جنگ کی ابتدا ہوتی تھی تو سب سے پہلے علی سامنے آتے تھے۔ چنانچہ علی نے ایک قلعہ فتح کر لیا اور اپنے لیے ایک لونڈی منتخب کر لی۔ خالد نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ خط لکھ دیا۔ جب آپ نے خط پڑھا تو فرمایا: تم ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے

اللہ اوراس کے رسول محبت کرتے ہیں۔میں نے عرض کیا: میں اللہ کے غضب سے اللہ ہی کی پناہ مانگتا ہوں‘‘۔

(14)عن حبشی بن جنادة قال:سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:علی منی وأنا من علی لا یؤدی عنی إلا أنا أو هو.

’’حبشی بن جنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، کسی چیز کی ادائیگی میری جانب سے یا تو خود میں کرسکتا ہوں یا پھر علی کر سکتے ہیں‘‘۔

(15)عن عمران بن حصین قال:بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم سریة،واستعمل علیهم علیا،وکان المسلمون إذ قدموا من سفر أو غزو أتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل أن یأتو رحالهم،فأخبروه بمسیرهم،فأصاب علی جاریة،فتعاقد أربعة من أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لنخبرنه،قال:فقدمت السریة فأتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فأخبروه بمسیرهم، فقام إلیه أحد الأربعة، فقال :یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد أصاب علی جاریة، فأعرض عنه، ثم قام الثانی، فقال:صنع کذا وکذا، فأعرض عنه، ثم الثالث کذلک، ثم الرابع، فأقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم علیهم مغضبا، فقال:ما تریدون من علی، علی منی وأنا منه، هو ولی کل مؤمن بعدی.

’’عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ کسی مہم پر روانہ کیا اور علی کو اس کا کمانڈر بنایا۔مسلمانوں کا معمول تھا کہ جب وہ کسی سفر یا جنگ سے واپس آتے تھے تو اپنے اپنے گھروں کو جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور روداد سفر اور غزوہ بیان کرتے تھے۔علی نے فتح کے بعد ایک لونڈی اپنے لیے پسند کر لی۔چار لوگوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ہم نبی ﷺ کو اس بات کی خبر ضرور دیں گے۔چنانچہ جب سریہ واپس آیا تو لوگ حسب معمول رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سفر کی روداد سنانے لگے۔ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور اس نے کہا:اے اللہ کے رسول!علی نے ایک لونڈی لے لی ہے۔یہ سن کر نبی ﷺ نے چہرہ پھیر لیا۔دوسرا کھڑا ہوا،اس نے بھی یہی بات کہی۔آپ نے اس بار بھی رخ موڑ لیا۔تیسرا بھی کھڑا ہوا اور اس نے بھی وہی کہا۔پھر جب چوتھا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہوکر متوجہ ہوئے اور فرمایا:تم علی سے کیا چاہتے ہو،علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد علی ہی ہر مومن کے ولی ہیں‘‘۔

(16)عن أبی سعید قال:اشتکی الناس علیا، فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فینا خطیبا فقال:لا تشکوا علیا فوالله إنه لأخشن فی ذات الله -أو فی سبیل الله.

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے علی کی کوئی شکایت کی۔یہ سن کر نبی اکرم ﷺ ناراضگی کے عالم میں ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:علی کی شکایت نہ کیا کرو،اللہ کی قسم!وہ اللہ کی ذات یا

اس کی راہ میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں''۔

(17)عن عمرو بن شاس الأسلمي:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:من آذى عليا فقد آذاني.

''عمرو بن شاس اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے علی تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی''۔

(18)عن أبي الطفيل قال:جمع على رضى الله عنه الناس في الرحبة، ثم قال لهم:أنشد الله كل امرء سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم ما سمع لما قام .فقام ناس كثير فشهدوا حين أخذه بيده رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال للناس:أتعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا:نعم يا رسول الله قال:من كنت مولاه فهذا مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه.

''ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مقام رحبہ میں جمع کیا اور پھران سے پوچھا: میں اللہ کی قسم دلاکرتم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ غدیرخم کے دن رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جو کچھ فرمایا تھا، وہ کن کن حضرات نے سنا تھا؟ یہ سن کر بہت سے لوگ کھڑے ہوگئے اور انھوں نے گواہی دی کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں ہر مومن کی جان سے زیادہ اس کے قریب ہوں؟ لوگوں نے جواب میں کہا تھا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔اسی موقع پر آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں، اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے''۔

(19)عن عبد الله بن أنس بن مالك عن أنس قال:أهدى إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حجل مشوى فقال:اللهم ائتنى بأحب خلقك إليك يأكل معي.

''عبداللہ بن انس بن مالک بن انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھنا ہوا چکور پرندہ پیش کیا گیا تو آپ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! اس وقت میرے پاس ایک ایسے شخص کو پرندے کا گوشت کھانے کے لیے بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو''۔

(20) عن ابن بريدة عن أبيه قال: كان أحب النساء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة، ومن الرجال علي.

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب فاطمہ تھیں اور مردوں میں علی تھے''۔

(21)عن أبي عبد الله الجدلي قال:دخلت على أم سلمة، فقالت لي :أيسب فيكم رسول الله صلى الله

عليه وسلم!قلت:معاذ الله قالت :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:من سب عليا فقد سبني.

''ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا،انھوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمھارے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے علی کو گالی دی، اس نے مجھے گالی دی''۔

(22)عن زر عن علی قال:إنه لعهد النبی صلی الله عليه وسلم إلی أنه :لا يحبک إلا مؤمن ولا يبغضک إلا منافق.

''زر سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ وعدہ دلایا تھا کہ تجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور تجھ سے بغض صرف وہی رکھے گا جو منافق ہوگا''۔

(23)عن علی قال:قال رسول صلی الله عليه وسلم: رحم الله عليا اللهم أدر الحق معه حيث دار.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! علی جدھر جائیں حق کو ادھر ہی موڑ دے''۔

(24)عن أبی البختری عن علی قال:بعثنی النبی صلی الله عليه وسلم إلی اليمن، وأنا حديث السن، ليس لی علم بالقضاء ، فضرب صدری، وقال:اذهب فإن الله سيهدی قلبک ويثبت لسانک.قال :فما شککت فی قضاء بين اثنين بعد.

''ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا، میں اس وقت نوعمر تھا، مجھے قضا کا کچھ زیادہ علم نہیں تھا، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: جاؤ، اللہ تمھارے دل کو ہدایت اور زبان کو ثبات عطا کرے گا۔ علی کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی تردد نہیں ہوا''۔

(25)عن جميع بن عمير التيمی قال:دخلت مع عمتی علی عائشة، فسئلت :أی الناس کان أحب إلی رسول الله صلی الله عليه وسلم؟ قالت :فاطمة، فقيل:من الرجال، فقالت:زوجها، وإن کان ما علمت صواما قواما.

''جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیدہ عائشہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ پیارا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ۔ پوچھا گیا کہ مردوں میں کون سب سے پیارا تھا؟ فرمایا: فاطمہ کے شوہر اور میں تو ان کو بہ کثرت نفلی روزے رکھنے والا اور تہجد گزار ہی سمجھتی ہوں''۔

(26)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ:نَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَی عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ، فَقَال:أَنَا

حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُم، سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُم

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا: میری اس سے جنگ ہے جس سے تمھاری جنگ ہے اور اس سے صلح ہے جس سے تمھاری صلح ہے''

(27)عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

(28)عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نَزَلَ مَلَکٌ، فَبَشَّرَنِی أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''زر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ اترا اور اس نے مجھے بشارت دی کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(29)عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ:دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَاطِمَةَ وَأَنَا مَعَهُ، وَقَدْ أَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا سِلْسِلَةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ:هَذِهِ أَهْدَاهَا لِی أَبُو حَسَنٍ.فَقَالَ:يَا فَاطِمَةُ !أَيَسُرُّکِ أَنْ يَقُوْلَ النَّاس:هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِی يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَار.ثُمَّ خَرَجَ، فَاشْتَرَتْ بِالسِّلْسِلَةِ غُلاَماً، فَأَعْتَقَتْهُ .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الحَمْدُ للهِ الَّذِی نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّار.

''ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، فاطمہ نے اپنے گلے سے سونے کی ایک زنجیر نکالی اور بتایا کہ یہ مجھے ابوحسن (سیدنا علی کی کنیت) نے تحفے میں دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا اس بات سے تمھیں خوشی ہوگی کہ لوگ کہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہیں جن کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے۔ یہ کہہ کر آپ باہر نکل آئے۔ فاطمہ نے اس زنجیر سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا۔ جب اس بات کی خبر نبی ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: اس اللہ کا شکر واحسان ہے جس نے فاطمہ کو آگ سے بچالیا''۔

(30)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعا:أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ:خَدِيْجَةُ، وَفَاطِمَة.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ اور فاطمہ ہیں''۔

(31)عَنْ عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ:أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ فَاطِمَةَ وَهِیَ مَرِيْضَةٌ، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ تَجِدِيْنَکِ؟قَالَت:إِنِّی وَجِعَةٌ، وَإِنَّهُ لَيَزِيْدُنِی، مَا لِی طَعَامٌ آكُلُهُ.قَال:يَا بُنَيَّةُ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِی سَيِّدَةَ نِسَاءِ العَالَمِيْنَ؟قَالَت:فَأَيْنَ مَرْيَمُ؟قَال:تِلْکَ سَيِّدَةُ نِسَاء عَالَمِهَا،وَأَنْتِ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِکِ، أَمَا -وَاللهِ-

لَقَدْ زَوَّجْتُکِ سَیِّداً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ.

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جب فاطمہ بیمار تھیں، نبی اکرمﷺ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔آپ نے ان سے پوچھا: کیامحسوس کررہی ہو؟انھوں نے جواب دیا:سخت تکلیف میں ہوں۔تکلیف بڑھتی ہی جارہی ہے،کھانے کو کوئی چیز نہیں جسے کھاسکوں۔آپ نے فرمایا:بیٹی! کیاتم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم خواتین عالم کی سردار ہو؟ انھوں نے پوچھا: پھرمریم بنت عمران کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنی دنیا کی سردار ہیں اورتم اپنی دنیا کی سردار ہو۔اللہ کی قسم! میں نے تمھارا نکاح ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو دنیااورآخرت کا سردار ہے''۔

(32)عَنِ ابْنِ عَبَّاس: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ: خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْیَمُ، وَآسِیَةُ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد،مریم اورآسیہ ہیں''۔

(33)عن أبی هریرة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلَکاً اسْتَأْذَنَ اللهَ فِی زِیَارَتِی، فَبَشَّرَنِی أَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِی، وَأَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّة .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:ایک فرشتے نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی،اس نے آکر مجھے بشارت دی کہ فاطمہ میری امت کی خواتین کی سردار ہے اورحسن وحسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(34)عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَناً، أَتَتِ النَّبِیَّ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ: حَسَناً .فَلَمَّا وَلَدَتِ الآخَرَ، سَمَّاهُ: حُسَیْناً، وَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا.

''عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے یہاں حسن کی ولادت ہوئی تو وہ انھیں نبی اکرمﷺ کے پاس لائیں،آپ نے ان کا نام حسن رکھا،پھر جب دوسرے بچے کی ولادت ہوئی تو آپ نے ان کا نام حسین رکھااورفرمایا: یہ پہلے سے اچھا ہے''۔

(35)عَنْ عُقْبَةَ بنِ الحَارِثِ قَالَ: صَلَّی بِنَا أَبُو بَکْرٍ العَصرَ ثُمَّ قَامَ وَعَلِیٌّ یَمْشِیَانِ،فَرَأَی الحَسَنَ یَلعبُ مَعَ الغِلْمَانِ،فَأَخَذَهُ أَبُو بَکْرٍ، فَحَمَلَهُ عَلَی عُنُقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِی شَبِیْهُ النَّبِیّ ...لَیْسَ شَبِیْهٌ بِعَلِی،وَعَلِیٌّ یَتبسَّمُ.

''عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے ایک دن ہمیں عصر کی نماز پڑھائی،پھر وہ اورعلی مسجد سے باہر نکل کر آگے بڑھے،دیکھا کہ حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں،ابوبکر نے انھیں پکڑ لیا اوراپنی گردن پر بٹھالیا اور کہنے لگے:اللہ کی قسم! یہ نبیﷺ سے مشابہت رکھتا ہے،علی سے مشابہت نہیں رکھتا۔یہ سن کر علی ہنسنے لگے''۔

(36)عَنِ البَرَاءِ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ :اللَّهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّه.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حسن کے لیے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرے''۔

(37)قَالَ أَبُو بَكْرَةَ:رَأَيتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنبَرِ، وَالحَسَنُ إِلَى جَنبِهِ، وَهُوَ يَقُوْل:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِيْنَ .

''ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منبر پر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حسن آپ کے بغل میں تھے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا''۔

(38)عَنْ أَبِى سَعِيْدٍ مَرْفُوعا:الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ.

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(39)عَنْ أَنَسٍ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟قَال:الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ.وَكَانَ يَشَمُّهُمَا، وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کے گھر میں آپ کو کون سب سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا: حسن اور حسین۔ آپ دونوں کو سونگھتے اور سینے سے لگایا کرتے تھے''۔

(40) عَنْ حُذَيْفَةَ:سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل:هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَأَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ آ کر مجھ سے سلام کرے اور مجھے یہ بشارت سنائے کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

أربعين فی فضائل أهل بیت من کتاب: تلخیص المستدرک للذهبی

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

(1)عَـامِـرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُول:قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسُبَّ ابْنَ أَبِى طَـالِـبٍ؟ قَـال:فَقَال:لا أَسُبُّ مَا ذَكَرْتُ ثَلاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنْ تَكُونَ لِى وَاحِـدَةٌ مِـنْهُـنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ:مَا هُنَّ يَا أَبَا إِسْحَاقَ؟ قَال:لا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْىُ فَأَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَال:رَبِّ، إِنَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِى وَلا أَسُبُّهُ مَـا ذَكَـرْتُ حِينَ خَلَّفَهُ فِى غَزْوَةٍ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :خَلَّفْتَنِى مَعَ الـصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَال:أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لا نُبُوَّةَ بَعْدِى وَلا أَسُبُّهُ مَا ذَكَـرْتُ يَـوْمَ خَيْبَـرَ، قَـالَ رَسُـولُ الـلَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيَـفْتَـحُ الـلَّـهُ عَـلَـى يَـدَيْـهِ فَتَـطَـاوَلْـنَـا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَال:أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا:هُوَ أَرْمَدُ، فَـقَـال:ادْعُـوهُ فَـدَعَـوْهُ فَبَـصَـقَ فِـى وَجْهِهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَال:فَلا وَاللَّهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةَ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ .

''عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا: ابن ابی طالب کو برا بھلا کہنے سے تمھیں کس چیز نے باز رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: میں ان کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا کیوں کہ مجھے وہ تین باتیں آج بھی یاد ہیں جو ان کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی بات میرے اندر ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹ سے کہیں زیادہ محبوب ہوتی۔ معاویہ نے پوچھا: اے ابواسحاق! وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ سعد نے کہا: مجھے یاد ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے علی، ان کے دونوں بیٹوں اور فاطمہ کو پکڑا اور انھیں اپنی چادر کے اندر لے کر کہا: میرے رب! یہ میرے اہل ہیں۔ اسی طرح جب غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو پیچھے چھوڑ دیا تو انھوں نے آ کر عرض کیا: آپ نے مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبوت نہ ہوگی۔ اسی طرح خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جہاد کا علم ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کے ہاتھوں فتح دلائے گا۔ ہم نے گردنیں اونچی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ آپ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور پھر علم ان کے ہاتھ میں دیا، اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سننے کے بعد اللہ کی قسم معاویہ نے

ایک لفظ بھی نہیں کہا اور مدینہ سے چلے گئے''۔

(2)عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ: ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

''ابن واثلہ سے روایت ہے کہ انھوں نے زید بن ارقم سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس ٹھہرے، لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی کی، آپ ﷺ نے شام کے وقت استراحت فرمایا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا: لوگو! میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک ان کی اتباع کرتے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ ہیں: اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت یعنی میری عترت۔ اس کے بعد آپ نے تین بار پوچھا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں تمام مومنوں کی جان سے زیادہ ان سے قریب ہوں، ہر بار لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے کہا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(3)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لِعَلِيٍّ أَرْبَعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ: هُوَ أَوَّلُ عَرَبِيٍّ وَأَعْجَمِيٍّ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِي كُلِّ زَحْفٍ، وَالَّذِي صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ، وَهُوَ الَّذِي غَسَّلَهُ وَأَدْخَلَهُ قَبْرَهُ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کی چار خصوصیات ایسی ہیں جن میں کوئی ان کا شریک نہیں ہے: عرب وعجم میں وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی ہے، علی ہی وہ شخصیت ہیں جن کے ہاتھ میں ہر جنگ کے موقع پر نبی ﷺ کا علم رہا ہے، وہ علی ہی ہیں جنھوں نے انتہائی سخت دنوں میں نبی ﷺ کے ساتھ صبر کیا ہے اور وہ علی ہی ہیں جنھوں نے نبی ﷺ کو غسل دیا اور قبر میں بھی اتارا''۔

(4)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ، اس کے رسول کا بھائی اور میں ہی صدیق اکبر ہوں۔ میرے بعد ان امتیازات کا دعوی کوئی جھوٹا ہی کر سکتا ہے۔ میں نے تمام لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی جب کہ اس امت میں

کسی نے اب تک اللہ کی عبادت نہیں کی تھی‘‘۔

(5)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَبَدْتُ اللَّهَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ .

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات سال پہلے اللہ کی عبادت کی ہے جب کہ اس امت کے کسی شخص نے اس وقت تک اللہ کی عبادت نہیں کی تھی‘‘۔

(6)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْطَلَقَ أَبُو ذَرٍّ وَنُعَيْمُ ابْنُ عَمِّ أَبِي ذَرٍّ، وَأَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍ: يَا مُحَمَّدُ، آتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُولُ، وَإِلَى مَا تَدْعُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَآمَنَ بِهِ أَبُو ذَرٍّ وَصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهِ، وَكَانَ عَلِيٌّ فِي حَاجَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ فِيهَا. وَأُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ .

’’عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار ابوذر، ابوذر کے ابن عم نعیم باہر نکلے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت جبل مکتتم پر تھے، ہم وہاں پہنچ گئے۔ ابوذر نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تا کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں، اسے سن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ یہ سن کر ابوذر، آپ کے ابن عم اور میں تینوں ایمان لے آئے۔ علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی ضرورت سے بھیج دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ پر وحی پیر کے دن آئی اور علی نے نماز منگل کے دن ادا کی‘‘۔

(7)عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي.

’’سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی اس نے میری نافرمانی کی‘‘۔

(8)عَن عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ آذَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾ (الأحزاب:57) لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا لَآذَيْتَهُ .

''عبیداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ شام کا ایک شخص آیا، اس نے ابن عباس کے سامنے علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی۔ انھوں نے اسے کنکری مارتے ہوئے کہا: اے دشمن خدا! تو نے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے اور اللہ کا ارشاد ہے: ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر ان پر اللہ کی لعنت اور اللہ نے ان کے لیے مزید رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ اگر رسول اللہ ﷺ حیات ہوتے تو تیری اس اذیت کو محسوس کرتے''۔

(9) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِي: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی سے کہا: میرے بعد میری امت میں جو اختلافات ابھریں گے تو ان کی وضاحت کرے گا''۔*

(10) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا فَمَشَى قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ، قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ -يَعْنِي عَلِيًّا- فَأَتَيْنَاهُ فَبَشَّرْنَاهُ، فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ کے جوتے ٹوٹ گئے۔ علی پیچھے رک کر جوتوں میں گانٹھ لگانے لگے۔ آپ ﷺ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ رک گئے اور فرمایا: تم میں سے ایک ایسا شخص بھی ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح قتال کرے گا جس طرح اس کی تنزیل پر میں نے قتال کیا ہے۔ جماعت کے لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ جماعت میں ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ ابوبکر نے عرض کیا: کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عمر نے عرض کیا: کیا میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ جوتا گانٹھنے والے یعنی علی ہیں۔ ہم علی کے پاس ان کو بشارت دینے پہنچے لیکن انھوں نے سر نہیں اٹھایا، ایسا لگا کہ جیسے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات خود اپنے کانوں سے سن لی تھی''۔

(11) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلَا تُتْبِعَنَّ النَّظْرَةَ نَظْرَةً، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی! جنت میں تمھارے لیے خزانہ ہے اور تم دو قرن والے ہو، ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیوں کہ پہلی تو تمھارے لیے جائز ہے مگر دوسری جائز نہیں''۔

---

* مقصد یہ ہے کہ اختلاف کے وقت جو قول و فعل علیؓ کا ہوگا وہی حق ہے۔

(12)عَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ، مَنْ فَارَقَنِی فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ، وَمَنْ فَارَقَکَ یَا عَلِیُّ، فَقَدْ فَارَقَنِی.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! جو مجھ سے جدا ہو گیا، وہ اللہ سے جدا ہو گیا اور اے علی! جو تجھ سے جدا ہو گیا، وہ مجھ سے جدا ہو گیا''۔

(13)عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَال:أَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں''۔

(14)عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :رَحِمَ اللَّهُ عَلِیًّا اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَیْثُ دَارَ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ! علی پر رحم فرما اور حق کو ادھر ہی پھیر دے جدھر وہ جائیں''۔

(15)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِیِّ قَال:سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُول:کُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِی، وَإِذَا سَکَتَ ابْتَدَأَنِی.

''عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تھا تو آپ عطا فرماتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا تو گفتگو کا آغاز آپ خود فرماتے تھے''۔

(16)عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَال:کَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ یَوْمًا:سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِیٍّ قَال:فَتَکَلَّمَ فِی ذَلِکَ نَاسٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَال:أَمَّا بَعْدُ :فَإِنِّی أُمِرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ، فَقَالَ فِیهِ قَائِلُکُمْ، وَاللَّهِ مَا سَدَدْتُ شَیْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَکِنْ أُمِرْتُ بِشَیْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.

''حدیث کا مفہوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا سوائے علیؓ کے دروازے کے۔

(17)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم:أَنَا مَدِینَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِینَةَ، فَلْیَأْتِ الْبَابَ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو

شہر میں آنا چاہے اسے پہلے دروازے پر آنا چاہئے‘‘۔

(18)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت: فِي بَيْتِي نَزَلَت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ (الأحزاب: 33) قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَال: هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي.

’’ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں قرآن کی آیت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ نازل ہوئی۔ آگے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلوایا اور فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں‘‘۔

(19)حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَال: أَتَيْتُ عَلِيًّا فَلَمْ أَجِدْهُ، فَقَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَا وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَأَقْعَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذَيْهِ، وَأَدْنَى فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجِهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا وَقَال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْس أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب: 33) ثُمَّ قَال: هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ.

’’واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے گھر گیا، وہاں ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ فاطمہ نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جائیں، ان کو آپ ﷺ نے ہی اپنے پاس بلایا ہے۔ اتنے میں علی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوگئے، میں بھی ان کے ساتھ اندر چلا گیا۔ آپ ﷺ نے حسن اور حسین کو بلایا اور دونوں کو اپنی ران پر بٹھالیا۔ فاطمہ اور ان کے شوہر کو اپنی گود کے قریب کیا اور ان سب پر کپڑا ڈال دیا۔ اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ گندگی تم سے دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے‘‘۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت سب سے زیادہ حق دار ہیں‘‘۔

(20) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنه قَال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْن: كِتَابَ اللهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

’’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس ساتھ ساتھ آئیں گے‘‘۔

(21)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو ڈوبنے سے محفوظ رکھتے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلافات سے محفوظ رکھیں گے، جب عرب کا کوئی قبیلہ میری امت سے اختلاف کرے گا تو وہ ابلیس کی پارٹی میں شامل ہو جائے گا‘‘۔

(22)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمھیں اپنی بہت سی نعمتوں کے ذریعے غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وکہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو‘‘۔

(23)عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَلِي بِالْبَلَاغِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے سلسلے میں میرے رب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان میں جو لوگ توحید کا اقرار کریں گے اور دعوت وارشاد میں میری نمایندگی کریں گے، ان کو عذاب نہیں دے گا‘‘۔

(24)عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ (آل عمران: 61) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ:اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

’’عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ جب یہ آیت:﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں‘‘۔

(25)عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

’’حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا ہے جو آج سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اللہ سے اجازت مانگی کہ وہ آ کر مجھ سے سلام کرے اور مجھے یہ بشارت سنائے کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں‘‘۔

(26)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ قُلْت :يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَال :مِنْ وَرَائِكُمْ.

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ جنت میں سب سے پہلے میں، فاطمہ، حسن اور حسین داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اور ہم سے محبت رکھنے والے؟ فرمایا: وہ ہمارے پیچھے ہی ہوں گے''۔

(27)عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال :أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَقَالَ :يَا فَاطِمَةُ، إِذَا كُنْتُمَا بِمَنْزِلَتِكُمَا فَسَبِّحَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ عَلِيٌّ :وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُل :كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ عَلِيٌّ :وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ کے بیچ میں اپنا پیر پھیلا کر بیٹھ گئے اور پھر ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم بستر پر جائیں تو کیا وظیفہ پڑھیں۔آپ نے فرمایا: جب تم دونوں اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۳ / بار سبحان اللہ، ۳۳ / بار الحمد للہ اور ۳۴ / بار اللہ اکبر کہا کرو۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ وظیفہ کبھی ترک نہیں کیا۔ایک شخص جس کے دل میں کوئی بات تھی، اس نے پوچھا: کیا صفین کی رات بھی نہیں؟ علی نے جواب دیا: ہاں صفین کی رات بھی نہیں۔''

(28)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَتَهَا عَلَى النَّارِ .

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی تو اللہ نے اس پر اور اس کی ذریت پر جہنم حرام کردی ہے''۔

(29)عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَال :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَاب :يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمُرَّ

''علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو پردے کے پیچھے سے ایک منادی آواز لگائے گا کہ اے میدان حشر کے لوگو! فاطمہ بنت محمد ﷺ سے نگاہیں نیچی کرلو تاکہ وہ یہاں سے گزر جائیں''۔

(30)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ :إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضَى لِرَضَاكِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے کہا: تمھارے ناراض ہونے سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور تمھارے خوش ہونے سے اللہ خوش ہوتا ہے''۔

(31)عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْر قَال :دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ وَهِيَ

تَسْأَلُهَا، عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ: تَسْأَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا فِي الْأَرْضِ امْرَأَةٌ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَتِهِ .

''جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پردے کے پیچھے سے سنا، میری امی نے سیدہ عائشہ سے علی کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے جواب دیا: آپ ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہیں، اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ کو علی سے زیادہ کوئی محبوب تھا اور روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیوی سے زیادہ کوئی عورت محبوب نہیں تھی''۔

(32) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا، وَحَدِيثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ .

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بات چیت اور طرز تکلم میں میں نے رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ کے پاس آتیں تو آپ انھیں خوش آمدید کہتے، ان کے لیے کھڑے ہوجاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، بوسہ دیتے اور پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے''۔

(33) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہے سوائے مریم بنت عمران کا، ان کا مقام اپنی جگہ پر ہے''۔

(34) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا .

''مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے بھی وہی چیز خوش کرتی ہے جو اسے خوش کرتی ہے اور مجھے بھی وہی چیز ناراض کرتی ہے جو اسے ناراض کرتی ہے''۔

(35) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

''عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ تھیں اور مردوں میں سب سے زیادہ محبوب علی رضی اللہ عنہ تھے''۔

(36) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ

إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف ان کی نسبت ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے، میں ہی ان دونوں کا ولی ہوں اور ان کا عصبہ ہوں''۔

(37) عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

''سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں، جس نے ان دونوں سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا، اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جو اللہ سے بغض رکھے گا، اللہ اسے جہنم میں ڈالے گا''۔

(38) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَهَذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُل: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا؟ فَقَال: نَعَمْ، مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ساتھ حسن اور حسین بھی تھے، ایک آپ کیا یک کندھے پر اور دوسرے آپ کے دوسرے کندھے پر، کبھی آپ اسے چومتے اور کبھی اُسے چومتے، اسی طرح کرتے ہوئے ہم تک پہنچے۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان دونوں سے بڑی محبت فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور جس نے ان دونوں سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(39) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَال: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو خالہ زاد بھائیوں کے علاوہ باقی نوجوانان جنت کے حسن اور حسین سردار ہیں''۔

(40) عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

''زر روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد محترم ان سے بھی افضل ہیں''۔

أربعين فى فضائل أهل البيت من كتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للهيثمى

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم

(1)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی، وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ. رَوَاہُ الطَّبَرَانِيُّ فِی الْأَوْسَطِ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: تمام دوسرے لوگ مختلف درختوں سے ہیں لیکن میں اور علی ایک ہی درخت سے ہیں''۔ اس حدیث کو طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں روایت کیا ہے۔

(2)عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِر: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَنّٰی عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِأَبِی تُرَابٍ فَکَانَتْ مِنْ أَحَبِّ کُنَاہُ إِلَیْہِ.

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب رکھی۔ یہ کنیت انھیں سب سے زیادہ محبوب تھی''۔

(3)وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ وَسَلْمَانَ قَالَا: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: إِنَّ ھٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِی، وَھٰذَا أَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَھٰذَا الصِّدِّیقُ الْأَکْبَرُ، وَھٰذَا فَارُوقُ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَھٰذَا یَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِینَ، وَالْمَالُ یَعْسُوبُ الظَّالِمِینَ. رَوَاہُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ عَنْ أَبِی ذَرٍّ وَحْدَہُ.

''سیدنا ابوذر اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میرے اوپر یہی سب سے پہلے ایمان لائے اور قیامت کے دن یہی سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے، یہی صدیق اکبر ہیں، یہی اس امت کے فاروق ہیں جو حق اور باطل کے درمیان فرق کریں گے، یہی مومنوں کے مددگار ہیں اور مال ظالموں کا مددگار ہے''۔ اس روایت کو طبرانی اور بزار نے صرف ابوذر سے روایت کیا ہے۔

(4)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَۃٌ: السَّابِقُ إِلَی مُوسَی یُوشَعُ بْنُ نُونٍ، وَالسَّابِقُ إِلَی عِیسَی صَاحِبُ یَاسِینَ، وَالسَّابِقُ إِلَی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ. رَوَاہُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت کرنے والے تین ہیں: موسیٰ کی طرف سبقت کرنے والے یوشع بن نون ہیں، عیسیٰ کی طرف سبقت کرنے والے صاحب یاسین ہیں اور محمد ﷺ کی طرف سبقت کرنے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(5)وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَال:صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَصَلَّتْ خَدِيجَةُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، فَمَكَثَ عَلِيٌّ يُصَلِّي مُسْتَخْفِيًا سَبْعَ سِنِينَ وَأَشْهُرًا قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدٌ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

''ابورافع بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے پیر کے دن نماز پڑھی، خدیجہ نے پیر کے دن آخری پہر میں نماز پڑھی اور علیؓ نے منگل کے دن نماز پڑھی۔اس طرح کسی کے نماز پڑھنے سے پہلے سات سال تک چھپ کر نماز پڑھی''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(6)عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ قَالُوا :السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، فَقَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا:سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ .قَالَ رَبَاحٌ :فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَقُلْتُ:مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا :نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ.رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''رباح بن حارث بیان کرتے ہیں کہ مقام رحبہ پر علیؓ کے پاس ایک جماعت آئی۔افراد جماعت نے کہا:اے ہمارے مولا!السلام علیک۔یہ سن کر علیؓ نے کہا:میں بھلاتمھارا مولا کیسے ہوسکتا ہوں جب کہ تم عرب ہو؟انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے غدیرخم کے دن نبی اکرمﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا:میں جس کا مولیٰ ہوں،علیؓ بھی اس کے مولیٰ ہیں۔رباح کہتے ہیں کہ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے ان کا پیچھا کیا اور پوچھا:یہ کون لوگ ہیں؟انھوں نے جواب دیا:یہ انصار کی ایک جماعت ہے جس میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں''۔اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(7)عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: أُوصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي، وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ تَعَالَى، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:جو مجھ پر ایمان لایا ہے اور جس نے میری تصدیق کی ہے،اسے میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت کی وصیت کرتا ہوں،جس نے علیؓ کو اپنا ولی بنالیا اس نے مجھے اپنا ولی بنالیا اور جس نے مجھے ولی بنالیا اس نے اللہ عزوجل کو ولی بنالیا۔جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا،اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا،اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(8)عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِی:أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی، إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی .رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا وہی مقام ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔اس روایت کو احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(9)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ:هَذَا عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِی وَدَمُهُ دَمِی، فَهُوَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِیَّ بَعْدِی.رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہیں، ان کا گوشت میرا گوشت ہے، ان کا خون میرا خون ہے، وہ میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہیں جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔اس روایت کو طبرانی نے نقل کیا ہے۔

(10)وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَكْتُوبٌ عَلَی بَابِ الْجَنَّةِ:لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِیٌّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ الْخَلْقُ بِأَلْفَیْ سَنَةٍ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْأَوْسَطِ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پر مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے یہ لکھا ہوا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیؓ رسول اللہ ﷺ کے بھائی ہیں''۔اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(11)وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:لَمَّا زَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ:یَا رَسُولَ اللَّهِ، زَوَّجْتَنِی مِنْ رَجُلٍ فَقِیرٍ لَیْسَ لَهُ شَیْءٌ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:أَمَا تَرْضَیْنَ یَا فَاطِمَةُ أَنَّ اللَّهَ اخْتَارَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَجُلَیْنِ، أَحَدُهُمَا أَبَاكِ وَالْآخَرُ زَوْجَكِ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِی.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ کی شادی علیؓ سے کی تو فاطمہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے میری شادی ایک فقیر آدمی سے کردی ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ اللہ نے اہل جنت میں سے دو آدمیوں کا انتخاب کیا ہے۔ دونوں میں سے ایک تمھارا باپ ہے اور دوسرا تمھارا شوہر ہے''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(12)وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ:قُلْتُ:یَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ وَصِيًّا فَمَنْ وَصِیُّكَ؟ فَسَكَتَ عَنِّی، فَلَمَّا

كَانَ بَعْدُ رَآنِي فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ قُلْت: لَبَّيْک. قَال: تَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّ مُوسَى؟ قَال: نَعَمْ، يُوشَعُ بْنُ نُون. قَال: لِمَ؟ قُلْت: لِأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَإِنَّ وَصِيِّي، وَمَوْضِعَ سِرِّي، وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُکُ بَعْدِي، وَيُنْجِزُ عِدَتِي، وَيَقْضِي دَيْنِي: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہر نبی کا کوئی نہ کوئی وصی ہوتا ہے، آپ کا وصی کون ہے؟ یہ سن کر آپ خاموش رہے لیکن تھوڑی دیر بعد جب آپ نے مجھے دیکھا تو پکارا: سلمان! میں جلدی سے آپ کے پاس پہنچا اور کہا: حاضر ہوں۔ آپ نے پوچھا: جانتے ہو موسیٰ کا وصی کون تھا؟ انھوں نے کہا ہاں، وہ یوشع بن نون تھے۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے عرض کیا: وہ اس وقت آپ کی امت میں سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے وصی، میرے رازداں، میرے بعد سب سے بہتر، میرے وعدے پورے کرنے والے اور میرا قرض ادا کرنے والے علی بن ابی طالب ہیں''۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(13) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِي.

''نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمھارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے پہلے اسلام لایا، جو سب سے زیادہ صاحب علم ہے اور جو حد درجہ بردبار ہے''۔ اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(14) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں شہر علم ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں، جو طالب علم ہو اسے اس کے دروازے پر آنا چاہئے''۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(15) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّقِيمِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْجَمَلِ، فَلَقِينَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِهَا، فَقَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَرَکَ بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''عبداللہ بن رقیم کنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے زمانے میں مدینہ کے لیے نکلے، وہاں ہماری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروزوں کو بند کر دیا جائے۔ آپ نے علیؓ کا دروازہ چھوڑ دیا''۔ اس حدیث کو احمد، ابو یعلی، بزار اور طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(16)عَن سَعْدٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ .رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میرے اور تمھارے علاوہ کسی تیسرے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس مسجد میں حالت جنابت میں رہے''۔اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔

(17)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.رَوَاهُ الْبَزَّار.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں''۔اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔

(18)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَت: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَط.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے تھے تو علیؓ کے علاوہ کوئی آپ سے بات کرنے کی جراءت نہیں کرتا تھا''۔اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

(19)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:علیؓ کی طرف دیکھنا عبادت ہے''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(20)عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْض.رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان اپنے دو جانشین چھوڑ رہا ہوں :اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین کے درمیان پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میرے عترت اور میرے اہل بیت ۔دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آ کر ملیں گے''۔اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے۔

(21)عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِفَاطِمَةَ: ائْتِينِي بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ. فَجَاءَ تْ بِهِمْ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءً كَانَ تَحْتِي خَيْبَرِيًّا أَصَبْنَاهُ مِنْ خَيْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاخْتِصَارِ الصَّلَاةِ.

''ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آؤ۔ وہ سب کو لے کر آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نیچے بچھی ہوئی وہ خیبری چادر ان پر اڑھا دی جو ہمیں خیبر سے ملی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ محمد علیہ السلام کے آل ہیں۔ اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما جیسا کہ تو نے اپنی رحمتیں اور برکتیں آل ابراہیم پر نازل کیں تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے''۔ اس حدیث کو ترمذی نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

(22) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کے سفینہ جیسی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہو گیا اور جو آخری زمانے میں ہمارے ساتھ قتال کرے گا، وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے دجال کے ساتھ قتال کیا''۔ اس روایت کو بزار نے اور طبرانی نے اپنی تینوں معاجم میں روایت کیا ہے۔

(23) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ (الشورى: 23) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قرآن کی آیت: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون سے آپ کے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے''۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(24) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرُمَاتٍ ثَلَاثًا، مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَ دِينِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ،

وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَط.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں، جس نے ان کی حفاظت کر لی، اللہ اس کے دین اور دنیا دونوں کے معاملات کی حفاظت فرمائے گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی، اللہ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا اور وہ ہیں: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے رشتے کی حرمت''۔اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(25)عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَعَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ نے چادر بچھا رکھی تھی، آپ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین اس پر بیٹھ گئے۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس کا چاروں کنارا پکڑا اور اسے اوپر سے باندھ دیا، پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں''۔اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(26)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ: فَاطِمَةُ، وَخَدِيجَةُ، ثُمَّ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے بعد جنتی خواتین کی سردار فاطمہ، خدیجہ اور ان کے بعد آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔

(27)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے ابھی تک میری زیارت نہیں کی تھی، اس نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی، اس نے مجھے بشارت دی یا مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری امت کی خواتین کی سردار ہیں''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(28)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيهَا .قَالَتْ: وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَلْهَا فَإِنَّهَا لَا تَكْذِبُ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے زیادہ افضل ان کے والد کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

دونوں کے درمیان کوئی بات تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ سے پوچھ لیں، وہ جھوٹ نہیں بولتیں''۔
اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(29) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ أَحَبُّ إِلَيْكَ، أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو''۔ اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے۔

(30) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدْخَلَهَا بِإِحْصَانِ فَرْجِهَا وَذُرِّيَّتَهَا الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَالْبَزَّارُ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت وعزت کی حفاظت کی، اللہ عزوجل ان کی پاک دامنی کی وجہ سے انھیں اور ان کی ذریت کو جنت میں داخل کرے گا''۔ اس حدیث کو طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(31) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَهَذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ لَتُحِبُّهُمَا؟ قَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور حسن وحسین علیہما السلام آپ کے ساتھ تھے۔ حسن ایک کندھے پر اور حسین دوسرے کندھے پر، کبھی آپ ایک کو چومتے اور کبھی دوسرے کو، اسی طرح کرتے ہوئے آپ ہم تک پہنچ گئے۔ ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان سے بہت محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے، وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے''۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(32) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ، وَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالْبَزَّارُ.

’’سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدے میں جاتے تو حسن اور حسین اچھل کر آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے، جب لوگوں نے ان کو روکنا چاہا تو آپ نے انھیں منع کر دیا، جب نماز مکمل ہوگئی تو آپ نے دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے محبت کرے‘‘۔ اس حدیث کو ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

(33) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ نَعِيمٍ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ جَهَنَّمَ، وَلَهُ عَذَابٌ مُقِيمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین سے جو محبت کرتا ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں، میں جس سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ محبت کرتا ہے، اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے برعکس جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے یا ان پر زیادتی کرتا ہے، میں اس سے بغض رکھتا ہوں، میں جس سے بغض رکھتا ہوں، اس سے اللہ بغض رکھتا ہے اور جس سے اللہ بغض رکھتا ہے، اسے جہنم میں داخل کرتا ہے اور اس کے لیے دائمی عذاب ہے‘‘۔

(34) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے یا آپ کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: آخر میں ان سے محبت کیسے نہ کروں، وہ دونوں دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں جن کو میں سونگھتا ہوں‘‘۔

(35) عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: آخر میں ان دونوں سے محبت کیوں نہ کروں، وہ دونوں میرے دو مہکتے پھول ہیں‘‘۔

(36) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ حَسَنًا فَيَضُمُّهُ إِلَيْهِ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا

ابْنِي،فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِي.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ حسن کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگاتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! یہ میرا بیٹا ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کرتا ہے''۔اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(37)عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ ،فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

''براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(38)عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ الْحِزَامِيِّ قَالَ: كَانَ جَسَدُ الْحُسَيْنِ شِبْهَ جَسَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''محمد بن ضحاک بن عثمان حزامی بیان کرتے ہیں کہ حسینؓ کا جسم رسول اللہ ﷺ کے جسم جیسا تھا''۔اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(39)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَقَالَ:أَذْهَبُ إِلَى أُمِّي، فَقُلْتُ:أَذْهَبُ مَعَهُ؟ فَجَاءَتْ بَرْقَةٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَمَشَى فِي ضَوْئِهَا حَتَّى بَلَغَ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حسین بن علی رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے، آپ ان سے شدید محبت فرماتے تھے۔حسین نے کہا: میں اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا ہوں۔میں نے کہا: میں ان کے ساتھ جاتا ہوں۔اتنے میں آسمان سے ایک بجلی چمکی اور اسی کی روشنی میں آگے بڑھے یہاں تک کہ اپنی امی کے پاس پہنچ گئے''۔

(40)عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا:لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، قَالَ:إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا.قَالَ:فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ.رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''سیدہ عائشہ یا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں میں سے کسی ایک سے کہا: آج میرے گھر پر ایک فرشتہ آیا، اس سے پہلے وہ میرے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔اس فرشتے نے کہا: آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی مٹی آپ کو دکھادوں جہاں یہ قتل کیے جائیں گے۔پھر فرشتے نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی''۔اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية
لابن حجر العسقلانى(م 852ھ)

بِسۡمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِيۡم

(1) - 3920 عَنۡ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنۡه قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّم:إِنَّ هَذِهِ الۡأُمَّةَ سَتَغۡدِرُ بِکَ مِنۡ بَعۡدِی.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد یہ امت تمھارے ساتھ فریب کرے گی''۔

(2) - 3922عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمَنِ بۡنِ عَوۡفٍ رَضِيَ الله عَنۡه قَال:لَمَّا افۡتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انۡصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ أَوۡ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَلَمۡ يَفۡتَحۡهَا ثُمَّ أَوۡغَلَ رَوۡحَةً أَوۡ غُدۡوَةً فَنَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ فَقَال:يَا أَيُّهَا الناس إنى فرطكم وَأُوصِيكُمۡ بِعِتۡرَتِي خَيۡرًا، وَإِنَّ مَوۡعِدَكُمُ الۡحَوۡضُ فَوَالَّذِى نَفۡسِى بِيَدِهِ لتقيمن الصَّلَاةَ، ولتؤتن الزَّكَاةَ أَوۡ لَأَبۡعَثَنَّ إليكم رَجُلًا مِنِّى أَوۡ كَنَفۡسِى فَلَيَضۡرِبَنَّ أَعۡنَاقَ مقاتليهم، وَلَيَسۡبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمۡ .قَال:فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكۡرٍ أو عمر رَضِيَ الله عَنۡهما.فأخذ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يد عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنۡه فَقَال:هَذَا .

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو وہاں سے طائف کی طرف لوٹے اور اس کا محاصرہ انیس یا اٹھارہ دنوں تک جاری رکھا لیکن طائف فتح نہیں ہوا، پھر شام یا صبح کے وقت محاصرہ اٹھا کر دور چلے آئے اور ایک جگہ قیام کیا۔ وہاں آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: میں تمھارے درمیان اپنی عترت چھوڑ کر جا رہا ہوں، اس کے سلسلے میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنا، میری ملاقات اب حوض کوثر پر ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نماز قائم رکھنا اور زکوۃ دیتے رہنا ورنہ میں تمھاری طرف اپنے میں سے یا اپنی طرح ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو ان کے جنگ جو افراد کی گردنیں مارے گا، اور ان کے اہل وعیال کو قیدی بنا لے گا۔ لوگوں نے سمجھا، شاید آپ کی مراد ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما سے ہے لیکن آپ نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑا اور کہا: وہ شخص یہ ہے''۔

(3)- 3923عَنۡ أم سلمة رَضِيَ الله عَنۡهما قَالَت:إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنۡه:أَمَا تَرۡضَى أَنۡ تَكُونَ مِنِّى بِمَنۡزِلَةِ هَارُونَ مِنۡ مُوسَى غَيۡرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعۡدِى.صَحَّحَهُ ابۡنُ حَبَّانَ.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔ اس روایت کو ابن

حبان نے صحیح کہا ہے''۔

(4)- 3924(1) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مِنْ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(5) - 3925عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ أَوَّلُكُمْ إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حوض کوثر پر تم میں سب سے پہلے وہ شخص آئے گا جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(6) - 3926عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعْتُ مِنْ (جِنَازَةٍ) قَوْلًا مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ بِهِ الدُّنْيَا جَمِيعًا.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ سے واپس لوٹتے وقت مجھ سے ایک ایسی بات کہی کہ اس کے مقابلے میں دنیا کی ہر چیز میری نظر میں ہیچ ہے''۔

(7) - 3927 عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وتركتني؟فقال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ترى تَرَكْتُكَ؟ إِنَّمَا تَرَكْتُكَ لِنَفْسِي، أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، قَالَ: فَإِنْ حَاجَّكَ أَحَدٌ فَقُلْ: إِنِّي عَبْدُ الله وأخو رسوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّعِيهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا كَذَّابٌ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے تمام لوگوں کے درمیان رشتۂ مؤاخات قائم فرمایا اور مجھے چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کیا: آپ نے اپنے تمام ساتھیوں کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا اور مجھے چھوڑ دیا؟ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمھیں چھوڑ دیا ہے، میں نے تمھیں اپنے لیے چھوڑا ہے، تم میرے بھائی ہو اور میں تمھارا بھائی ہوں، اگر کوئی تم سے حجت بازی کرے تو اس سے کہہ دو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں، تمھارے بعد اس شرف کا دعوی کوئی کذاب ہی کرے گا''۔

(8) - 3929عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ واستعمل علينا عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمَّا جِئْنَاهُ قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَاحِبَكُمْ؟ قَالَ: فَإِمَّا شَكَوْتُهُ وَإِمَّا

شَكَاهُ (غَيْرِى) فَرَفَعْتُ رَأْسِى وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا، فَإِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِىٌّ مَوْلَاهُ .

''ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا اور ہمارا کمانڈر علی رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ جب ہم مہم سے لوٹے تو آپ نے پوچھا: تم نے اپنے کمانڈر کو کیسا پایا؟ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے علی رضی اللہ عنہ کی شکایت میں نے کی یا میرے علاوہ کسی دوسرے نے کی۔ میں ایک ایسا شخص تھا جس کی نگاہ عام طور پر نیچی رہا کرتی تھی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(9) - 3930 عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ الله عَنْه قَال: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ يَدَ عَلِيٍّ رَضِىَ الله عَنْه فَقَال:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جحفہ میں غدیر خم پر موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(10)- 3931 عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَال: دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِىَ الله عَنْه الْمَسْجِدَ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ :أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ رَضِىَ الله عَنْه:اللَّهُمَّ نَعَمْ.

''داود بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے انھیں گھیر لیا۔ ایک نوجوان آگے بڑھا اور اس نے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں، اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھے؟ ابو ہریرہ نے جواب دیا: ہاں، میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے''۔

(11) - 3934 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بن هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَال: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إلى علي رَضِىَ الله عَنْهما قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى آتِيكَ. قَال: فَلَمْ يَلْبَثْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّبَعَهُمَا، فَقَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَابِ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ فَإِذَا عَلِيٌّ رَضِىَ الله عَنْه مُعْتَزِلٌ عَنْهَا فَقَال: إِنِّى قَدْ علمت أنك شهاب اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَدَعَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ أَعَادَهُ فِى الْإِنَاءِ ثُمَّ نَضَحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدرها وصدره رَضِىَ الله عَنْهما وَسَمَّتْ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عندهما.

''عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ جس رات نکاح کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کے گھر رخصت کی گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے علی سے کہا: میں جب تک تمھارے پاس نہ آ جاؤں، اس وقت تک کوئی بات مت کرنا چنانچہ آپ ﷺ جلد ہی تشریف لے آئے، آپ دروازے پر کھڑے ہوئے اور اندر داخل ہونے اجازت طلب کی اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ فاطمہ سے الگ بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا شہاب (چمکتا ہوا ستارہ) ہو۔ آپ نے پانی طلب کیا، کلی منہ میں بھری اور اسے برتن میں ڈال دیا، پھر آپ نے وہ پانی علی اور فاطمہ کے سینے پر چھڑکا اور دونوں پر اللہ کا نام لیا اور پھر دونوں کے پاس سے اٹھ کر چلے آئے''۔

(12) - 3936 عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ الله عَنه، صَاحِبِ زَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْدَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرَيْنِ بَيْنَ رَغِيفَيْنِ، وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ -وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرِي وَغَيْرِ أَنَسِ رَضِيَ الله عَنه، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّه: قَدْ أَهْدَتْ لَكَ امْرَأَةٌ هَدِيَّةً فَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ الطَّيْرَيْنِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ. أَحْسَبُهُ قَالَ: إِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ. قَالَ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ الله عَنه فَضَرَبَ الْبَابَ ضَرْبًا خَفِيفًا فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُو الْحَسَن. ثُمَّ ضَرَبَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: مَنْ هَذَا؟ قلت: على. فقال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: افْتَحْ لَهُ. فَفَتَحْتُ فَأَكَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّيْرَيْنِ حَتَّى فَنِيَا.

''سفر میں نبی اکرم ﷺ کا زادِ سفر اٹھانے والے سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ انصار کی ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو روٹیوں کے درمیان بھنے ہوئے دو پرندے بطور ہدیہ بھیجے۔ آپ اس وقت مسجد میں تھے، گھر میں میرے اور انس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا طلب کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک خاتون نے آپ کے لیے دو پرندے بطور ہدیہ بھیجے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے پاس اس وقت اس شخص کو بھیج دے جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو تجھے اور تیرے رسول کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ تھوڑی دیر بعد علی رضی اللہ عنہ آئے۔ آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ جواب ملا: ابوالحسن۔ علی نے دوبارہ دروزہ کھٹکھٹایا اور اپنی آواز بلند کی۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: علی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو۔ میں نے دروازہ کھولا۔ پھر علی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پرندے کا گوشت کھایا یہاں تک کہ سب ختم کر لیا''۔

(13) - 3937 عن عائشة رَضِيَ الله عَنها قَالَت: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَزَمَ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنه، وَقَبَّلَهُ وَهُوَ يَقُول: بِأَبِي الْوَحِيدُ الشَّهِيدُ، بِأَبِي الْوَحِيدُ الشَّهِيدُ .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ علی کو سینے سے لگائے ہیں اور انھیں بوسہ دے

رہے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں: ممتاز شہید میرے باپ تم پر قربان، ممتاز شہید میرے باپ تجھ پر قربان''۔

(14) - 3939عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَال: أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ الله عَنْه بِالْمَدِينَةِ فَقَال: ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْه؟ قَال: قَدْ فَعَلْنَا. قَال: فَلَعَلَّكَ قَدْ سَبَبْتَهُ؟قَال: (قُلْتُ): مُعَاذَ اللَّه. قَال: لَا تَسُبَّهُ فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مِفْرَقِي عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْه مَا سَبَبْتُهُ أَبَدًا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ.

''ابوبکر بن خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انھوں نے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگ علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں ایسا ہمارے یہاں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: شاید تم نے بھی انھیں گالی دی ہوگی؟ میں نے عرض کیا: معاذ اللہ! انھوں نے فرمایا: ہاں، علی کو گالی مت دینا، اگر میرے سر پر آرہ بھی رکھ کر کہا جائے کہ علی کو گالی دو پھر بھی میں ان سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سننے کے بعد ان کو گالی نہیں دے سکتا''۔

(15)- 3940 عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَال: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْه يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى: هَلَکَ فِيَّ رَجُلَانِ، مُحِبٌّ غَالٍ وَمُبْغِضٌ غال.

''عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو برسرِ منبر یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے سلسلے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے: ایک غلو کی حد تک محبت کرنے والا اور دوسرا غلو کی حد تک مجھ سے بغض رکھنے والا''۔

(16) - 3941 عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ الله عَنْه قَال: قَالَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مالي وَلَكُمْ، مَنْ آذَى عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْه فَقَدْ أَذَانِي.

''زر بن حبیش سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے اور تمھارے لیے کیا ہے؟ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی''۔

(17) - 3943عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْه قَال: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَرَ الشَّجَرَةَ بِخُمٍّ، ثُمَّ خَرَجَ آخِذًا بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْه قَال: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أن الله تبارک وتعالى رَبُّكُمْ؟قَالُوا: بَلَى. قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وأن الله تعالى وَرَسُولَهُ أَوْلِيَاؤُكُمْ؟فَقَالُوا: بَلَى. قَال: فَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كتاب الله تعالى، سَبَبُهُ بيدى، وَسَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَأَهْلُ بَيْتِي.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خم پر پیڑ کے پاس آئے، پھر علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلے

اور فرمایا: کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمھارا رب ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کے رسول تمھاری جانوں سے بھی زیادہ تم سے قریب ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر یاد رکھنا: اللہ اور اس کے رسول جس کے مولیٰ ہیں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: ایک اللہ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے اور دوسری چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں''۔

(18) - 3944 **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ الله عَنْه قَال: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَال: اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاه، قَال: فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ والاه وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.**

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غدیر خم کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور دعا فرمائی: اے اللہ! میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں لوگوں نے آپ کی دعا میں یہ اضافہ کر دیا: اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو علی سے دشمنی رکھے''۔

(19) - 3945 **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ الله عَنْه قَال: كُنْتُ عِنْدَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ المهاجرين والأنصار رَضِيَ الله عَنْهم، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ خِيَارَكُمُ الْمُوفُونَ، الْمُطَيَّبُون: إن الله تعالى يحب الحفى التَّقِي. قَال: وَمَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ الله عَنْه فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقُّ مَعَ ذَا، الْحَقُّ مَعَ ذَا.**

''عبدالرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں انصار اور مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں آپ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ تم میں سب سے افضل کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے افضل وہ لوگ ہیں جو وعدے پورے کرنے والے اور عمدہ اخلاق کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریف اور متقی انسان کو محبوب رکھتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اسی درمیان وہاں سے علی رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: حق ان کے ساتھ ہے، حق ان کے ساتھ ہے''۔

(20) - 3948 **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ الله عَنْه قَال: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُضْطَجِعُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَضَرَبَنَا بِعَسِيبٍ كان بيده رطبا فَقَال: تَرْقُدُونَ فِي الْمَسْجِدِ؟ إِنَّهُ لَا يُرْقَدُ في**

المسجد. قال: فَانْجَفَلْنَا وَانْجفَلَ مَعَنَا عَلِیٌّ رَضِیَ الله عَنْه فَقَالَ لَهُ رسول الله صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " :تعال یَا عَلِیُّ، إِنَّهُ یَحِلُّ لَکَ فِی الْمَسْجِدِ مَا یَحِلُّ لِی، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ إِنَّکَ لَتَذُودُ عَنْ حَوْضِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیرُ الضَّالُّ عن الماء بعصی لَکَ مِنْ عوسج، ولکأنی أنظر إلی مقامک مِنْ حَوْضِی.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد نبوی میں لیٹے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ ہمیں اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک تر شاخ سے مار رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ تم مسجد میں سو رہے ہو، مسجد میں سویا نہیں جاتا۔ آپ ﷺ کا یہ حکم سن کر ہم وہاں سے اٹھ گئے اور علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ اٹھ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے علی! ادھر آؤ، تمھارے لیے بھی مسجد سے وہی حلال ہے جو میرے لیے حلال ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم قیامت کے دن میرے حوض سے بعض لوگوں کو اسی طرح کانٹے دار شاخ سے ہانکو گے جس طرح گم کردہ راہ اونٹ کو پانی سے دور ہٹایا جاتا ہے۔ میرے حوض پہ تمھارے کھڑے ہونے کا منظر میری نگاہوں میں ہے''۔

(21) - 3949 عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ الله عَنْه قَال: أَتَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی حَتَّی صَلَّی الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَقَال: (مَلَکٌ) عَرَضَ لِی فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرُنِی أن فاطمة رَضِیَ الله عَنْها سَیِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الحسن والحسین رَضِیَ الله عَنْهما شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر آپ سنتیں پڑھنے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ عشاء کا وقت آن پہنچا اور آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد مسجد سے نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ آپ نے فرمایا: ایک فرشتہ ابھی ابھی سامنے آیا تھا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی تھی کہ آ کر مجھے سلام کرے گا اور مجھے یہ بشارت سنائے گا کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن وحسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(22) - 3951 عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ الله عَنْه قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم: تُقَطَّعُ الْأَسْبَابُ وَالْأَنْسَابُ والأصهار إِلَّا صهری، فاطمة رَضِیَ الله عَنْها شُجْنَةٌ مِنِّی، یَقْبِضُنِی مَا قبضها، وَیَبْسِطُنِی مَا بسطها.

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سارے حسب نسب اور سسرالی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، وہی چیز مجھ بھی ناراض کرتی ہے جو اسے ناراض

کرتی ہےاوراسی چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے جس سے وہ خوش ہوتی ہے‘‘۔

(23) - 3953 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَال:قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:خديجة رَضِيَ الله عَنْهاخَيْرُ نِسَاء عالمها، ومريم عليها السلام خَيْرُ نِسَاءِ عالمها، وفاطمة رَضِيَ الله عَنْها خَيْرُ نِسَاء عَالَمِهَا.

’’ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:سیدہ خدیجہ اپنی دنیا کی خواتین سے افضل ہیں،مریم بنت عمران اپنی دنیا کی خواتین سے افضل ہیں اورفاطمہ بنت محمد اپنی دنیا کی خواتین سے افضل ہیں‘‘۔

(24)- 3954عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ الله عَنْه :زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ عِنْدَنَا، والحسن والحسين رَضِيَ الله عَنْهما نَائِمَانِ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ رَضِيَ الله عَنْه فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قِرْبَةٍ فَجَعَلَ يَعْتَصِرُهَا فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ جاءَ يَسْقِيهُ، فَتَنَاوَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ الله عَنْه يَشْرَبُ فَمَنَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَأَ بِالْحَسَنِ، فقالت فاطمة رَضِيَ الله عَنْها:كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لا، وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى أَوَّلَ مَرَّةٍ.ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:إِنِّي وَإِيَّاكَ وهذان -وَأَحْسَبُهُ قَال:وَهَذَا الرَّاقِدُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ الله عَنْه يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ.

’’ابوفاختہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ایک مرتبہ رسول اللہﷺ ہماری زیارت کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے اور رات ہمارے ساتھ گزاری۔حسن اور حسین سورہے تھے۔حسن رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا۔رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اورمشکیزے کے پاس پہنچےاور پیالے میں پانی نکالا،پھرحسن کو پانی پلانے آئے۔پیالہ حسین نے پینے کے لیے لے لیالیکن آپ نے منع کردیااور پہلےحسن کو پانی پلایا۔فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:لگتا ہے کہ آپ کوحسن سے زیادہ محبت ہے۔آپ نے جواب دیا:بات یہ نہیں ہے بلکہ حسن نے پانی پہلے مانگا تھا۔اس کے بعد آپﷺ نے فرمایا:میں،تم،یہ دونوں اور یہ سوئے ہوئے صاحب یعنی علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ایک ہی مقام پر ہوں گے‘‘۔

(25) - 3955عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ، إِنَّهُ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيَّ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ عَامٍ، وَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي مَيِّتٌ، فَبَكَتْ، فَقَال:إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي.

’’یحی بن جعدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فاطمہ سے فرمایا:ہرسال قرآن کا دور مجھ سے ایک بار کرایا جاتا تھا لیکن اس سال دوبار کرایا گیا ہے،لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت آچکا ہے۔یہ سن کر فاطمہ رونے لگیں۔آپ نے فرمایا:میرے گھرانے میں توسب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرے گی‘‘۔

(26) - 3956 عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ بَعْضِ أزواج النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ الله عَنْها

قَالَت:أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى فاطمة رَضِيَ الله عَنْها، فَجَاءَ تْ تَمْشِي مِشْيَةَ أَبِيهَا، فَحَدَّثَهَا فبكت، فسئلت رَضِيَ الله عَنْها فَقَالَت:لَا أُخْبِرُ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا.

''امام شعبی بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ کو بلانے کے لیے بھیجا،فاطمہ نبی اکرم ﷺ جیسی چال چلتی ہوئی آئیں۔آپ ﷺ نے ان سے کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔بعد میں فاطمہ سے پوچھا گیا کہ کیا بات تھی؟ تو انھوں نے فرمایا:میں رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گی''۔

(27) - 3957عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَال:قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ الله عَنْه:مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَقَالَت:يَا رَسُولَ اللَّهِ سَلْهَا فَإِنَّهَا لَا تَكْذِبُ.

''عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:فاطمہ سے زیادہ سچا میں نے ان کے والد گرامی کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا،دونوں کے درمیان کبھی کوئی بات ہوگئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!فاطمہ سے پوچھ لیں،وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتیں''۔

(28) - 3959 عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللہ عَنْه قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إن فاطمة رَضِيَ الله عَنْها حَصَّنَتْ فَرْجَهَا فحرم الله تعالى ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

''زر سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی تو اللہ نے اس کی ذریت پر جہنم کو حرام کر دیا ہے''۔

(29)- 3960(1) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ الله عَنْه قَال:إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْحَسَنَ بن علي رَضِيَ الله عَنْهما، فَقَال:اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

''سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور دعا فرمائی: اے اللہ!میں ان سے محبت کرتا ہوں،تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(30) - 3962 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللہ عَنْه قَال:مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ علي رَضِيَ الله عَنْهما؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُه.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو اسے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھنا چاہیے کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی بات سنی ہے''۔

(31)- 3963(1) عَنْ عَمَّارٍ قَال:إِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ الله عَنْها قَالَتْ :سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ الله عَنْه.

''سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنوں کو نوحہ کرتے سنا ہے''۔

(32) - 3964 عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ الله عَنْه قَال:إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الحسن والحسين رَضِیَ الله عَنْهما:مَنْ أَحَبَّنِی فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے بھی محبت کرے''۔

(33) - 3965 عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ الله عَنْه قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الحسن والحسين رَضِیَ الله عَنْهما سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں''۔

(34) - 3966عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَال:اصْطَرَعَ الحسن والحسين رَضِیَ الله عَنْهما عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول:هِیَ حَسَنُ.فَقَالَتْ له فاطمة رَضِیَ الله عَنْها:يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهُ -يَعْنِی الْحَسَنَ -أَحَبُّ إِلَيْکَ من الحسين رَضِیَ الله عَنْهما؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:إن جبريل عليه الصلاة والسلام يُعِينُ الْحُسَيْنَ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أعين الحسن رَضِیَ الله عَنْهما.

''محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے حسن اور حسین باہم کشتی کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کہنے لگے کہ یہ حسن ہے۔ یہ سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا بول پڑیں: اے اللہ کے رسول! ایسا لگتا ہے کہ حسن آپ کو حسین کے مقابلے میں زیادہ محبوب ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام حسین کی مدد کرتے ہیں، اس لیے میں حسن رضی اللہ عنہ کی مدد کرنا پسند کرتا ہوں''۔

(35) - 3968عن عمر رَضِیَ الله عَنْهم قَال:رَأَيْتُ الحسن والحسين رَضِیَ الله عَنْهما على عاتقى رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت:نِعْمَ الْفَرَسُ تَحْتَكُمَا.فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَنِعْمَ الْفَارِسَانِ هُمَا.

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بار دیکھا کہ حسن اور حسین رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر سوار ہیں۔ میں نے کہا: تم دونوں کے نیچے کیا ہی خوب سواری ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں خود بھی کتنے بہترین شہسوار ہیں''۔

(36) - 3969 عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فاطمة الكبرى رَضِیَ الله عَنْهم قَالَت:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:لِكُلِّ بَنِی أُمٍّ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِ إِلَّا ولد فاطمة رَضِیَ الله عَنْها فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَأَنَا

عَصَبَتُهُمَا.

''فاطمہ بنت حسین رحمہا اللہ فاطمہ کبری رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف ان کی نسبت ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے، میں فاطمہ کے دونوں بیٹوں کا ولی اور ان کا عصبہ ہوں''۔

(37) - 3970عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهِ عَنْه قَال: كَانَ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسجد فيجيء الْحَسَنُ أو الحسين رَضِيَ الله عَنْهما، فيركب على ظَهْرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُطِيلُ السُّجُودَ، فَيُقَال: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَطَلْتَ السُّجُودَ؟فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْتَحَلَنِي ابْنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أَعْجَلَه.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی کبھی جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین آتے اور آپ کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے۔ آپ اپنے سجدے طویل کر دیتے۔ آپ سے پوچھا جاتا کہ اے اللہ کے نبی! آپ نے سجدے طویل کیے تو آپ فرماتے: میرا بیٹا میری پیٹھ پر سوار ہو گیا تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں جلدی کروں''۔

(38) - 3971 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَنَا جَالِسَةٌ عِنْدَ الْبَابِ، فَاطَّلَعْتُ ورأيت رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُ شَيْئًا بِكَفِّهِ، وَالصَّبِيُّ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْت: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ تُقَلِّبُ شَيْئًا بِكَفِّكَ وَالصَّبِيُّ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِكَ وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ؟ فَقَال: إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتَكَ يَقْتُلُونَهُ.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رسول اللہ ﷺ کے پاس گھر میں تشریف لائے، اس وقت میں دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں کمرے میں جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کوئی چیز اپنی ہتھیلی سے الٹ پلٹ رہے تھے اور حسین آپ کے پیٹ پر سوئے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ہتھیلی سے کوئی چیز الٹ پلٹ رہے ہیں، بچہ آپ کے پیٹ پر سو رہا ہے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ نے جواب دیا: میرے پاس ابھی ابھی جبریل آئے تھے اور اس سرزمین کی مٹی لائے تھے جہاں حسین کو شہید کیا جائے گا۔ انھوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ کی امت حسین کو شہید کر دے گی''۔

(39)- 3972(1) عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ الله عَنْه قَال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاء، وَأَهْلُ بَيْتِي رَضِيَ الله عَنْهم أَمَانٌ لِأُمَّتِي.

''ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں''۔

(40)- 3973 عَنْ حَنَشٍ قَالَ:سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ الله عَنْه وَهُوَ آخِذٌ بِحَلَقَةِ الْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ:يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ أَنْكَرَ أَنْكَرَ، أنا أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ دَخَلَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ.

''حنش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا، وہ کعبے کے دروازے کی زنجیر پکڑے فرمارہے تھے:اے لوگو!جو مجھے پہچانتا ہے، وہ تو پہچانتا ہے اور جونہیں جانتا وہ نہیں جانتا، میں ابوذر رہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں داخل ہوگیا، وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے چھوٹ گیا، وہ ہلاک ہوگیا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
إستجلاب ارتقاء الغرف بحب
أقرباء الرسول وذوى الشرف
للحافظ شمس الدين السخاوى

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

(1)عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَلاَ إِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِی آوِی إِلَیْهَا أَهْلُ بَیْتِی، وَإِنَّ کَرِشِیَ الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِیئِهِمْ، وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے توشہ داں جن کا میں سہارا لیتا ہوں، میرے اہل بیت ہیں اور میرے معاون و مددگار انصار ہیں لہٰذا ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے محسنین کے احسان کو قبول کرو''۔

(2)عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَیْسَرَةَ قَالَ:سَمِعْتُ طَاوُوسًا، قَالَ:سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ هَذِهِ الآیَةِ:﴿قُلْ لاَ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَی﴾ فَقَالَ سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ:قُرْبَی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس:أَعَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَیْشٍ إِلَّا کَانَ لَهُ فِیهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ:إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَیْنِی وَبَیْنَکُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ.

''عبدالملک بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاوس سے سنا، انھوں نے بتایا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ قرآن کی آیت:﴿قُلْ لاَ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَی﴾ کی تفسیر کیا ہے؟ سعید بن جبیر نے کہا: اس سے آل محمد ﷺ کے قرابت دار مراد ہیں۔ یہ جواب سن کر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ قبیلہ قریش کی کوئی شاخ ایسی بھی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری نہیں تھی؟ اور پھر فرمایا: الا یہ کہ تم اس قرابت داری کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو میرے اور تمھارے درمیان ہے؟

(3) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال:لما نزلت هذه الآیة:﴿قُلْ لاَ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَی﴾.قالوا:یا رسول الله من قرابتک هؤلاء الذین وجبت علینا مودتهم؟قال:علی وفاطمة وابناهما.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی آیت:﴿قُلْ لاَ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبَی﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کے وہ قرابت دار کون سے ہیں، جن کی محبت ہمارے اوپر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے''۔

(4)عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّی تَارِکٌ

فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِی أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ .وَعِتْرَتِی أَهْلُ بَيْتِی، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَیَّ الحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِی فِيهِمَا .

''حبیب بن ابی ثابت اور زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، میرے بعد جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے: ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ایک رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک میرے پاس حوض کوثر پر ساتھ ساتھ آئیں گے۔ اب دیکھنا ہے کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو''۔

(5)عن زيد بن أرقم قال:قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ:أَمَّا بَعْدُ، أَلا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّی فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ:أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ .فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ:وَأَهْلُ بَيْتِی أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِی أَهْلِ بَيْتِی، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِی أَهْلِ بَيْتِی، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِی أَهْلِ بَيْتِی فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ:وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ:نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَال:وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ:هُمْ آلُ عَلِیٍّ وَآلُ عَقِيلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ:كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَال:نَعَمْ.

''زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی چشمے پر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، وعظ فرمایا اور تذکیر کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: لوگو! میں ایک انسان ہوں، ممکن ہے کہ میرے رب کا فرشتہ آئے اور میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں، میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں: اللہ کی کتاب جس میں نور اور ہدایت ہے لہٰذا اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اس طرح آپ نے کتاب اللہ کے سلسلے میں ترغیب دلائی اور اس پر ابھارا اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ اپنے اہل بیت کے سلسلے میں میں تمھیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، اپنے اہل بیت کے سلسلے میں میں تمھیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، اپنے اہل بیت کے سلسلے میں میں تمھیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ حصین نے پوچھا: اے زید! کیا آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں شامل نہیں ہیں؟ ہاں، آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں شامل ہیں لیکن آپ کے خاص اہل بیت وہ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقے کا مال کھانا حرام ہے۔ پوچھا: وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: وہ ہیں آل علیؓ، آل عقیلؓ، آل جعفرؓ اور آل عباسؓ۔ پوچھا: کیا ان سب پر صدقہ کھانا حرام ہے؟ جواب دیا کہ ہاں''۔

(6)عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ، حَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُقِيمَنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي أَوْ كَنَفْسِي، يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَال: هَذَا.

''مصعب بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہﷺ نے مکہ فتح کیا تو طائف کی طرف لوٹے اور سترہ یا اٹھارہ دنوں تک اس کا محاصرہ کیے رکھا۔ اسی دوران ایک دن آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ میری عترت کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نماز قائم رکھنا اور زکوۃ ادا کرتے رہنا ورنہ میں تمھاری طرف اپنے میں سے یا اپنی طرح کا ایک شخص بھیجوں گا جو تمھاری گردنیں مارے گا۔ اس کے بعد آپ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ آدمی یہ ہیں''۔

(7)عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33)

''صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن صبح کے وقت نبی اکرمﷺ سیاہ بالوں کی سنہری چادر زیب تن کیے باہر نکلے۔ اتنے میں حسنؓ آگئے، آپ نے ان کو چادر میں داخل کر لیا، پھر حسینؓ آئے انھیں بھی چادر میں لے لیا، پھر فاطمہ آئیں ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا، پھر علیؓ آئے، ان کو بھی چادر کے اندر لے لیا اور اس کے بعد قرآن کی یہ آیت پڑھی: ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنا دے''۔

(8) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ اپنی نعمتوں سے تمھیں غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور پھر میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

(9) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ،

فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَال:مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ، فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي.

''عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قریش کے کسی گروہ کی مجلس میں پہنچتے تھے اور وہ باہم گفتگو کررہے ہوتے تھے تو ہمیں دیکھ کر اپنی گفتگو روک دیتے تھے۔ہم نے اس بات کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ آپس میں باتیں کررہے ہوتے ہیں لیکن جیسے ہی میرے اہل بیت میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو باتوں کا سلسلہ روک دیتے ہیں، اللہ کی قسم! یادرکھو! کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے ان (میرے اہل بیت) سے محبت نہ کرے''۔

(10)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَتْ مُتَبَرِّجَةً قَدْ بَدَا قُرْطَاهَا، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:اعْمَلِي، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَا يُغْنِي عَنْكِ شَيْئًا، فَجَاءَ تْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ شَفَاعَتِي لَا تَنَالُ أَهْلَ بَيْتِي ! وَإِنَّ شَفَاعَتِي تَنَال صداء كم.

''عبدالرحمٰن بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا اس طرح باہر نکلیں کہ ان کی بالی ظاہر ہوگئی۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی تو انھوں نے کہا: اسلام کے احکام پردہ پر عمل کرو، محمد ﷺ تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔یہ سن کر ام ہانیؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض لوگوں کو یہ کیا ہوگیا ہے جو کہتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہیں پہنچے گی جب کہ میری شفاعت عام ہے اور ہما شما کو بھی حاصل ہوگی''۔

(11)عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَعْنِي الْخُدْرِيَّ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُونَ:إِنَّ رَحِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَعُ قَوْمَهُ؟ بَلَى وَاللَّهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُولَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَإِنِّي يَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَط لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: بعض لوگوں کو یہ کیا ہوگیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قوم کو فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ہاں، اللہ کی قسم! میرے رشتے کے اثرات دنیا اور آخرت دونوں جگہوں پر نمایاں ہوں گے۔اے لوگو! میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی''۔

(12)عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:انما سميت ابنتي فاطمة لأن الله فطمها ومحبيها عن النار.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ کا نام فاطمہ اس وجہ سے پڑا کیوں کہ اللہ نے انھیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو آگ سے محفوظ رکھا ہے''۔

(13)عن الحسن بن علی رضی الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: الزموا مودتنا أهل البيت فانه من لقى الله عزوجل وهو يؤدنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذى نفسى بيده لا ينفع عبداً عمله الا بمعرفة حقنا.

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ جو اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ ہم اہل بیت سے محبت جرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ کی قسم! کسی بندے کو اس کا عمل اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک وہ ہمارا حق نہیں پہچانے گا''۔

(14)عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لايحبنا أهل البيت الا مؤمن تقى ولا يبغضنا الا منافق.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت سے محبت ایک مومن متقی ہی کرے گا اور ان سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہوگا''۔

(15)عن أنس بن مالک رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: من أحب الله أحب القرآن ومن أحب القرآن أحبنى ومن أحبنى أحب أصحابى وقرابتى.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ سے محبت کرے گا، وہ قرآن سے بھی محبت کرے گا اور جو قرآن سے محبت کرے گا، وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا، وہ میرے صحابہ اور میرے قرابت داروں سے بھی محبت کرے گا''۔

(16)عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: حب آل محمد يوماً خير من عبادة سنة.

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آل محمد سے ایک دن کی محبت سال بھر کی عبادت سے افضل ہے''۔

(17)عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه وعن معاوية بن أبی سفيان رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال: حبى وحب أهل بيتى نافع فى سبع مواطن أهوالهن عظيم.

''سیدنا علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری محبت اور میرے اہل بیت کی محبت سات ایسے مقامات پر مفید ہوگی جن کی دہشت بہت بڑی ہے''۔

(18)قال النبی ﷺ: معرفة آل محمد براء ة من النار، وحب آل محمد ﷺ جواز على الصراط

والولاية لآل محمد ﷺ أمان من العذاب.

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آل محمد کی معرفت جہنم سے نجات پانے کا پروانہ ہے، آل محمد کی محبت پل صراط سے پار اترنے کا باعث ہے اور آل محمد کی ولایت عذاب سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے''۔

(19) **عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: یرد الحوض علی أهل بیتی ومن أحبهم من أمتی کهاتین السبابتین.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت اور میرے امت کے وہ لوگ جوان سے محبت کرتے رہے تھے، میرے پاس حوض کوثر پر انگشت سبابہ اور اس سے متصل انگلی کی طرح میرے پاس آئیں گے''۔

(20) **عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: سمعت النبی ﷺ یقول: أنا شجرة وفاطمة حملها، وعلی لقاحها والحسن والحسین ثمرها والمحبون لأهل بیتی ورقها فهم فی الجنة حقاً حقاً.**

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں ایک درخت ہوں، فاطمہ اس کا گابھا ہیں، علی اس میں تخم ریزی کرنے والے اور حسن وحسین اس کا پھل ہیں۔ میرے اہل بیت سے محبت کرنے والے، اس کے پتے ہیں۔ یہ تمام لوگ اپنے اپنے حق کے مطابق جنت میں ہوں گے''۔

(21) **عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه رفعه: یا علی ان شیعتنا یخرجون من قبورهم یوم القیامة علی ما بهم من الذنوب والعیوب، وجوههم کالقمر لیلة البدر.**

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! ہماری جماعت کے لوگ قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے اپنے گناہوں اور خطاؤں کے ساتھ نکلیں گے اور ان کے چہرے چودھویں چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے''۔

(22) **عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال: من دمعت عیناه فینا دمعة أو قطرت عیناه فینا قطرة آتاه الله عزوجل الجنة.**

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہمارے سلسلے میں جس کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں یا اس کی آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ نکل گیا تو اللہ عزوجل اسے جنت عطا کرے گا''۔

(23) **عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: من أحبنا بقلبه وأعاننا بیده ولسانه کنت أنا وهو فی علیین، ومن أحبنا بقلبه وأعاننا بلسانه وکفه بیده فهو فی الدرجة التی تلیها، ومن أحبنا بقلبه وکف عنا لسانه ویده فهو فی الدرجة التی تلیها.**

’’سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے ہم سے دل سے محبت کی اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کی تو میں اور وہ علیین میں ہوں گے، جس نے ہم سے دل سے محبت کی اور اپنی زبان سے ہماری مدد کی اور اپنے ہاتھ کو ہمارے ساتھ زیادتی کرنے سے دور رکھا تو وہ اس سے متصل منزل میں ہوگا اور جس نے ہم سے دل سے محبت کی اور ہمیں اذیت دینے سے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو باز رکھا تو وہ اس سے متصل منزل میں ہوگا‘‘۔

(24)عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: خيركم خيركم لأهلی من بعدی.

’’سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل کے حق میں بہتر ہو‘‘۔

(25)عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان لله ثلاث حرمات: فمن حفظهن حفظ الله دينه ودنياه، ومن لم يحفظهن لم يحفظ الله دنياه ولا آخرته. قلت: وماهن؟ قال: حرمة الاسلام، وحرمتی وحرمة رحمی.

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی تین حرمتیں ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی، اللہ اس کے دین اور دنیا دونوں کی حفاظت فرمائے گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی، اللہ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت نہیں کرے گا۔ میں نے عرض کیا: وہ حرمتیں کون کون سی ہیں؟ فرمایا: اسلام کی حرمت، میرے حرمت اور میرے رشتے کی حرمت‘‘۔

(26) عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من لم يعرف حق عترتی والأنصار والعرب فهو لاحدی ثلاث: إما منافق، وإما لزنية، وإما امروء حملته أمه لغير طهر.

’’سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص میری عترت، انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا، وہ تین میں سے کوئی ایک ہوگا: منافق، ولدالزنا یا غیر طہارت میں حمل قرار پانے والا‘‘۔

(27)عن زيد بن اسلم عن أبيه قال: قال عمر بن الخطاب للزبير بن العوام رضی الله عنهما: هل لک أن تعود الحسن بن علی رضی الله عنهما فانه مريض فكأن الزبير تلكأ عليه، فقال له عمر: أما علمت أن عيادة بنی هاشم فريضة وزيارتهم نافلة.

’’زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا زبیر بن عوام سے کہا: کیا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کو جانے کی فرصت آپ کے پاس ہے، وہ بیمار ہیں۔ زبیر کو جانے میں کچھ تردد ہوا تو عمر نے ان سے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ بنو ہاشم کی عیادت ایک دینی فریضہ اور ان کی زیارت ایک نفلی کام ہے‘‘۔

(28)عن أبی حمید الساعدی رضی الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّی عَلَيْکَ؟ قَالَ:قُولُوا:اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيد.

''سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ نے پوچھا:اے اللہ کے رسول!ہم آپ کے اوپر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا:اس طرح بھیجو:اے اللہ!رحمت نازل فرما محمد پر،آپ کی ازواج اورآپ کی ذریت پرجیسا کہ تو نے رحمت نازل کی ابراہیم علیہ السلام کی آل پراور برکت نازل فرما محمد پر،آپ کی ازواج اورآپ کی ذریت پرجیسا کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر،تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے''۔

(29)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى، إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلِ:اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:جواس بات سے خوش ہوتا ہو کہ اسے ترازو سے تول کراس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے،اسے چاہئے کہ جب ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یہ کہے:اے اللہ!رحمت نازل فرما محمد پر،آپ کی ازواج امہات المومنین پر،آپ کی ذریت پراورآپ کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل کی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر،تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے''۔

(30)عن واثلة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع فاطمة وعليا والحسن والحسين تحت ثوبه وقال:اللهم!قد جعلت صلواتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، اللهم!إن هؤلاء منی وأنا منهم فاجعل صلواتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی وعليهم.قال واثلة:وكنت على الباب فقلت:وعلی يا رسول الله بأبی أنت وأمی!قال:اللهم!وعلى واثلة.

''واثلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ،علی،حسن اورحسین کو ایک کپڑے کے نیچے جمع کیا اور یہ دعا فرمائی:اے اللہ!تو نے سیدنا ابراہیم اورآل ابراہیم پر اپنی رحمت، برکت،مغفرت اور رضوان فرمائی ہے،اے اللہ!یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں،مجھ پر بھی اور ان پر بھی اپنی رحمت، برکت،مغفرت اور رضوان فرما۔واثلہ کہتے ہیں: میں بھی دروازے پرموجود تھا،میں نے عرض کیا:میرے ماں باپ آپ پرقربان،اے اللہ کے رسول!اور مجھ پر بھی۔آپ نے اپنی دعا میں یہ بھی شامل کیا:اے اللہ!اور واثلہ پر بھی''۔

(31)عن أبی مسعود الأنصاری البدری رضی الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ:من صلى على

صلاة واحدة لم يصل علي وعلى أهل بيتي لم تقبل منه.

''سیدنا ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا لیکن میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجا تو اس کا درود قبول نہیں کیا جائے گا''۔

(32)**عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله وذريتها على النار.**

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو اللہ نے اس پر اور اس کی ذریت پر جہنم حرام کر دی ہے''۔

(33)**عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: شكوت الى رسول الله ﷺ حسد الناس فقال لي: أما ترضى أن تكون رابع أربعة: أول من يدخل الجنة أنا وأنت، والحسن والحسين رضي الله عنهم، وأزواجنا عن أيماننا وشمائلنا، وذريتنا خلف أزواجنا.**

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ ان چار لوگوں میں سے ایک ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے اور وہ ہیں: میں، تم اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم۔ ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہوں گی اور ہماری ذریت ہماری بیویوں سے پیچھے ہوگی''۔

(34)**عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: وعدني ربي في أهل بيتي من أقر منهم بالتوحيد ولي البلاغ أن لا يعذبهم.**

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے میرے اہل بیت کے سلسلے میں مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اور تبلیغ وارشاد کے فرائض انجام دے گا، انھیں وہ عذاب نہیں دے گا''۔

(35)**عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: ان الله غير معذبك ولا ولدك.**

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا''۔

(36)**عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: سألت ربي أن لا يدخل النار أحداً من أهل بيتي فأعطاني ذلك.**

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے تو اللہ نے میری اس دعا کو شرف قبول عطا فرمایا''۔

(37)**عن سلمة بن الأكوع قال: قال رسول الله ﷺ: النجوم أمان لأهل السماء وأهل بيتي أمان لأمتي.**

''سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں''۔

(38)**عن أبي ذر رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح في قومه من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق، ومثل حطة لبني اسرائيل.**

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال قوم نوح میں ان کے سفینہ جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور اس کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے''۔

(39)**عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: كل سبب ونسب ينقطع يوم القيامة الا سببي ونسبي وكل ولد آدم فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة فاني أنا أبوهم وعصبتهم.**

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سارے حسب نسب کے رشتے ختم ہو جائیں، صرف میرے حسب نسب کا تعلق باقی رہے گا۔ تمام اولاد آدم کے عصبہ اس کے باپ سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے، میں فاطمہ کی اولاد کا باپ ہوں اور ان کا عصبہ بھی''۔

(40) **قالت عائشة رضي الله عنها: ما رأيت أحداً أشبه حديثاً وكلاماً برسول الله ﷺ من فاطمة.**

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بات چیت اور طرز گفتگو میں فاطمہؓ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی مشابہت میں نے کسی میں نہیں دیکھی''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
الدر المنثور فى التفسير بالمأثور
لجلال الدين السيوطى

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

(1)أخرج ابُن جرير وَابُن الْمُنذر وَابُن أبي حَاتِم من طَرِيق عَليّ عَن ابُن عَبَّاس في قَوُله: ﴿وَآل إِبُرَاهِيم وَآل عمرَان﴾(آل عمران:۳۳) قَالَ :هم الْمُؤْمِنُونَ من آل إِبُرَاهِيم وَآل عمرَان وَآل ياسين وَآل مُحَمَّد صلى الله عَلَيُهِ وَسلم.

''ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے علی کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد:''إِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبۡرَاهِيۡمَ وَآلَ عِمۡرَان '' کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے آل عمران، آل ابراہیم، آل یاسین اور آل محمد ﷺ کے اہل ایمان مراد ہیں۔

(2)وَأخرج عبد بن حميد وان جرير وَابُن أبي حَاتِم عَن قَتَادَة فِي الْآيَة قَالَ: ذكر الله أهل بَيْتَيْنِ صالحين وَرجلَيْنِ صالحين ففضلهم على الْعَالمين فَكَانَ مُحَمَّد صلى الله عَلَيُهِ وَسلم من آل إِبُرَاهِيم.

''عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت:''إِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبۡرَاهِيۡمَ وَآلَ عِمۡرَان'' کے سلسلے میں نقل کیا ہے کہ اللہ نے دو صالح گھرانوں اور دو صالح مردوں کا ذکر کیا ہے اور ان کو سارے عالم پر فضیلت دی ہے۔ محمد ﷺ کا تعلق آل ابراہیم سے ہے''۔

(3)قَوُله تعالىٰ: ﴿إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على نسَاء الْعَالمين﴾(آل عمران:۴۲)
وَأخرج الْحَاكِم وَصَححهُ عَن ابُن عَبَّاس قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم: أفضل نسَاء الْعَالمين خَدِيجَة وَفَاطِمَة وَمَرُيَم وآسية امُرَأَة فِرُعَوُن.

''اللہ کا ارشاد ہے:

''اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ اللہ نے تم کو تمام دنیا کی عورتوں میں برگزیدہ کیا ہے اور پاکیزہ بنایا ہے۔''

امام حاکم نے نقل کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی تمام عورتوں میں سے افضل خدیجہؓ، فاطمہؓ، مریمؑ اور فرعون کی بیوی آسیہؓ ہیں۔

(4)وَأخرج ابُن مرُدَوَيُه عَن أنس قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم إِن الله اصُطفى على نسَاء الْعَالمين أَرُبعا: آسِيَة بنت مُزَاحم وَمَرُيَم بنت عمرَان وَخَدِيجَة بنت خويلد وَفَاطِمَة بنت مُحَمَّد صلى الله عَلَيُهِ وَسلم.

''ابن مردویہ نے نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے دنیا کی عورتوں میں

چار عورتوں کو منتخب فرمایا ہے اور وہ ہیں: آسیہ بنت مزاحم، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلدؓ اور فاطمہ بنت محمد ﷺ‘‘۔

(5)وَأخرج أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن الْمُنْذر وَابْن حبَان وَالْحَاكِم عَن أنس أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: حَسبك من نسَاء الْعَالمين مَرْيَم بنت عمرَان وَخَدِيجَة بنت خويلد وَفَاطِمَة بنت مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وآسية امْرَأَة فِرْعَوْن.

’’احمد، ترمذی، ابن منذر، ابن حبان اور حاکم نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے لیے دنیا کی تمام عورتوں میں صرف چار عورتیں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں‘‘۔

(6)وَأخرج ابْن أبي شيبَة وَالْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن ماجة وَابْن جرير عَن أبي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كمل من الرِّجَال كثير وَلم يكمل من النِّسَاء إِلَّا: مَرْيَم بنت عمرَان وآسية امْرَأَة فِرْعَوْن وخديجة بن خويلد وفاطمة بنت محمد وَفضل عَائِشَة على النِّسَاء كفضل الثَّرِيد على الطَّعَام.

’’ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں کاملین تو بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں کامل صرف مریم بنت عمران، آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد ہوئی ہیں۔ سیدہ عائشہ کی عورتوں پر فضیلت اسی طرح ہے جس طرح تمام کھانوں پر ثرید کو فضیلت حاصل ہے‘‘۔

(7)وَأخرج ابْن جرير عَن علْبَاء بن أَحْمَر الْيَشْكُرِي قَالَ لما نزلت هَذِه الْآيَة: ﴿فَقل تَعَالَوْا نَدع أبناء نا وأبناء كم﴾. (آل عمران: ۱۲۱). أرسل رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِلَى عَليّ وَفَاطِمَة وابنيهما الْحسن وَالْحُسَيْن ودعا الْيَهُود ليلاعنهم فَقَالَ شَاب من الْيَهُود: وَيحكم أَلَيْسَ عهدكم بالْأَمْس إخْوَانكُمْ الَّذين مسخوا قردة وَخَنَازِير لَا تلاعنوا فَانْتَهوا.

’’ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ علباء بن احمد یشکری بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وأَنفُسَكُم ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ اور ان کے دونوں بیٹوں کو بلوایا اور یہود کو بھی مباہلہ کے لیے دعوت دی۔ یہودی کے ایک نوجوان نے کہا: تمہارا برا ہو، کیا تمہیں اپنے ان بھائیوں کے بارے میں معلوم نہیں ہے جو کل بندر اور سور بنا دیے گئے تھے۔ مباہلہ مت کرو چنانچہ وہ مباہلہ کرنے سے باز رہے‘‘۔

(8)قَالَ اللہ تعالیٰ: ﴿واعتصموا بِحَبل الله جَمِيعًا ولا تفرقوا﴾. وَأخرج أَحْمد عَن زيد بن ثَابت قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: إِنِّي تَارِك فِيكُم خليفتين: كتاب الله عز وَجل حَبل مَمْدُود مَا

بَین السَّمَاء وَالْأَرْض وعترتی أهل بَیْتِی وأنهما لن یَتَفَرَّقَا حَتَّی یردا علیّ الْحَوْض.

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ کی رسی کو ایک ساتھ مل کر مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور باہم تفرقہ بازی نہ کرو''۔ امام احمد نے نقل کیا ہے کہ زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت۔ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے اور حوض پر میرے پاس آئیں گے۔

(9)وَأخرج الطَّبَرَانِیّ عَن زید بن أَرقم قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: إِنِّی لکم فرط وَإِنَّکُمْ وَارِدُونَ علیّ الْحَوْض فانظروا کَیفَ تخلفونی فِی الثقلَیْن قیل: وَمَا الثَّقَلَان یَا رَسُول الله قَالَ: الْأَکْبَر کتاب الله عز وَجل سَبَب طرفه بید الله وطرفه بِأَیْدِیکُمْ فَتمسکُوا بِهِ لن تزالوا وَلَا تضلوا والأصغر عِتْرَتِی وأنهما لن یَتَفَرَّقَا حَتَّی یردا علیّ الْحَوْض وَسَأَلت لَهما ذَاک رَبِّی فَلَا تقدموهما لتهلکوا وَلَا تعلموهما فَإِنَّهُمَا أعلم مِنْکُم.

''امام طبرانی نے نقل کیا ہے کہ زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے رخصت ہو رہا ہوں، تم سب مجھ سے حوض کوثر پر آ کر ملو گے۔ لہٰذا دیکھنا یہ ہے کہ دو بھاری چیزوں کے بارے میں تمہارا کیا رویہ ہوتا ہے۔ سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: بڑی چیز اللہ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا، اس سے نہ راہ راست سے ہٹو گے اور نہ گمراہ ہو گے۔ چھوٹی چیز میری عترت ہے، دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس آ خر ملیں گی۔ میں نے اپنے رب سے ان دونوں سے متعلق دعا کی ہے، لہٰذا ان سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ان کو سکھانے کی کوشش کرو کیوں کہ دونوں تم سے زیادہ علم کے حامل ہیں''۔

(10)وَأخرج ابْن سعد وَأحمد وَالطَّبَرَانِیّ عَن أبی سعید الْخُدْرِیّ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَیْهِ وَسلم: أَیهَا النَّاس إِنِّی تَارِک فِیکُم مَا إِن أَخَذْتُم بِهِ لن تضلوا بعدِی أَمریْن أَحدهمَا أکبر من الآخر کتاب الله حَبل مَمْدُود مَا بَین السَّمَاء وَالْأَرْض وعترتی أهل بَیْتِی وأنهما لن یَتَفَرَّقَا حَتَّی یردا علیّ الْحَوْض.

''ابن سعد، احمد اور طبرانی نے نقل کیا ہے کہ ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کو پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ایک رسی کی طرح ہے اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت۔ دونوں حوض کوثر پر ملنے تک کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی''۔

(11)وَأخرج الْخَطِیب فِی الْمُتَّفق عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: تصدق عَلیّ بِخَاتمِهِ وَهُوَ رَاکِع فَقَالَ النَّبِی

صلی اللہ عَلَیْهِ وَسلم للسَّائِل من أَعْطَاک هَذَا الْخَاتم قَال: ذَاک الرَّاكِع فَأَنْزل الله: ﴿إِنَّمَا وَلِيكُم الله وَرَسُوله﴾.

''خطیب نے ''المتفق'' میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں: علیؓ نے حالت رکوع میں اپنی انگوٹھی صدقہ میں دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے سائل سے پوچھا: یہ انگوٹھی تمہیں کس نے دی؟ اس نے کہا: اس رکوع کرنے والے نے۔ اس پراللہ نے یہ آیت: ﴿إِنَّمَا وَلِيكُم الله وَرَسُوله﴾ نازل فرمائی''۔

(12) وَأخرج عبد الرَّزَّاق وَعبد بن حميد وَابْن جرير وَأَبُو الشَّيْخ وَابْن مرْدَوَيْه عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله ﴿إِنَّمَا وَلِيكُم الله وَرَسُوله﴾ الْآيَة. قَالَ: نزلت فِي عَليّ بن أبي طَالب.

''عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے اس آیت: ''إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون '' کی تفسیر میں فرمایا: یہ علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

(13) وَأخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَابْن مرْدَوَيْه عَن عمار بن يَاسر قَال: وقف بعلى سَائل وَهُوَ رَاكِع فِي صَلَاة تطوّع فَنزع خَاتمه فَأَعْطَاهُ السَّائِل فَأتى رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فاعلمه ذَلِک فَنزلت على النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم هَذِه الْآيَة (إِنَّمَا وَلِيكُم الله وَرَسُوله وَالَّذين آمنُوا الَّذين يُقِيمُونَ الصَّلَاة وَيُؤْتونَ الزَّكَاة وهم رَاكِعُونَ) فَقَرَأَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم على أَصْحَابه ثمَّ قَالَ: من كنت مَوْلَاهُ فعلي مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَال من وَالَاهُ وَعَاد من عَادَاهُ.

''طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے کہ عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں: ایک سائل علیؓ سے اس وقت سوال کر بیٹھا جب وہ حالت رکوع میں تھے، انھوں نے اپنی انگوٹھی نکال کر سائل کو دے دی۔ سائل رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ''إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون '' نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے سامنے اس اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا: میں جس کا مولی ہوں علیؓ اس کے مولی ہیں، اے اللہ اسے دوست بنا جو علیؓ سے دوستی رکھتا ہے اور اس سے نفرت کر جو علیؓ سے نفرت کرتا ہے''۔

(14) وَأخرج أَبُو الشَّيْخ وَابْن مرْدَوَيْه عَن عَليّ بن أبي طَالب قَالَ نزلت هَذِه الْآيَة على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فِي بَيته (إِنَّمَا وَلِيكُم الله وَرَسُوله وَالَّذين) إِلَى آخر الْآيَة فَخرج رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَدخل الْمَسْجِد جَاء وَالنَّاس يصلونَ بَين رَاكِع وَسَاجِد وقائم يُصَلِّي فَإِذا سَائل فَقَال: ياسائل هَل أَعْطَاک أحد شَيْئا قَالَ: لَا إِلَّا ذَاک الرَّاكِع - لعَلي بن أبي طَالب - أَعْطَانِي خَاتمه.

''ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے نقل کیا کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا: یہ آیت: ''إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ الَّذِيْنَ يُقِيْمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُون '' رسول اللہ ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ اپنے گھر میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ مسجد آئے اور دوسرے اصحاب بھی مسجد میں نماز کے لیے آئے۔ لوگ سنن ونوافل میں مصروف ہوگئے۔ مسجد میں ایک سائل بھی تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا کسی نے تم کو کچھ دیا؟ اس نے کہا: ہاں وہ صاحب جو رکوع میں ہیں یعنی علی بن ابی طالبؓ، انھوں نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے''۔

(15)وَأخرج ابْن أبي حَاتِم وَابْن مرْدَوَيْه وَابْن عَسَاكِر عَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ قَالَ :نزلت هَذِه الْآيَة (يَا أَيهَا الرَّسُول بلغ مَا أنزل إِلَيْك من رَبك) على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَوْم غَدِير خم فِي عَليّ بن أبي طَالب.

''ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت: ''يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ'' (المائدۃ:٦٧) رسول اللہ ﷺ پر غدیر خم کے دن علی بن ابی طالبؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(16)وَأخرج ابْن جرير عَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ رَضِي الله عَنهُ قَالَ :افتخر طَلْحَة بن شيبَة وَالْعَبَّاس وَعلي بن أبي طَالب فَقَالَ طَلْحَة :أَنا صَاحب الْبَيْت معي مفتاحه وَقَالَ الْعَبَّاس رَضِي الله عَنهُ :أَنا صَاحب السِّقَايَة والقائم عَلَيْهَا:فَقَالَ عَليّ رَضِي الله عَنهُ :مَا أَدْرِي مَا تَقولُونَ :لقد صليت إِلَى الْقبْلَة قبل النَّاس وَأَنا صَاحب الْجِهَاد فَأنْزل الله (أجعلتم سِقَايَة الْحَاج) ﴿(التوبة: ١٩) كلهَا.

''ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں: طلحہ بن شیبہ، عباس اور علی بن ابی طالبؓ نے ایک دوسرے پر اپنا فخر جتایا۔ طلحہ نے کہا: میں کعبہ کا ذمہ دار ہوں، اس کی چابیاں میرے پاس ہیں۔ عباس نے کہا: میں حجاج کو پانی پلانے کا ذمہ دار ہوں۔ علی نے کہا: آپ لوگوں کی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ میں نے تمام لوگوں سے پہلے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے اور میں صاحب جہاد ہوں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت: ''أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ'' نازل فرمائی''۔

(17)قَوْله تَعَالَىٰ:﴿رَضوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِف﴾.أخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن سعد بن أبي وَقاص أَن عَليّ بن أبي طَالب خرج مَعَ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم حَتَّى جَاء ثنية الْوَدَاع يُرِيد تَبُوك وَعلي يبكي وَيَقُول :تخلفني مَعَ الْخَوَالِف فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :أَلا ترْضى أَن تكون مني بِمَنْزِلَة هرون من مُوسَى إِلَّا النبوّة.

''ابن مردویہ نے نقل کیا ہے، سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہو رہے تھے تو علی رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ چلتے چلتے ثنیۃ الوداع تک آئے، وہ رو رو کر کہہ رہے تھے: آپ نے مجھے خواتین کے ساتھ

پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمہارا وہی مقام ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر نبوت اس سے مستثنیٰ ہے''۔

(18)وَأخرج ابُن مرُدَوَيُه عَن ابُن عَبَّاس ﴿وَالسَّابِقُونَ الأوّلون من الُمُهَاجِرين﴾ (التوبة: ۱۰۰). قَالَ: أَبُو بكر وَعمر وَعلي وسلمان وعمار بن يَاسر.

''ابن مردویہ نے نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کیا رشاد: ''وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الُمُهَاجِرِيُن'' سے علی، سلمان اور عمار بن یاسر مراد ہیں''۔

(19)وَأخرج ابُن مرُدَوَيُه عَن ابُن عَبَّاس فِي قَوُله (اتَّقوا الله وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقين) (التوبة: ۱۱۹) قَالَ: مَعَ عَليّ بن أبي طَالب.

''ابن مردویہ نے نقل کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد: '' اتَّقُواُ اللّهَ وَكُونُواُ مَعَ الصَّادِقِيُن'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے علی بن ابی طالب ؑ کی معیت مراد ہے''۔

(20)وَأخرج ابُن أبي حَاتِم عَن سعيد بن جُبَير رَضِي الله عَنهُ قَالَ: قَال علي: مَا بَلغنِي حَدِيث عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم علي وَجهه إِلَّا وجدت مصداقه فِي كتاب الله، فقال رجل: مَا نزل فِيك قَالَ: أما تقُرَأ سُورَة هود ﴿أَفَمَن كَانَ على بَيِّنَة من ربه ويتلوه شَاهد مِنُهُ﴾ رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم على بَيِّنَة من ربه وَأَنا شَاهد مِنُهُ.

''ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی جو بھی حدیث مجھے پہنچی ہے، اس کا مصداق مجھے کتاب اللہ میں نظر آتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا: آپ کے سلسلے میں قرآن کی کون سی آیت نازل ہوئی ہے؟ فرمایا: کیا تم سورہ ہود میں یہ آیت: ﴿أَفَمَن كَانَ على بَيِّنَة من ربه ويتلوه شَاهد مِنُهُ﴾ نہیں پڑھتے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہیں اور میں آپ کا شاہد ہوں''۔

(21)وَأخرج ابُن مرُدَوَيُه وَابُن عَسَاكِر عَن عَليّ رَضِي الله عَنهُ فِي الُآيَة قَالَ: رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم على بَيِّنَة من ربه وَأَنا شَاهد مِنهُ.

''ابن مردویہ اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سورہ ہود کی اس آیت کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: علی اپنی رب کی طرف سے بینہ پر ہیں اور میں ان کی شاہد ہوں''۔

(22)وَأخرج الُحَاكِم وَصَححهُ وَضَعفه الذَّهَبِيّ وَابُن مرُدَوَيُه عَن جَابر -رَضِي الله عَنهُ- سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيُهِ وَسلم يَقُول يَا عَليّ النَّاس من شجر شَتَّى وَأَنا وَأَنت يَا عَليّ من شَجَرَة وَاحِدَة ثمَّ قَرَأَ النَّبِي (وجنات من أعناب وَزرع ونخيل صنُوَان وَغير صنُوَان).

''حاکم اور ابن مردویہ نے ایک روایت ذکر کی ہے جسے حاکم نے صحیح اور ذہبی نے ضعیف کہا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! لوگ مختلف درختوں سے ہیں لیکن میں اور تم ایک درخت سے ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ نے یہ آیت: ''وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان'' کی تلاوت فرمائی''۔

(23)وَأخرج ابْن جرير وَابْن مرْدَوَيْه وَأَبُو نعيم فِي الْمعرفَة والديلمي وَابْن عَسَاكِر وَابْن النجار قَالَ: لما نزلت (إِنَّمَا أَنْت مُنْذر وَلكُل قوم هاد) وضع رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَده على صَدره فَقَالَ أَنا الْمُنْذر وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى منْكب عَليّ -رَضِي الله عَنهُ- فَقَالَ: أَنْت الْهَادِي يَا عَليّ بك يَهْتَدِي المهتدون من بعدِي.

''ابن جریر، ابن مردویہ، ابونعیم، دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے نقل کیا ہے کہ جب قرآن کی آیت: ''إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَاد'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا: میں منذر ہوں اور اپنے ہاتھ سے علی کے کندھوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے علیؓ! تم ہادی ہو میرے بعد لوگ تم سے ہدایت پائیں گے''۔

(24)وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن أبي بَرزَة الْأَسْلَمِيّ -رَضِي الله عَنهُ-: سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُول (إِنَّمَا أَنْت مُنْذر) وَوضع يَده على صدر نَفسه ثمَّ وَضعهَا على صدر عَليّ وَيَقُول: لكل قوم هاد.

''ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ''إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ'' کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا پھر اپنا ہاتھ علیؓ کے سینہ پر رکھ کر فرمایا: ''وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَاد''۔

(25)وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه والضياء فِي المختارة عَن ابْن عَبَّاس -رَضِي الله عَنْهُمَا- فِي الْآيَة قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْمُنْذر أَنا وَالْهَادِي عَليّ بن أبي طَالب رَضِي الله عَنهُ.

''ابن مردویہ اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں ذکر کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قرآن کی اس آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں منذر ہوں اور علی بن ابی طالبؓ ہادی ہیں''۔

(26)وَأخرج الطَّبَرَانِيّ عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا قَالَت: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لما أسرِي بِي إِلَى السَّمَاء أدخلت الْجنَّة فَوَقَعت على شَجَرَة من أَشجَار الْجنَّة لم أر فِي الْجنَّة أحسن مِنْهَا وَلَا أَبيض ورقا وَلَا أطيب ثَمَرَة فتناولت ثَمَرَة من ثمراتها فأكلتها فَصَارَت نُطْفَة فِي صلبي فَلَمَّا هَبَطت إِلَى الأَرْض واقعت خَدِيجَة فَحملت بفاطمة رَضِي الله عَنْهَا فَإِذا أَنا اشتقت إِلَى ريح الْجنَّة شممت ريح فَاطِمَة.

''طبرانی نے نقل کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں معراج میں آسمان پر گیا

تو مجھے جنت میں لے جایا گیا۔میں وہاں ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرا کہ جنت میں اس کی طرح خوبصورت ،اس سبز یادہ سفید پتوں والا اور اس سے زیادہ لذیذ پھل والاکوئی دوسرا درخت نہیں دیکھا،میں نے اس کا ایک پھل توڑ لیا اور کھا گیا۔اس سے ایک نطفہ میری پشت میں پہنچ گیا،جب میں زمین پر آیا اور خدیجہ سے ہم بستر ہوا تو فاطمہؓ کا حمل قرار پا گیا۔اب جب کبھی جنت کی خوشبو کی خواہش ہوتی ہے تو فاطمہؓ کی خوشبو سونگھ لیا کرتا ہوں''۔

(27)وَأخرج الْحَاكِم وَضَعفه عَن سعد بن أبي وَقاص رَضِي اله عَنهُ عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: أَتَانِي جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام بسفرجلة فَأَكَلتهَا لَيْلَة أسرِي بِي فعلقت خَدِيجَة بفاطمة فَكنت إِذا اشتقت إِلَى رَائِحَة الْجنَّة شممت رَقَبَة فَاطِمَة.

''حاکم نے نقل کیا ہے اوراس کوضعیف کہا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں:رسول اللہﷺ نے فرمایا:میرے پاس جبریل بہی(سیب کی طرح ایک پھل)لے کر آئے۔معراج کی رات میں نے اسے کھایا اور پھر خدیجہؓ کو فاطمہؓ کا حمل قرار پا گیا۔اب جب کبھی جنت کی خوشبو کی خواہش ہوتی ہے تو فاطمہؓ کی گردن سونگھ لیا کرتا ہوں''۔

(28)وَأخرج ابْن عدي وَابْن عَسَاكِر عَن أنس رَضِي الله عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُول الله :لما عرج بِي رَأَيْت على سَاق الْعَرْش مَكْتُوبًا لَا إِلَه إِلَّا الله مُحَمَّد رَسُول الله أيدته بعلي.

''ابن عدی اور ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہﷺ نے فرمایا:معراج کی رات میں نے دیکھا عرش کے پائے پر یہ لکھا ہوا تھا:لااله الا الله محمد رسول الله أيدته بعلي۔

(29)قوله تعالىٰ:﴿وسلام عليه يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حياً﴾(مريم:15).وَأخرج ابْن عَسَاكِر عَن قُرَّة قَالَ:مَا بَكت السَّمَاء على أحد إِلَّا على يحيى بن زَكَرِيَّا وَالْحُسَيْن بن عَليّ وحمرتها بكاؤها.

''اللہ کا ارشاد ہے:''اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ان پر سلام اور رحمت ہے۔''ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ قرہ بیان کرتے ہیں:یحیٰ بن زکریاؑ اور حسین بن علیؓ کے سوا آسمان نے آج تک کسی پر آنسو نہیں بہائے۔اس کی سرخی ہی اس کا آنسو بہانا ہے''۔

(30)وَأخرج أَحْمد وَأَبُو يعلى وَابْن حبَان وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم والضياء عَن أبي سعيد قَالَ:قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم:الْحسن وَالْحُسَيْن سيداً شباب أهل الْجنَّة -إِلَّا ابْني الْخَالَة -عِيسَى ابْن مَرْيَم وَيحيى بن زَكَرِيَّا.

''احمد،ابویعلیٰ،ابن حبان،طبرانی،حاکم اور ضیاء نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین سوائے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحیٰ بن زکریا کے علاوہ باقی نوجوان جنت کے سردار ہیں''۔

(31)وَأخرج السلَفِي فِي الطيوريات بِسَنَد واه عَن أبي حعفر مُحَمَّد بن عَليّ قَالَ:لما نزلت (وَاجعَل لي وزيراً من أَهلِي هَارُون أخي اشْدُد بِهِ أزرى) كَانَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم على جبل ثمَّ دَعَا ربه وَقَالَ اللَّهُمَّ اشْدُد أزرى بأخي عَليّ فَأَجَابَهُ إِلَى ذَلِك.

''سلفی نے طیوریات میں ذکر کیا ہے کہ ابوجعفر محمد بن علیؓ بیان کرتے ہیں: جب قرآن کی یہ آیت: ''وَاجعَل لِّيْ وَزِيْراً مِّنْ أَهْلِيْ هَارُونَ أَخِي '' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ ایک پہاڑ پر تھے۔آپ نے اپنے رب سے دعا کی: اے اللہ! میرے بازو میرے بھائی علی کے ذریعہ مضبوط کردے۔اللہ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت بخشا''۔

(32)وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن أنس بن مَالک وَبُرَيْدَة قَالَ:قَرَأَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم هَذِه الْآيَة (فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرْفَعَ)(النور: ٣٦) فَقَامَ إِلَيْهِ رجل فَقَالَ:أَي بيُوت هَذِه يَا رَسُول الله قَالَ :بيُوت الْأَنْبِيَاء فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بكر فَقَالَ:يَا رَسُول الله هَذَا الْبَيْت مِنْهَا الْبَيْت عَليّ وَفَاطِمَة قَالَ :نعم،من أفاضلها.

''ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالکؓ اور بریدہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس آیت: ''(فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرْفَعَ)(النور: ٣٦)'' کی تلاوت فرمائی۔ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون سے گھر ہیں فرمایا: یہ انبیاء کے گھر ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ان گھروں میں علیؓ اور فاطمہؓ کا گھر بھی شمار ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں بلکہ ان میں سب سے افضل گھروں میں ان کا شمار ہے''۔

(33)أخرج أَبُو الْفرج الْأَصْفَهَانِي فِي كتاب الأغاني والواحدي وَابْن عدي وَابْن مرْدَوَيْه والخطيب وَابْن عَسَاكِر من طرق عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَال:قَالَ الْوَلِيد بن عقبَة لعَلي بن أبي طَالب رَضِي الله عَنهُ :أَنا أحد مِنْک سِنَانًا وأبسط مِنْک لِسَانا واملاء للكتيبة مِنْک فَقَالَ لَهُ عَليّ رَضِي الله عَنهُ:اسْکُتْ فَإِنَّمَا أَنْت فَاسق فنزلت (أَفَمَن كَانَ مُؤمنا كمن كَانَ فَاسِقًا لَا يستوون) يَعْنِي بِالْمُؤمنِ:عليا وَبِالْفَاسِقِ:الْوَلِيد بن عقبَة بن أبي معيط.

''ابوالفرج اصبہانی، واحدی، ابن عدی، ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر نے کئی ایک سندوں سے ذکر کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے علی بن ابی طالبؓ سے کہا: میں تم سے زیادہ زبان آور، تلوار کا دھنی اور دشمن کی فوج کو شکست دینے والا ہوں۔یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اپنی زبان کو لگام دے تو تو منافق ہے۔اس پر یہ آیت: ''أَفَمَن كَانَ مُؤْمِناً كَمَن كَانَ فَاسِقاً لَّا يَسْتَوُونَ '' نازل ہوئی۔یہاں مومن سے علیؓ اور فاسق سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط مراد ہیں''۔

(34)وَأخرج ابْن أبي شيبَة وَأحمد وَالنَّسَائِيّ عَن بُرَيْدَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ:غزوت مَعَ عَليّ الْيمن فَرَأَيْت مِنْهُ جفوة فَلَمَّا قدمت على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ذكرت عليا فتنقصته فَرَأَيْت وَجه

رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم تغير وَقَالَ: يَا بُرَيْدَة أَلَسْت أولى بِالْمُؤْمِنِينَ من أنفسهم قلت: بلَى يَا رَسُول الله قَالَ: من كنت ملاه فعلي مَوْلَاهُ.

''ابن ابی شیبہ، احمد اور نسائی نے نقل کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں یمن گیا۔ میں نے وہاں ان کے اندر کچھ سختی دیکھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ سے علیؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کمیاں بیان کیں۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا ہے، آپ نے فرمایا: بریدہ! کیا میں مسلمانوں کی ان کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(35)وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن أم سَلمَة قَالَت نزلت هَذِه الْآيَة فِي بَيْتِي (إِنَّمَا يُرِيد الله ليذْهب عَنْكُم الرجس أهل الْبَيْت وَيُطَهِّركُمْ تَطْهِيرا) وَفِي الْبَيْت سَبْعَة. جِبْرِيل وَمِيكَائِيل عَلَيْهِمَا السَّلَام وَعلي وَفَاطِمَة وَالْحسن وَالْحُسَيْن رَضِي الله عَنْهُم وَأَنا على بَاب الْبَيْت قلت: يَا رَسُول الله أَلَسْت من أهل الْبَيْت قَالَ: إِنَّك إِلَى خير إِنَّك من أَزوَاج النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم.

''ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں: قرآن کی یہ آیت: ''إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا'' میرے گھر میں نازل ہوئی۔ اس وقت گھر میں سات لوگ موجود تھے۔ جبریل، میکائیل، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ اور میں دروازہ پر تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ فرمایا: تو ازواج نبی میں سے ہے اور بھلائی پر ہے۔

(36) وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن أنس بن مَالك وَبُرَيْدَة قَالَ: قَرَأَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم هَذِه الْآيَة (فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرْفَعَ)(النور: ۳۶) فَقَامَ إِلَيْهِ رجل فَقَالَ: أَي بيُوت هَذِه يَا رَسُول الله قَالَ: بيُوت الْأَنْبِيَاء فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بكر فَقَالَ: يَا رَسُول الله هَذَا الْبَيْت مِنْهَا الْبَيْت عَليّ وَفَاطِمَة قَالَ: نعم، من أفاضلها.

''ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالکؓ اور بریدہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس آیت: ''(فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَن تُرْفَعَ)(النور: ۳۶)'' کی تلاوت فرمائی۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! یہ کون سے گھر ہیں؟ فرمایا: یہ انبیاء کے گھر ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ان گھروں میں علیؓ اور فاطمہؓ کا گھر بھی شمار ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں بلکہ ان میں سب سے افضل گھروں میں ان کا شمار ہے''۔

(37) وَأخرج سعيد بن مَنْصُور وَعبد بن حميد وَابْن أبي حَاتِم وَابْن مرْدَوَيْه عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ: لما نزلت (إِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على النَّبِي يَا أَيهَا الَّذين آمنُوا صلوا عَلَيْهِ وسلموا تَسْلِيمًا) قُلْنَا: يَا رَسُول الله قد علمنَا السَّلَام عَلَيْك فَكيف الصَّلَاة عَلَيْك قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ صل على

مُـحَـمَّـد وعَـلـى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على إِبْرَاهِيم وعَلى آل إِبْرَاهِيم انك حميد مجيد وَبَارك على مُحَمَّد وعَلى آل مُحَمَّد كَمَا باركت على إِبْرَاهِيم وَآل إِبْرَاهِيم إِنَّك حميد مجيد.

''سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے: کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت :''إِنَّ اللَّـهَ وَمَلَائِـكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي... ''نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں بتادیا ہے، اب ہم آپ درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: اس طرح کہو: اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی، یقیناً تو تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو تعریف کیا ہوا اور بزرگ ہے''۔

(38)وَأخرج التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن الْأَنْبَارِي فِي الْمَصَاحِف عَن زيد بن أَرقم -رَضِي الله عَنهُ- قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :إِنِّـي تَارِك فِيكُم مَا إِن تمسكتم بِهِ لن تضلوا بعدِي أَحدهمَا أعظم مـن الآخـر كتـاب الـلـه حَبل مَمْدُود من السَّمَاء إِلَى الأَرْض وعترتي أهل بَيْتِي وَلنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يردا عليّ الْحَوْض فانظروا كَيفَ تخلفوني فيهمَا.

''ترمذی اور ابن انباری نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ارقم بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، دونوں میں ایک دوسرے سے بھاری ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکنے والی اللہ کی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت، دونوں باہم ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آکر ملیں گے۔ دیکھنا ہے کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہو''۔

(39)وَأخـرج التِّـرْمِـذِيّ وَحسـنه وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَن ابْن عَبَّاس قَالَ :قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :أَحبُّوا الله لما يغذوكم بِهِ من نعمه وأحبوني لحب الله وأحبوا أهل بَيْتِي لحبي.

''ترمذی، طبرانی، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اس روایت کی تحسین کی ہے، ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ اپنی نعمتوں میں سے تمھیں غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

(40)وَأخـرج الـطَّبَرَانِيّ عَن الْحسن بن عَليّ قَالَ :قَـالَ رَسُـول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم :لَا يبغضنا أحد وَلَا يحسدنا أحد إِلَّا ذيد يَوْم الْقِيَامَة بسياط من نَار.

''طبرانی نے نقل کیا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سے جو بغض رکھے گا اور جو ہم سے حسد کرے گا، قیامت کے دن اسے آگ کے کوڑے مار مار کر حوض کوثر سے ہانکا جائے گا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: الجامع الصغير وزيادته للسيوطى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)اجلس یا أبا تراب- !قاله لعلی.-

(صحیح) (خ) عن سهل بن سعد.

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے علی سے کہا: اے ابوتراب بیٹھئے''۔

(2)أنت منی بمنزلة هارون من موسی إلا أنه لا نبی بعدی.

(صحیح) (م ت) عن سعد (ت) عن جابر.

''سیدنا سعد اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہو جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(3) أنت منی و أنا منک -قاله لعلی.-

(صحیح) (ق) عن البراء (ک) عن علی .

''سیدنا براء بن عازب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے علی سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں''۔

(4)إنه لا یحبک إلا مؤمن، ولا یبغضک إلا منافق -قاله لعلی.-

(صحیح) (ت ن هـ) عن علی .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم سے محبت صرف ایک مومن ہی کر سکتا ہے اور نفرت تم سے وہی کرے گا جو منافق ہوگا''۔

(5)ألا أحدثكم بأشقی الناس؟ رجلین :أحیمر ثمود الذی عقر الناقة، والذی یضربک یا علی علی هذه حتی یبل منها هذه.

(صحیح) (طب ک) عن عمار بن یاسر .

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں ان لوگوں کے بارے میں بتاؤں جو سب سے زیادہ بدبخت ہیں: قوم ثمود کا حمیر جس نے اونٹنی کی کوچ کاٹ دی تھی اور دوسرا وہ شخص جو تمھاری گردن پر خنجر مارے گا اور تمھاری داڑھی خون سے تر ہو جائے گی''۔

(6)عادی اللّٰهُ من عادی علیًا.

(صحیح) (ابن مندة) عن رافع مولی عائشة .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے علی رضی اللہ عنہ سے عداوت کی، اس نے اللہ سے عداوت کی''۔

(7)علی بن أبی طالب مولی من کنت مولاہ.

(صحیح) (المحاملی فی أمالیه) عن ابن عباس .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بن ابی طالب بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(8)علی منی بمنزلة هارون من موسی إلا أنه لا نبی بعدی.

(صحیح) (أبو بکر المطیری فی جزئه) عن أبی سعید.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری نظر میں علی کا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا لیکن یاد رہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(9)علی منی وأنا من علی، ولا یؤدی عنی إلا أنا أو علی.

(حسن) (حم ت ن ه) عن حبشی بن جنادة .

''حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہیں، میری طرف سے کسی چیز کی ادائیگی یا تو خود میں کرسکتا ہوں یا پھر علی رضی اللہ عنہ کر سکتے ہیں''۔

(10)علی یقضی دَینی.

(حسن) (البزار) عن أنس .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ میرے قرض کی ادائیگی کے مکلّف ہیں''۔

(11)ما تریدون من علی؟ ما تریدون من علی؟ ما تریدون من علی؟ إن علیًا منی وأنا منه، وهو ولی کل مؤمن بعدی.

(صحیح) (ت ک) عن عمران بن حصین .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور علی ہی میرے بعد تمام اہل ایمان کے ولی ہیں''۔

(12)من آذی علیًا فقد آذانی.

(صحیح) (حم تخ ک) عن عمرو بن شاس .

''سیدنا عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے

اذیت پہنچائی''۔

(13)من أحب عليًا فقد أحبني، ومن أبغض عليًا فقد أبغضني.

(صحيح) (ک) عن سلمان .

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(14)من كنت مولاه فعلي مولاه.

(صحيح) (حم هـ) عن البراء (حم) عن بريدة (ت ن الضياء) عن زيد بن أرقم .

''سیدنا براء بن عازب، سیدنا بریدہ اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں''۔

(15)من كنت وليه فعلي وليه.

(صحيح) (حم ن ک) عن بريدة .

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا ولی ہوں، علی بھی اس کے ولی ہیں''۔

(16)يا علي !أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى؟ إلا أنه ليس بعدي نبي.

(صحيح) (حم ق ت هـ) عن سعد .

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(17)ابناي هذان:الحسن والحسين:سيدا شباب أهل الجنة، وأبوهما خير منهما.

(صحيح) (ابن عساكر) عن علي وعن ابن عمر .

''سیدنا علی اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بھی افضل ہیں''۔

(18)أتاني جبريل، فبشرني أن الحسن والحسين:سيدا شباب أهل الجنة.

(صحيح) (ابن سعد) عن حذيفة .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ بشارت مجھے سنائی کہ حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''۔

(19)أما رأيت العارض الذي عرض لي قبيل؟ هو ملك من الملائكة لم يهبط إلى الأرض قط قبل

هـذه الـليـلة، استأذن ربه عز وجل أن يسلم علی ويبشرنی أن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة، وأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة.

(صحيح) (حم ت ن حب) عن حذيفة .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے پوچھا: کیا اس آنے والے کو تم نے دیکھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے سامنے آیا تھا؟ وہ ایک فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا تھا۔اس نے اپنے رب عزوجل سے اجازت طلب کی تھی کی میرے پاس آئے اور مجھے سلام پیش کرے اور یہ بشارت مجھے سنائے کہ حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتین جنت کی سردار ہیں''۔

(20)إن ابنی هذين ريحانتای من الدنيا.

(صحيح) (عد ابن عساكر) عن أبی بكرة .

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے، دنیا میں میری خوشبو ہیں''۔

(21)إن الحسن والحسين هما ريحانتای من الدنيا.

(صحيح) (ت) عن ابن عمر (ن) عن أنس .

''سیدنا ابن عمر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں دنیا میں میرے لیے خوشبو کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

(22)الـحسـن والـحسيـن سيدا شباب أهل الجنة إلا ابنی الخالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا، وفاطمة سيدة نساء أهل الجنة إلا ما كان من مريم بنت عمران.

(صحيح) (حم ع حب طب ك) عن أبی سعيد.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین دو خالہ زاد بھائیوں عیسی بن مریم اور یحی بن زکریا کے علاوہ باقی تمام نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''۔

(23)الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة، وأبوهما خير منهما.

(صحيح) (هـ ك) عن ابن عمر (طب) عن قرة ومالك بن الحويرث (ك) عن ابن مسعود .

''سیدنا ابن عمر، سیدنا قرہ، سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کے والد محترم ان دونوں سے افضل ہیں''۔

(24)الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

(حسن) (حم ت) عن أبی سعيد (طب) عن عمر وعلی وجابر وأبی هريرة (طس) عن أسامة بن زيد

والبراء (عد) عن ابن مسعود.

’’سیدنا ابوسعید، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا جابر، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا اسامہ بن زید، سیدنا براء بن عازب اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں‘‘۔

(25)من أحب الحسن والحسين فقد أحبني، ومن أبغضهما فقد أبغضني.

(حسن) (حم هـ ك) عن أبي هريرة .

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا‘‘۔

(26)هذان ابناي وابنا بنتي، اللهم إني أحبهما فأحبهما، وأحب من يحبهما.

(حسن) (ت حب) عن أسامة بن زيد .

’’سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت کرے‘‘۔

(27)هما ريحانتاي من الدنيا -يعني :الحسن والحسين.-

(صحيح) (حم خ) عن ابن عمر.

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں یعنی حسن اور حسین دنیا میں میری خوشبو ہیں‘‘۔

(28)إن ابني هذا سيد ، ولعل اللّٰه أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين .

(صحيح) (حم خ 3) عن أبي بكرة .

’’سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا (حسن) سید ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا‘‘۔

(29)الحسن مني، والحسين من علي .

(حسن) (حم ابن عساكر) عن المقدام بن معدي كرب.

’’سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں‘‘۔

(30)حسين مني وأنا منه، أحب اللّٰه من أحب حسيناً، الحسن والحسين سبطان من الأسباط.

(حسن) (خد ت هـ ك) عن يعلى بن مرة .

’’سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے

ہوں، اللہ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو حسین کو محبوب رکھتا ہے۔ حسن اور حسین دونوں اسباط میں سے دو سبط ہیں''۔

(31)هذا منى -يعنى :الحسن -وحسين من علي.

(صحيح) (د) عن المقدام بن معد يكرب .

''سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یعنی حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے ہیں''۔

(32)أتـانـي مـلـك فسـلـم عـلـيَّ نزل من السماء لم ينزل قبلهافبشرني أن الحسن والحسين: سيدا شباب أهل الجنة، وأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة.

(صحيح) (ابن عساكر) عن حذيفة.

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اس نے مجھ سے سلام کیا، وہ آسمان سے اترا تھا، آج سے پہلے وہ کبھی زمین پر نہیں آیا، اس نے مجھے بشارت سنائی کہ حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(33)إن هـذا مـلـك لـم يـنـزل الأرض قـط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي ويبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة، وأن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

(صحيح) (ت) عن حذيفة .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو آج کی رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی ہے کہ مجھے سلام کرے اور یہ بشارت دے کہ فاطمہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن اور حسین تمام نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''۔

(34)إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها، وينصبني ما أنصبها.

(صحيح) (حم ت ك) عن الزبير.

''سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، وہی چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو اسے دیتی ہے اور مجھے بھی وہ چیز خوش رکھتی ہے جو اسے خوش رکھتی ہے''۔

(35)خيـر نسـاء العالمين أربع :مـريـم بـنـت عـمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأة فرعون.

(صحيح) (حم طب) عن أنس.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے افضل چار خواتین

مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(36)**فاطمة بضعة منى فمن أغضبها أغضبنى.**

(صحيح) (خ) عن المسور.

''سیدنا مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے بھی ناراض کیا''۔

(37)**فاطمة بضعة منى يقبضنى ما يقبضها ويبسطنى ما يبسطها، وإن الأنساب تنقطع يوم القيامة غير نسبى وسببى وصهرى.**

(صحيح) (حم ک) عن المسور .

''سیدنا مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناراض کرتی ہے وہ مجھے بھی ناراض کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ قیامت کے دن میرے حسب نسب اور سسرالی رشتے کے سوا تمام نسبی تعلقات منقطع ہو جائیں گے''۔

(38)**فاطمة سيدة نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران.**

(صحيح) (ک) عن أبى سعيد .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے علاوہ فاطمہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہے''۔

(39)**يا فاطمة !ألا ترضين أن تكونى سيدة نساء المؤمنين.**

(صحيح) (ق) عن فاطمة .

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تمھیں اس بات سے خوشی نہیں ہے کہ تم تمام اہل ایمان کی خواتین کی سردار ہو''۔

(40)**أفضل نساء أهل الجنة :خديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، ومريم بنت عمران، وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون.**

(صحيح) (حم طب ک) عن ابن عباس .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔

أربعين فى فضائل أهل البيت من كتاب: الصواعق المحرقة

شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس
أحمد بن محمد بن على بن حجر الهيتمى السعدى الأنصارى،
(المتوفى:974 هـ)

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

الحَدِیث الاوَّل

أخـرج الـديلمی عَن أبی سعيد رَضِی الله عَنهُ أَن رَسُول الله صلی الله عَلَيۡهِ وَسلم قَالَ :اشۡتَدَّ غضب الـلـه عـلـی من آذَانِی فِی عِتۡرَتِی.وَورد أَنه صلی الله عَلَيۡهِ وَسلم قَالَ :من أحب أَن ينسأ أَی يُؤَخر فِی أَجله وَأَن يـمتـع بِـمَا خوله الله فليخلفنی فِی أَهلِی خلَافَة حَسَنَة فَمن لم يخلفنی فيهم بتر عمره وَورد عَلیّ يَوۡم الۡقِيَامَة مسودا وَجهه.

''دیلمی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر اللہ کا غضب ہوگا جو میری عترت کے تعلق سے مجھے اذیت پہنچائے گا۔ایک دوسری حدیث میں ہے: جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی مہلت حیات بڑھ جائے اور اللہ کی عطا کردی نعمتوں سے وہ مستفید ہو تو اسے چاہئے کہ میرے بعد میرے اہل بیت کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے اور جو کوئی ایسا نہیں کرے گا، اس کی عمر کا صحیفہ سمیٹ دیا جائے گا اور وہ قیامت کے مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔

الحَدِیث الثَّانِی

أخـرج الۡحَاكِم عَن أبی ذَر رَضِی الله عَنهُ أَن رَسُول الله صلی الله عَلَيۡهِ وَسلم قَالَ :إِن مثل أهل بَيۡتِی فِيكُم مثل سفينة نوح من ركبهَا نجا وَمن تخلف عَنۡهَا هلك.

''امام حاکم نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے بیچ میں میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہوگیا''۔

الحَدِیث الثَّالِث

أخـرج الـطَّبَـرَانِـیّ عَن ابۡن عمر رَضِی الله عَنۡهُمَا :أول من أشفع لَهُ يَوۡم الۡقِيَامَة من أمتِی أهل بَيۡتِی ثمَّ الۡأَقۡـرَب فَـالۡأَقۡـرَب مـن قُـرَيۡـش ثـمَّ الۡأَنۡـصَـار ثمَّ من آمن بِی واتبعنی من أهل الۡيمن ثمَّ من سَائِر الۡعَرَب ثمَّ الۡأَعَاجِم وَمن أشفع لَهُ أَولا أفضل.

''امام طبرانی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اہل بیت کے حق میں شفاعت کروں گا، پھر قریش میں سے ترتیب سے اپنے قریبی عزیزوں کے حق میں شفاعت کروں گا، اس کے بعد انصار کی، پھر یمن کے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی

اختیار کی ،اس کے بعد باقی سارے عرب کی اوراس کے بعد عجم کے لوگوں کے حق میں سفارش کروں گا اور جس کے لیے میں سب سے پہلے سفارش کروں گا، وہ باقی لوگوں سے افضل ہوگا''۔

الحَدِيث الرَّابِع

أخرج الْحَاكِم عَن أبي هُرَيْرَة أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :خَيركُمْ خَيركُمْ لأهلي من بعدِي.

''امام حاکم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تم میں سب سے بہتر اور افضل وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے حق میں بہتر ہو''۔

الحَدِيث الْخَامِس

أخرج الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم عَن عبد الله بن أبي أوفى رَضِي الله عَنهُ أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ سَأَلت رَبِّي أَن لَا أَتزوّج إِلَى أحد من أمتِي وَلَا يتَزَوَّج إِلَيّ أحد من أمتِي إِلَّا كَانَ معي فِي الْجنَّة فَأَعْطَانِي ذَلِك.

''امام طبرانی اور امام حاکم نے سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس سے اپنی اولاد کا نکاح کروں اور میری امت کی جو خاتون میری زوجیت میں ہو،وہ میرے ساتھ جنت میں رہے''۔

الحَدِيث السَّادِس

أخرج الشِّيرَازِيّ فِي الألقاب عَن ابْن عَبَّاس أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :سَأَلت رَبِّي أَن لَا أزوج إِلَّا من أهل الْجنَّة وَلَا أَتزوّج إِلَّا من أهل الْجنَّة.

''شیرازی نے''الالقاب''میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ میں جس سے نکاح کروں اور جو مجھ سے نکاح کرے،وہ اہل جنت میں سے ہو''۔

الحَدِيث السَّابِع

أخرج أَبُو الْقَاسِم بن بَشرَان فِي أَمَالِيهِ عَن عمرَان ابْن حُصَيْن أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :سَأَلت رَبِّي أَن لَا يدْخل أحدا من أهل بَيْتِي النَّار فَأَعْطَانِي.

''ابوالقاسم بن بشران نے اپنی''امالی''میں عمران بن حصین سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی ہے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرنا''۔

الحَدِيث الثَّامِن

أخرج التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:أَحبُّوا

الله لما يغذوكم بهِ من نعمه وأحبوني لحب الله وأحبوا أهل بَيْتِي لحبي.

''امام ترمذی اور امام حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ اپنی نعمتوں سے تمھیں غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

الحَدِيث التَّاسِع

أخرج ابن عَسَاكِر عَن عَلىّ كرم الله وَجهه أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: من صنع إِلَى أهل بَيْتِي يدا كافأته عَلَيْهَا يَوْم الْقِيَامَة.

''ابن عساکر نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ تعاون کیا، میں قیامت کے دن اس کے اس کار خیر کا بدلہ دوں گا''۔

الحَدِيث الْعَاشِر

أخرج الْخَطِيب عَن عُثْمَان رَضِي الله عَنهُ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: من صنع صَنِيعَة إِلَى أحد من خلف عبد الْمطلب فِي الدُّنْيَا فعلى مكافاته إِذا لَقِيَنِي.

''خطیب بغدادی نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں عبدالمطلب کے اخلاف میں سے کسی فرد کے ساتھ حسن سلوک کیا تو میرے اوپر واجب ہے کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے میں اسے اس حسن سلوک کا بدلہ دوں''۔

الحَدِيث الْحَادِي عشر

أخرج ابن عَسَاكِر عَن عَلىّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: من آذاني شَعْرَة مني فقد آذاني وَمن آذَانِي فقد آذَى الله.

''ابن عساکر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی''۔

الحَدِيث الثَّانِي عشر

أخرج أَبُو يعلى عَن سَلمَة بن الْأَكْوَع أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: النُّجُوم أَمَان لأهل السَّمَاء وَأهل بَيْتِي أَمَان لأمتي.

''ابویعلی نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں''۔

الحَدِيث الثَّالِث عشر

أخرج الْحَاكِم عَن أنس أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :وَعَدَني رَبِّي فِي أهل بَيْتِي من أقرّ مِنْهُم لله بِالتَّوْحِيدِ ولي بالبلاغ أَن لَا يعذبهم.

''امام حاکم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت کے سلسلے میں میرے رب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی توحید کا اقرار کریں اور دعوت وتبلیغ میں میری نیابت کریں، انھیں عذاب نہیں دے گا''۔

الحَدِيث الرَّابِع عشر

أخرج ابْن عدي والديلمي عَن عَليّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:أثبتكم على الصِّرَاط أَشدّكُم حبا لأهل بَيْتِي ولأصحابي.

''ابن عدی اور دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم رہے گا جو میرے اہل بیت اور میرے صحابہ سے شدید محبت کرتا رہا ہوگا''۔

الحَدِيث الْخَامِس عشر

أخرج التِّرْمِذِيّ عَن حُذَيْفَة أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِن هَذَا ملك لم ينزل الأَرْض قطّ قبل هَذِه اللَّيْلَة اسْتَأْذن ربه أَن يسلم عَليّ ويبشرني بِأَن فَاطِمَة سيدة نسَاء أهل الْجنَّة وَأَن الْحسن وَالْحُسَيْن سيدا شباب أهل الْجنَّة.

''امام ترمذی نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جو آج کی اس رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے گا اور اس بات کی بشارت دے گا کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن وحسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

الحَدِيث السَّادِس عشر

أخرج التِّرْمِذِيّ وَابْن ماجة وَابْن حبَان وَالْحَاكِم أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :أَنا حَرْب لمن حاربهم وَسلم لمن سالمهم.

''ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو میرے اہل بیت سے جنگ کرے اور اس سے میری بھی صلح ہے جو میرے اہل بیت سے صلح رکھے''۔

الحَدِيث السَّابِع عشر

أخرج ابْن ماجة عَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :مَا بَال أَقوام

إذا جلس إِلَيْهِم أحد من أهل بَيْتِي قطعُوا حَدِيثهمُ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَا يدْخل قلب امرىء الْإِيمَان حَتَّى يُحِبهُمْ لله ولقرابتي.

''ابن ماجہ نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ جب میرے اہل بیت کا کوئی شخص ان کی مجلس میں آ کر بیٹھتا ہے تو وہ سلسلہ گفتگو روک دیتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک جگہ نہیں بنا سکتا جب تک وہ میرے اہل بیت سے اللہ کی رضا کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے''۔

الحَدِيث الثَّامِن عشر

أخرج أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ عَن عَليّ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: من أَحبَّنِي وَأحب هذَيْن وأباهما وأمهما كَانَ معي فِي درجتي يَوْم الْقِيَامَة.

''امام احمد اور امام ترمذی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے، ان دونوں (حسن وحسین) سے محبت کرے، اور ان دونوں کے والدین سے محبت کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری منزل میں ہوگا''۔

الحَدِيث التَّاسِع عشر

أخرج ابْن ماجة وَالْحَاكِم عَن أنس أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: نَحن ولد عبد الْمطلب سادة أهل الْجنَّة أَنا وَحَمْزَة وَعلي وجعفر وَالْحسن وَالْحُسَيْن وَالْمهْدِي.

''امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی عبدالمطلب کی اولاد اور اہل جنت کے سردار ہیں''۔

الحَدِيث الْعشْرُونَ

أخرج الطَّبَرَانِيّ عَن فَاطِمَة الزهراء رَضِي الله عَن أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: لكل بني أُنْثَى عصبَة ينتمون إِلَيْهِ إِلَّا ولد فَاطِمَة فَأَنا وليهم وَأَنا عصبتهم.

''امام طبرانی نے سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ہر کسی کے لیے عورت کے بیٹے عصبہ ہوتے ہیں جو اس کی طرف نسبت رکھتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے، میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں''۔

الحَدِيث الْحَادِي وَالْعشْرُونَ

أخرج الطَّبَرَانِيّ عَن عمر أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: كل بني أُنْثَى فَإِن عصبتهم لأبيهم مَا خلا ولد فَاطِمَة فَإِنِّي أَنا عصبتهم وَأَنا أبوهم.

''امام طبرانی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر عورت کی اولاد کے عصبہ اس کے باپ کی طرف سے ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے کیوں کہ فاطمہ کی اولاد کا عصبہ اور ان کا باپ میں ہوں''۔

الحَدِيث الثَّانِي وَالْعشْرُونَ

أخرج الطَّبَرَانِيّ عَن فَاطِمَة أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: كل بني أُنْثَى ينتمون إِلَى عصبتهم إِلَّا ولد فَاطِمَة فَإِنِّي أَنا وليهم وَأَنا عصبتهم وَأَنا أبوهم.

''امام طبرانی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹے اپنے عصبہ کی طرف نسبت رکھتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے، میں فاطمہ کی اولاد کا عصبہ اور میں ہی ان کا باپ ہوں''۔

الحَدِيث الثَّالِث وَالْعشْرُونَ

أخرج أَحْمد وَالْحَاكِم عَن الْمسور أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: فَاطِمَة بضعَة مني يغضبني مَا يغضبها ويبسطني مَا يبسطها وَإِن الْأَنْسَاب تَنْقَطِع يَوْم الْقِيَامَة غير نسبي وسببي وصهري.

''امام احمد اور امام حاکم نے سیدنا مسور رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، وہی چیز مجھے بھی ناراض کرتی ہے جو اسے ناراض کرتی ہے اور اسی چیز سے مجھے بھی خوشی ملتی ہے جس سے اسے خوشی ملتی ہے اور قیامت کے دن سوائے میرے حسب و نسب اور سسرالی رشتے کے علاوہ تمام رشتے قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے''۔

الحَدِيث الرَّابِع وَالْعشْرُونَ

اخْرُج الْبَزَّار وَأَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم عَن ابْن مَسْعُود أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: فَاطِمَة أحصنت فرجهَا فَحَرمهَا الله وذريتها على النَّار.

''بزار، ابویعلی، طبرانی اور حاکم نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے عفت و پاکدامنی کی زندگی گزاری ہے جس کی وجہ سے اللہ نے اس پر اور اس کی اولاد پر جہنم حرام کر دی ہے''۔

الحَدِيث الْخَامِس وَالْعشْرُونَ

أخرج الطَّبَرَانِيّ عَن فَاطِمَة أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَال: أما حسن فَلهُ هيبتي وسؤددي وَأما حُسَيْن فَإِن لَهُ جرأتي وجودي.

''امام طبرانی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حسن کو میری ہیبت اور سیادت ملی ہے جب کہ حسین کو میری جراءت اور سخاوت ملی ہے''۔

الحَدِيث السَّادِس وَالْعشْرُونَ

أخرج ابْن عَسَاكِر عَن عَليّ وَعَن ابْن عمر وَابْن ماجة وَالْحَاكِم عَن ابْن عمر وَالطَّبَرَانِيّ عَن قُرَّة

وَعَن مَالک بن الْحُوَيْرِث وَالْحَاكِم عَن ابْن مَسْعُود أَن النَّبِى صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :ابناى هَذَانِ الْحسن وَالْحُسَيْن سيدا شباب أهل الْجنَّة وأبوهما خير مِنْهُمَا.

''ابن عساکر نے علی اور ابن عمر سے، ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عمر سے، طبرانی نے قرہ اور مالک بن حویرث سے اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے افضل ہیں''۔

الحَدِيث السَّابِع وَالْعشْرُونَ

أخرج أَحْمد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان عَن حُذَيْفَة أَن النَّبِى صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ لَهُ :أما رَأَيْت الْعَارِض الَّذِى عرض لى قبل ذَلِک هُوَ ملک من الْمَلَائِكَة لم يهْبط إِلَى الأَرْض قطّ قبل هَذِه اللَّيْلَة اسْتَأْذن ربه عز وَجل أَن يسلم عَلىّ ويبشرنى أَن الْحسن وَالْحُسَيْن سيدا شباب أهل الْجنَّة وَأَن فَاطِمَة سيدة نسَاء أهل الْجنَّة.

''احمد، ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: کیا اس شخص کو تم نے دیکھا جو ابھی کچھ دیر پہلے میرے سامنے آیا تھا؟ وہ ایک فرشتہ تھا جو آج کی اس رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب عزوجل سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھ سے سلام کرنا چاہتا ہے اور مجھے یہ بشارت دینا چاہتا ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

الحَدِيث الثَّامِن وَالْعشْرُونَ

أخرج التِّرْمِذِىّ عَن ابْن عمر أَن النَّبِى صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِن الْحسن وَالْحُسَيْن هما ريحانتاى من الدُّنْيَا.

''امام ترمذی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا میں میری خوشبو ہیں''۔

الحَدِيث التَّاسِع وَالْعشْرُونَ

أخرج أَحْمد وَابْن ماجة وَالْحَاكِم عَن أبى هُرَيْرَة أَن النَّبِى صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:من أحب الْحسن وَالْحُسَيْن فقد أَحبَّنِى وَمن أبغضهما فقد أبغضنى.

''احمد، ابن ماجہ اور حاکم نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

الحَدِيث الثَّلاثُونَ

أخرج التِّرْمِذِيّ عَن أنس أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :أحب أهل بَيْتِي إِلَيّ الْحسن وَالْحُسَيْن .

''امام ترمذی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں مجھے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں''۔

الحَدِيث الْحَادِي وَالثَّلاثُون

أخرج مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا عَن وَاثِلَة أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:إِن الله اصْطفى كنَانَة من بني إِسْمَاعِيل وَاصْطفى من بني كنَانَة قُريْشًا وَاصْطفى من قُرَيْش بني هَاشم وَاصْطَفَانِي من بني هَاشم.

وَفِي رِوَايَة :إِن الله اصْطفى من ولد آدم إِبْرَاهِيم واتخذه خَلِيلًا وَاصْطفى من ولد إِبْرَاهِيم إِسْمَاعِيل ثمَّ اصْطفى من ولد إِسْمَاعِيل نزارا ثمَّ اصْطفى من نزار مُضر ثمَّ اصْطفى من مُضر كنَانَة ثمَّ اصْطفى من كنَانَة قُريْشًا ثمَّ اصْطفى من قُرَيْش بني هَاشم ثمَّ اصْطفى من بني هَاشم بني عبد الْمطلب ثمَّ اصطفاني من بني عبد الْمطلب.

''امام مسلم اور امام ترمذی وغیرہ نے سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے سیدنا اسماعیل کے بیٹوں میں سے کنانہ کا انتخاب کیا، کنانہ میں سے قریش کا انتخاب کیا، قریش میں سے بنو ہاشم کا انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: اللہ نے اولاد آدم میں سے سیدنا ابراہیم کا انتخاب کیا اور انھیں اپنا خلیل بنایا، اولاد ابراہیم میں سے سیدنا اسماعیل کا انتخاب کیا، اولاس اسماعیل میں سے نزار کا انتخاب کیا، نزار میں سے مضر کا انتخاب کیا، مضر میں سے کنانہ کا انتخاب کیا، کنانہ میں سے قریش کا انتخاب کیا، قریش میں سے بنو ہاشم کا انتخاب کیا، بنو ہاشم میں سے بنو عبدالمطلب کا انتخاب کیا اور بنو عبدالمطلب میں سے میرا انتخاب فرمایا''۔

الحَدِيث الثَّانِي وَالثَّلاثُونَ

أخرج أَحْمد بِسَنَد جيد عَن الْعَبَّاس قَالَ بلغ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مَا يَقُول النَّاس فَصَعدَ الْمِنبَر فَقَالَ :من أَنا؟ قَالُوا أَنْت رَسُول الله فَقَالَ :أَنا مُحَمَّد بن عبد الله بن عبد الْمطلب إِن الله خلق الْخلق فجعلني من خير خلقه وجعلهم فرْقَتَيْن فجعلني من خَيرهمْ فرقة وَجعل الْقَبَائِل فجعلني من خَيرهمْ قَبيلَة وجعلهم بُيُوتًا فجعلني من خَيرهمْ بَيْتا فَأَنا خَيركُمْ بَيْتا وَأَنا خَيركُمْ نفسا .

''امام احمد نے جید سند سے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ لوگ آپس میں کچھ چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ آپ منبر پر تشریف لائے اور پوچھا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے

رسول ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی تو مجھے سب سے بہتر مخلوق میں رکھا۔ پھر اپنی مخلوق اس نے دو جماعتوں میں تقسیم کردی اور اس نے مجھے سب سے بہتر جماعت میں رکھا، اللہ نے اپنی مخلوق کو قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، اس نے اپنی مخلوق کو مختلف گھرانوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہترین گھرانے میں رکھا اور میں اپنی ذات سے اعتبار سے تم سب سے افضل ہوں''۔

الحَدِيث الثَّالِث وَالثَّلاثُون

َأخرج أَحْمد والمحاملي والمخلص والذهبي وَغَيرهم عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم:قَالَ جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام قلبت مَشَارِق الأَرْض وَمَغَارِبهَا فَلم أجد رجلا أفضل من مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وقلبت الأَرْض مشارقها وَمَغَارِبهَا فَلم أجد بنى أَب أفضل من بنى هَاشم.

''احمد، محاملی، مخلص اور ذہبی وغیرہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ میں نے روئے زمین کے مشرق ومغرب کو دیکھا لیکن مجھے اس میں محمد ﷺ سے افضل کوئی نظر نہیں آیا ، اسی طرح میں نے روئے زمین کے مشرق ومغرب کو دیکھا لیکن مجھے کسی باپ کے بیٹے ہاشم کے بیٹوں سے افضل نظر نہیں آئے''۔

الحَدِيث الرَّابِع وَالثَّلاثُونَ

أخرج أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ عَن أبي سعيد وَالطَّبَرَانِيّ عَن عمر وَعَن عَليّ وَعَن جَابر وَعَن أبي هُرَيْرَة وَعَن أُسَامَة بن زيد وَعَن الْبَراء وَابْن عدى عَن ابْن مَسْعُود أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:الْحسن وَالْحُسَيْن سيدا شباب أهل الْجنَّة.

''احمد اور ترمذی نے ابوسعید سے، طبرانی نے عمر، علی، جابر، ابو ہریرہ، اسامہ بن زید اور براء سے اور ابن عدی نے ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں''۔

الحَدِيث الْخَامِس وَالثَّلاثُونَ

عَن أبي هُرَيْرَة أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ لعَلي:فَاطِمَة أحب إِلَيّ مِنْک وَأَنت أعز عَليّ مِنْهَا.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو''۔

الحَدِيث السَّادِس وَالثَّلاثُونَ

أخرج الْحَاكِم عَن أبي سعيد أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :فَاطِمَة سيدة نسَاء أهل الْجنَّة إِلَّا مَرْيَم بنت عمرَان.

''امام حاکم نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے

سوا فاطمہ دوسری تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

الحَدِيث السَّابِع وَالثَّلاثُونَ

أخرج التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم عَن أُسَامَة بن زيد أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :أحب أَهلِي إِلَيّ فَاطِمَة.

''امام ترمذی اور امام حاکم نے سیدنا اسامہ بن زید سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں فاطمہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے''۔

الحَدِيث الثَّامِن وَالثَّلاثُون

أخرج الشَّيْخَانِ عَنْهَا أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ لَهَا :يَا فَاطِمَة أَلا ترْضينَ أَن تكُونِي سيدة نسَاء الْمُؤمنِين.

''امام بخاری اور امام مسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات سے خوش نہیں ہے کہ تم تمام مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو''۔

الحَدِيث التَّاسِع وَالثَّلاثُونَ

أخرج أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم عَن ابْن الزبير رَضِي الله عَنهُ أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِنَّمَا فَاطِمَة بضعَة مني يُؤْذِينِي مَا آذاها وينصبني مَا أنصبها.

''احمد، ترمذی اور حاکم نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اذیت پہنچاتی ہے، اس سے مجھے بھی اذیت پہنچتی ہے اور جو چیز اسے خوشی دیتی ہے، وہی چیز مجھے بھی خوشی دیتی ہے''۔

الحَدِيث الْأَرْبَعُونَ

أخرج أَبُو بكر فِي الغيلانيات عَن أبي أَيُّوب رَضِي الله عَنهُ أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ :إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة نَادَى مُنَاد من بطْنَان الْعَرْش يَا أهل الْجمع نكسوا رؤوسكم وغضوا أبصاركم حَتَّى تمر فَاطِمَة بنت مُحَمَّد على الصِّرَاط فتمر مَعَ سبعين ألف جَارِيَة من الْحور الْعين كمر الْبَرْق.

''ابوبکر نے ''الغیلانیات'' میں سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک آواز دینے والے عرش کے نیچے سے آواز لگائے گا کہ اے میدان حشر کے لوگو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزر جائیں۔ چنانچہ سیدہ فاطمہ ستر ہزار حور عین کے ساتھ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال
لعلى المتقى الهندى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)**لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من نفسه، وأهلي أحب إليه من أهله، وعترتي أحب إليه من عترته، وذريتي أحب إليه من ذريته.** (طب هب عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه)

''عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی نظر میں اس کی اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں، میرے اہل بیت اس کی نظر میں اس کے اپنے اہل بیت سے زیادہ محبوب نہ بن جائیں، میری عترت اس کی عترت سے زیادہ محبوب نہ بن جائے اور میری ذریت اس کی ذریت سے زیادہ اسے محبوب نہ ہوجائے''۔

(2)**أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكني أمرت بشيء فاتبعته.** (حم والضياء -عن زيد بن أرقم)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد: مجھے علی کے علاوہ باقی تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا گیا، پھر تمھارے درمیان کچھ آوازیں اٹھیں، اللہ کی قسم میں نے نہ کسی چیز کو بند کیا ہے اور نہ ہی اسے کھولا ہے بلکہ مجھے ایک حکم ملا تھا، میں نے اس کی تکمیل کی ہے''۔

(3)**لا يحبک إلا مؤمن ولا يبغضک إلا منافق -قاله لعلي.** (ت 1، ن، هـ -عن علي)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم سے محبت ایک مومن ہی کرسکتا ہے اور تم سے نفرت صرف وہی کرسکتا ہے جو منافق ہے''۔

(4)**أنت أخي في الدنيا والآخرة -قاله لعلي** (ت 2، ک -عن ابن عمر)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

(5)**أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.** (م ت -عن سعد؛ هـ، ت 2عن جابر)

''سیدنا سعد اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! میری نظر مین تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔

(6)**ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي.** (ت، ک 4عن عمران بن حصين)

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، میرے بعد وہی ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(7)**اشتد غضب الله على من آذاني في عترتي.** (فر -عن أبي سعيد)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا غضب بھڑ کا اس شخص پر جس نے مجھے میری عترت کے سلسلے میں اذیت دی''۔

(8)**إن مثل أهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح؛ من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك.** (ک -عن أبي ذر)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہو گیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا''۔

(9)**أول من أشفع له يوم القيامة من أمتي أهل بيتي، ثم الأقرب فالأقرب من قريش، ثم من آمن بي واتبعني من اليمن، ثم من سائر العرب، ثم الأعاجم، ومن أشفع له أولا أفضل.** (طب، ک -عن ابن عمر)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب سے پہلے سفارش اپنے اہل بیت کی کروں گا، اس کے بعد اقرب فالاقرب کی ترتیب سے قریش کے لوگوں کی سفارش کروں گا، اس کے بعد یمن کے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، اس کے بعد تمام عرب کی، پھر عجم کی سفارش کروں گا اور جس کی سفارش میں پہلے کروں گا، وہ سب سے افضل ہوگا''۔

(10)**خيركم خيركم لأهلي من بعدي.** (ک -عن أبي هريرة)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے افضل اور بہتر وہ شخص ہے، جو میرے بعد میرے اہل کے حق میں بہتر ہوگا''۔

(11)**سألت ربي تعالى أن لا يدخل أحدا من أهل بيتي النار فأعطانيها** .(أبو القاسم بن بشران في أماليه - عن عمران ابن حصين)

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے، اللہ نے میری دعا قبول فرمائی''۔

(12)**أحبوا الله لما يغذوكم به من نعمه، وأحبوني بحب الله وأحبوا أهل بيتي لحبي.** (ت، ک -عن ابن عباس)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمھیں اپنی نعمتوں سے غذا

فراہم کرتا ہے،اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔

(13)**مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق.**(البزار -عن ابن عباس وعن ابن الزبير، ك -عن أبي ذر)

''سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا''۔

(14)**من صنع إلى أحد من أهل بيتي يدا كافأته عليها يوم القيامة.**(ابن عساكر -عن علي)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ دست تعاون آگے بڑھایا، میں قیامت کے دن اس کو اس کار خیر کا بدلہ دوں گا''۔

(15)**النجوم أمان لأهل السماء، وأهل بيتي أمان لأمتي.**(ع -عن سلمة بن الأكوع)

''سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث سلامتی ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث سلامتی ہیں''۔

(16)**أثبتكم على الصراط أشدكم حبا لأهل بيتي ولأصحابي.**(عد، فر -عن علي)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ پل صراط پر مضبوط وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ میرے اہل بیت اور میرے اصحاب سے محبت کرتا ہوگا''۔

(17)**إن هذا ملك لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي ويبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة وأن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.**(ت 2عن حذيفة)

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھ سے سلام کرے اور مجھے یہ بشارت سنائے کہ فاطمہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں اور حسن وحسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔

(18)**من أحبني وأحب هذين وأباهما وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة.**(حم، ت -عن علي)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے، ان دونوں سے محبت کرے اور ان کے محترم والدین سے محبت کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا''۔

(19)**أنا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم -قاله لعلي وفاطمة والحسن والحسين.** (حم، طب، ك -عن أبي هريرة)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جو تم سے جنگ کرے اور اس سے میری بھی صلح ہے جو تم سے صلح کرے''۔

(20)**أنا وفاطمة والحسن والحسين مجتمعون ومن أحبنا يوم القيامة نأكل ونشرب حتى يفرق بين العباد.** (طب وابن عساكر عن علی)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن ایک ساتھ جمع ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے جو ہم سے محبت کرتے ہیں، ہم ایک ساتھ کھائیں گے پئیں گے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا''۔

(21)**إن أول من يدخل الجنة أنا وأنت وفاطمة والحسن والحسين، قال علی :فمحبونا؟ قال :من ورائكم.** (ک وتعقب -عن علی)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں، تم، فاطمہ اور حسن وحسین داخل ہوں گے۔ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر ہم سے محبت کرنے والے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمھارے پیچھے پیچھے آئیں گے''۔

(22)**إن فاطمة وعليا والحسن والحسين فی حظيرة القدس فی قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن.** (ابن عساكر -عن عمر)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، علی، حسن اور حسین ایک سفید قبہ میں حظیرۃ القدس میں ہوں گے جس کی چھت رحمٰن کا عرش ہے''۔

(23)**إن لكل بنی أب عصبة ينتمون إليها إلا ولد فاطمة فأنا وليهم وأنا عصبتهم وهم عترتی خلقوا من طينتی، ويل للمكذبين بفضلهم، من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله.** (ک وابن عساكر -عن جابر)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر باپ کے بیٹوں کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف ان کی نسبت ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد کے کیوں کہ میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں، وہ میری عترت ہیں، میری ہی مٹی سے ان کا خمیر تیار ہوا ہے، ان کی فضیلت کا انکار کرنے والوں کے لیے ویل ہے، جو ان سے محبت کرے، اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اس سے اللہ بغض رکھے گا''۔

(24)**من أحب أن يبارك له فی أجله وأن يمتعه الله بما خوله فليخلفنی فی أهلی خلافة حسنة، ومن يخلفنی فيهم بتك أمره ورد علی يوم القيامة مسودا وجهه.** (أبو الشيخ فی تفسيره وأبو نعيم -عن عبد الله بن

بدر الخطمی عن أبیہ)

''عبداللہ بن بدر خطمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنی عمر میں برکت اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی پائیداری مطلوب ہو اسے چاہئے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے اور جس نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا، وہ قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کا منہ کالا ہوگا''۔

(25)**إنی وإیاک وھذا الراقد، یعنی علیا، والحسن یوم القیامة لفی مکان واحد.** (حم، طب -عن علی، ک -عن أبی سعید)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور تم اور یہ سویا ہوا شخص یعنی علی اور حسن قیامت کے دن ایک ہی مکان میں ہوں گے''۔

(26)**أول من یرد علی الحوض أھل بیتی ومن أحبنی من أمتی.** (الدیلمی -عن علی)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے حوض کوثر پر میرے پاس میرے اہل بیت آئیں گے اور میری امت کے وہ لوگ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں''۔

(27)**أربعة أنا لھم شفیع یوم القیامة :المکرم لذریتی، والقاضی لھم حوائجھم، والساعی لھم فی أمورھم عندما اضطروا إلیه، والمحب لھم بقلبه ولسانه.**(الدیلمی -من طریق عبد اللہ بن أحمد بن عامر عن أبیه عن علی بن موسی الرضا عن آبائه عن علی)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں چار قسم کے لوگوں کے حق میں سفارش کروں گا: میری ذریت کی عزت کرنے والے کی، ان کی حاجات پوری کرنے والے کی، جن دنیاوی معاملات میں ان کو پریشانی لاحق ہو، ان میں ان کے لیے کوشش کرنے والے کی اور اس کی جو دل وزبان سے ان سے محبت کرتا ہے''۔

(28)**ألا !إن مسجدی ھذا حرام علی کل حائض من النساء وکل جنب من الرجال إلا علی محمد وعلی أھل بیته علی وفاطمة والحسن والحسین.**(ق وضعفه عن أم سلمة)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رہے! محمد، ان کے اہل بیت، علی، فاطمہ اور حسن وحسین کے علاوہ میری یہ مسجد تمام حائضہ عورتوں اور جنبی مردوں کے لیے حرام ہے''۔

(29)**أیھا الناس!إنی فرط لکم وإنی أوصیکم بعترتی خیرا موعدکم الحوض.** (ک -عن عبد الرحمن بن عوف)

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے جدا ہو رہا ہوں اور میں

تمھیں یہ وصیت کررہا ہوں کہ میرے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی‘‘۔

(30)اللھم إنک جعلت صلواتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی إبراھیم وآل إبراھیم،اللھم!إنھم منی وأنا منھم فاجعل صلواتک ورحمتک ومغفرتک ورضوانک علی وعلیھم،یعنی علیا وفاطمة وحسنا وحسینا. (طب -عن واثلة)

’’واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو نے اپنی رحمت، مغفرت اور رضوان کا فیضان ابراہیم اور آل ابراہیم پر کیا ہے، اے اللہ! میرے اہل بیت مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اس لیے اپنی رحمت، مغفرت اور رضوان کا فیضان مجھ پر اور ان پر یعنی علی، فاطمہ، حسن اور حسین پر فرما‘‘۔

(31)خیر رجالکم علی؛ وخیر شبابکم الحسن والحسین، وخیر نسائکم فاطمة. (الخطیب وابن عساکر -عن ابن مسعود)

’’سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے مردوں میں سب سے افضل علی ہیں، تمھارے نوجوانوں میں سب سے افضل حسن اور حسین ہیں اور تمھاری عورتوں میں سب سے افضل فاطمہ ہیں‘‘۔

(32)فی الجنة درجة تدعی الوسیلة؛ فإذا سألتم اللہ فسلوا لی الوسیلة؛ قالوا:یا رسول اللہ!من یسکن معک فیھا؟ قال:علی وفاطمة والحسن والحسین. (ابن مردویہ، عن علی)

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام وسیلہ ہے، جب تم اللہ سے کچھ مانگو تو میرے لیے وسیلہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس جگہ میں آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، حسن اور حسین‘‘۔

(33)من سرہ أن یحیی حیاتی ویموت مماتی ویسکن جنة عدن التی غرسھا ربی فلیوال علیا من بعدی ولیوال ولیه، ولیقتد بأھل بیتی من بعدی، فإنھم عترتی، خلقوا من طینتی، ورزقوا فھمی وعلمی، فویل للمکذبین بفضلھم من أمتی، القاطعین فیھم صلتی،لا أنالھم اللہ شفاعتی. (طب والرافعی -عن ابن عباس)

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ میری زندگی جیسی زندگی اسے ملے اور میری جیسی موت اسے آئے اور اس جنت عدن میں رہے جس کے پودے اللہ نے لگائے ہیں تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علی سے محبت کرے، اس کے محبین سے محبت کرے، میرے بعد میرے اہل بیت کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں، میری ہی مٹی سے ان کا خمیر تیار کیا گیا ہے، انھیں میرا فہم اور علم عطا کیا گیا ہے، میری امت کے ان لوگوں کے لیے ویل ہے جو ان کی فضیلت کی تکذیب کرتے ہیں، ان سے میرا تعلق ختم کرتے ہے، میری شفاعت ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہوگی‘‘۔

(34)من لم يعرف حق عترتي والأنصار والعرب فهو لاحدى ثلاث :إما منافق، وإما لزنية، وإما امروء حملته أمه لغير طهر. (البارودی، عد، هب، عن علی)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری عترت، انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ یا تو منافق ہوگا، یا ولد الزنا ہوگا اور یا پھر حیض کی حالت میں اس کا حمل ٹھہرا ہوگا''۔

(35)نحن أهل بيت لا يقاس بنا أحد. (الديلمی -عن أنس)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت ہیں، ہم پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا''۔

(36)والله !لا يدخل قلب امرء إيمان حتى يحبكم لله ولقرابتي. (حم، عن عبد المطلب بن ربيعة)

''عبدالمطلب بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی انسان کے دل میں ایمان اس وقت تک جگہ نہیں بنا سکتا جب تک اے اہل بیت! وہ تم سے اللہ کی رضا کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرنے لگے''۔

(37)إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: أيها الناس !غضوا أبصاركم حتى تجوز فاطمة إلى الجنة. (أبو بكر في الغيلانيات -عن أبی أيوب)

''سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ اے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کرلو تا کہ فاطمہ یہاں سے گزر کر جنت میں پہنچ جائیں''۔

(38)إن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وإنه عارضني العام مرتين، ولا أراني إلا حضر أجلي، وإنک أول أهل بيتي لحاقا بي، فاتقي الله واصبري، فإنه نعم السلف أنا لک. (ق، هـ -عن فاطمة)

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل ہر سال مجھ سے قرآن کا دور ایک مرتبہ کراتے تھے لیکن اس سال انھوں نے قرآن کا دور دو بار کرایا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ شاید میری وفات کا وقت آ چکا ہے اور میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی، لہذا اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، میں تمھارا بہترین سلف ہوں''۔

(39)يا فاطمة!ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين. (ق -عن فاطمة)

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم اہل ایمان کی تمام عورتوں کی سردار بنو''۔

(40)إن فاطمة أحصنت فرجها فحرمها الله وذريتها على النار. (البزار، ع، طب، ک -عن ابن مسعود)

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی جس کی وجہ سے اللہ نے اس پر اور اس کی ذریت پر جہنم حرام کردی ہے''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
سبل الهدى والرشادفى سيرة خير العباد
للامام محمد بن يوسف الصالحى الشامى

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم

(1)عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:ما بال أقوام یقولون:إن رحمی لا ینفع، بلی، والله، إن رحمی موصولة فی الدنیا والآخرة، ألا وإنی فرطکم علی الحوض، فإذا جئت، قام رجال فقال:هذا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم أنا فلان، وقال هذا:یا رسول الله، أنا فلان، فأقول قد عرفتکم ولکنکم أحدثتم بعدی، ورجعتم القهقری.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ میری رشتہ داری کوئی فائدہ نہیں دے گی، ہاں کیوں نہیں، میری رشتہ داری دنیا میں بھی فائدہ دے گی اور آخرت میں بھی۔ میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو کچھ لوگ کھڑے ہوجائیں گے اور کہیں گے: اے اللہ کے رسولﷺ! میں فلاں ہوں، دوسرا کہے گا کہ اے اللہ کے رسول میں فلاں ہوں۔ میں جواب دوں گا: میں اچھی طرح تمھیں پہچانتا ہوں لیکن تم لوگ وہ ہو جنھوں نے میرے بعد دین میں بہت سی نئی باتیں ایجاد کر لی تھیں اور تم الٹے پاؤں واپس ہوگئے تھے''۔

(2)عن أنس رضی الله تعالی عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:من أحب الله أحب القرآن، ومن أحب القرآن أحبنی ومن أحبنی أحب أصحابی وقرابتی.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ سے محبت کی، اس نے قرآن سے محبت کی، جس نے قرآن سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے میرے صحابہ اور میرے قرابت مندوں سے محبت کی''۔

(3)عن علی رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:یا معشر بنی هاشم، والذی بعثنی بالحق نبیا لو أخذت حلقة باب الجنة، ما بدأت إلا بکم.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اے بنوہاشم کی جماعت! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر میں جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑوں گا تو اندر داخل ہونے کی ابتدا تم سے کروں گا''۔

(4)عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهماقال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:یا بنی عبد المطلب، إنی سألت الله ثلاثة أن یجعلکم جوداء نجداء،رحماء وفی لفظ:أن یثبت قائمکم،وأن یهدی ظالمکم، وأن یعلم جاهلکم،وسألته أن یجعلکم جوداء نجداء رحماء،فلو أن رجلا صُفن بین الرکن

والمقام فصلى وصام ولقى الله، وهو مبغض لأهل بيت محمد صلى الله عليه وسلم دخل النار.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! میں نے اللہ سے تمھارے لیے تین چیزوں کا مطالبہ کیا ہے: وہ تمھیں سخی، شریف اور شفیق بنادے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: تمھارے کھڑے کو ثابت قدم رکھے، تمھارے ظالم کو ہدایت دے اور تمھارے جاہل کو صاحب علم بنادے اور میں نے اللہ سے یہ سوال بھی کیا ہے کہ وہ تمھیں سخی، شریف اور شفیق بنادے۔ اگر ایک شخص کعبے کے رن اور مقام ابراہیم کے درمیان صف باندھ کر نماز پڑھے، روزہ رکھے لیکن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے محمد ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنم میں ڈالا جائے گا''۔

(5)عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول: إنى تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتى أهل بيتى.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہیں اور خطبہ دے رہے ہیں، میں نے سنا، آپ نے خطبے میں فرمایا: میں تمھارے درمیان کتاب اللہ اور اپنی عترت یعنی اپنے اہل بیت کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے''۔

(6)عن أبى سعيد الخدرى -رضى الله تعالى عنه- أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ألا إن عيبتى التى آوى إليها أهل بيتى وإن كرشى الأنصار فاعفوا عن مسيئهم واقبلوا من محسنهم.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا توشہ دان جس کا میں سہارا لیتا ہوں، میرے اہل بیت ہیں، میرے معاون انصار ہیں لہٰذا ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے محسنین کی نیکیوں کو قبول کرو''۔

(7)عن سلمة بن الأكوع رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: النجوم أمان لأهل السماء، وأهل بيتى أمان لأمتى.

''سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث امن وسلامتی ہیں''۔

(8)عن أنس رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نحن أهل البيت لا يقاس بنا أحد.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا''۔

(9)عن على رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أربعة أنا شفيع لهم يوم

القيامة المكرم لذريتي، والقاضي لهم حوائجهم، والساعي لهم في أمورهم عند ما اضطروا إليه، والمحب لهم بقلبه ولسانه.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن چار قسم کے لوگوں کی میں شفاعت کروں گا: ایک وہ جو میری ذریت کی تکریم کرتا ہے، دوسرے وہ جو ان کی حاجات پوری کرتا ہے، تیسرے وہ جو دنیا معاملات میں ان کی مجبوری کے وقت ان کے لیے کوشش کرتا ہے اور چوتھا وہ شخص جو اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت کرتا اور اس کا اظہار کرتا ہے''۔

(10)**عن علي رضي الله تعالى عنه قال: شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حسد الناس فقال لي: أما ترضى أن تكون رابع أربعة؟ أول من يدخل الجنة أنا وأنت والحسن والحسين وأزواجنا عن أيماننا وشمائلنا وذريتنا خلف أزواجنا.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کے حسد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم چار میں سے چوتھے بنو؟ سب سے پہلے جنت میں میں، تم اور حسن حسین داخل ہوں گے، ہماری بیویاں ہمارے داہنے اور بائیں اور ہماری ذریت ہماری بیویوں کے پیچھے ہوگی''۔

(11)**عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال: يا رسول الله، أينا أحب إليك أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمة أحب إلي منك، وأنت أعز علي منها.**

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی نظر میں میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم فاطمہ سے زیادہ مجھے عزیز ہو''۔

(12)**عن علي رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة: إن الله تعالى يغضب لغضبك ويرضى لرضاك.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: اللہ تمھارے ناراض ہونے سے ناراض اور تمھارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے''۔

(13)**عن أم المؤمنين عائشة أنها قالت: ما رأيت أحدا كان شبه كلاماً وحديثاً برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة، وكانت إذا دخلت عليه قام إليها، فقبلها ورحب بها، وأخذ بيدها فأجلسها في مجلسه، وكانت هي إذا دخل عليها قامت إليه، فقبلته وأخذت بيده.**

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بات چیت اور طرز تکلم میں فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کا

مشابہہ کسی کونہیں دیکھا۔جب فاطمہ آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہوجاتے،ان کو بوسہ لیتے،خوش آمدید کہتے اور ہاتھ پکڑ کراپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔یہی حال فاطمہ کا بھی تھا،جب نبی ﷺ ان کے یہاں جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہوجاتیں،بوسہ دیتیں اورآپ کا ہاتھ تھامتیں‘‘۔

(14)عن أبی ثعلبة رضی الله تعالى عنه قال:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قدم من غزو أو سفر بدأ بالمسجد، فصلى ركعتين ثم أتى فاطمة -رضی الله تعالى عنها (ثم أتى أزواجه).

’’ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد میں جاکر پہلے دورکعت نماز ادا کرتے،اس کے بعد فاطمہ کے گھر آتے،اس کے بعد اپنی ازواج مطہرات سے ملاقات کرتے‘‘۔

(15)عن علی رضی الله تعالى عنه أنه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال:أی شیء خير للمرأة فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة :أی شیء خير للنساء ؟ قالت:لا يراهن الرجال، فذكرت ذلک للنبی صلى الله عليه وسلم فقال:إن فاطمة بضعة منی .

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا،آپ نے سوال کیا:عورت کے لیے کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟تمام شرکائے مجلس خاموش رہے کسی نے جواب نہیں دیا۔جب میں فاطمہ کے پاس پہنچا تو ان سے پوچھا:عورت کے لیے سب سے بہتر چیز کیا ہے؟انھوں نے جواب دیا:اسے مرد نہ دیکھیں۔میں نے جب اس جواب کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا:فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے‘‘۔

(16)عن عائشة رضی الله تعالى عنهاقالت:ما رأيت أحدا أشبه سمتا ولا هديا، ولا حديثاً برسول الله صلى الله عليه وسلم فی قيامها وقعودها من فاطمة -رضی الله تعالى عنها.

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے خاموشی،گفتگو، چال ڈھال،نشست وبرخاست میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کونہیں دیکھا‘‘۔

(17)عن عائشة رضی الله تعالى عنها قالت:ما رأيت أحدا قط أصدق من فاطمة رضی الله تعالى عنها إلا أن يكون أباها صلى الله عليه وسلم.

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صادق اللہجہ ان کے والدمحترم ﷺ کے علاوہ کسی کونہیں دیکھا‘‘۔

(18)عن ابن عباس -رضی الله تعالى عنهما -أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:إن فاطمة أحصنت فرجها فحرمها الله -عز وجل -وذريتها على النار.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی تو اللہ نے ان پر اوران کی ذریت پر جہنم حرام کردی''۔

(19)عن ابن عباس -رضي الله تعالى عنهما -أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: سيدة نساء أهل الجنة بعد مريم بنت عمران فاطمة وخديجة ثم آسية بنت مزاحم امرأة فرعون.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے بعد جنت کی خواتین کی سردار فاطمہ اور خدیجہ ہیں، ان کے بعد آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔

(20) عن أبي هريرة -رضي الله تعالى عنه -أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني فاستأذن ربّي في زيارتي فأذن له فبشرني وأخبرني أن فاطمة سيدة نساء أمتي.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، اس نے میرے رب سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی، اسے اجازت مل گئی، اس نے آکر مجھے بشارت دی اورخبر دی کہ فاطمہ میری امت کی خواتین کی سردار ہیں''۔

(21)عن ابن مسعود -رضي الله تعالى عنه -قال: ما كنّا نعرف المنافقين على عهد رسول الله -صلى الله عليه وسلم -إلا ببغضهم علي بن أبي طالب.

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں منافقین کی پہچان ان کے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کی وجہ سے کرتے تھے''۔

(22)عن أبي هريرة -رضي الله تعالى عنه -قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم -علي بن أبي طالب صاحب حوضي يوم القيامة.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قیامت کے دن میرے حوض کوثر کے مالک ہوں گے''۔

(23)عن أبي سعيدرضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يقول: إن منكم من يقاتل على تأويل القرآن كما قاتلت على تنزيله، فقال أبو بكر: أنا هو يا رسول الله، قال: لا، قال عمر: أنا هو يا رسول الله، قال: لا، ولكنّه خاصف النّعل، وكان قد أعطى عليّا نعله يخصفها.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں سے ایک قرآن کی تاویل پر اسی طرح قتال کرے گا جس طرح میں نے اس کی تنزیل پر قتال کیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے

رسول! کیا وہ میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وہ میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتے گانٹھنے والے صاحب ہیں، آپ ﷺ نے اس وقت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے گانٹھنے کے لیے دے دیا تھا''۔

(24)عن أنس رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:أعلم النّاس بعدى على بن أبى طالب .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد سب سے زیادہ علم رکھنے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(25)عن معقل بن يسار رضى الله تعالى عنه أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال لفاطمة:أما ترضين أن زوّجتك أقدم أمتى إسلاما، وأكثرهم علما، وأعظمهم حلما .

''معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمھارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے پہلے اسلام لایا، جو سب سے زیادہ صاحب علم اور سب سے زیادہ بردبار ہے''۔

(26)عن عمران بن حصين أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال:إن عليّا منى وأنا منه، وهو وليّ كل مؤمن .

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، اور علی ہی میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(27)عن أبى سعيد وسليمان -رضى الله تعالى عنه -أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال:إنّ وصيى، وموضع سرّى، وخير من أترك بعدى، وينجز عدتى، ويقضى دينى على بن أبى طالب .

''سیدنا ابوسعید اور سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے وصی، میرے راز داں، میرے بعد سب سے افضل، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے اور میرے قرض ادا کرنے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(28)عن أبى سعيد -رضى الله تعالى عنه -أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -قال:علىّ منى بمنزلة هارون من موسى، وفى لفظ:إنما علىّ بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبى بعدى .

''سیدنا ابوسعد خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میری نظر میں وہی مقام رکھتے ہیں جو

موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا۔ایک دوسری روایت میں ہے:علی کا مقام وہی ہے جوموسی کے یہاں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعدکوئی نبی نہ ہوگا‘‘۔

(29)عن زيد بن أرقم والبراء بن عازب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:ألا إنّ الله وليي وأنا وليّ كلّ مؤمن،من كنت مولاه فعليّ مولاه.

’’زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:یاد رکھو!اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور میں جس کا ولی ہوں،علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے ولی ہیں‘‘۔

(30)عن أبى ذر رضـى الله تعالى عنه قال:قال رسول الله -صـلى الله عليه وسلم:على باب علمى ومبين لأمتى ما أرسلت به من بعدى، حبّه إيمان، وبغضه نفاق، والنّظر إليه رأفة ومودته عبادة .

’’سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علی میرے علم کا دروازہ ہیں، میں جس رسالت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں،اسے میرے بعدمیری امت کے لیے بیان کرنے والے ہیں،ان سے محبت ایمان ہے،ان سے دشمنی نفاق ہے،ان کی طرف دیکھنا راحت جاں ہےاوران سے محبت رکھنا عبادت ہے‘‘۔

(31)عن فاطمة الكبرى رضـى الله تعالى عنهاأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:كل بنى أنثى فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا بنى فاطمة، فإنى أنا عصبتهم، وأنا أبوهم .

’’سیدہ فاطمہ کبری رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ہرعورت کے بیٹوں کےعصبہ ان کے باپ کی طرف سے ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے،کیوں کہ فاطمہ کے بیٹوں کا عصبہ اوران کا باپ میں ہوں‘‘۔

(32)عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:اللهم، إنى أحبهما فأحبهما، وأبغض من أبغضهما.(يعنى الحسن والحسين)

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے اللہ! میں حسن اور حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جوان سے بغض رکھتا ہےتو بھی اس سے بغض رکھ‘‘۔

(33)عن ابن عباس -رضـى الـلـه تعالى عنهما -أن رسـول الـلـه صـلى الله عليه وسلم قال:الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة من أحبهما فقد أحبنى ومن أبغضهما فقد أبغضنى .

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں، جس نے ان دونوں سے محبت کی،اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی کی،اس نے مجھ سے دشمنی کی‘‘۔

(34) عـن أبى هريرة -رضـى الـله تعالى عنهما -أن رسـول الـلـه صـلى الله عليه وسلم قال:الحسن

والحسين من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحبه الله ومن أحب الله تعالى أدخله الله جنات النعيم، ومن أبغضهما أو بغى عليهما أبغضته ومن أبغضته أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله نار جهنم، وله عذاب مقيم .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین سے جس نے محبت کی، میں اس سے محبت کروں گا اور جس سے میں محبت کروں گا، اس سے اللہ محبت کرے گا اور جس سے اللہ محبت کرے گا، اسے نعمتوں بھری جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے برعکس جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا یا ان پر ظلم کیا، میں اس سے بغض رکھوں گا اور میں جس سے بغض رکھوں گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا اور جس سے اللہ بغض رکھے گا، اسے جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے لیے دائمی عذاب ہوگا''۔

(35)**عن علي -رضي الله تعالى عنه -قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من أحب هذين، يعني الحسن والحسين وأباهما وأمهما كان معي في درجتي يوم القيامة .**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین اور ان کے والدین سے محبت کی، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری منزل میں ہوگا''۔

(36)**عن أنس -رضي الله تعالى عنه -قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أى أهل بيتک أحب إليک؟ قال: الحسن والحسين وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لفاطمة -رضي الله تعالى عنها ادعى لي ابني فيشمهما ويضمهما إليه.**

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: حسن اور حسین۔ رسول اللہ ﷺ فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، آپ دونوں کو سونگھتے اور سینے سے لگاتے تھے''۔

(37)**عن علي -رضي الله تعالى عنه -قال: أنا وفاطمة والحسن والحسين مجتمعون، ومن أحبنا يوم القيامة نأكل ونشرب حتى يفرق الله بين العباد، فبلغ ذلک رجلا من الناس فسألت عنه فأخبر به فقال: كيف بالعرض والحساب؟ فقلت له: كيف لصاحب ياسين بذلک حين أدخله الجنة من ساعته؟.**

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں، فاطمہ، حسن اور حسین ایک ساتھ ہوں گے اور وہ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے جو ہم سے محبت کرتے تھے، ہم ایک ساتھ کھائیں گے پئیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ ایک شخص کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے پوچھا: پھر حساب کتاب کا کیا ہوگا؟ میں نے کہا: صاحب یاسین کے ساتھ کیا ہوا تھا کہ اسے فوراً جنت میں داخل کر دیا گیا تھا''۔

(38)عن أنس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :أن الحسن والحسین هما ریحنتای من الدنیا .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(39)عن أبی أیوب -رضی الله تعالی عنه -قال: دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین -رضی الله تعالی عنهما -یلعبان بین یدیه أو فی حجره فقلت: یا رسول الله أتحبهما؟ فقال: وکیف لا أحبهما وهما ریحانتای من الدنیا أشمهما.

''سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے سامنے یا آپ کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: میں ان سے کیسے نہ محبت کروں، یہی تو دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں جن کو میں سونگھتا رہتا ہوں''۔

(40)عن أبی رافع رضی الله تعالی عنه -أن فاطمة أتت بابنیها -رضی الله تعالی عنها -فقالت: یا رسول الله، انحلهما، قال: نعم، أما حسن فقد نحلته حلمی وهیبتی، وأما الحسین فقد نحلته نجدتی، وجودی .

''سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں بیٹو کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دونوں کو کچھ عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: میں حسن کو اپنی بردباری اور ہیبت عطا کرتا ہوں اور حسین کو اپنی شرافت اور سخاوت عطا کرتا ہوں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
كنوز الحقائق للمناوى

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

(1)**أثبتكم على الصراط أشدكم حباً لأهل بيتي.(الفردوس)**

''تم میں سب سے زیادہ پل صراط پر ثابت قدم وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوگا''۔

(2)**اللهم اليک لا الى النار أنا وأهل بيتي.(الطبراني)**

''اے اللہ! میں اور میرے اہل بیت تیری طرف پہنچیں، جہنم کی طرف نہیں۔''

(3)**اللهم هؤلاء أهلي وأنا مستودعهم كل مؤمن.(ابن عساكر)**

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میں ان کو ہر مومن کے سپرد کرتا ہوں۔''

(4)**كل نسب وصهر ينقطع يوم القيامة الا نسبي وصهري.(ابن عساكر)**

''قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے علاوہ دوسرے تمام حسب ونسب منقطع ہوجائیں گے۔''

(5)**أنا خاتم الأنبياء وأنت يا علي خاتم الأوصياء.(الديلمي)**

''اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاوصیاء ہو''۔

(6)**مثل عترتي كسفينة نوح من ركبها نجا.(الثعلبي)**

''میری عترت کی مثال سفینۂ نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا، نجات پاگیا''۔

(7)**من أبغض أهل البيت فهو منافق.(الديلمي)**

''جس نے اہل بیت سے بغض رکھا، وہ منافق ہے''۔

(8)**المهدي منا أهل البيت يصلحه الله في ليلة واحدة.(أحمد)**

''امام مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے جن کے ذریعے ایک ہی رات میں اللہ دنیا کے بگڑے ہوئے نظام کو درست فرمادے گا''۔

(9)**نحن أهل البيت لا يقاس بنا أحد.(الديلمي)**

''ہم اہل بیت ہیں، ہم پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا''۔

(10)**أعلم أمتي من بعدي علي بن أبي طالب.(الديلمي)**

''میرے بعد میری امت کے سب سے بڑے عالم علی بن ابی طالب ہیں''۔

(11)الله ورسوله وجبرئيل عنک راضون يا علي.(الطبراني)

''اے علی! اللہ، اس کا رسول اور جبریل تم سے خوش ہیں''۔

(12)اللهم انصر من ينصر علياً.(الطبراني)

''اے اللہ! جو علی کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد فرما''۔

(13)اللهم أكرم من يكرم علياً.(الطبراني)

''اے اللہ! تو بھی اس کی تکریم فرما جو علی کی تکریم کرے''۔

(14)اللهم اخذل من يخذل علياً.(الطبراني)

''اے اللہ! تو بھی اسے بے سہارا چھوڑ دے جو علی کو بے سہارا چھوڑتا ہے''۔

(15)اللهم اذهب عنه الحر والبرد. قاله لعلي.(الديلمي)

''اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی کے اثرات زائل کر دے''۔

(16)اللهم ثبت لسانه واهد قلبه. قاله لعلي.(الحاكم)

''اے اللہ! علی کی زبان کو ثبات اور ان کے دل کو ہدایت عطا فرما''۔

(17)أما ترضى أنک أخي وأنا أخوک. قاله لعلي.(الطبراني)

''علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے بھائی ہو اور میں تمھارا بھائی ہوں''۔

(18)أنا خاتم الأنبياء وأنت يا علي خاتم الأوصياء.(الديلمي)

''اے علی! میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاوصیاء ہو''۔

(19)أنا دار الحكمة وعلي بابها.(الترمذي)

''میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں''۔

(20)أنا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب.(الحاكم)

''میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں''۔

(21)أنت يا علي تقتل على سنتي.(ابن عدي)

''اے علی! تم میری سنت کی حفاظت کرنے کی وجہ سے قتل کیے جاؤ گے''۔

(22)أول من صل معي علي.(الحاكم)

''علی نے سب سے پہلے میرے ساتھ نماز پڑھی''۔

(23)بغض علی سیئة لا تنفع معها حسنة.(الدیلمی)
''علی سے بغض رکھنا ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کی موجودگی میں کوئی نیکی مفید نہیں ہے''۔
(24)حب علی براء ة من النار.(الدیلمی)
''علی سے محبت جہنم سے آزادی پانے کا پروانہ ہے''۔
(25)ذکر علی عبادة.(الخلیلی)
''علی کا ذکر ایک عبادت ہے''۔
(26)شیعة علی هم الفائزون.(الدیلمی)
''علی کی جماعت کے افراد ہی کامیاب ہیں''۔
(27)صاحب سری علی بن أبی طالب.(الدیلمی)
''میرے ہم راز صرف علی بن ابی طالب ہیں''۔
(28)علی عیبة علمی.(ابن عدی)
''علی میرے علم کا توشہ دان ہیں''۔
(29)علی منی بمنزلة رأسی من بدنی.(الخطیب)
''میری نظر میں علی کی وہی اہمیت ہے جو اہمیت میرے بدن میں میرے سر کی ہے''۔
(30)علی مولا من کنت مولاہ.(المحاملی)
''علی بھی اس کے مولیٰ ہیں جس کا مولیٰ میں ہوں''۔
(31)أحب أهلی الی فاطمة.(الحاکم)
''میرے اہل خانہ میں فاطمہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے''۔
(32)ان الله لیغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضاها.(الدیلمی)
''اللہ فاطمہ کے ناراض ہونے سے ناراض اوران کے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے''۔
(33)انما فاطمة بضعة منی فمن أغضبها أغضبنی.(ابن أبی شیبة)
''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔
(34)فاطمة سیدة نساء أهل الجنة الا مریم.(الحاکم)
''فاطمہ، مریم کے علاوہ باقی تمام جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔

(35)**مرحباً بابنتي. قاله لفاطمة. (البخاری ومسلم)**

''نبی ﷺ نے فاطمہ سے کہا: میری بیٹی خوش آمدید''۔

(36)**أحب أهل البيت الحسن والحسين. (الطبرانی)**

''اہل بیت میں مجھے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں''۔

(37)**اللهم انی أحبهما فأحبهما وأبغض من يبغضهما. (ابن أبی شيبة)**

''اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے نفرت کرے تو بھی اس سے نفرت فرما''۔

(38)**ان الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة. (أحمد)**

''حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''۔

(39)**ان الحسن والحسين ريحانتای من الدنيا. (الطبرانی،ابن عدی)**

''حسن اور حسین دنیا میں میری خوشبو ہیں''۔

(40) **من أحب الحسن والحسين فقد أحبنی. (الديلمی)**

''جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی''۔

أربعين فی فضائل أهل بيت من كتاب:
درالسحابة فی مناقب القرابة والصحابة
لمحمد بن علی الشوكانی

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیْم

(1)أخرج مسلم وأحمد عن زيد بن أرقم قال:قال رسول الله ﷺ :ألا وانی تارک فيكم ثقلين،أحدهما كتاب الله عزوجل،هو حبل الله الذی من اتبعه كان علی الهدی ،ومن تركه كان علی الضلالة،وعترتی أهل بيتی.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں :ایک اللہ کی کتاب ہے، جو اللہ کی رسی ہے،جس نے اس کی اتباع کی وہ راہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا،وہ گمراہی پر ہوگا اور دوسری چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں''۔(مسلم،احمد)

(2)وأخرج البخاری عن ابن عمر ان أبابكر الصديق قال:ارقبوا محمداً ﷺ فی أهل بيته.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد ﷺ کی عزت وحرمت کی آپ کے اہل بیت کے سلسلے میں حفاظت کرو''۔(صحیح البخاری)

(3)أخرج الترمذی وصححه والحاكم وصححه عن سعد بن أبی وقاص لما نزلت هذة الآية:﴿ندع أبناء نا وأبناء كم ونساء نا ونساء كم﴾، دعا رسول الله ﷺ علياً وفاطمة وحسناً وحسينا وقال:اللهم هؤلاء أهلی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی آیت:﴿ندع أبناء نا وأبناء كم ونساء نا ونساء كم﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی،فاطمہ،حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں''۔(ترمذی،حاکم)

(4)أخرج الترمذی والحاكم وقال صحيح الاسنادعن ابن عباس قال:قال رسول الله ﷺ :أحبوا الله تعالیٰ لما يغذوكم به من نعمه وأحبونی لحب الله،وأحبوا أهل بيتی لحبی.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیوں کہ وہ اپنی نعمتوں میں سے تمھیں غذا فراہم کرتا ہے،اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو''۔(ترمذی،حاکم)

(5)أخرج الحاكم فی المستدرک وقال :حديث صحيح علی شرط مسلم عن أبی سعيد الخدری قال:قال رسول الله ﷺ :والذی نفسی بيده لا يبغضنا أهل البيت الا أدخله الله النار.

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے، جو شخص بھی ہم اہل بیت سے نفرت کرے گا، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا‘‘۔(حاکم)

(6)أخرج الحاكم فی المستدرک وقال :صحيح الاسناد عن أبی ذرأنه قال وهو آخذ بباب الكعبة : من عرفنی فقد عرفنی ومن أنكرنی فأنا أبوذرسمعت رسول الله ﷺيقول:ألا ان مثل أهل بيتی فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلک.

’’ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبے کا دروازہ تھامے ہوئے فرمایا: جو مجھے پہچانتا ہے، وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہیں پہچانتا، وہ جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی جیسی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ہلاک ہو گیا‘‘۔(حاکم)

(7)أخرج ابن عساكر عن علی بن أبی طالب عن النبی ﷺ قال: من صنع الی أحد من أهل بيتی يداً كافيته عليها يوم القيامة.

’’علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اہل بیت کی طرف دست تعاون دراز کیا، میں قیامت کے دن اس کو اس کے اس تعاون کا بدلہ دوں گا‘‘۔(ابن عساکر)

(8)أخرج ابن عدی والديلمی فی مسند الفردوس عن علی عنه ﷺ انه قال:أثبتكم علی الصراط أشدكم حبا لأهل بيتی ولأصحابی.

’’علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پل صراط پر تم میں سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جو میرے اہل بیت اور میرے صحابہ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوگا‘‘۔(ابن عدی، دیلمی)

(9)أخرج الترمذی وابن ماجه والحاكم فی المستدرک وابن حبان عن زيد بن أرقم أنه ﷺ قال لعلی وفاطمة وحسن وحسين:أنا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم.

’’زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میری بھی اس سے جنگ ہے اور میری بھی اس سے صلح ہے جو تم سے صلح کرے‘‘۔(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

(10)أخرج أحمد والترمذی عن علی أنه ﷺ قال:من أحب هذين يعنی الحسن والحسين وأباهما وأمهما كان معی فی درجتی يوم القيامة.

’’علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ان دونوں یعنی حسن اور حسین اور ان کے والد اور والدہ محترمہ سے محبت رکھے گا، وہ قیامت کے دن جنت میں میری منزل میں ہوگا‘‘۔(احمد، ترمذی)

(11)أخرج الترمذی عن جميع بن عمير التيمی قال:دخلت مع عمتی علی عائشة ،فسئلت أی الناس كان أحب الی رسول الله ﷺ؟قالت:فاطمة.قيل:من الرجال؟قالت:زوجها،انه كان ماعلمت

صواماً قواماً.

''جمیع بن عمیر تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ۔ پوچھا گیا کہ مردوں میں کون؟ فرمایا: فاطمہ کے شوہر اور جہاں تک مجھے معلوم ہے، وہ یعنی علی بہ کثرت نفلی روزہ رکھنے والے اور تہجد گزار تھے''۔ (ترمذی)

(12) أخرج البخاری ومسلم وغیرهما عن فاطمه عنه ﷺ أنه قال: یا فاطمة !ألا ترضین أن تکونی سیده نساء المؤمنین.

''فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فامہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمھیں اہل ایمان کی عورتوں کی سیادت عطا کی گئی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

(13) أخرج الترمذی عن أم سلمة قالت: دعا رسول الله ﷺ فاطمة عام الفتح فناجاها فبکت، ثم ناجاها فضحکت. قالت: فلما توفی رسول الله ﷺ سألتها عن بکائها وضحکها؟ قالت: أخبرنی أنه یموت فبکیت، ثم أخبرنی أنی سیده نساء الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت.

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال ایک بار فاطمہ کو بلایا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی، اس پر وہ رونے لگیں، تھوڑی دیر بعد آپ نے دوسری سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ سے ان کے اس رونے اور ہنسنے کی وجہ معلوم کی تو انھوں نے بتایا کہ پہلی بار کی سرگوشی میں آپ نے فرمایا تھا کہ جلد ہی میں اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں، یہ خبر سن کر میں رونے لگی، دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے بتایا کہ مریم بنت عمران کے سوا میں دنیا کی باقی تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں، یہ خبر سن کر میں ہنسنے لگی''۔ (ترمذی)

(14) أخرج الترمذی والحاکم فی المستدرک عن أسامة بن زید عنه ﷺ انه قال: أحب أهلی الی فاطمة.

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے گھر میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ ہیں''۔ (ترمذی، حاکم)

(15) أخرج الحاکم فی المستدرک وصححه عن علی عنه ﷺ أنه قال: اذا کان یوم القیامة نادی مناد من وراء الحجب یا أهل الجمع غضوا أبصارکم عن فاطمة بنت محمد حتی تمر.

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن پردے کے پیچھے سے ایک منادی یہ آواز دے گا کہ اے میدان حشر کے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد یہاں سے گزر جائیں''۔ (حاکم)

(16)أخرج أحمد و الحاكم فی المستدرک وصححه عن المسور عنه انه ﷺ قال:فاطمة بضعة منی یقبضنی ما یقبضها ویبسطنی ما یبسطها وان الانساب تنقطع یوم القیامة غیر نسبی وسببی وصهری.

''مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو چیز مجھے ناراض کرتی ہے، اسے بھی ناراض کرتی ہے اور جو چیز مجھے خوش کرتی ہے، اسے بھی خوش کرتی ہے۔ قیامت کے دن میرے حسب نسب اور سسرالی رشتے کے علاوہ دوسرے تمام رشتے منقطع ہوجائیں گے''۔(احمد، حاکم)

(17)أخرج الحاکم فی المستدرک عن حذیفة عنه ﷺ أنه قال: نزل ملک من السماء فاستاذن الله أن یسلم علی فبشرنی أن فاطمة سیده نساء الجنة.

''حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے اللہ نے مجھے سلام کرنے کی اجازت طلب کی، اس نے میرے پاس آکر یہ بشارت سنائی کہ فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔(حاکم)

(18)أخرج الحاکم فی المستدرک عن عائشة عنه ﷺ أنه قال لفاطمة:یا فاطمة ! ألا ترضین أن تکونی سیدة نساء العالمین،وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء هذه الأمة.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: کیا تمھیں اس بشارت سے خوشی نہیں ہے کہ تم خواتین عالم کی، اہل ایمان کی عورتوں کی اور اس امت کی تمام خواتین کی سردار ہو''۔(حاکم)

(19)أخرج أبویعلی الموصلی والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عائشة عنه ﷺ أنه قال:یا فاطمة! ان الله یغضب لغضبک ویرضی رضاک.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تمھارے ناراض ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور تمھارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے''۔(ابویعلی، طبرانی، حاکم)

(20)أخرج الطبرانی فی الأوسط وأبو یعلی ورجالهما رجال الصحیح عن عائشة أنها قالت:ما رأیت أفضل من فاطمة غیر أبیها.

''عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے زیادہ ان کے والد کے سوا کسی کو افضل نہیں دیکھا''۔ (طبرانی، ابویعلی)

(21)أخرج البخاری ومسلم وغیرهما من حدیث سعد بن أبی وقاص قال:خلف النبی ﷺ علیا فی غزوة تبوک،فقال:یا رسول الله! تجعلنی فی النساء والصبیان؟فقال:أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ.الا أنه لا نبی بعدی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں

رہنے کے لیے پیچھے چھوڑ دیا۔انھوں نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ رہنے کے لیے پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھیں یہ سن کر خوشی نہیں ہوگی کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسی کی نظر میں ہارون کا تھا س، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔(بخاری ومسلم)

(22)**أخرج أحمد والضياء في المختارة عن زيد بن أرقم عنه ﷺ انه قال: أما بعد: فاني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي ، فقال فيه قائلكم، واني والله ما سددت شيئاً ولا فتحته ولكن أمرت بشيء فاتبعته.**

''زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد: مجھے علی کے علاوہ باقی تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ تمھارے کسی کہنے والے نے کچھ کہا ہے، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم! میں نے نہ کسی دروازے کو بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے بلکہ ایک کام کا مجھے حکم ملا تھا، میں نے اسی کی تعمیل کی ہے''۔(احمد والضیاء)

(23)**أخرج مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه من حديث علي انه قال: والذي فلق الحبة وبرأ النسمة انه لعهد النبي الأمي اليّ ألا يحبني الا مؤمن ولا يبغضني الا منافق.**

''علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا ہے اور روح کی تخلیق فرمائی ہے، نبی ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور مجھ سے نفرت صرف ایک منافق ہی کرے گا''۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(24)**أخرج الترمذي من حديث أم سلمة عنه ﷺ أنه قال: لا يحب علياً منافق ولا يبغضه مؤمن.**

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: علی سے کوئی منافق محبت نہیں کرے گا اور ان سے کوئی مومن نفرت نہیں کرے گا''۔(ترمذی)

(25)**أخرج الترمذي والحاكم في المستدرك من حديث ابن عمر عنه ﷺ انه قال لعلي: أنت أخي في الدنيا والآخرة.**

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر میرے بھائی ہو''۔(ترمذی، حاکم)

(26)**أخرج البخاري ومسلم وغيرهما من حديث البراء أنه ﷺ قال لعلي: أنت مني وأنا منك.**

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔(بخاری ومسلم)

(27)**أخرج الترمذي من حديث جابر قال: دعا رسول الله ﷺ علياً يوم الطائف فانتجاه، فقال**

الناس:لقد أطال نجوه مع ابن عمه.فقال:ما أنا انتجيته ولكن الله تعالیٰ انتجاه.

''جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی کو طائف کے دن بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچازاد سے بڑی دیر تک سرگوشی کی ہے۔یہ بات سن کر نبی ﷺ نے فرمایا:میں نے علی سے سرگوشی نہیں کی بلکہ ان سے خود اللہ نے سرگوشی کی ہے''۔(ترمذی)

(28)**أخرج الترمذی والحاکم فی المستدرک من حدیث عمران بن حصین عنه ﷺ انه قال:ما یریدون من علی؟ما یریدون من علی؟ما یریدون من علی؟ان علیاً منی وأنا منه ، وهو ولی کل مؤمن من بعدی.**

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:لوگ علی سے کیا چاہتے ہیں؟لوگ علی سے کیا چاہتے ہیں؟لوگ علی سے کیا چاہتے ہیں؟علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں،میرے بعد وہی ہر مومن کے ولی ہیں''۔ (ترمذی،حاکم)

(29)**أخرج الترمذی عن أبی سعید قال:قال رسول الله ﷺ:یا علی! لا یحل لأحد أن یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک.**

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے علی!میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس مسجد میں حالت جنابت میں رہے''۔(ترمذی)

(30)**أخرج البخاری وغیره عن سهل بن سعد قال:قال رسول الله ﷺ لعلی: اجلس یا أبا تراب.**

''سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا:اے ابوتراب!بیٹھ جاؤ''۔(بخاری وغیرہ)

(31)**أخرج الترمذی عن أنس قال:سئل النبی ﷺ:أی أهلک أحب الیک؟قال: الحسن والحسین، وکان یضمهما ویشمهما.**

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل خانہ میں کون آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟آپ نے فرمایا:حسن اور حسین۔آپ دونوں کو اپنے سینے سے لگاتے اور سونگھتے تھے''۔(ترمذی)

(32)**أخرج أحمد والترمذی عن أبی سعید قال:قال رسول الله ﷺ:الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة.**

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں''۔(احمد،ترمذی)

(33)**أخرج أحمد برجال اسناه ثقات عن أبی هریرة قال: خرج علینا رسول الله ﷺ ومعه حسن وحسین،هذا علی عاتقه وهذا علی عاتقه، یلثم هذا مرة وهذا مرة حتی انتهی الینا، فقال له رجل:یا**

رسول الله! انک لتحبهما؟قال: من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني.

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے کہ حسن اور حسین آپ کے ساتھ تھے۔ایک آپ کے ایک کندھے پر اور دوسرا آپ کے دوسرے کندھے پر تھا۔آپ کبھی اسے چومتے اور کبھی اُسے چومتے۔اسی طرح کرتے ہوئے آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچے۔ایک شخص نے یہ منظر دیکھ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ان دونوں سے شدید محبت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے، وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان دونوں سے نفرت کرتا ہے، وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے''۔(احمد)

(34)أخرج أحمد باسناد رجاله رجال الصحيح عن عطاء بن يسار أن رجلاً أخبره أنه رأى النبي ﷺ يضم اليه حسنا وحسينا ويقول:اللهم اني أحبهما فأحبهما.

''عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین کو اپنے سینے سے لگا رہے ہیں اور یہ دعا کرتے جاتے ہیں: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔(احمد)

(35)أخرج أحمد والترمذي والنسائي وابن حبان من حديث حذيفة:ان ملكاً هبط الى النبي ﷺ لم يهبط الى الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه عزوجل أن يسلم على النبي ﷺ ويبشره أن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وأن فاطمة سيده نساء أهل الجنة.

''حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آسمان سے ایک فرشتہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا جو آج کی رات کے علاوہ کبھی زمین پر نہیں اترا تھا،اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ نبی ﷺ کو سلام کرنے جانا چاہتا ہے اور آپ ﷺ کو یہ بشارت دینا چاہتا ہے کہ حسن اور حسین جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی خواتین کی سردار ہیں''۔(احمد،ترمذی،نسائی،ابن حبان)

(36)أخرج البخاري والترمذي عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال:ان الحسن والحسين ريحانتاي من الدنيا.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں''۔(بخاری،ترمذی)

(37)أخرج أحمد وابن حبان والحاكم في المستدرك عن بريدة قال:قال رسول الله ﷺ:صدق الله ورسوله:﴿انما أموالكم وأولادكم فتنة﴾نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران في قميصهما فلم أصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ ہی فرمایا ہے: ''تمھاری دولت اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے''۔میں نے دیکھا کہ یہ دونوں بچے چلے آرہے ہیں اور اپنی قمیص میں الجھ کر گرتے پڑتے

ہیں تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے خطبہ روکا اور آ کر دونوں کو گود میں اٹھالیا''۔(احمد،ابن حبان،حاکم)

(38)أخرج الطبرانی فی الکبیر باسناد فیه یحی بن عبدالحمید الحمانی وهو ضعیف عن سلمان قال: قال رسول الله ﷺ:الحسن والحسین من أحبهما أحببته ومن أحببته أحبه الله،ومن أحبه الله أدخله جنت النعیم ، ومن أبغضهما أبغضته ومن أبغضته أبغضه الله ومن أبغضه الله أدخله جهنم وله عذاب مقیم.

''سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:حسن اور حسین سے جو محبت کرے گا، میں اس سے محبت کروں گا اور جس سے میں محبت کروں گا،اللہ بھی اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ محبت کرے گا،اسے نعمتوں بھری جنت میں داخل کرے گا۔اس کے برعکس جوان دونوں سے نفرت کرے گا،وہ مجھ سے نفرت کرے گا اور جو مجھ سے نفرت کرے گا،وہ اللہ سے نفرت کرے گا اور جو اللہ سے نفرت کرے گا،اللہ اسے ایسی جہنم میں جھونک دے گا جہاں اسے دائمی عذاب ہوگا''۔(طبرانی)

(39)أخرج أبویعلی باسناد رجاله رجال الصحیح عن عمر بن الخطاب قال: رأیت الحسن والحسین علی عاتقی رسول الله ﷺ فقلت:نعم الفرس تحتکما.فقال النبی ﷺ:نعم الفارسان هما.

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بار میں نے دیکھا کہ حسن اور حسین رسول اللہ ﷺ کے دونوں کندھوں پر سوار ہیں۔میں نے کہا: آپ دونوں کے نیچے کس قدر بہترین گھوڑا ہے۔یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:یہ دونوں بھی کتنے بہترین سوار ہیں''۔(ابویعلی)

(40)أخرج الطبرانی فی الکبیر باسناد فیه من لا یعرف من حدیث فاطمة بنت رسول الله انها أتت بالحسن والحسین الی رسول الله ﷺ فی شکواه الذی توفی فیه .فقالت:یا رسول الله! هذان ابناک فورثهما شیئاً، فقال:أما الحسن فله هیئتی وسؤددی وأما الحسین فله جرأتی وجودی.

''فاطمہ بنت رسول اللہ بیان کرتی ہیں کہ وہ حسن اور حسین کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی اس بیماری میں حاضر ہوئیں جس میں آپ کا وصال ہوگیا تھا،انھوں نے آ کر عرض کیا:اے اللہ کے رسول!یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں،ان کو کسی چیز کا وارث بنادیں۔آپ نے فرمایا:حسن کو میری شکل وشباہت اور سیادت ملی ہے جب کہ حسین میری جرأت اور سخاوت کے حامل ہیں''۔(طبرانی)

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى

بسم الله الرحمن الرحيم

(1) عن البراء قال: رأيت النبی صلی الله عليه وسلم والحسن بن علی علی عاتقه يقول: اللهم إنی أحبه، فأحبه .يعنی الحسن بن علی. (۲۷۸۹)

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کی گردن پر سوار ہیں اور آپ ان کے حق میں دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(2)عن أبی هريرة قال: ما رأيت حسنا قط إلا فاضت عيناى دموعا وذلک أن النبی صلی الله عليه وسلم خرج يوما فوجدنی فی المسجد فأخذ بيدی، فانطلقت معه فما كلمنی حتی جئنا سوق بنی قينقاع، فطاف به ونظر،ثم انصرف وأنا معه حتی جئنا المسجد فجلس فاحتبی ثم قال: أين لكاع؟ ادع لی لكاع.فجاء حسن يشتد فوقع فی حجره، ثم أدخل يده فی لحيته، ثم جعل النبی صلی الله عليه وسلم يفتح فاه، فيدخل فاه فی فيه، ثم قال :اللهم إنی أحبه، فأحببه وأحب من يحبه.يعنی الحسن بن علی رضی الله عنهما .(۲۸۰۷)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی میں نے حسن کو دیکھا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس کی وجہ یہ مشاہدہ ہے: نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر نکلے، مجھے مسجد میں پایا، میرا ہاتھ پکڑا، میں آپ کے ساتھ روانہ ہوگیا، آپ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ ہم بنوقینقاع کے بازار پہنچ گئے، آپ نے ادھر ادھر چکر لگایا، کچھ دیکھا بھالا، پھر واپس آگئے، میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔ ہم مسجد آگئے، آپ مسجد میں گوٹ مار کر بیٹھ گئے اور فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ میرے پاس چھوٹے بچے کو لاؤ، اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے، انھوں نے اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی میں ڈال دیا، پھر نبی ﷺ ان کا منہ کھولتے اور اپنا منہ ان کے منہ میں ڈالتے، پھر آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے، آپ کی مراد حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے تھی''۔

(3)عن البراء قال: رأيت النبی صلی الله عليه وسلم والحسن بن علی علی عاتقه يقول: اللهم إنی أحبه، فأحبه .يعنی الحسن بن علی. (۲۷۸۹)

''براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کی گردن پر سوار ہیں اور آپ ان کے حق میں دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(4)عن محمد بن أسامة عن أبيه قال: اجتمع جعفر وعلی وزيد بن حارثة، فقال جعفر: أنا أحبكم إلی

رسـول الله صلى الله عليه وسلم وقال على:أنا أحبكم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال زيد:أنا أحبكـم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا:انطلقوا بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نسـألـه، فـقـال أسـامة بـن زيـد:فـجاؤا يستأذنو نه،فقال:اخرج فانظر من هؤلاء ؟ فقلت:هذا جعفر وعلى وزيد، ما أقول أبى (!)قـال:ائذن لهم، ودخلوا، فقالوا:من أحب إليک؟ قال :فاطمة، قالوا :نسألک عن الرجال، قال:أمـا أنت يا جعفر فأشبه خلقک خلقي وأشبه خلقي خلقک وأنت منى وشجرتى، وأماأنت يـا عـلـى فـختـنى، وأبو ولدى، وأنا منک وأنت منى، وأما أنت يا زيد فمولاى ومنى وإلى، وأحب القوم إلى.(۱۵۵۰)

''محمد بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں،انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار جعفر،علی اور زید بن حارثہ ایک ساتھ جمع تھے۔جعفر نے کہا:میں اللہ کے رسول ﷺ کو زیادہ محبوب ہوں،علی نے کہا:میں رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہوں،زید نے کہا:میں رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہوں۔پھر سب لوگوں نے کہا:آؤ چلیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ہی سے یہ بات پوچھ لیں۔اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ لوگ نبی ﷺ کے گھر آئے،اندر آنے کی اجازت طلب کی،آپ نے فرمایا:ذرا نکل کر دیکھو کون آئے ہیں۔میں نے عرض کیا:جعفر،علی اور زید ہیں۔میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے باپ آئے ہیں۔آپ نے فرمایا:ان کو اندر بلاؤ۔چنانچہ سبھی لوگ اندر داخل ہوگئے۔اور سوال کیا:آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا:فاطمہ سے۔انھوں نے کہا:ہم مردوں سے متعلق سوال کررہے ہیں۔آپ نے فرمایا:جعفر تمھاری تخلیق اور تمھارے اخلاق مجھ سے مشابہت رکھتے ہیں،تم مجھ سے ہو اور میرے درخت سے ہو،علی تم میرے داماد ہو،میری اولاد کے باپ ہو،میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو اور زید تم میرے غلام ہو،مجھ سے ہو اور میں تم سے متعلق ہوں اور ساری قوم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو''۔

(5)عـن واثـلة بـن الاسقع قال:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:إن الـله اصطفى كنانة مـن ولـد إسـمـاعيـل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بنى هاشم واصطفانى من بنى هاشم . (۳۰۲)

''واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں کنانہ کو منتخب کیا،کنانہ سے قریش کو منتخب کیا،قریش سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا''۔

(6)عـن عبـد الـرحـمـن بـن أبـى نـعم أن رجلا سأل ابن عمر (وأنا جالس) عـن دم البـعوض يصيب الثـوب؟ (فـقـال له:ممن أنت؟قال:من أهل العراق) ، فـقـال ابـن عمر:(ها)انظروا إلى هذا!يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم!سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:إن

الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا.(۵۶۴)

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر سے جب کہ میں وہاں بیٹھا ہوا تھا، کپڑے میں مچھر کا خون لگ جانے کا مسئلہ دریافت کیا۔انھوں نے اس سے پوچھا: کہاں سے تعلق رکھتے ہو، کیا عراق سے تعلق ہے؟ ابن عمر نے فرمایا: ذرا اس کو دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ معلوم کررہا ہے جب کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہﷺ کے بیٹے کو قتل کیا ہے، میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(7)عن أبی سعید الخدری قال: کناجلوسا ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم، فخرج علینا من بعض بیوت نسائه،قال:فقمنا معه، فانقطعت نعله، فتخلف علیها علی یخصفها، فمضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومضینا معه ثم قام ینتظره، وقمنا معه، فقال:ن منکم من یقاتل علی تأویل هذا القرآن، کما قاتلت علی تنزیله، فاستشرفنا وفینا أبو بکر وعمر، فقال:لا، ولکنه خاصف النعل .یعنی علیا رضی الله عنه .قال :فجئنا نبشره، قال:وکأنه قد سمعه.(۲۴۸۷)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم بیٹھے رسول اللہﷺ کا انتظار کررہے تھے۔آپ اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھر سے نکلے، ہم بھی چلنے کے لیے آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔راستے میں آپ کے جوتے ٹوٹ گئے، علی رضی اللہ عنہ پیچھے رک کر جوتے گانٹھنے لگے۔رسول اللہﷺ ذرا آگے نکل گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔ پھر ایک جگہ رک کر آپ علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے، ہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے۔آپ نے فرمایا: تم میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح قرآن کی تنزیل پر میں نے جنگ کی۔ یہ سن کر ہم ادھر ادھر جھانکنے لگے، جماعت میں ابوبکر وعمر بھی تھے، آپ نے فرمایا: کوئی اور نہیں بلکہ وہ جوتے گانٹھنے والے یعنی علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ہم ان کے پاس بشارت سنانے پہنچے لیکن لگتا تھا کہ یہ بات انھوں نے خود سن لی ہے''۔

(8)عن علی رضی الله عنه مرفوعا:إنه لا یحبک إلا مؤمن ولا یبغضک إلا منافق.(۱۷۲۰)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: علی! تم سے محبت ایک مومن ہی کرتا ہے اور تم سے دشمنی ایک منافق ہی رکھتا ہے''۔

(9)عن أبی فاختة قال:قال علی :زارنا رسول الله صلی الله علیه وسلم،فبات عندنا،والحسن والحسین نائمان،فاستسقی الحسن،فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی قربة لنا،فجعل یعصرها فی القدح، ثم یسقیه،فتناوله الحسین لیشرب فمنعه،وبدأ بالحسن،فقالت فاطمة :یا رسول الله!کأنه أحب إلیک؟ فقال:لا،ولکنه استسقی أول مرة.ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إنّی، وإیّاکِ، وهذین، وهذا الرّاقدیعنی :علیّاً -یوم القیامة فی مکان واحد یعنی:فاطمة وولدیُها:الحسن والحسین

رضی الله عنهم.(۳۳۱۹)

''ابوفاختہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ہماری زیارت کے لیے آئے اور رات ہمارے گھر گزاری۔ حسن اور حسین سورہے تھے۔ حسن نے پانی مانگا، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمارے مشکیزے کی طرف بڑھے، آپ نے پیالے میں پانی نکالا، پھر حسن کو پلانے چلے، اتنے میں پیالہ حسین نے خود پانی پینے کے لیے مانگا، آپ نے منع کردیا اور پہلے حسن کو پانی پلایا۔ یہ دیکھ کر فاطمہ نے عرض کیا: ایسا لگتا ہے کہ آپ کو حسن زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے بلکہ پانی پہلے حسن نے مانگا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، تم، یہ دونوں یعنی حسن اور حسین اور یہ سوئے ہوئے صاحب یعنی علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن ایک ہی مقام پر ہوں گے''۔

(10)قال رسول الله ﷺ: بَشِّروا خديجة فی الجنة ببيت من قصب، لا صخب فيه ولا نصَب. جاء من حديث عبد الله بن أبی أوفی، وعائشة، وأبی هريرة، وعبد الله بن جعفر، ورجل من الصحابة.(۳۶۰۸)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ کو بشارت دے دو کہ جنت میں ان کے لیے یاقوت سے مرصع محل ہوگا جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ جس میں کوئی ستون ہوں گے''۔ یہ حدیث عبداللہ بن ابی اوفیٰ، عائشہ، ابو ہریرہ، عبداللہ بن جعفر اور ایک صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(11)عن عبد الله بن نجی عن أبيه أنه سار مع علی وكان صاحب مطهرته، فلما حاذی (نينوی) وهو منطلق إلی صفين، فنادی علی: أصبر أبا عبد الله: أصبر أبا عبد الله بشط الفرات، قلت: وماذا؟ قال: دخلت علی النبی صلی الله عليه وسلم ذات يوم وعيناه تفيضان، قلت: يا نبی الله أغضبک أحد؟ ما شأن عينيک تفيضان؟ قال: بل قام من عندی جبريل قبل، فحدثنی أن الحسين يقتل بشط الفرات. قال: فقال: هل لک إلی أن أشمک من تربته؟ قال: قلت: نعم، فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها، فلم أملک عينی أن فاضتا.(۱۱۷۱)

''عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے، وہ علی رضی اللہ عنہ کی طہارت کے پانی کے منتظم تھے، صفین جاتے ہوئے جب وہ نینوی کے سامنے پہنچے، علی نے آواز لگائی: اے ابوعبداللہ! صبر، اے ابوعبداللہ! صبر یہ فرات کا کنارہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یہاں کیا بات ہے؟ فرمایا: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کسی نے آپ کو ناراض کردیا؟ آپ کی آنکھوں سے یہ آنسو کیسے بہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ابھی ابھی جبریل میرے پاس سے گئے ہیں، انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا۔ یہ سن کر آپ نے جبریل سے پوچھا: کیا آپ مجھے

اس سرزمین کی مٹی سونگھنے کو دے سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر انھوں نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور مجھے دیا۔ یہ سب سن کر میں اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکا''۔

(12)عن ابن عباس قال: خط رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الأرض أربعة أخطط، ثم قال: تدرون ما هذا؟ قالوا: الله ورسوله أعلم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم بنت عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون. (۱۵۰۸)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں''۔

(13)قال رسول الله ﷺ: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة. ورد من حديث أبى سعيد الخدرى وحذيفة ابن اليمان وعلى بن أبى طالب وعمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر والبراء بن عازب وأبى هريرة وجابر بن عبد الله وقرة بن إياس. (۷۹۶)

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں''۔ یہ حدیث ابوسعید خدری، حذیفہ بن یمان، علی بن ابی طالب، عمر بن خطاب، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، براء بن عازب، ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(14)عن يعلى بن مرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حسين منى وأنا من حسين، أحب الله من أحب حسينا، حسين سبط من الأسباط. (۱۲۲۷)

''یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین امتوں میں سے ایک امت ہیں۔''

(15)عن أبى هريرة مرفوعاً: خيركم خيركم لأهلى من بعدى. (۱۸۴۵)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے حق میں بہتر ہوگا''۔

(16)عن أبى أمامة الباهلى قال: قال رسول الله ﷺ: رأت أمى كأنه خرج منها نور أضاء ت منه قصور الشام. (۱۹۲۵)

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں''۔

(17)قال رسول الله ﷺ:رأيت جعفر بن أبى طالب ملكا يطير فى الجنة مع الملائكة بجناحين .حديث صحيح جاء من طرق عن أبى هريرة وابن عمر وابن عباس وعلى بن أبى طالب وأبى عامر والبراء .(۱۲۲۶)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک فرشتہ کی شکل میں دیکھا جو دو پروں سے جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے''۔یہ حدیث صحیح ہے جو کئی ایک سندوں سے ابو ہریرہ، ابن عمر، ابن عباس، علی بن ابی طالب، ابو عامر اور براء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(18)عن جابر عن النبى ﷺ قال:سيد الشهداء حمزة بن عبدالمطلب،ورجل قام الى امام جائر فأمره ونهاه فقتله.(۳۷۴)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اسے کسی بات کا حکم دے اور کسی بات سے منع کرے اور وہ اسے قتل کر دے''۔

(19)عن ابن عباس رفعه:سيدات نساء أهل الجنة بعد مريم بنت عمران :فاطمة وخديجة وآسية امرأة فرعون.(۱۴۲۴)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران کے بعد جنتی خواتین کی سردار فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ زوجۂ فرعون ہیں''۔

(20) قال رسول الله ﷺ:على يقضى دينى.روى من حديث أنس بن مالك، وحبشى بن جنادة، وسعد بن أبى وقاص.(۱۹۸۰)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میرا قرض ادا کریں گے''۔یہ حدیث انس بن مالک، حبشی بن جنادہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(21)عن المسور:أنه بعث إليه حسن بن حسين يخطب ابنته، فقال له :قل له:فيلقانى فى العتمة، قال:فلقيه، فحمد الله المسور، وأثنى عليه، ثم قال:أما بعد، أيم الله، ما من نسب ولا سبب ولا صهر إلى من نسبكم وصهركم، ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:فاطمة بضعة منى، يقبضنى ما يقبضها ويبسطنى ما يبسطها، وإن الأنساب يوم القيامة تنقطع غير نسبى وسببى وصهرى. وعندك ابنتها ولو زوجتك لقبضها ذلك،فانطلق عاذرا له.(۱۹۹۵)

''مسور بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس حسن بن حسین نے ان کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا۔انھوں نے قاصد سے کہا: ان سے کہئے کہ مجھ سے عشاء میں ملاقات کریں۔چنانچہ وہ ملاقات کے لیے مسور کے پاس پہنچے۔مسور نے اللہ کی حمد وثنا

بیان کی اور اس کے بعد فرمایا: امابعد: اللہ کی قسم! کوئی حسب نسب آپ کے حسب نسب کے برابر نہیں ہوسکتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناراض کرتی ہے، مجھے بھی ناراض کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے، مجھے بھی خوش کرتی ہے۔ میرے حسب نسب کے علاوہ قیامت کے دن سارے حسب نسب منقطع ہو جائیں گے۔ آپ کی زوجیت میں فاطمہ کی بیٹی ہیں اگر میں اپنی بیٹی آپ کے نکاح میں دوں گا تو یہ چیز ان کے لیے باعث اذیت ہوگی۔ یہ کہہ کر وہ معذرت کر کے آگے بڑھ گئے''۔

(22)عن أم هانيء مرفوعاً: فضل الله قريشا بسبع خصال: فضلهم بأنهم عبدوا الله عشر سنين لا يعبده إلاقرشي، وفضلهم بأنه نصرهم يوم الفيل وهم مشركون، وفضلهم بأنه نزلت فيهم سورة من القرآن لم يدخل فيهم غيرهم: ﴿لإيلاف قريش﴾، وفضلهم بأن فيهم النبوة، والخلافة، والحجابة، والسقاية. (۱۹۴۴)

''ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے قریش کو سات فضیلتوں سے نوازا ہے۔ اللہ نے انھیں فضیلت دی کہ دس سال تک انھوں نے اللہ کی عبادت کی، اس عرصے میں کسی نے اللہ کی عبادت نہیں کی۔ انھیں یہ بھی فضیلت دی کہ ہاتھی والے دن ان کی مدد کی جب کہ وہ مشرک تھے، انھیں یہ بھی فضیلت دی کہ ان کے لیے مکمل ایک سورت ﴿لإيلاف قريش﴾ نازل کی، اس میں کوئی دوسرا ان کے ساتھ شریک نہیں ہے اور انھیں یہ بھی فضیلت دی کہ ان کے اندر نبوت ورسالت، خلافت، حجابہ اور سقایہ رکھا''۔

(23)عن عبدالله بن عمرو مرفوعاً: قاتل عمار وسالبه في النار. (۲۰۰۸)

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کا قاتل اور ان کا سامان لوٹنے والا جہنم میں جائے گا''۔

(24)عن أنس رضي الله عنه قال: كان اذا أتى بالشيء يقول: اذهبوا به الى فلانة فانها كانت صديقة خديجة، اذهبوا الى بيت فلانة فانها كانت تحب خديجة. (۲۸۱۸)

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو آپ کہتے کہ اسے فلاں خاتون کے پاس لے جاؤ کیوں کہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھیں، اسے فلاں خاتون کے پاس لے جاؤ کیوں کہ وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھیں''۔

(25)عن أسامة بن زيد رضي الله عنه، أنه ﷺ كان يأخذه والحسن ويقول: اللهم انى أحبهما فأحبهما. (۳۳۵۴)

''اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کو اور حسن کو پکڑتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(26)عن أبی عبد الله الجدَلی قال :قالت لی أم سلمة:أيُسب رسول الله -صلی الله عليه وسلم - بينكم علی المنابر؟ !قلت:سبحان الله !وأنی يسب رسول الله -صلی الله عليه وسلم -؟ قالت:أليس يُسَبُّ علی بن أبی طالب ومن يحبه؟ وأشهد أن رسول الله -صلی الله عليه وسلم -كان يحبه!(۳۳۳۲)

''ابوعبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تمھارے درمیان منبر سے رسول اللہ ﷺ کا گالی دی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! بھلا رسول اللہ ﷺ کو کیسے گالی دی جاسکتی ہے؟ انھوں نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اوران سے محبت کرنے والوں کو گالی دی جاتی ہے؟ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے''۔

(27)عن علی بن أبی طالب قال:كنت مع النبی صلی الله عليه وسلم بمكة، فخرجنا فی بعض نواحيها، فما استقبله جبل ولا شجر إلا وهو يقول:السلام عليك يا رسول الله .(۲٦۷۰)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم مکہ کے بعض علاقوں میں نکلے۔ سامنے جو بھی پہاڑ، درخت آتا تھا، اس سے یہی آواز آتی تھی کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر اللہ کی سلامتی ہو''۔

(28)عن عمران بن حصين رضی الله عنه قال:بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم جيشا، واستعمل عليهم علی بن أبی طالب،فمضی فی السرية، فأصاب جارية، فأنكروا عليه، وتعاقدوا أربعة من أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالوا:إن لقينا رسول الله صلی الله عليه وسلم أخبرناه بما صنع علی وكان المسلمون إذا رجعوا من سفر بدأوا برسول الله صلی الله عليه وسلم فسلموا عليه، ثم انصرفوا إلی رحالهم، فلما قدمت السرية سلموا علی النبی صلی الله عليه وسلم، فقام أحد الأربعة فقال:يا رسول الله !ألم تر إلی علی بن أبی طالب صنع كذا وكذا، فأعرض عنه رسول الله صلی الله عليه وسلم،ثم قام الثانی، فقال مثل مقالته، فأعرض عنه، ثم قام إليه الثالث، فقال مثل مقالته، فأعرض عنه، ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا، فأقبل إليه رسول الله صلی الله عليه وسلم والغضب يعرف فی وجهه فقال:ما تريدون من علی؟ إن عليا منی وأنا منه وهو ولی كل مؤمن بعدی.(۲۲۲۳)

''عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج روانہ کی جس کا کمانڈر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ وہ سریہ لے کر روانہ ہوئے۔ ایک لونڈی ان کے ہاتھ آئی۔ لوگوں نے ان پر اعتراض کیا۔ چار صحابہ کرام نے آپس میں طے کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو علی نے جو کچھ کیا ہے، اس کی خبر آپ کو دیں گے۔ مسلمانوں کی عام عادت تھی کہ جب وہ کسی سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچتے تھے، آپ کو سلام کرتے تھے، اس کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے۔ جب یہ سریہ واپس آیا تو انھوں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ پہلے ایک

شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دیکھا نہیں کہ علی نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے چہرہ پھیر لیا۔ دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے اپنے پہلے ساتھی جیسی بات کہی۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی اعراض کیا۔ تیسرا کھڑا ہوا اور اس نے بھی وہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے اس بار بھی چہرہ پھیر لیا لیکن جب چوتھا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی وہی بات کہی تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، غصہ آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو، علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں، وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں''۔

(29)عن عائشة أم المؤمنين قالت: إنا كنا أزواج النبى صلى الله عليه وسلم عنده جميعا لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشى، ولا والله ما تخفى مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما رآها رحب بها، قال: مرحبا بابنتى. ثم أجلسها عن يمينه، أو عن شماله، ثم سارها، فبكت بكاء شديدا، فلما رأى حزنها سارها الثانية، فإذا هى تضحك، فقلت لها -أنا من بين نسائه :-خصك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسر من بيننا ثم أنت تبكين !فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها: عما سارك؟ قالت :ما كنت لأفشى على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره. فلما توفى قلت لها: عزمت عليك -بما لى عليك من الحق -لما أخبرتنى .قالت :أما الآن فنعم، فأخبرتنى، قالت :أما حين سارنى فى الأمر الأول، فإنه أخبرنى أن جبريل كان يعارضه بالقرآن كل سنة مرة، وإنه قد عارضنى به العام مرتين، ولا أرى الأجل إلا قد اقترب، فاتقى الله واصبرى، فإنى نعم السلف أنا لك. قلت: فبكيت بكائى الذى رأيت، فلما رأى جزعى سارنى الثانية قال: يا فاطمة !ألا ترضين أن تكونى سيدة نساء المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة. (فضحكت ضحكى الذى رأيت) .(۲۹۴۸)

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا بیٹی ! مرحبا ! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز نہیں کھول سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میرا جو حق

آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں۔انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے،اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی ، فرمایا فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی ، یا (فرمایا کہ)اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی ۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا''۔

(30)قال النبی ﷺ:من آذی علیا فقد آذانی .روی من حدیث عمرو بن شاس، وسعد بن أبی وقاص، وجابر بن عبدالله.((۲۹۹۵)

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے علی کو اذیت دی ،اس نے مجھے اذیت دی''۔ یہ حدیث عمرو بن شاس،سعد بن ابی وقاص اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(31)عن أم سلمة قالت:أشهد أنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :من أحب علیاً فقد أحبنی ومن أحبنی فقد أحب الله عز وجل ومن أبغض علیا فقد أبغضنی ومن أبغضنی فقد أبغض الله عز وجل (۱۲۹۹)

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: جس نے علی سے محبت کی ،اس نے مجھ سے محبت کی ،جس نے مجھ سے محبت کی ،اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی ۔جس نے علی سے بغض رکھا ،اس نے مجھ سے بغض رکھا ،جس نے مجھ سے بغض رکھا،اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا''۔

(32) عن أبی هریرة قال:خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه حسن وحسین، هذا علی عاتقه، وهذا علی عاتقه، وهو یلثم هذا مرة، ویلثم هذا مرة، حتی انتهی إلینا، فقال له رجل:یا رسول الله! إنک تحبهما .فقال:من أحبهما فقد أحبنی ومن أبغضهما فقد أبغضنی .(۲۸۹۵)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نکل کر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ،آپ کے ساتھ حسن اور حسین تھے ۔حسن ایک کندھے پر اور حسین دوسرے کندھے پر ،آپ کبھی حسن کو بوسہ لیتے اور کبھی حسین کو ،اسی طرح کرتے ہوئے ہمارے پاس پہنچ گئے ۔ایک شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ان دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں ۔آپ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا،اس نے مجھ سے بغض رکھا''۔

(33)عن جابر مرفوعاً:من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة، فلينظر إلى الحسين بن علي . (۴۰۰۳)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے''۔

(34)قال رسول الله ﷺ:من كنت مولاه، فعلي مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه .ورد من حديث زيد بن أرقم وسعد بن أبي وقاص وبريدة بن الحصيب وعلي بن أبي طالب وأبي أيوب الأنصاري والبراء بن عازب وعبد الله بن عباس وأنس بن مالك وأبي سعيد وأبي هريرة.(۱۷۵۰)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے''۔ یہ حدیث زید بن ارقم، سعد بن ابی وقاص، بریدہ بن حصیب، علی بن ابی طالب، ابوایوب انصاری، براء بن عازب، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

(35)عن جابر مرفوعاً:الناس تبع لقريش في الخير والشر.(۱۰۰۶)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر اور شر میں لوگ قریش کے تابع ہیں''۔

(36)عن أبي هريرة مرفوعاً:الناس تبع لقريش في هذا الشأن، مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم .

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس معاملے میں قریش کے تابع ہیں، ان کے مسلمان اپنے مسلمانوں کے اور ان کے کافر اپنے کافروں کے تابع ہیں''۔

(37)عن سعد بن أبي وقاص قال: قال رسول الله ﷺ للعباس:هذا العباس بن عبدالمطلب ،أجود قريش كفاً وأوصلها.(۳۳۲۶)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں، قریش کے سب سے زیادہ سخی انسان، احسان کا بدلہ احسان سے دینے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں''۔

(38)عن ميسرة الفجر قال: قلت:يا رسول الله!متى كنت نبياً؟قال: وآدم بين الروح والجسد. (۱۸۵۶)

''میسرہ فجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کب نبی بنائے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا: اس وقت جب کہ ابھی آدم روح اور جسم کے درمیان تھے''۔

(39)عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول الله ﷺ: والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا أھل البیت أحد الا أدخله الله النار. (۲۴۸۸)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

(40)عن عمار بن یاسر رضی الله عنه قال: کنت أنا وعلی رفیقین فی غزوۃ ذی العشیرۃ، فلما نزلها رسول الله صلی الله علیه وسلم وأقام بها، رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لهم فی نخل، فقال لی علی: یا أبا الیقظان: هل لک أن نأتی هؤلاء فننظر کیف یعملون؟ فجئناهم فنظرنا إلی عملهم ساعة، ثم غشینا النوم، فانطلقت أنا وعلی، فاضطجعنا فی صور من النخل، فی دقعاء من التراب فنمنا، فوالله ما أیقظنا إلا رسول الله صلی الله علیه وسلم یحرکنا برجله، وقد تتربنا من تلک الدقعاء، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یا أبا تراب! لما یری علیه من التراب، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ألا أحدثکما بأشقی الناس رجلین؟ قلنا: بلی یا رسول الله! قال: أحیمر ثمود الذی عقر الناقة، والذی یضربک علی هذہ (یعنی قرن علی) حتی تبتل هذہ من الدم -یعنی لحیته. (۱۷۴۳)

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور علی غزوہ ذی عشیرہ میں دوست تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا اور قیام فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ بنی مدلج کے لوگ کھجور کے ایک باغ میں اپنے ایک چشمے پر کام کر رہے تھے۔ علی نے مجھ سے کہا: ابویقظان! کیا ہم یہ دیکھنے چلیں کہ وہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں؟ ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ہم نے ان کے کام کو دیکھا۔ پھر ہمیں نیند آنے لگی۔ میں اور علی کھجور کے ایک چہار دیواری والے باغ میں گئے اور نرم ملائم زمین پر لیٹ گئے اور گہری نیند سو گئے۔ ہم اس وقت بیدار ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے پیر سے جگایا۔ اس مٹی میں سونے کی وجہ سے ہمارے بدن پر مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوتراب! اٹھو۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں بتاؤں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کوچ کاٹ دی تھی اور دوسرا وہ شخص جو تمھاری کنپٹی پر مارے گا اور وہاں سے خون نکل کر تمھاری داڑھی کو تر کر دے گا''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
علموا أولادكم محبة آل بيت النبى ﷺ
للدكتور محمد عبده يمانى

بسم الله الرحمن الرحيم

(1)عن أنس بن مالک رضی الله عنهما قال:لم یکن أحد أشبه برسول الله صلی الله علیه وسلم من الحسن بن علی وفاطمة.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ شکل وشباہت میں حسن بن علی اور فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا''۔

(2)عن عائشة أم المؤمنین رضی الله عنها أنها قالت:ما رأیت أحدا أشبه سمتا ودلا وهدیا برسول الله منها فی قیامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله.

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے گفتار، رفتار اور سلوک اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت رسول اللہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی مشابہت کسی میں نہیں دیکھی''۔

(3)عن عائشة أم المؤمنین رضی الله عنها أنها قالت: کانت إذا دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قام إلیها فقبلها وأجلسها فی مجلسه وکان النبی صلی الله علیه وسلم إذا دخل علیها قامت من مجلسها فقبلته وأجلسته فی مجلسها.

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر انھیں بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتیں، آپ کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھایا کرتی تھیں''۔

(4)عن المسور بن مخرمة قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:فاطمة بضعة منی، فمن أغضبها فقد أغضبنی.(رواه البخاری).

''مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا''۔

(5)عن زید ابن أرقم قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی وفاطمة والحسن والحسین:أنا حرب لمن حاربتم، وسلم لمن سالمتم. (رواه أحمد والترمذی وابن حبان والحاکم وصححاه).

''زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین سے فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میری بھی

اس سے جنگ ہے اور جو تم سے صلح کرے، میری بھی اس سے صلح ہے''۔

(6)عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت: خرج النبى صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر أسود، فجاء ه الحسن بن على فأدخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاء ت السيدة فاطمة فأدخلها، ثم جاء على فأدخله، ثم قال: إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح سویرے نبی اکرم ﷺ اس حال میں باہر نکلے کہ آپ کے جسم اطہر پر سیاہ بالوں کی ایک سنہری چادر پڑی ہوئی تھی۔ اسی وقت آپ کے پاس حسن بن علی آئے، آپ ﷺ نے ان کو اپنی چادر میں داخل کرلیا، پھر حسین آئے ان کو بھی چادر کے اندر لے لیا، اس کے بعد فاطمہ آئیں، انھیں بھی چادر میں سمیٹ لیا، پھر علی آئے، ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا اور پھر قرآن کی یہ آیت تلاوت کی: ''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمھیں صاف اور پاکیزہ بنادے''۔

(7)عن السيدة عائشة رضى الله عنها قالت: كن أزواج النبى صلى الله عليه وسلم عنده ولم يغادر منهن واحدة فأقبلت السيدة فاطمة تمشى ما تخطء مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا، فلما رآها رحب بها فقال: مرحبا بابنتى، ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم سارها فبكت بكاء شديدا، فلما رأى جزعها سارها الثانية فضحكت، فقلت لها :خصك رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين أهله بالسر، ثم أنت تبكين، فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت :ما كنت أفشى على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره .فلما توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت :عزمت عليك بما لى عندك من الحق لما حدثتنى فقالت :أما الآن فنعم .أما حين سارنى فى المرة الأولى فأخبرنى أن جبريل كان يعارضه القرآن فى كل سنة مرة وأنه عارضه الآن مرتين وأنى لا أرى الأجل إلا قد اقترب :فاتقى الله واصبرى فإنى نعم السلف أنا لك، قالت فبكيت بكائى الذى رأيت. فلما رأى جزعى سارنى الثانية فقال يا فاطمة :أما ترضين أن تكونى سيدة نساء المؤمنين أو سيدة نساء هذه الأمة فضحكت ضحكى الذى رأيت. (متفق عليه واللفظ لمسلم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی سب ازواج آپ کے پاس موجود تھیں، ان میں سے کوئی (وہاں سے) غیر حاضر نہیں ہوئی تھی، اتنے میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی ہوئی آئیں ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے ذرہ برابر مختلف نہ تھی۔ جب آپ نے انھیں دیکھا تو ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا، پھر راز داری سے ان کے ساتھ بات کی تو وہ شدت سے رونے لگیں۔ جب آپ نے ان کی شدید بے

قراری دیکھی تو آپ نے دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات کہی تو ہنس پڑیں۔(بعد میں) میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو چھوڑ کر خاص طور پر آپ سے راز داری کی بات کی، آپ روئیں (کیوں؟) جب رسول اللہ ﷺ (اس جگہ سے) تشریف لے گئے تو میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا:؟ انھوں نے کہا: میں ایسی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کردوں، پھر جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو میں نے ان سے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے میں اس کی بنا پر اصرار کرتی ہوں (اور یہ اصرار جاری رہے گا) الا یہ کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا؟ انھوں نے کہا: اب (اگر آپ پوچھتی ہیں) تو ہاں، پہلی بار جب آپ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا: جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ سال میں ایک یا دو مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور ابھی انھوں نے ایک ساتھ دوبارہ دور کیا ہے اور مجھے اس کے سوا کچھ نظر نہیں آتا کہ اجل (مقررہ وقت) قریب آ گیا ہے، اس لئے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے صبر کرنا، میں تمھارے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔(فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) کہا: اس پر میں اس طرح روئی جیسا آپ نے دیکھا، پھر جب آپ ﷺ نے میری شدید بےقراری دیکھی تو دوسری بار میرے کان میں بات کی اور فرمایا: فاطمہ! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم اہل ایمان کی عورتوں کی سردار بنو یا (فرمایا:) اس امت کی عورتوں کی سردار بنو؟ کہا: تو اس پر میں اس طرح سے ہنس پڑی جیسے آپ نے دیکھا''۔

(8)عن حذيفة:سألتني أمي متى عهدك بالنبي صلى الله عليه وسلم فقلت ما لي به عهد منذ كذاوكذا نالت مني فقلت دعيني آتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأصلي معه المغرب، واسأله أن يستغفر لي ولك فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه المغرب، فصلى حتى صلى العشاء، ثم انتقل فتبعته فبينما نحن في طريقنا عرض للنبي عارض فناجاه، ثم ذهب فتبعته أيضا فسمع مشيتي خلفه فالتفت إلي وقال:من هذا؟ حذيفة بن اليمان؟ ما لك يا حذيفة؟فحدثته بحديث أمي ..فقال صلى الله عليه وسلم:غفر الله لك ولأمك، ثم قال لي:أما رأيت العارض الذي عرض لي؟فقلت نعم يا رسول الله فقال:ذلك ملك من الملائكة لم يهبط إلى الأرض قط قبل هذه الليلة، وقد استأذن ربي في أن يسلم علي ويبشرني أن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وأن فاطمة سيدة نساء العالمين .

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا: تم کتنے دنوں سے رسول اللہ ﷺ سے نہیں ملے ہو؟ میں نے بتایا کہ اتنے اتنے دنوں سے۔ یہ سن کر انھوں نے مجھے سخت سست کہا۔ میں نے عرض کیا: اچھا اب رہنے بھی دیں، میں ابھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں، آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور پھر آپ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کروں گا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ساتھ مغرب کی

نماز ادا کی ۔آپ نماز پڑھ کر مسجد میں ہی رکے رہے یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہوگیا۔نماز عشاء کے بعد آپ مسجد سے باہر نکلے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا، آپ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی اور میری طرف متوجہ ہوکر پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ بن یمان۔آپ نے فرمایا: حذیفہ کیا بات ہے؟ میں نے آپ سے اپنی والدہ کی بات بیان کی ۔آپ ﷺ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تمھاری اور تمھاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا اس آدمی کو تم نے دیکھا جو ابھی ابھی میرے سامنے آیا تھا۔میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے دیکھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا، اس نے میرے رب سے یہ اجازت طلب کی تھی کہ وہ مجھ سے سلام عرض کرنا چاہتا ہے اور مجھے یہ بشارت دینا چاہتا ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتین عالم کی سردار ہیں''۔

(9)قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام .

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں کاملین کی تعداد تو بہت زیادہ ہے لیکن خواتین میں کامل صرف مریم بنت عمران، آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد ہوئی ہیں۔سیدہ عائشہ کو تمام خواتین پر فضیلت اسی طرح حاصل ہے جس طرح ثرید کو دوسرے تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے''۔

(10)روى الترمذى أن عائشة رضى الله عنها سئلت: أى الناس كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم؟قالت: فاطمة .قيل من الرجال؟ .قالت: زوجها إن كان ما علمت صواما قواما .

''امام ترمذی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا: تمام لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت تھی؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ سے۔پھر پوچھا گیا: مردوں میں آپ ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ آپ نے فرمایا: ان کے شوہر، میں تو یہی جانتی ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ بہ کثرت روزہ رکھنے والے اور تہجد گزار تھے''۔

(11)عن بريدة رضى الله عنه قال: كان أحب النساء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة، ومن الرجال على .

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب فاطمہ اور مردوں میں سب سے زیادہ محبوب علی تھے''۔

(12)عن عائشة رضى الله عنها قالت: ما رأيت أحدا كان أصدق لهجة من فاطمة إلا أن يكون الذى

ولدها .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ سے زیادہ سچا لہجہ میں نے کسی کا نہیں دیکھا سوائے ان کی اولاد کے''۔

(13)عن أنس رضي الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:حسبك من نساء العالمين أربع :مريم بنت عمران، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأة فرعون .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی عورتوں میں صرف چار عورتیں مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون تمھارے لیے کافی ہیں''۔

(14)أخرج البخاری ومسلم وغيرهما عن فاطمة رضي الله عنهاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:يا فاطمة أما ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين أو سيدة نساء هذه الأمة .

''بخاری اور مسلم وغیرہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو''۔

(15)عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:أفضل نساء أهل الجنة خديجة وفاطمة .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ اور فاطمہ (رضی اللہ عنہما) ہیں''۔

(16)عن أسامة بن زيد قال رضي الله عنه :جئت إلى بيت النبي صلى الله عليه وسلم فقيل لي:إنه عند السيدة فاطمة فأتيته فلما طرقت الباب خرج لي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متدثر بعباءته .ورأيته يحمل شيئا داخلها بينها وبين صدره فقلت له ماذا يا رسول الله؟ .فابتسم وقال: هذان ابناي الحسن والحسين اللهم فأحبهما وأحب من يحبهما .

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی اکرم ﷺ کے گھر حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ آپ سیدہ فاطمہ کے گھر پر ہیں، میں وہاں پہنچا۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم ﷺ اپنی عبا اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے، میں نے دیکھا کہ کوئی چیز اپنی عبا کے اندر آپ سینے سے لگائے ہوئے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ مسکرائے اور فرمایا: یہ میرے بیٹے حسن اور حسین ہیں، اے اللہ! تو ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(17)قال النبي ﷺ:إن فاطمة الزهراء أحب أهل بيتي إلي .

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ زہراء مجھے میرے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبوب ہیں''۔

(18)عن زيد بن أرقم رضى الله عنه قال:أول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم علی.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی''۔

(19)خلفه الرسول صلى الله عليه وسلم على العيال والنساء بالمدينة فى وقت الخروج إلى غزوة تبوك حتى بكى رضى الله عنه وقال:يا رسول الله إن قريشا تقول أن رسول الله استثقله فتركه.فقال النبى صلى الله عليه وسلم:أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبى بعدى.

''غزوہ تبوک کے لیے نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اہل وعیال اور دیگر خواتین پر اپنا جانشین مقرر کیا۔ یہ خبر سن کر علی رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کہتے ہیں کہ علی کو بوجھ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ نے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

(20)إن النبى صلى الله عليه وسلم لما آخى بين المهاجرين والأنصار جعل عليا أخا لنفسه الكريمة.

''نبی اکرم ﷺ نے جب مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتۂ مؤاخات قائم کیا تو اپنی ذات شریف کا بھائی علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا''۔

(21)عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال: كنا جلوسا ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علينا من بعض بيوت نسائه، قال فقمنا بعده فانقطعت نعله، فتخلف على يخصفها، ومضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومضينا معه، ثم قام ينتظره وقمنا معه فقال صلى الله عليه وسلم:إن منكم من يقاتل على تأويل القرآن، كما قاتلت على تنزيله. فاستشرفنا لها، وفينا أبو بكر وعمر، فقال أبو بكر:أنا هو يا رسول الله؟ فقال صلى الله عليه وسلم:لا.فقال عمر:أنا هو يا رسول الله.فقال صلى الله عليه وسلم:لا ،ولكنه خاصف النعل.قال أبو سعيد فجئنا نبشره، قال:فلم يرفع به رأسا فكأنه قد سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ اپنی بعض ازواج مطہرات کے گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم بھی چلنے کے لیے آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ اتنے میں آپ کے نعلین مبارک ٹوٹ گئے۔ علی رضی اللہ عنہ پیچھے رک کر جوتوں کو گانٹھنے لگے، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے، آپ کے ساتھ ہم بھی آ گئے۔ پھر ایک جگہ رک کر آپ ﷺ علی کا انتظار کرنے لگے، ہم بھی ان کے انتظار میں ٹھہر گئے، پھر

آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص ہوگا جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح قتال کرے گا جس طرح اس کی تنزیل پر میں نے قتال کیا ہے۔ یہ سن کر ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے، ہماری جماعت میں اس وقت ابوبکر اور عمر دونوں تھے۔ ابوبکر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عمر نے عرض کیا: کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتے گانٹھنے والے صاحب ہیں۔ ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ ہم یہ خبر سن کر بشارت دینے کے لیے علی کے پاس آئے لیکن انھوں نے اپنا سر نہیں اٹھایا، ایسا لگتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان انھوں نے بھی سن لیا تھا''۔

(22)روى البخارى عن عمر بن الخطاب -رضى الله عنه -قال: أقرؤنا أبى، وأقضانا على.

''امام بخاری رحمہ اللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے درمیان سب سے بڑی قاری سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سب سے بڑے قاضی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(23)عن ابن مسعود رضى الله عنه قال: كنا نتحدث أن أقضى أهل المدينة على.

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم باہم یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑے قاضی علی رضی اللہ عنہ ہیں''۔

(24)عن على رضى الله عنه قال: لما بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن فقلت: وأنا رجل حديث السن، وليس لى علم بكثير من القضاء ؟قال: فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم صدرى وقال: اذهب فإن الله يثبت لسانك ويهدى قلبك. قال: فما أعيانى قضاء بين اثنين .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: میں نوعمر ہوں، مجھے قضا کا بہت زیادہ علم نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے کو تھپکی دی اور فرمایا: جاؤ، اللہ تمھاری زبان کو استحکام اور دل کو درستگی عطا کرے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد پھر دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی کوئی مشکل نہیں پیش آئی''۔

(25)إنه محبوب المؤمنين ومبغوض المنافقين .وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبره أنه لا يحبه إلا مؤمن، ولا يبغضه إلا منافق.

''علی رضی اللہ عنہ سے اہل ایمان محبت کرتے ہیں جب کہ منافقین ان سے نفرت کرتے ہیں اور اس بات کی خبر ان کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرما کر دی تھی کہ علی سے محبت ایک مومن ہی کرتا ہے اور ان سے نفرت کوئی منافق ہی کرسکتا ہے''۔

(26)عن جابر رضى الله عنه قال: دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه. فقال الناس: لقد طال نجواه مع ابن عمه .فقال صلى الله عليه وسلم: ما أنا انتجيته ولكن الله

انتجاه .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طائف کے دن رسول اللہ ﷺ نے علی کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی ۔لوگ باہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنے عم زاد سے بڑی طویل سرگوشی کی ہے۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا: علی سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ خود اللہ نے کی ہے''۔

(27) قال سيدنا عمر رضى الله عنه: ليس المقام ببلد ليس فيه أبو الحسن.

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس شہر کی کوئی قیمت نہیں ہے جس میں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) نہ ہوں''۔

(28) روى أنه لما نزل قوله تعالى: ﴿وتعيها أذن واعية﴾. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سألت الله عز وجل أن يجعلها أذنك يا على. قال على: فما نسيت شيئا بعد ذلك وما كان لى أن أنسى.

''روایت بیان کی جاتی ہے کہ جب اللہ کا یہ فرمان: ﴿وتعيها أذن واعية﴾ نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تمھارے کان کو قرآنی آیت کا مصداق بنادے۔علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا اور نہ مجھے بھولنا ہی چاہئے''۔

(29) عن أنس -رضى الله عنه -أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: لا ينبغى أن يبلغ هذا إلا رجل من أهلى. فدعا عليا فأعطاه إياه .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ توبہ پر مشتمل فرمان زیادہ مناسب ہے کہ میرے گھر کا ہی کوئی فرد پہنچائے، چنانچہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ فرمان علی رضی اللہ عنہ کو دیا''۔

(30) روى البخارى وغيره عن البراء بن عازب -رضى الله عنه -قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى: أنت منى وأنا منك.

''امام بخاری وغیرہ نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''۔

(31) روى البخارى عن على -رضى الله عنه -قال: أنا أول من يجثو للخصومة بين يدى الرحمن يوم القيامة. قال قيس بن عباد فيم نزلت: ﴿هذان خصمان اختصموا فى ربهم﴾ وقال هم الذين تبارزوا يوم بدر: على وحمزة، وعبيدة، وشيبة بن ربيعة، وعتبة بن ربيعة، والوليد بن عتبة .

''امام بخاری نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو قیامت

کے دن رحمٰن کے سامنے استغاثہ کے لیے گھٹنوں کے بل بیٹھے گا۔قیس بن عباد نے پوچھا:قرآن کی آیت: کن کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ جواب دیا:ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے غزوہ بدر میں جنگ کی تھی اور وہ ہیں:علی،حمزہ،عبیدہ،شیبہ بن ربیعہ،عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ''۔

(32)عن أم عطية رضى الله عنها قالت:بعث النبى صلى الله عليه وسلم جيشا منهم على، قالت فسمعت النبى صلى الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول:اللهم لا تمتنى حتى ترينى عليا.

''ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج کسی مہم پر روانہ کی،اس میں علی بھی شامل تھے۔بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ پھیلا کر یہ دعا کرتے سنا کہ اے اللہ مجھے علی کا دیدار کرائے بغیر موت نہ دینا''۔

(33)أن النبى صلى الله عليه وسلم أشركه فى هديه فى حجة الوداع، فقدم مائة بدنة، نحر منها بيديه ثلاثا وستين، وأناب عليا فى نحر ما زاد من المائة.

''سیدنا علی کو نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی قربانی کے جانوروں میں شریک بنایا۔علی نے سو اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیے،آپ ﷺ نے ۶۳/اونٹ اپنے دست مبارک سے قربان کیے اور باقی اونٹوں کی قربانی کرنے میں علی نے آپ کی نیابت فرمائی''۔

(34)عن أبى ذر رضى الله عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:لينتهين بنو وليعة أو لأبعثن إليهم رجلا كنفسى ينفذ فيهم أمرى فيقتل فيهم المقاتلة ويسبى الذرية .قال أبو ذر:فما راعنى إلا وكف عمر فى حجزتى من خلفى قال:من يعنى؟فقلت ما إياك يعنى، ولا صاحبك .قال فمن يعنى؟؟۔ قلت:خاصف النعل، قال وعلى يخصف نعلا.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:بنو ولیعہ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ میں اپنی ذات کے مثل ایک ایسے شخص کو ان کی طرف بھیج دوں گا جو ان کے درمیان میرا فرمان نافذ کرے گا،قتل وخوں ریزی مچائے گا اور ان کے بچوں کو قیدی بنائے گا۔ابوذر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے میری کمر میں کچوکا لگا کر پوچھا:آپ ﷺ کی مراد کس سے ہے؟ میں نے جواب دیا:اس سے نہ آپ مراد ہیں اور نہ آپ کے ساتھی۔انھوں نے پوچھا:پھر کون مراد ہے؟ میں نے کہا:وہ جوتا گانٹھنے والے صاحب مراد ہیں،علی رضی اللہ عنہ اس وقت جوتے گانٹھ رہے تھے''۔

(35)عن أم سلمة رضى الله عنها أنها قالت:والذى تحلف به أم سلمة إن كان أقرب الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم على .قالت لما كان غداة قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان أرسله فى حاجة أظنه بعثه، فجعل يقول:جاء على؟ ثلاث

مرات .قالت فجاء قبل طلوع الشمس فلما جاء عرفنا إن له إليه حاجة، فخرجنا من البيت، وكنا عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ فى بيت عائشة، فكنت آخر من خرج من البيت، ثم جلست أدناهن من الباب، فأكب عليه على، فكان آخر الناس به عهدا جعل يساره ويناجيه .

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا قسم کھا کر بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آخری گفتگو علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی تھی۔وہ بیان کرتی ہیں کہ جس صبح رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی،آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔میں سمجھتی ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے آپ ہی نے بھیجا تھا۔آپ بار بار یہی پوچھتے رہے کہ علی آ گئے ۔تین بار آپ نے پوچھا۔بیان کرتی ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ طلوع آفتاب سے پہلے ہی تشریف لے آئے ۔ہمیں اندازہ ہوگیا کہ نبی ﷺ کو ان سے کوئی حاجت ہے ۔ہم گھر سے باہر نکل آئے ۔اس دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے ۔میں سب سے آخر میں کمرے سے باہر نکلی اور دروازے کے قریب بیٹھ گئی۔علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے اوپر جھک گئے ۔اس طرح نبی ﷺ سے آخری گفتگو علی نے فرمائی۔آپ ﷺ نے ان کو اپنی بائیں جانب کیا اور ان سے سرگوشی کرتے رہے''۔

(36)(رواه البخاری) :أحب أهل بيتى الحسن والحسين.

''میرے اہل بیت میں مجھے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں''۔

(37)(رواه الترمذى):قال صلى الله عليه وسلم عن الحسن:اللهم إنى أحبه فأحبه، وأحب من يحبه (رواه مسلم)

''سیدنا حسن کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا:اے اللہ!میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(38)عن أسامة بن زيد أنه قال:طرقت باب النبى صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فى بعض الحاجة فخرج إلى وهو مشتمل على شىء لا أدرى ما هو، فلما فرغت من حاجتى قلت:ما هذا الذى أنت مشتمل عليه، فكشف فإذا الحسن والحسين على وركه فقال :هذان ابناى ابنتى ..اللهم إنى أحبهما فأحبهما وأحب من يحبهما.

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات کسی ضرورت سے نبی اکرم ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔آپ ﷺ اس طرح باہر نکلے کہ کوئی چیز کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے جسے میں پہچان نہیں سکا۔جب میری ضرورت پوری ہوگئی تو میں نے عرض کیا:یہ کیا چیز ہے جسے آپ کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہیں۔یہ سن کر آپ ﷺ نے کپڑا ہٹایا تو آپ کی گود میں حسن اور حسین دکھائی پڑے۔آپ ﷺ نے فرمایا:یہ دونوں میری بیٹی کے صاحب زادے ہیں،اے اللہ!میں ان

دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اسے بھی اپنا محبوب بنا لے جو ان سے محبت کرے''۔

(39)وبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم على منبره يخطب الناس فجاء الحسن والحسين رضي الله عنهما وعليهما قميصان أحمران يمشيان ويعثران، فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال: صدق الله ﴿إنما أموالكم وأولادكم فتنة ﴾نظرت إلى هذين الصبيين يمشيان ويعثران، فلم أصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما.

''ایک بار نبی اکرم ﷺ اپنے منبر سے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں سرخ قمیص زیب تن کیے ہوئے گرتے پڑتے آتے ہوئے حسن اور حسین آپ کو نظر آئے۔ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے، دونوں کو گود میں اٹھایا اور لے جا کر اپنے سامنے بٹھالیا اور پھر فرمایا: اللہ نے سچ ہی فرمایا ہے: ''تمھاری دولت اور تمھاری اولاد ایک آزمائش ہے''۔ میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے آتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا، میں نے خطبے کا سلسلہ بند کیا اور ان دونوں کو گود میں اٹھالیا''۔

(40)عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ما رأيت حسنا قط إلا دمعت عيني، جلس النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد وأنا معه فقال: ادعو لي لكع أو أين لكع؟ فجاء الحسن يشتد حتى أدخل يده في لحية النبي صلى الله عليه وسلم فوضع النبي صلى الله عليه وسلم فمه على فمه، ثم قال: اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن کو جب بھی دیکھا میری آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ ایک بار نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور میں آپ کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: ذرا میری خاطر چھوٹے بچے کو بلاؤ یا چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے اور نبی ﷺ کی داڑھی میں اپنا ہاتھ داخل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب: المقتطفات من كتاب فضائل الصحابة لسعود بن عيد الصاعدى

بِسۡمِ اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیۡم

(1)عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: بینما نحن عند رسول الله ﷺ اذ أقبل فتیة من بنی هاشم ،فلما رآهم النبی ﷺاغرورقت عیناه وتغیر لونه، قال: فقلت: ما نزال نری فی وجهک شیئاً نکرهه ،فقال: انا أهل بیت اختار الله لنا الآخرة علی الدنیا.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت بنو ہاشم کے چند نوجوان آتے ہوئے نظر آئے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے انھیں دیکھا تو آپ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا: کیا بات ہے، آپ کے چہرے پر کچھ ناگواری کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم اہل بیت کو اللہ نے دنیا کی بجائے آخرت کے لیے بنایا ہے''۔

(2)عن عبد الرحمن بن عوف قال: قال رسول الله ﷺ: أیها الناس، إنی فرط لکم ، وأوصیکم بعترتی خیرا،وإن موعدکم الحوض،والذی نفسی بیده لیقیموا الصلاة ولیؤتوا الزکاة أو لأبعثن إلیهم رجلا منی ، أو کنفسی،فلیضربن أعناق مقاتلتهم،ولیسبین ذراریهم، قال: فرأی الناس أنه أبو بکر، أو عمر ،فأخذ بید علی،فقال: هذا هو.

''عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے جدا ہونے والا ہوں، میں تمھیں اپنی عترت کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ نماز قائم کرتے رہیں، زکوۃ دیتے رہیں، ورنہ ان کی طرف اپنے میں سے ایک شخص بھیجوں گا جو ان کے جنگ جو افراد کو قتل کرے گا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لے گا۔ لوگوں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا۔ آپ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: وہ شخص یہ ہیں''۔

(3)عن ابن عباس رضی الله عنهما أن النبی ﷺ قال: یا معشر بنی هاشم! انه سیصیبکم بعدی جفوة.

''ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیلہ بنو ہاشم کے لوگو! تمھیں میرے بعد سختی اور ظلم وستم برداشت کرنے ہوں گے''۔

(4)عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الحمد لله الذی یصرف عنا أهل

البیت.

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام حمد و ثنا اس اللہ کے لیے ہے جو ہم اہل بیت سے بہت سی مصیبتیں اور آفتیں دور کرتا رہتا ہے''۔

(5)عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ألا ان عیبتی التی آوی الیها:أهل بیتی.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے توشہ دان جن کا میں سہارا لیتا ہوں، وہ میرے اہل بیت ہیں''۔

(6)عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: آخر ما تکلم به رسول الله ﷺ:اخلفونی فی أهل بیتی.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے آخری کلمہ یہ نکلا تھا: میرے بعد میرے اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک کرنا''۔

(7)عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه قال:لما نزلت هذه الآیة:﴿فقل تعالوا ندع أبناء نا وأبناء کم﴾،دعا رسول الله ﷺ علیاً وفاطمة وحسنا وحسینا رضی الله عنهم فقال:اللهم هؤلاء أهلی.

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: **﴿فقل تعالوا ندع أبناء نا وأبناء کم﴾** نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں''۔

(8)عن ابن عباس رضی الله عنهما قال:لما نزلت:﴿قل لا أسألکم علیه أجراً الا المؤدة فی القربی﴾،قالوا یارسول الله!ومن قرابتک هؤلاء وجبت علینا مؤدتهم؟ قال:علی وفاطمة وأبناؤهما.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہیں: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے''۔

(9)عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ:انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی-أحدهما أعظم من الآخر-کتاب الله،حبل ممدود من السماء الی الأرض وعترتی أهل بیتی.ولن یتفرقا حتی یردا علیّ الحوض،فانظروا کیف تخلفونی فیهما.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر آ کر مجھ سے ملیں گے۔ اب دیکھنا ہے کہ تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو''۔

(10)عن زيد بن أرقم رضى الله عنه قال:قام رسول الله ﷺ يوماً فينا خطيباً بماء يدعى خماً بين مكة والمدينة فحث على كتاب الله ورغب فيه ثم قال:وأهل بيتى أذكركم الله فى أهل بيتى، أذكركم الله فى أهل بيتى.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر ہمارے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے،آپ نے کتاب اللہ کے سلسلے میں ترغیب دلائی اور ابھارا،اس کے بعد فرمایا:میں تمھیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں، میں تمھیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں''۔

(11)عن على رضى الله عنه أن النبى ﷺ قال له:أما ترضى أن تكون منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا أنه لا نبى بعدى.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(12)عن عمران بن حصين رضى الله عنهما قال:قال رسول الله ﷺ:لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله.فأعطاها علياً.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میں کل جہاد کا علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، پھر آپ نے جہاد کا علم علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا''۔

(13)عن هبيره بن يريم قال: خطبنا الحسن بن على رضى الله عنهما فقال: لقد فارقكم رجل بالأمس لم يسبقه الأولون بعلم ولا يدركه الآخرون.كان رسول الله ﷺ يبعثه بالراية،جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله لا ينصرف حتى يفتح له.

''ہبیرہ بن یریم بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور خطبے میں فرمایا:کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے جس کے علم کو نہ پہلے کے لوگ پہنچ سکے ہیں اور نہ بعد میں آنے والے اس درجے کو پہنچ سکتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ ان کو جہاد کا علم دے کر بھیجتے تھے،جبریل ان کے دائیں اور میکائیل ان کے بائیں ہوا کرتے تھے اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہیں لوٹتے تھے''۔

(14)عن على بن أبى طالب رضى الله عنه قال:والذى فلق الحبة وبرأ النسمة انه لعهد النبى الأمى ﷺ الىّ أن لا يحبنى الا مؤمن ولا يبغضنى الا منافق.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہفر ماتے ہیں: قسم ہےاس ذات کی جس نے دانے میں شگاف ڈالا اورروح کی تخلیق فرمائی، مجھ سے نبی امی ﷺ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے محبت ایک مومن ہی کرے گا اور مجھ سے بغض کوئی منافق ہی رکھے گا''۔

(15)عن سلمان الفارسی رضی الله عنه قال:أول هذه الأمة وروداً علی نبیها ﷺأولها اسلاماً:علی بن أبی طالب.

''سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے حوض پر پہنچے گا جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہےاور وہ ہیں: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ''۔

(16)عن أبی ذر رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لعلی رضی الله عنه:أنت أول من آمن بی وأنت أول من یصافحنی یوم القیامة وأنت الصدیق الأکبر وأنت الفاروق یفرق بین الحق والباطل وأنت یعسوب المؤمنین والمال یعسوب الکفار.

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے ، قیامت کے دن سب سے پہلے تم مجھ سے مصافحہ کرو گے، تم صدیق اکبر ہواور تم ہی فاروق ہو جوحق اور باطل کے درمیان تفریق کرے گا۔ تم مومنوں کے مددگار ہو جب کہ مال کافروں کا مددگار رہے''۔

(17)عن معقل بن یسار أن النبی ﷺ قال لفاطمة رضی الله عنها:أما ترضین أن زوجتک أقدم أمتی سلماً وأکثرهم علماً وأحلمهم حلماً.

''سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں نے تمھارا نکاح اس سے کیا ہے جو قدیم الاسلام ہے، جو سب سے زیادہ علم والا ہےاور سب سے زیادہ متحمل مزاج ہے''۔

(18)عن أبی أمامة رضی الله عنه:أن رسول الله ﷺ آخی بین الناس وآخی بینه وبین علی رضی الله عنه.

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان باہم مواخات کرائی اور اپنے اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کرائی''۔

(19)عن علی رضی الله عنه قال: والله ! لعهد النبی الأمی الیّ:أن الأمة ستغدر بی.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! نبی امی ﷺ نے مجھ سے یہ عہد کیا تھا کہ امت عنقریب میرے ساتھ فریب کرے گی''۔

(20)عن أم سلمة رضى الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ اذا غضب لم يجترىء أحد أن يكلمه الا على رضى الله عنه.

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ناراض ہوتے تھے تو علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آپ سے بات کرنے کی جراءت نہیں ہوتی تھی''۔

(21)عن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: فانما هى بضعة منى يريبنى ما أرابها ويؤذينى ما أذاها.

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، وہی چیز اسے خوش کرتی ہے جو مجھے کرتی ہے اور وہی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے دیتی ہے''۔

(22)عن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: فاطمة شجنة منى يبسطنى ما يبسطها ويغضبنى ما يغضبها وانه يقطع يوم القيامة الأنساب الا نسبى وسببى.

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، مجھے بھی وہی چیز خوش کرتی ہے جو اسے خوش کرتی ہے اور وہی چیز مجھے بھی ناراض کرتی ہے جو اسے ناراض کرتی ہے۔ قیامت کے دن میرے حسب نسب کے علاوہ دوسرے تمام حسب نسب منقطع ہو جائیں گے''۔

(23)عن أبى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ان ملكاً من السماء لم يكن زارنى فاستأذن الله فى زيارتى فبشرنى أن فاطمة سيدة نساء أمتى.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے اب تک میری زیارت نہیں کی تھی، اس نے اللہ سے میری زیارت کرنے کی اجازت طلب کی اور مجھے یہ بشارت دی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میری امت کی خواتین کی سردار ہے''۔

(24)عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: الحمد لله الذى أنجى فاطمة من النار.

''رسول اللہ ﷺ کے غلام ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام حمد و شکر اس اللہ کے لیے ہے جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات دے دی''۔

(25)عن بريدة رضى الله عنه قال: كان أحب النساء الى رسول الله ﷺ فاطمة ومن الرجال على رضى الله عنه.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ تھیں اور مردوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب علی تھے''۔

(26)عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ان الله أمرنى أن أزوج فاطمة من على رضى الله عنه.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کردوں''۔

(27)عن جميع بن عمير قال: دخلت مع عمتى على عائشة، فسئلت:أى الناس كان أحب الى رسول الله ﷺ؟قالت:فاطمة رضى الله عنها.فقيل: من الرجال؟ قالت:زوجها،ان كان ماعلمت صواماً قواماً.

''جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟انھوں نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ان سے دوسرا سوال کیا گیا کہ مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟انھوں نے جواب دیا: فاطمہ کے شوہر اور میں تو ان کے شوہر یعنی علی رضی اللہ عنہ کو بہ کثرت نفلی روزے رکھنے والے اور تہجد گزار سمجھتی تھی''۔

(28)عن أبى هريرة عن النبى ﷺ قال للحسن رضى الله عنه:اللهم انى أحبه فأحبه،وأحب من يحبه.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا کی:اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرتا ہے''۔

(29)عن البراء بن عازب قال: رأيت النبى ﷺ والحسن بن على رضى الله عنهما على عاتقه يقول:اللهم انى أحبه فأحبه.

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر سوار ہیں اور آپ یہ دعا فرما رہے ہیں؛ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(30)عن عائشة رضى الله عنها أن النبى ﷺ كان يأخذ حسناً رضى الله عنه فيضمه اليه،فيقول: اللهم ان هذا ابنى فأحبه،وأحب من يحبه.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر سینے سے لگاتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے:اے اللہ! یہ میرا بیٹا ہے،ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(31)عن عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال: هذا،يعنى:الحسن، أحب أهل الأرض الى أهل السماء.

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ یعنی حسن رضی اللہ عنہ اہل زمین سے اہل آسمان تک سب سے زیادہ محبوب ہیں''۔

(32)عن معاوية بن أبى سفيان قال:رأيت رسول الله ﷺ يمص لسانه أو قال: شفته.يعنى :الحسن بن على رضى الله عنهما،وانه لن يعذب لسان أو شفتان مصهما رسول الله ﷺ.

''معاویہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زبان یا ان کے ہونٹ چوس رہے ہیں اور وہ زبان اور ہونٹ عذاب نہیں دیے جاسکتے جن کو رسول اللہ ﷺ نے خود چوسا ہے''۔

(33)عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال:من سره أن ينظر الى أشبه الناس برسول الله ﷺ فلينظر الى الحسن بن على رضى الله عنهما.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو رسول اللہ ﷺ کی شبیہ دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہو اسے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھنا چاہئے''۔

(34)عن أبى بكرة رضى الله عنه قال:سمعت النبى ﷺ على المنبر،والحسن بن على رضى الله عنهماالى جنبه،ينظر الى الناس مرة،واليه مرة،ويقول:ابنى هذا سيد، ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين.

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے کہتے ہوئے اس حال میں سنا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں ہیں، کبھی آپ لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی حسن کی طرف اور اسی موقع سے آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کرائے گا''۔

(35)عن يعلى بن مرة قال: قال رسول الله ﷺ:حسين منى،وأنا من حسين،أحب الله من أحب حسيناً،حسين سبط من الأسباط.

''یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسینؓ مجھ سے ہیں اور میں حسینؓ سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے، حسین قبائل میں سے خود ایک قبیلہ ہیں''۔

(36)عن ابن عباس رضى الله عنهما قال:كان رسول الله ﷺ حامل الحسين بن على رضى الله عنهما على عاتقه ،فقال رجل:نعم المركب ركبت يا غلام!فقال النبى ﷺ:ونعم الراكب هو.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنی گردن پر سوار کیے ہوئے تھے۔ایک شخص نے کہا:اے بچے! کتنی بہترین سواری پر تم سوار ہو۔یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:خود وہ بھی کتنے بہترین سوار ہیں''۔

(37)عن أنس بن مالک،أن ملک المطر قال للنبی ﷺ:أتحبه؟یعنی :الحسین رضی الله عنه . فقال:نعم.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار بارش کے فرشتے نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا آپ حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا:ہاں،میں ان سے محبت کرتا ہوں''۔

(38)عن أبی هریرة قال: کان الحسین رضی الله عنه عندالنبی ﷺ،وکان یحبه حباً شدیداً،فقال: اذهب الی أمی.فقلت:اذهب معه.فجاء ت برقة من السماء،فمشی فی ضوئها حتی بلغ.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اوران سے شدید محبت فرماتے تھے۔آپ نے فرمایا:ان کوان کی والدہ کے پاس لے جاؤ۔ابوہریرہ نے کہا: کیا میں ان کے ساتھ جاؤں۔اتنے میں آسمان سے بجلی چمکی اوراسی روشنی میں چلتے ہوئے وہ گھر پہنچ گئے''۔

(39)عن یزید بن أبی زیاد قال:خرج النبی ﷺ من بیت عائشة رضی الله عنها،فمر علی بیت فاطمة رضی الله عنها،فسمع حسیناً رضی الله عنه یبکی،فقال:ألم تعلمی أن بکاء ه یؤذینی؟

''یزید بن ابی زیاد بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلے۔آپ کا گزر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا۔آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔آپ نے فرمایا: فاطمہ! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ان کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے''۔

(40)عن أبی أیوب الأنصاری رضی الله عنه قال:دخلت علی رسول الله ﷺ والحسن والحسین رضی الله عنهما یلعبان بین یدیه،وفی حجره،فقلت:یا رسول الله!أتحبهما؟قال:وکیف لا أحبهما!وهما ریحانتای من الدنیا،أشمهما.

''سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا،اس وقت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے یا آپ کی گود میں کھیل رہے تھے۔میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان دونوں سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: آخر میں ان سے محبت کیوں نہ کروں جب کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں،جن کو میں سونگھتا ہوں''۔

أربعين فى فضائل أهل بيت من كتاب:
الاجابة فى مناقب القرابة
للدكتور محمد طاهر القادرى

بِسۡمِ اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحِیم

(1)عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَلا إِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِی آوِی إِلَیْهَا أَهْلُ بَیْتِی، وَإِنَّ کَرِشِیَ الأَنْصَارُ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِیئِهِمْ، وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا توشہ دان جس کا میں سہارا لیتا ہوں، میرے اہل بیت ہیں، میرے معاون انصار ہیں، لہٰذا ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے محسنین کی اچھائیوں کو قبول کرو''۔

(2)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَال: رَأَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّتِهِ یَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَی نَاقَتِهِ القَصْوَاءِ یَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ یَقُول: یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنِّی تَرَکْتُ فِیکُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: کِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِی أَهْلَ بَیْتِی.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قصواء اونٹنی پر سوار ہیں۔ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں، میں نے سنا کہ آپ نے خطبے میں فرمایا: اے لوگو! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب اور اپنی عترت یعنی اہل بیت کو چھوڑ ا ہے، تم جب تک ان کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے''۔

(3)عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَکُلُّ نَبِیٍّ کَانَ: الزَّائِدُ فِی کِتَابِ اللَّهِ، وَالمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللَّهِ، وَالمُتَسَلِّطُ بِالجَبَرُوتِ لِیُعِزَّ بِذَلِکَ مَنْ أَذَلَّ اللَّهُ، وَیُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللَّهِ، وَالمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِی مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِی.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھ آدمی ایسے ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں، اللہ لعنت بھیجتا ہے اور ہر نبی نے ان پر لعنت کی ہے: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، زبردستی تخت حکومت پر قبضہ کرنے والا تاکہ اللہ نے جسے عزت دی ہے اسے ذلیل اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اسے باعزت بنادے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا، میری عترت جسے اللہ نے محترم بنایا ہے، اس کی حرمت پامال کرنے والا اور میری سنت کو چھوڑنے والا''۔

(4)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا یَغْذُوکُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِی بِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَیْتِی لِحُبِّی.

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ اپنی بہت سی نعمتوں سے تمھیں غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے بھی محبت کرو اور مجھ سے محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت

سے محبت کرو‘‘۔

(5)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ :كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ.وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا.

’’سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے اندر ایسی دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔دونوں میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے۔ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ایک رسی ہے اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔اب دیکھنا ہے کہ تم ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو‘‘۔

(6)عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾(الأحزاب: 33) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ:اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ:أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ.

’’نبی اکرم ﷺ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر ام سلمہ کے گھر میں یہ آیت:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ نازل ہوئی تو آپ نے فاطمہ،حسن اور حسین کو بلایا،ان پر چادر تانی،علی آپ کے پیچھے کھڑے تھے،ان پر بھی چادر پھیلائی اور پھر فرمایا:اے اللہ!یہ میرے اہل بیت ہیں،ان سے گندگی دور کردے اور انھیں پاکیزہ بنادے۔ام سلمہ نے عرض کیا:اے اللہ کے نبی!میں بھی ان کے ساتھ ہوں،آپ نے فرمایا:تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر پر ہو‘‘۔

(7)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:لَمَّا نَزَلَتْ:﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ (الشورى:23) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ:عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب قرآن کی یہ آیت:نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!وہ آپ کے کون سے قرابت دار ہیں،جن کی محبت ہمارے اوپر واجب ہے؟ آپ نے فرمایا:علی،فاطمہ اوران کے دونوں بیٹے‘‘۔

(8) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُحْفَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَحَمِدَ

اللہَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا أَجِدُ لِنَبِيٍّ إِلَّا نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي قَبْلَهُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبُ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَصَحْتَ قَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ مَعَكُمْ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَإِنَّ عُرْضَهُ أَبْعَدُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبُصْرَى، فِيهِ أَقْدَاحٌ عَدَدَ النُّجُومِ مِنْ فِضَّةٍ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ؟ فَنَادَى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ لَا تَضِلُّوا، وَالْآخَرَ عِتْرَتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُ ذَلِكَ لَهُمَا رَبِّي، فَلَا تَقْدُمُوهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلَكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جحفہ کے دن ایک جگہ اترے، لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے ، اللہ کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا: میں ہر نبی کو دیکھتا ہوں کہ اس نے اپنے پیش رو نبی سے نصف عمر پائی ہے، قریب ہے کہ مجھے بلالیا جائے گا اور میں اس پر لبیک کہوں گا۔ تو تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: آپ نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، جنت حق ہے، جہنم حق ہے ، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔ لوگوں نے جواب دیا: ہاں ہم شہادت دیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ، ان کو سینے پر رکھا اور فرمایا: میں بھی تمھارے ساتھ ان باتوں کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر آپ نے پوچھا: تم سن رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں ہم سن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اب میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اور تم حوض پر میرے پاس آؤ گے۔ حوض کی چوڑائی صنعاء اور بصری کے درمیان مسافت کے برابر ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں چاندی کے پیالے ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ میرے بعد دونوں بھاری چیزوں کے ساتھ تم کیا سلوک کرتے ہو؟ ایک آواز دینے والے نے پکار کر پوچھا: اے اللہ کے رسول! دونوں بھاری چیزیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایک اللہ کی کتاب جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمھارے ہاتھ میں ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو گمراہ نہیں ہوگے اور دوسری چیز میری عترت ہے۔ لطیف وخبیر ذات نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے بلکہ ساتھ ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ میں نے اپنے رب سے دونوں کے لیے دعا مانگی ہے، ان سے کسی کو آگے مت کرو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے اور نہ دونوں کے سلسلے میں کوئی کوتاہی کرو ورنہ ہلاکت یقینی ہے، ان کو سکھانے کی کوشش نہ کرو، وہ تم سے بڑے عالم ہیں۔ اس کے بعد آپ نے سیدنا علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میں اپنی ذات سے جس کا ولی ہوں علیؓ بھی اس کے

ولی ہیں۔اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علیؓ سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علیؓ سے دشمنی رکھے‘‘۔

(9)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ، وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ.

’’عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی جان سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں، میری اہل اس کی اہل سے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جائے‘‘۔

(10)عن أبي رافع رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِي:أَنْتَ وَشِيعَتُكَ تَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاءً مَرْوِيِّينَ، مُبَيَّضَةً وُجُوهُكُمْ، وَإِنَّ عَدُوَّكَ يَرِدُونَ عَلَيَّ ظِمَاءً مُقَبَّحِينَ.

’’سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم اور تمھاری جماعت حوض کوثر پر میرے پاس آ ؤ گے، خوب سیرابی حاصل کرو گے اور تمھارے چہرے چمک رہے ہوں گے جب کہ تمھارے دشمن میرے پاس آ کر پیاسے ہی رہیں گے اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے‘‘۔

(11)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ :إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ مُعَذِّبِكِ، وَلَا وَلَدِكِ.

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: اللہ عزوجل تمھیں اور تمھاری اولاد کو عذاب نہیں دے گا‘‘۔

(12)عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَت:قَالَتْ عَائِشَةُ:خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَال:﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الأحزاب:33).

’’صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرمﷺ ایک صبح گھر سے اس حال میں نکلے کہ آپ کے جسم اطہر پر سیاہ بالوں کی سنہری چادر تھی۔ حسن بن علی آئے، ان کو آپ نے چادر کے اندر داخل کرلیا، حسین آئے انھیں بھی اپنے ساتھ کرلیا، فاطمہ آئیں ان کو بھی چادر میں داخل کرلیا پھر علی آئے انھیں بھی چادر کے اندر کرلیا اور اس کے بعد یہ آیت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ پڑھی‘‘۔

(13)عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.

''مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، مجھے بھی وہی چیز تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دیتی ہے''۔

(14)عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ :إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضَى لِرِضَاكِ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ سے فرمایا: اللہ تمھارے غصہ ہونے سے غصہ ہوتا اور تمھارے خوش ہونے سے خوش ہوتا ہے''۔

(15)عَنْ عَائِشَةَ قالت أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ :فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ :مَا هَذَا الَّذِى سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ:سَارَّنِى فَأَخْبَرَنِى بِمَوْتِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِى، فَأَخْبَرَنِى أَنِّى أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بلایا، ان سے سرگوشی کی جس سے وہ رونے لگیں۔ دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے پوچھا: پہلی بار رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی کہ آپ رونے لگیں اور پھر سرگوشی کی تو آپ ہنسنے لگیں۔ فاطمہ نے بتایا کہ پہلی بار کی سرگوشی میں آپ نے اپنی موت کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی، پھر دوسری بار کی سرگوشی میں آپ نے بتایا کہ میں آپ کے اہل میں سب سے پہلے آپ سے ملاقات کروں گی، اس خبر کو سن کر میں ہنسنے لگی''۔

(16)عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَال:دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِى عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسُئِلَت:أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَت:فَاطِمَةُ قِيل:فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ:زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

''جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبت کس سے تھی؟ انھوں نے جواب دیا: فاطمہ سے۔ پوچھا گیا کہ مردوں میں کس سے تھی؟ جواب دیا: فاطمہ کے شوہر سے، میں تو ان کو بہ کثرت نفلی روزے رکھنے والا اور تہجد گزار سمجھتی ہوں''۔

(17)عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الزَمُوا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ جو شخص اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ ہم سے محبت کرتا رہا ہوگا تو وہ ہماری شفاعت سے

جنت میں جائے گا۔ ہمارے حقوق کی معرفت حاصل کیے بغیر کسی بندے کو اس کا کوئی عمل اسے فائدہ نہیں دے گا‘‘۔

(18)عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَأَخَذَ بِيَدِهَا فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ.

’’ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے بات چیت میں فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی مشابہت کسی میں نہیں دیکھی۔ فاطمہ جب آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہوجاتے، بوسہ لیتے، مرحبا کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھا لیتے تھے، اسی طرح جب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کے گھر جاتے تو وہ استقبال کے لیے کھڑی ہوجاتیں اور آپ کے ہاتھ چوم لیا کرتی تھیں‘‘۔

(19) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِدَاكِ أَبِي وَأُمِّي.

’’سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تو سب سے آخر میں فاطمہ سے ملاقات کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے فاطمہ سے ملاقات کرتے اور آپ نے ایک بار فاطمہ سے کہا: میرے ماں باپ تمھارے اوپر قربان‘‘۔

(20)عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ:يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمُرَّ.

’’سیدنا علی علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو پردے کے پیچھے سے ایک منادی آواز لگائے گا: اے میدان حشر کے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ یہاں سے گزر جائیں‘‘۔

(21)عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ:سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُولُ:أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ.

’’ابوحمزہ ایک انصاری صحابی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے سیدنا علیؓ اسلام لائے‘‘۔

(22)عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَصَلَّى وَعَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ .

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن مبعوث کیے گئے اور سیدنا علیؓ نے منگل

کے دن نماز ادا کی''۔

(23)عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فِی غَزْوَةِ تَبُوکَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا علیؓ کو مدینہ میں رہنے کے لیے پیچھے چھوڑ دیا۔انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میری نظر میں تمھارا مقام وہی ہے جو موسیٰ کی نظر میں ہارون کا تھا''۔

(24)عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْحُبَلِیِّ، قَالَ: قَالَ عَلِی: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِی، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِی.

''عبداللہ بن عمرو بن ہند حبلی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علیؓ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تھا تو آپ عطا فرماتے اور جب خاموش رہتا تھا تو گفتگو کا آغاز آپ ہی فرماتے تھے''۔

(25)عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاس: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ انْتَجَاهُ.

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنے ابن عم کے ساتھ بڑی دیر تک سرگوشی کی۔جب اس چرچے کی اطلاع آپ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا: علیؓ سے سرگوشی میں نے نہیں بلکہ خود اللہ نے فرمائی ہے''۔

(26)عَنْ أَبِی سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ: يَا عَلِیُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِی هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِی وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِی وَغَيْرِكَ.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ سے فرمایا: اے علی! میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس مسجد میں حالت جنابت میں رہے۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: میرے اور تمھارے سوا کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جنبی حالت میں اس مسجد سے گزرے''۔

(27)عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِیٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِی حَتَّى تُرِيَنِی عَلِيًّا.

''ام عطیہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی جنگی مہم پر ایک فوج روانہ کی، میں نے اس موقع پر سنا، آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! علیؓ کا دیدار کرائے بغیر مجھے وفات نہ دینا''۔

(28) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس وقت میرے پاس اس پرندے کا گوشت کھانے کے لیے اپنی مخلوق میں اس شخص کو بھیج دے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس دعا کے بعد سیدنا علیؓ آئے اور انھوں نے آپ کے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھایا''۔

(29) عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

''حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں، میری طرف سے کسی پیغام کی ترسیل یا تو میں خود کر سکتا ہوں یا پھر علیؓ کر سکتے ہیں''۔

(30) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کیدرمیان مواخات کرائی، آپ کے پاس روتے ہوئے سیدنا علیؓ ااۓ اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان مواخات کرائی لیکن میری کسی سے مواخات نہیں کرائی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

(31) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا۔ آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس وقت میرے پاس اس پرندے کا گوشت کھانے کے لیے اپنی مخلوق میں اس شخص کو بھیج دے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس دعا کے بعد سیدنا علیؓ آئے اور انھوں نے آپ کے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھایا''۔

(32) عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

''بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ تھیں اور مردوں میں سب سے زیادہ پیارے علیؓ تھے''۔

(33)عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ العِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ البَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ البَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا.

''عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: مچھر کا خون کپڑے پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ابن عمر نے فرمایا: ذرا ان صاحب کو دیکھو، ان عراقیوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کر دیا اور مجھ سے مچھر کا مسئلہ پوچھ رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے سنا ہے کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو مہکتے پھول ہیں''۔

(34)عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَفِي حِجْرِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّهُمَا؟، قَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا.

''سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حسن اور حسین آپ کے سامنے یا آپ کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرج کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ان دونوں سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: میں ان سے کیسے نہ محبت کروں، یہی دونوں تو دنیا میں میرے مہکتے پھول ہیں جن کو میں سونگھتا ہوں''۔

(35)عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہئے کہ ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت کرے اور جو ایسا کرے گا وہ جنت میں میری منزل میں ہوگا''۔

(36)عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ.

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میری بھی اس سے جنگ ہے جس سے تم جنگ کرو اور میری بھی اس سے صلح ہے جس سے تم صلح کرو''۔

(37)عَنْ البَرَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا

فَأَحِبَّهُمَا.

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین کو دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما''۔

(38)عن اسامة بن زيد رضی الله عنه قال: طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي .قُلْتُ :مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا.

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے نبی اکرم ﷺ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ کوئی چیز سمیٹے ہوئے باہر تشریف لائے، مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز تھی۔ جب میں نے اپنی ضرورت پوری کر لی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا چیز ہے جو آپ سمیٹے ہوئے ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے''۔

(39)عن أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ، فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کے گھرانے میں آپ کو سب سے زیادہ پیار کس سے ہے؟ اآپ نے فرمایا: حسن اور حسین سے۔ آپ فاطمہ سے کہا کرتے تھے: میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ، پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے سینے سے لگایا کرتے تھے''۔

(40) عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، اس کے برعکس جس نے ان دونوں سے نفرت کی، اس نے مجھ سے نفرت کی، جس نے مجھ سے نفرت کی، اس نے اللہ سے نفرت کی اور جس نے اللہ سے نفرت کی، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا''۔

احیاء المیت بفضائل أهل البیت

مصنفه

حافظ جلال الدین عبدالرحمن السیوطیؒ
(۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد الله و سلام علی عباده الذین اصطفی

زیر مطالعہ کتاب ساٹھ (٦٠) احادیث پر مشتمل ہے، میں نے اس کا نام ”احیاء المیت بفضائل اھل البیت“ رکھا ہے۔

الحدیث الاول

اخرج سعید بن منصور فی سننه عن سعید بن جبیر فی قوله تعالی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قال قربی رسول الله صلی الله علیه وسلم .

حدیث نمبر ا

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾ کی تفسیر میں سعید بن جبیر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت میں ”القربیٰ“ سے رسول اللہ ﷺ کے قریبی عزیز و اقارب مراد ہیں۔ (جامع البیان للطبری ٢٥: ١٦، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر ۴: ١٢١)

الحدیث الثانی

اخرج ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویه فی تفاسیرهم و الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن عباس لما نزلت هذه الآیة قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قالوا یا رسول الله من قرابتک هؤلاء الذین وجبت علینا مودتهم؟ قال: علی و فاطمة و ولداهما.

حدیث نمبر ۲

ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اپنی اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب قرآن کی یہ آیت ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کے وہ قرابت دار کون کون سے ہیں جن سے محبت کرنا ہمارا فریضہ ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ علی، فاطمہ اور ان کی اولاد ہیں۔ (الکشاف للزمخشری ۳: ۴٦٧، التفسیر الکبیر للرازی ٢٧: ١٦٦)

الحدیث الثالث

اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قوله تعالی ومن یقترف حسنة قال الودة لآل محمد .

حدیث نمبر۳

ابن ابی حاتم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ومن یقترف حسنة ﴾ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یہاں ''حسنہ'' سے مراد آل محمد سے محبت ہے۔(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ۱۶: ۲۴، الدر المنثور للسیوطی ۶ :۷)

الحديث الرابع

اخرج احمد والترمذى وصححه والنسائى والحاكم عن المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والله لا يدخل قلب امر مسلم ايمان حتى يحبكم لله ولقرابتى. (مسندأحمد ۱ :۲۰۸، الجامع الصحيح للترمذى۵ :۶۵۲)

حدیث نمبر۴

امام احمد،امام ترمذی......اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے......،امام نسائی اور امام حاکم نے مطلب بن ربیعہ سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کسی مسلمان کے دل میں ایمان اس وقت تک پیوست نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سے اور میرے قرابت مندوں سے اللہ کی رضا کے لیے محبت نہ کرنے لگے۔(مسندأحمد ۱ :۲۰۸، الجامع الصحيح للترمذى۵ :۶۵۲)

الحديث الخامس

اخرج مسلم والترمذى والنسائى عن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذكركم الله فى اهل بيتى .

حدیث نمبر۵

امام مسلم،امام ترمذی اور امام نسائی نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں تمھیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔(صحیح مسلم۴ :۱۸۷۳ ،سنن الدارمى ۲ :۴۳۱)

الحديث السادس

اخرج الترمذى وحسنه والحاكم عن زيد ابن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدى كتاب الله وعترتى اهل بيتى ولن يتفرقا حتى يردا علىّ الحوض فانظروا كيف تخلفونى فيهما.

حدیث نمبر۶

امام ترمذی......اور امام ترمذی نے اس کی تحسین کی ہے......اور امام حاکم نے سیدنا زید بن ارقم سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس ساتھ ہی آئیں گے۔ لہذا دیکھنا یہ ہے کہ تم ان دونوں کے بارے میں کیا طرز عمل اپناتے ہو۔(الجامع الصحیح للترمذی۵: ۶۶۳، المستدرک للحاکم ۳: ۱۰۹)

الحديث السابع

اخرج عبد بن حميد في مسنده عن زيد بن ثابت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تارك فيكم ما ان تمسكتم به بعدى لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي انهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

حدیث نمبر۷

امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں سیدنا زید بن ثابت سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے ۔ وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس ساتھ ہی آئیں گے۔(کنز العمال: ۱:۱۸۶)

الحديث الثامن

اخرج احمد وابو يعلى عن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انى أوشك ان أدعى فأجيب وانى تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي اهل بيتي وان اللطيف الخبير أخبرني هما لن يفترقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما.

حدیث نمبر۸

امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت ممکن ہے کہ مجھے اللہ کی طرف بلایا جائے اور میں اس آواز پر لبیک کہوں، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ میرے لطیف وخبیر رب نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس ساتھ ہی آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ

ہے کہ میرے رخصت ہونے کے بعد ان دونوں کے سلسلے میں تم کیا رویہ اپناتے ہو۔ (مسند أحمد ۲ :۱۷)

الحدیث التاسع

اخرج الترمذی وحسنه والطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم احبوالله لم یغذ وکم به من نعمه واحبونی لحب الله واحبوا اهل بیتی لحبی .

حدیث نمبر۹

امام ترمذی......اور امام ترمذی نے اس کی تحسین کی ہے......اور امام طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں کہ وہ تمھیں اپنی نعمتوں سے غذا فراہم کرتا ہے، اللہ سے محبت کرنے کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کرنے کے سبب میرے اہل بیت سے محبت کرو۔(الجامع الصحیح للترمذی۵ : ۶۶۴ ،المستدرک۳: ۱۵۰)

الحدیث العاشر

اخرج البخاری عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال ارقبوا محمداً صلی الله علی وسلم فی اهل بیته .

حدیث نمبر۱۰

امام بخاری نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے اہل بیت کے سلسلے میں آپ ﷺ کی حرمت کا خیال رکھو۔ (صحیح البخاری۵ : ۲۶)

الحدیث الحادی عشر

اخرج الطبرانی والحاکم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابن عبد المطلب انی سألت الله لکم ثلاثاً ان یثبت قلوبکم وان یعلم جاهلکم ویهدی ضالکم وسألته ان یجعلکم جودآء نجدآء رحمآء فلو ان رجلاً صفن بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم مات وهو مبغض لاهل بیت محمد دخل النار .

حدیث نمبر۱۱

امام طبرانی اور امام حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عبد المطلب! میں نے اللہ سے تین چیزیں طلب کی تھیں: تمھارے دلوں کو ثابت قدم رکھے، تمھارے جاہلوں کو صاحب علم بنادے اور تمھارے گمراہوں کی ہدایت کا سامان کردے اور یہ کہ تمھیں سخی، شریف اور رحم کرنے والا بنادے۔ اگر کوئی شخص رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان جائے نماز بچھائے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے لیکن اگر اس کا انتقال اس حال میں

ہوجائے کہ وہ محمدؐ کے اہل بیت سے بغض وکینہ رکھتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔(المستدرک ۳: ۱۴۸)

الحديث الثانی عشر

اخرج الطبرانی عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال بغض بنی هاشم والانصار كفر وبغض العرب نفاق .

حدیث نمبر۱۲

امام طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے۔(مجمع الزوائد ۹: ۱۷۲)

الحديث الثالث عشر

اخرج ابن عدی فی الاكليل عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ابغضنا اهل البيت فهو منافق .

حدیث نمبر۱۳

ابن عدی نے ''الاکلیل'' میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا، وہ منافق ہے۔(الدرالمنثور ۶: ۷)

الحديث الرابع عشر

اخرج ابن حبان فی صحيحه والحاكم عن أبی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لا يبغضنا اهل البيت رجل الا ادخله الله النار .

حدیث نمبر۱۴

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو شخص بھی بغض رکھے گا، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔(المستدرک ۳: ۱۵۰، الدرالمنثور ۶: ۷)

الحديث الخامس عشر

اخرج الطبرانی عن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه قال لمعاوية ابن خديج يا معاوية بن خديج اياک وبغضنا فان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا يبغضنا احد ولا يحسدنا احد الا زيل يوم القيامة عن الحوض بسياط من نار .

حدیث نمبر۱۵

امام طبرانی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہم سے بغض ونفرت کرنے سے بچو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ہم سے جو کوئی بغض رکھے گا اور حسد کرے گا، اللہ قیامت کے دن اسے حوض کوثر سے آگ کے کوڑوں سے دور ہٹائے گا۔(مجمع الزوائد ۹ : ۱۷۲)

الحديث السادس عشر

اخرج ابن عدى والبيهقى فى شعب الايمان عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يعرف حق عترتى والانصار فهو لاحدى ثلاث اما منافق واما لدينه واما لغير طهرو يعنى حملته امه على غير طهر.

حدیث نمبر۱۶

ابن عدی اور امام بیہقی شعب الایمان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری عترت (اہل بیت) اور انصار کا حق نہیں پہچانتا وہ تین حالتوں سے خالی نہیں ہوگا: یا تو منافق ہوگا، بے دین ہوگا یا پھر ناپاکی کی حالت میں اس کا حمل قرار پایا ہوگا۔(کنز العمال ۱۲ : ۱۰۴)

الحديث السابع عشر

اخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر رضى الله عنهما قال آخر ما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم أخلفونى فى اهل بيتى.

حدیث نمبر۱۷

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے آخری کلمہ جو نکلا تھا، وہ یہ تھا کہ میرے بعد میرے اہل بیت کا خیال رکھنا۔(مجمع الزوائد ۹ : ۱۶۳)

الحديث الثامن عشر

اخرج الطبرانى فى الاوسط عن الحسن بن على رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقى الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذى نفسى بيده لا ينفع عبداً عمل عمله الا بمعرفة حقنا.

حدیث نمبر۱۸

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل

بیت کی محبت اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ جواللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہوگا تو اللہ ہماری سفارش سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی بندے کو اس کا کوئی عمل اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچانے۔(مجمع الزوائد ۹ : ۱۷۲)

الحديث التاسع عشر

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمعته وهو یقول ایها الناس من ابغضنا اهل البیت حشره الله تعالی یوم القیامة یهودیا.

حدیث نمبر۱۹

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا۔میں نے سنا،اپنے اس خطبے میں آپ نے کہا:اے لوگو! جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا،اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہودی بنا کر کھڑا کرے گا۔(میزان الاعتدال للذهبی ۲ : ۱۱۵)

الحديث العشرون

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن عبدالله بن جعفر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یا بنی هاشم انی قد سالت الله لکم ان یجعلکم نجداء رحماء وسالته ان یهدی ضالکم ویؤمن خائفکم ویشبع جائعکم والذی نفسی بیده لا یؤمن احد حتی یحبکم بحبی أ ترجون ان تدخلوا الجنة بشفاعتی ولا یرجوها بنو عبدالمطلب.

حدیث نمبر۲۰

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:اے بنو ہاشم! میں نے تمھارے لیے اللہ سے درخواست کی کہ وہ تمھیں شریف اور رحم دل بنادے،میں نے یہ بھی سوال کیا کہ تمھارے گمراہوں کو ہدایت دے دے،تمھارے ڈرے سہمے لوگوں پر امن کا سایہ دراز کردے اور تمھارے بھوکوں کو شکم سیر اور آسودہ بنادے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،کوئی شخص مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے محبت کرنے کے سبب تم سے محبت نہ کرنے لگے۔کیا تمھیں یہ امید ہے کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہوجاؤ گے اور بنو عبدالمطلب کو اس کی امید رکھنے کا حق نہیں ہے۔(مجمع الزوائد ۹ : ۱۷۰)

الحديث الحادی والعشرون

اخرج ابن ابی شیبة ومسدد فی مسندیهما والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابو یعلی والطبرانی

عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل بيتى امان لأمتى.

حدیث نمبر۲۱

امام ابن ابی شیبہ اور مسدد نے اپنی اپنی مسند میں، حکیم ترمذی نے نوادرالاصول میں اور ابویعلی اور طبرانی نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امن وسکون ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے باعث امن وسکون ہیں۔ (مجمع الزوائد ۹: ۱۷۴)

الحديث الثاني والعشرون

اخرج البزار عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى قد خلفت فيكم اثنين لن تضلوا بعدهما كتاب الله ونسبتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحض.

حدیث نمبر۲۲

امام بزار نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، تم ان کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے: ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میری نسبت اور یہ دونوں باہم ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ (مجمع الزوائد ۹: ۱۶۳)

الحديث الثالث والعشرون

اخرج البزار عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى مقبوض وانى قد تركت فيكم الثقلين كتاب الله واهل بيتى وانكم لن تضلوا بعدهما.

حدیث نمبر۲۳

امام بزار نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری روح قبض کی جانے والی ہے۔ میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے اہل بیت، ان کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ (مجمع الزوائد ۹: ۱۶۳)

الحديث الرابع والعشرون

اخرج البزار عن عبدالله ابن الزبير رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم قال مثل اهل البيت مثل سفينة نوح من ركبها نجى ومن تركها غرق.

حدیث نمبر۲۴

امام بزار نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔(الجامع الصغیر ۲: ۵۳۳)

الحديث الخامس والعشرون

اخرج البزار عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتى مثل سفينة نوح من ركب فيها نجى ومن تخلف عنها غرق.

حدیث نمبر۲۵

امام بزار نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ غرق ہوگیا۔(حلية الأولياء لأبى نعيم ۴: ۳۰۶)

الحديث السادس والعشرون

اخرج الطبرانى عن ابى ذر رضى الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل أهل بيتى فيكم كمثل سفينة نوح فى قوم نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك ومثل باب حطة فى بنى اسرائيل.

حدیث نمبر۲۶

امام طبرانی نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال قوم نوح میں نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال بنو اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے۔(المعجم الصغير للطبرانى ۱: ۱۳۹)

الحديث السابع والعشرون

اخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما مثل اهل بيتى كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق وانما مثل اهل بيتى فيكم مثل باب حطة فى بنى اسرائيل من دخله غفر له .

حدیث نمبر۲۷

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

یہ ارشاد فرماتے سنا: تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا، نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے چھوٹ گیا، وہ غرق ہوگیا اور تمھارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال بنو اسرائیل میں باب حطہ جیسی ہے جو اس میں داخل ہوگیا، اس کی مغفرت کر دی گئی۔(مجمع الزوائد ۹:۱٦۸)

الحديث الثامن والعشرون

اخرج البخاری فی تاریخه عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لكل شیء اساس واساس الاسلام حب اصحاب رسول الله وحب اهل بیته .

حدیث نمبر۲۸

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک اساس ہوا کرتی ہے اور اسلام کی اساس اصحاب رسول اور آپ کے اہل بیت کی محبت ہے۔(الدر المنثور ٦:۷)

الحديث التاسع والعشرون

اخرج الطبرانی عن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل بنی انثی فان عصبتهم لابیهم ما خلا ولد فاطمة فانی عصبتهم فانا ابوهم .

حدیث نمبر۲۹

امام طبرانی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے علاوہ تمام خواتین کی اولاد کی قرابت اپنے باپ سے ہوتی ہے۔ فاطمہ کی اولاد کی قرابت مجھ سے ہے اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔(مجمع الزوائد ۴:۲۲۴)

الحديث الثلاثون

اخرج الحاكم عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل بنی أم ینتمون الی عصبته الا ولدی فاطمة فانا ولیهما وعصبتهما.

حدیث نمبر۳۰

امام حاکم نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بنو آدم اپنے عصبہ کی جانب انتساب رکھتے ہیں سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے، میں ان دونوں کا ولی اور ان کا عصبہ ہوں۔(تاریخ بغداد للخطیب ۱۱:۲۸۵)

الحديث الحادی والثلاثون

اخرج الحاكم عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل بنى ام عصبة ينتمون اليهم الابنى فاطمة فانا وليهما وعصبتهما.

حدیث نمبر۳۱

امام حاکم نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بنوام کے عصبہ ہوتے ہیں، جس کی طرف ان کا انتساب ہوتا ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے، میں ان دونوں کا ولی اور عصبہ ہوں۔ (المستدرک ۳: ۱۶۴)

الحديث الثانی والثلاثون

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن جابر انه سمع عمر بن الخطاب رضی الله عنهما يقول للناس حين تزوج بنت علی رضی الله عنه الا تهنئونی سمعت رسول الله صلى الله علی وسلم يقول ينقطع يوم القيامة كل سبب ونسب الا سببی ونسبی.

حدیث نمبر۳۲

امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے اُس وقت یہ کہتے سنا جب انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کی تھی کہ تم لوگ مجھے مبارک باد کیوں نہیں دیتے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن تمام حسب ونسب منقطع ہو جائیں گے، صرف میرا حسب نسب باقی رہے گا۔ (الطبقات الکبری۸: ۴۶۳)

الحديث الثالث والثلاثون

اخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سبب ونسب منقطع يوم القيامة الا سببی ونسبی

حدیث نمبر۳۳

امام طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام حسب نسب منقطع ہو جائیں، صرف میرا حسب نسب باقی رہے گا۔ (تاریخ بغداد ۱۰: ۲۷۱)

الحديث الرابع والثلاثون

اخرج ابن عساكر فی تاريخه عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم کل نسب وصهر منقطع يوم القيامة الا نسبی وصهری .

حدیث نمبر۳۴

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ددیہال اور سسرالی رشتے منقطع ہوجائیں، صرف میرے ددیہال اور سسرالی رشتے باقی رہیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر ۳:۲٦۷)

الحديث الخامس والثلاثون

اخرج الحاكم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتی امان لامتی من الاختلاف فاذا خالفها قبيلة اختلفوا فصاروا حزب ابليس .

حدیث نمبر۳۵

امام حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ستارے زمین والوں کو ڈوبنے سے محفوظ رکھتے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہیں۔ جب کوئی قبیلہ اس سے اختلاف کرے گا تو اس کے تمام افراد ابلیس کی پارٹی بن جائیں گے۔ (المستدرک للحاکم ۳: ۱۴۹)

الحديث السادس والثلاثون

اخرج الحاكم عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعدنی ربی فی اهل بيتی من اقر منهم بالتوحيد ولی بالبلاغ انه لا يعذبهم .

حدیث نمبر۳٦

امام حاکم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میرے اہل بیت میں سے جو شخص توحید کا اقرار کرے گا، وہی دعوت وتبلیغ میں میرا ہم سفر ہوگا۔ ان حضرات کے بارے میں اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔ (المستدرک ۳: ۱۵۰)

الحديث السابع والثلاثون

اخرج ابن جرير فی تفسيره عن ابن عباس فی قوله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى قال من رضا محمد ان لا يدخل احد من اهل بيته النار .

حدیث نمبر۳۷

ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ ولسوف يعطيك ربك فترضى ﴾ کی تفسیر میں سیدنا ابن عباس

رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ محمد ﷺ کی رضا اس بات میں ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔(الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ٢٠: ٩٠)

الحديث الثامن والثلاثون

اخرج البزار وابو يعلي والعقيلي والطبراني وابن شاهين عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فاطمة أحصنت فرجها فحرّم الله ذريتها على النار .

حدیث نمبر ۳۸

بزار، ابویعلی، عقیلی، طبرانی اور ابن شاہین نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عصمت کی حفاظت کی ہے، اسی لیے اللہ نے ان کی ذریت پر جہنم کو حرام کردیا ہے۔(المستدرک ۳: ۱۵۲، حلية الأولياء ۴: ۱۸۸)

الحديث التاسع والثلاثون

اخرج الطبراني عن ابن عباس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة رضى الله عنها ان الله غير معذبك ولا ولدك .

حدیث نمبر ۳۹

امام طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تمھیں اور تمھاری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (مجمع الزوائد ۹: ۲۰۲، کنز العمال ۱۲: ۱۱۰)

الحديث الاربعون

اخرج الترمذی وحسنه عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس انى تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتى .

حدیث نمبر ۴۰

امام ترمذی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت (اہل بیت)۔(الجامع الصحيح للترمذي ۵: ۶۶۲)

الحديث الحادی والاربعون

اخرج الخطیب فی تاریخه عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی.

حدیث نمبر۴۱

خطیب نے اپنی تاریخ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری شفاعت میری امت کے صرف ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو میرے اہل بیت سے محبت کرتے رہے ہوں گے۔(تاریخ بغداد ۲: ۱۴۶)

الحديث الثانی والاربعون

اخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من اشفع له من امتی اهل بیتی.

حدیث نمبر۴۲

امام طبرانی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سب سے پہلے میں اپنے اہل بیت کے حق میں سفارش کروں گا۔(ذخائر العقبیٰ للطبری، ص: ۲۰)

الحديث الثالث والاربعون

اخرج الطبرانی عن المطلب بن عبدالله ابن حنطب عن ابیه قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجحفة فقال ألست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول الله قال فانی سائلکم عن اثنین عن القرآن وعترتی.

حدیث نمبر۴۳

امام طبرانی نے مطلب بن عبداللہ ابن حنطب سے روایت نقل کی ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ مقام جحفہ پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبے میں پوچھا: کیا میں تمھاری جانوں سے زیادہ تم پر حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے دو چیزوں کا سوال کرتا ہوں: ایک قرآن اور دوسرے میری عترت (اہل بیت)۔(أسد الغابة لابن أثیر ۳: ۱۴۷، مجمع الزوائد ۵: ۱۹۵)

الحديث الرابع والاربعون

اخرج الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن

اربع عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن ماله فيم انفقه ومن اين اكتسبه وعن محبتنا اهل البيت .

حدیث نمبر۴۴

امام طبرانی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:میدان حشر میں اللہ کے سامنے سے کسی بندے کا قدم اس وقت تک نہیں اٹھ سکے گا جب تک اس سے چار سوالات نہ پوچھ لیے جائیں:اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں گزاری،اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا،اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کیا اور کہاں سے کمایا اور ہم اہل بیت سے محبت کرنے کے بارے میں۔(مجمع الزوائد ۱۰ : ۳۴۶)

الحديث الخامس والاربعون

اخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اول من يرد على الحوض اهل بيتی .

حدیث نمبر۴۵

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:حوض کوثر پر سب سے پہلے میرے اہل بیت آئیں گے۔(کنز العمال ۱۲ : ۱۰۰)

الحديث السادس والاربعون

اخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدبوا اولادكم على ثلاث خصال حب نبيكم وحب اهل بيته وعلى قراء ة القرآن فان حملة القرآن فی ظل الله يوم لاظل الا ظله مع انبيائه واصفيائه .

حدیث نمبر۴۶

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اپنی اولاد کو بطور خاص تین باتوں کی تعلیم دو:اپنے نبی سے محبت کی،اپنے نبی کے اہل بیت سے محبت کی اور قرآن کریم کی تلاوت کی کیوں کہ حاملین قرآن اللہ کے نبیوں اور اس کے منتخب بندوں کے ساتھ اس دن اللہ کے سایے میں ہوں گے جس دن اللہ کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔(کنز العمال ۱۶ : ۴۵۶)

الحديث السابع والاربعون

اخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أثبتكم على الصراط اشدكم حباً لاهل بيتی واصحابی.

حدیث نمبر ۴۷

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر تمھیں سب سے زیادہ جو چیز ثابت قدم رکھ سکتی ہے، وہ میرے اہل بیت اور میرے اصحاب سے شدید محبت ہے۔ (کنز العمال ۱۲: ۹۶)

الحديث الثامن والاربعون

اخرج الديلمى عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعة انالهم شفيع يوم القيامة المكرم لذريتى والقاضى لهم الحوائج والساعى لهم فى امورهم عند ما اضطروا اليه والمحب لهم بقلبه ولسانه .

حدیث نمبر ۴۸

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں چار لوگوں کی شفاعت کروں گا: ایک وہ شخص جو میری ذریت کی تعظیم اور ان کا احترام کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جو ان کی حاجات پوری کرتا ہے، تیسرا وہ شخص جو ان کے معاملات لیے سعی وجہد کرتا ہے جب وہ اس کے محتاج ہوتے ہیں اور چوتھا وہ شخص جو ان سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتا ہے اور اپنی زبان سے ان سے اظہار محبت بھی کرتا ہے۔ (ذخائر العقبى للطبرى، ص: ۱۸)

الحديث التاسع والاربعون

اخرج الديلمى عن ابى سعيد رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على من آذانى فى عترتى.

حدیث نمبر ۴۹

دیلمی نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا غضب بھڑکتا ہے اس شخص پر جو مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دیتا ہے۔ (مناقب على لابن المغازلى، ص: ۲۹۲)

الحديث الخمسون

اخرج الديلمى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبغض الآكل فوق شبعه والغافل عن طاعة ربه والتارك لسنة نبيه والمخفر ذمته والمبغض عترة نبيه والمؤذى جيرانه.

حدیث نمبر ۵۰

دیلمی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو اپنی آسودگی سے زیادہ کھانا کھاتا ہے، جو اپنے رب کی اطاعت سے غافل ہے، جو اپنے نبی کی سنت کا

تارک ہے، جو اللہ کے ذمہ کو پامال کرتا ہے، جو اپنے نبی کی عترت (اہل بیت) سے بغض رکھتا ہے اور جو اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچاتا ہے۔(کنز العمال ۱۶:۸۷)

الحديث الاحد والخمسون

اخرج الديلمی عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل بيتی والانصار كرشی وعيبتی وصحابی وموضع مسرتی وامانتی فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم.

حدیث نمبر۵۱

دیلمی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت اور انصار میرا کنبہ، میرے راز داں، میرے ساتھی، میری خوشیاں اور میری امانت ہیں،ان کی اچھائیوں کو قبول کرو اور ان کی کمزوریوں سے درگزر کرو۔(کنز العمال ۱۲:۱۰)

الحديث الثانی والخمسون

اخرج ابو نعيم فی الحلية عن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اولى رجلاً من بنی عبدالمطلب معروفاً فی الدنيا فلم يقدر المطلبی على مكافأته فانا اكافئه عنه يوم القيامة .

حدیث نمبر۵۲

ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے بنوعبدالمطلب کے کسی شخص کے ساتھ دنیا میں بھلائی کی اور مطلبی اس کا بدلہ دینے سے قاصر رہا تو اس کی جانب سے میں قیامت کے دن اسے بدلہ دوں گا۔(حلية الأولياء ۱۰:۳۶۶)

الحديث الثالث والخمسون

اخرج الخطيب عن عثمان ابن عفان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع صنيعة الى احد من خلف عبدالمطلب فی الدنيا فعلی مكافاته اذا لقينی

حدیث نمبر۵۳

خطیب نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں عبدالمطلب کے اخلاف کے ساتھ کوئی بھلائی کی تو اس کا بدلہ دینا میری ذمہ داری ہے جب بھلائی کرنے والا مجھ سے ملے گا۔(مجمع الزوائد ۹:۱۷۳)

الحديث الرابع والخمسون

اخرج ابن عساكر عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صنع الی احد من اهل بيتی يداً كافأته يوم القيامة .

حدیث نمبر۵۴

ابن عساکر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اہل بیت میں سے کسی کی طرف دست تعاون بڑھایا، میں قیامت کے دن اس کواس کا بدلہ دوں گا۔(الجامع الصغیر ۲ : ۹ ۱ ۲)

الحديث الخامس والخمسون

اخرج الباوردی عن أبی سعيد رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی تارک فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا كتاب الله سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم وعترتی اهل بيتی وانهما لن يتفرقا حتى يردا علی الحوض .

حدیث نمبر۵۵

بارودی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں جسے تم اگر مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سراتمھارے ہاتھ میں اور دوسری ہے میری عترت یعنی میرے اہل بیت ۔ یہ دونوں باہم کبھی جدانہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔(کنز العمال ۱ : ۱۸۵)

الحديث السادس والخمسون

اخرج احمد والطبرانی عن زيد بن ثابت رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی تارک فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والارض وعترتی اهل بيتی وانهما لن يتفرقا حتى يردا علی الحوض.

حدیث نمبر۵۶

امام احمد اور امام طبرانی نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے،انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں تمھارے درمیان اپنا دو جانشین چھوڑ رہا ہوں :ایک اللہ کی کتاب جو آسمان وزمین کے درمیان دراز ایک رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ۔ یہ دونوں باہم کبھی جدانہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔(مسند أحمد۵ : ۱۸۱)

الحديث السابع والخمسون

اخرج الترمذی والحاکم والبيهقی فی شعب الايمان عن عائشة رضی الله عنها مرفوعاً ستة لعنهم الله وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب الله والمکذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلک من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتی ماحرم الله والتارک لسنتی .

حدیث نمبر ۵۷

امام ترمذی، امام حاکم اور امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چھ لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے ان پر لعنت بھیجی ہے اور وہ یہ ہیں: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی بنائی تقدیر کو جھٹلانے والا، زبردستی حکومت پر قبضہ کرنے والا جو اس کے ذریعے ان لوگوں کو عزت دے جن کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اور ان کو ذلیل کرے جن کو اللہ نے عزت بخشی ہے، اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا، میری اس عترت کی عزت و ناموس کو حلال کرنے والا جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے اور میری سنت کو چھوڑ دینے والا۔ (الجامع الصحیح للترمذی ۴: ۴۵۷)

الحديث الثامن والخمسون

اخرج الديلمی فی الافراد والخطيب فی المتفق عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ستة لعنهم الله وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب الله والمکذب بقدر الله والراغب عن سنتی الی بدعة والمستحل من عترتی ماحرم الله والمتسلط علی امتی بالجبروت ليعز من اذل الله ويذل من اعز الله والمرتد اعرابياً بعد هجرته.

حدیث نمبر ۵۸

دیلمی نے ''الافراد'' میں اور خطیب نے ''المتفق'' میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھ لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے ان پر لعنت بھیجی ہے اور وہ یہ ہیں: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی بنائی تقدیر کو جھٹلانے والا، میری سنت سے اعراض کر کے بدعت کی طرف مائل ہونے والا، میری اس عترت کی عزت و ناموس کو حلال کرنے والا جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے، میری امت پر زبردستی مسلط ہونے والا تا کہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو عزت دے جن کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اور ان کو ذلیل کرے جن کو اللہ نے عزت بخشی ہے اور ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرابی۔ (المستدرک ۲: ۵۲۵)

الحديث التاسع والخمسون

اخرج الحاكم فی تاريخه والديلمی عن ابی سعيد رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ثلاث من حفظهن حفظ الله له دينه ودنياه ومن ضيعهن لم يحفظ الله له شيئاً حرمة الاسلام وحرمتی وحرمة رحمی .

حدیث نمبر۵۹

امام حاکم نے اپنی تاریخ میں اور دیلمی نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے تین چیزوں کی حفاظت کر لی، اس نے اپنے دین اور دنیا دونوں کو محفوظ کرلیا اور جس نے ان کو ضائع کر دیا، اللہ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا اور وہ تین چیزیں یہ ہیں: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے رحمی رشتہ داروں کی حرمت۔(مجمع الزوائد ۱: ۸۸)

الحديث الستون

اخرج الديلمی عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خير الناس العرب وخير العرب قريش وخير قريش بنو هاشم.

حدیث نمبر۶۰

دیلمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام انسانوں میں سب سے بہتر عرب ہیں، عربوں میں سب سے بہتر قریش ہیں اور قبیلۂ قریش میں سب سے بہتر بنو ہاشم ہیں''۔(کنز العمال ۱۲: ۸۷)

تم الكتاب والله تعالی اعلم

وصلی الله علی سيدنا محمد واله وصحبه وسلم

الأربعون الكتانية

فی فضل آل بیت خیر البریة ﷺ

تالیف
الامام الحافظ شیخ الاسلام ابوعبدالله
محمد بن جعفر الکتانی الحسنی
المتوفی ۱۳۴۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

آل بیت کرام کی محبت واجب ہے

أحمدک اللهم علی إنعامک، وأصلي وأسلم علی نبیک ورسولک المرشد إلی أفضالک وآلائک، وآله وصحبه ما سبحت بربها أو لم تسبح الخلائق والملائک، وبعد:

امام عالم باعمل حافظ شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن جعفر الکتانی الحسنی فرماتے ہیں:

یہ بات اچھی طرح سمجھنے کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی ﷺ کو تمام مخلوق میں منتخب فرمایا اور آپ کو بہت سے فضائل، خصوصیات، امتیازات اور خوارق سے نوازا تو آپ کی برکت سے ان حضرات کے درجات بھی بلند فرمائے جو کسی طرح کی نسبت آپ سے رکھتے ہیں، اسی طرح آپ کی جناب میں جو حضرات قربت رکھتے ہیں، ان کو مقام بلند سے شاد کام کیا اور ساری مخلوق پر لازم کر دیا کہ آپ ﷺ کے قرابت مندوں سے دلی محبت رکھیں۔ اللہ نے تمام لوگوں پر آپ کے جملہ اہل بیت اور آپ کی تمام ذریت کی محبت فرض کر دی۔ اسی وجہ سے یہ بات طے ہوگئی کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان کی قدر ومنزلت کی معرفت حاصل کرے، جب بھی ان کا سامنا ہو تو ان کی تعظیم وتوقیر بجالائے، ان سے اظہار محبت کرے اور انھیں خوش آمدید کہے، اللہ کی رضا کے لیے ان سے شدید محبت کرے، ان کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی حرمت وعزت کی حفاظت کرے، نوع بہ نوع احسان وسلوک ان کے ساتھ بجالائے، حتی الامکان ان کے لازمی حقوق ادا کرتا رہے، ان کی ضروریات اور مطالبات کی تکمیل کرتا رہے، ان کے مقاصد اور ارادوں کو پورا کرنے کی بھرپور جدوجہد کرے، مشکلات ومصائب کے مواقع پر اللہ کے حضور ان کا وسیلہ پیش کرے، تنگی اور دشواریوں میں ان کی جاہ ومنزلت سے طالب شفاعت ہو تاکہ قیامت کے دن رسوا کن عذاب سے خود کو محفوظ رکھ سکے اور ان کے ذریعے سے اللہ اور اس کے رسول امین کی پناہ میں آسکے۔ اسی سے وہ اپنے اوپر رحمتوں کی بارش برسا سکے گا اور نبی ﷺ کی بھلائیوں اور برکتوں سے اپنا دامن مراد بھر سکے گا کیوں کہ تمام بھلائیوں اور برکتوں کا منبع وسرچشمہ ان کی محبت اور تعظیم ہے۔ اس کے برعکس تمام برائیوں اور معاصی کی جڑ ان کے ساتھ برا سلوک اور رویہ اپنانا ہے۔ جس نے ان سے محبت کی، اس سے رسول اللہ ﷺ نے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی، اس نے رسول گرامی ﷺ سے عداوت کی۔ جس نے اللہ کی رضا کے لیے ان سے محبت

کی تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی اور جس نے ان سے نفرت کی تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول سے نفرت کی۔

علماء نے اس بات کی دلیل کتاب وسنت سے فراہم کی ہے کہ اہل بیت سے محبت کرنا ملکوں کی بقا اور ان کی برکتوں میں اضافہ کا موجب ہے جب کہ ان سے نفرت کرنا ملکوں کی بربادی اور ان کی برکتوں کی ضیاع کا سبب ہے۔اسی لیے یہ بات کہی جاتی ہے:

ما عاداهم بيتٌ إلا خَرِب ولا نبح عليهم كلب إلا جَرِب

''جس گھر نے ان سے عداوت رکھی، وہ ویران ہوگیا اور جس کتے نے ان پر بھونکا وہ خارش زدہ ہوگیا''۔

وما عظمت نعمة الله تعالى على شخص إلا وزاد فيهم محبة وإكبارا

''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا سایہ جس کسی پر دراز ہوا تو ان میں محبت اور تعظیم کا اضافہ ہوگیا''

وما قلت عليه إلا وازداد لهم بغضا واحتقارا .

''اور جس پر اللہ کی نعمتوں کا دائرہ سمٹ گیا ان میں بغض وحقارت مزید بڑھ گئی''

یہی وجہ ہے کہ ان اہل بیت کی تعظیم وتوقیر کا تذکرہ صرف قطب اور صدیق کی کتابوں میں پایا جاتا ہے،اس کے برعکس ان کی تحقیر وتذلیل صرف ایک فاسق وفاجر اور کافر وزندیق ہی کرسکتا ہے۔یہ بات مجرب ہے اور شرعی اصولوں سے ثابت شدہ ہے کہ جو اہل بیت سے محبت کرتا ہے اور ان کی تعظیم بجالاتا ہے، وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول قرار پاتا ہے اور ہمیشہ اللہ کی نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے ۔اس کے برخلاف جو ان سے نفرت کرتا ہے اور ان کی تذلیل کرتا ہے،اس کے لیے رسوائی اور ذلت مقدر ہوجاتی ہے۔

''صحیح'' پر عارف باللہ ''الفاسی'' کے حواشی میں ہے: مجموعی مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جو شخص اہل بیت کو اذیت پہنچائے گا، بہت جلد دنیا کے عذاب میں گرفتار ہوجائے گا اور اس کے لیے آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔

علامہ ابن زکری فرماتے ہیں: جو شخص اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور انھیں خوشیاں فراہم کرتا رہتا ہے ،اس پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں سایہ فگن رہتی ہیں۔

علامہ سیدی محمد بنانی الکبیر ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اہل بیت کی حرمت پامال کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی نسبت کے سلسلے میں ان پر طعنہ زنی کرے خواہ وہ ظلم کریں، نافرمانی کریں اور بداخلاقی کا مظاہرہ کریں کیوں کہ اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ احوال کی درستگی کا سبب اہل بیت کی محبت ہے اور ان میں خلل واقع ہوتا ہے جب ان کو نظر انداز کردیا جائے، ان سے عداوت رکھی جائے اور انھیں کسی نوع کی اذیت پہنچائی جائے۔

جو بھی حکومت ان کے واجب حقوق کی ادائیگی کرتی ہے اور ان کی مجد وشرافت کی رعایت کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بقا اور دوام عطا کرتا ہے، اس کے مقاصد اور ارادوں کی تکمیل میں اس پر احسان کرتا ہے، اس کی حمایت ونصرت کرتا ہے اور کفر کی طاقتوں کو اس سے دور رکھتا ہے لیکن جو حکومت یہ فرائض انجام نہیں دیتی وہ اضطراب وانتشار کا شکار ہوجاتی ہے، وہ حکومت ختم ہوجاتی ہے اور اس پر وہ لوگ مسلط ہوجاتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک عقل مند کے لیے مناسب ہے کہ وہ تین چیزوں سے خود کو دور رکھے:

(۱) معاصی میں انہماک۔ (۲) خلق خدا پر ظلم اور انھیں نقصان پہنچانے کی کوشش۔

(۳) اور تیسری چیز جو سب سے بڑی مصیبت ہے، وہ ہے رسول اللہ ﷺ کی کسی حرمت کی پامالی اور آپ کی جو احفاد کرام آپ سے نسبت رکھتی ہے ان کی تعظیم اور توقیر نہ کرنا۔ یہ وہ سنگین جرم ہے جو کسی بھی حکومت کو باقی نہیں رکھتی۔

کہا جاتا ہے کہ جب صلحاء کی اولاد کی تکریم اور ان پر خصوصی توجہ اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے جیسا کہ قرآن کی آیت ﴿وکان أبوهما صالحا﴾ .(الکھف:82) سے مستنبط ہوتا ہے تو پھر انبیاء کی اولاد کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے، شہداء کی اولاد کے ساتھ کیا رویہ اپنایا جانا چاہئے، صدیقین کی اولاد کے ساتھ کیا سلوک روا رکھنا چاہئے، انبیاء کی اولاد کے ساتھ کیا وطیرہ ہونا چاہئے اور رسولوں کی اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا جانا چاہئے؟ پھر اس سے آگے سید المرسلین جو ساری مخلوق سے افضل ہیں، ان کی اولاد کے ساتھ کس طرح کا طرز عمل اپنانا چاہئے؟ ابن سکاک نے اپنی کتاب ''نصح ملوک الاسلام'' میں ذکر کیا ہے کہ امام مالک اور ان کے ہم پایہ معاصر علماء اپنے دور کے اشراف کی صحیح معرفت رکھتے تھے اور بطور خاص ان سے ربط وتعلق رکھتے تھے اور درخواست کر کے ان سے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ قیامت کی گھڑی میں میدان حشر میں ان کی سفارش کریں گے اور اس سخت لمحہ میں انھیں بے سہارا نہیں چھوڑیں گے۔

صحابہ کرام کی اہل بیت سے غایت درجے کی محبت اور ان کی تعظیم

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل بیت سے شدید محبت کرتے تھے، ان کی ذات کی حد درجہ تعظیم کرتے تھے، ان سے محبت کرتے تھے اور ان سے برابر تعلق رکھتے تھے اور جیسا کہ صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، وہ کہا کرتے تھے:

لَقَرَابة رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبُّ إليَّ أن أصل من قرابتي. (صحيح البخاري: ۳۷۱۲)

''رسول اللہ ﷺ کے قرابت مندوں سے صلہ رحمی کرنا مجھے اپنے قرابت مندوں سے صلہ رحمی کرنے سے کہیں زیادہ محبوب ہے''۔

سیدنا ابو بکر دوسروں کو ان کے بارے میں وصیت کرتے رہتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ارقُبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في أهل بيته. (صحيح البخاري: ۳۷۱۳)

''اہل بیت کے سلسلے میں محمد ﷺ کی عزت وحرمت کی حفاظت کرو، انھیں اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ ان کے ساتھ کوئی برا سلوک کرو۔ ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہل بیت کی ذات میں نبی اکرم ﷺ کا مشاہدہ کرو کیوں کہ جزء کا تعلق کل ہی سے ہوتا ہے۔

یہی حال سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تھا، وہ بھی اہل بیت سے بہت محبت کرتے تھے، ان کی غایت درجہ تعظیم بجالاتے تھے، جب لوگ خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار ہوتے تو ان کے ذریعے ہی اللہ سے بارش طلب کرتے تھے۔ (فتح الباری ۲/۳۹۹)۔ اگر

سیدنا عمر سواری پر ہوں اور سیدنا عباس وہاں سے گزر رہے ہوں تو وہ ان کی تعظیم میں سواری سے اتر جایا کرتے تھے اور کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے عم محترم۔ (تاریخ دمشق ۲۶/۳۷۴)

رسول اللہ ﷺ مصاہرت کا رشتہ قائم کرنے کے شوق اور رغبت میں انھوں نے سیدہ ام کلثوم بنت فاطمہ سے نکاح کیا اور چالیس ہزار ان کی مہر مقرر کی اور جب علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کا ان سے نکاح کرنے سے منع کیا تو سیدنا عمر نے کہا: میں اپنی بیٹیاں جعفر کے بیٹوں پر روک دی ہیں، ام کلثوم کا نکاح مجھ سے کر دو، اللہ کی قسم! روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں جو ان کی حرمت وکرامت کا مجھ سے زیادہ خیال رکھ سکے۔ (استجلاب ارتقاء الغرف للسخاوی، ص:۱۴۷)

اہل بیت کی تعظیم وتکریم اور محبت کے سلسلے میں یہی حال تمام صحابہ کا تھا، وہ سب ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے، ان کی تعظیم وتکریم کرتے تھے، ان کو نہ صرف اپنے اہل وعیال اور خویش واقارب پر بلکہ خود اپنی ذات پر بھی مقدم رکھتے تھے اور یہ سب کچھ وہ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کرتے تھے، دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، انھیں ان کے تعلق سے وصیت کرتے تھے اور اپنی وصیت میں تاکید کیا کرتے تھے، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہاں تک مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ آل محمد کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور ان کی اسی محبت پر جس کی وفات ہوگئی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند الفردوس:۲۷۲۱)

اعمش سے روایت بیان کی جاتی ہے اور وہ روایت کرتے ہیں عطیہ عرجی سے، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے عطیہ! میری وصیت یاد رکھنا، اس سفر کے علاوہ شاید تمھیں میری مصاحبت حاصل نہ ہو سکے۔ آل محمد اور آل محمد سے محبت کرنے والے سے محبت کرو خواہ اس کی وجہ سے تم گنا ہوں اور خطاؤں کے مرتکب ہی کیوں نہ ہو جاؤ اور آل محمد سے نفرت کرنے والے سے نفرت کرو خواہ وہ روزہ رکھنے والا اور تہجد گزار ہی کیوں نہ ہو۔ (تنبیہ الغافلین، ص:۱۵۱)

سلف صالحین کی آل بیت شریف سے محبت اور ان کی تعظیم

صحابہ کرام کے بعد یہی مسلک تابعین کا بھی تھا اور تابعین کے بعد باقی سلف وخلف یعنی علماء، اولیاء اور صالحین اسی مسلک پر عمل پیرا رہے۔ اہل بیت سے محبت، ان کی تعظیم وتکریم اور ان کے حق میں وصیت سے متعلق ان علمائے سلف وخلف سے اتنے اقوال ملتے ہیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: استجلاب ارتقاء الغرف، ص:۱۴۷)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا حال یہ تھا کہ جب اہل بیت کا کوئی فرد ان کے پاس آتا خواہ کم عمر ہی کیوں نہ ہو، اس کو اونچی جگہ پر بٹھاتے تھے، اس پر پوری طرح متوجہ ہوتے تھے اور اس کی تمام ضرورتیں پوری کرتے ہوئے بعض افراد سے یہ کہتے تھے:

إذا كانت لك حاجة فاكتب إلي وأرسل، فإني أستحي من الله أن يراك على بابي. (استجلاب ارتقاء الغرف، ص: ۱۵۰)

’’آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے خط لکھ دیں یا کوئی آدمی بھیج دیں کیوں کہ مجھے اس وقت اللہ سے بڑی شرم آتی ہے جب وہ آپ کو میرے دروازے پر دیکھتا ہے‘‘۔

وہ یہ بھی فرماتے تھے: **ما علی ظهر الأرض بيتٌ أحب إلی منكم، ولأنتم أحبُّ إلی من أهل بيتي.** **(استجلاب ارتقاء الغرف، ص: ۱۵۱)**

’’میری نظر میں روئے زمین پر تمھارے گھر سے زیادہ محبوب کوئی گھر نہیں ہے اور تم مجھے اپنے اہل بیت سے کہیں زیادہ محبوب ہو‘‘۔

وہ اہل بیت کے افراد سے یہ درخواست کیا کرتے تھے کہ میدان حشر میں ان کی شفاعت کریں گے، قیامت کے دن کی سختیوں میں وہ انھیں تنہا نہیں چھوڑیں گے اور یہ کہا کرتے تھے: **ما من أحد من بني هاشم إلا وله شفاعة يوم القيامة. (الأزهار العاطرة الأنفاس ۱/۳۱)**

’’قیامت کے دن بنو ہاشم کے ہر فرد کو شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا‘‘۔

خطیب بغدادی نے یہ روایت ذکر کی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا حال یہ تھا کہ جب ان کے پاس کوئی بزرگ عالم دین، قریش یا اشراف میں سے کوئی نوعمر شخص آتا تھا تو اسے اپنے سامنے بٹھاتے تھے اور خود اس کے پیچھے بیٹھا کرتے تھے۔ **(الجامع لأخلاق الراوي والسامع: ۱۰۸)**

اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اہل بیت کی بہت زیادہ تعظیم کیا کرتے تھے، وہ ان پر انفاق فرما کر اللہ کا تقرب حاصل کرتے تھے۔ ان کا یہ انفاق اہل بیت کے ان افراد کے لیے بھی ہوتا تھا جن کے حالات لوگوں کو معلوم نہیں ہوتے تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی ہوتا تھا جو سماج میں اپنی حاجت مندی کے لیے جانے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک بار ایک پوشیدہ احوال اہل بیت کے ایک فرد کی خدمت میں بارہ ہزار درہم بھجوائے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ **(المناقب لابن البارزي ۱/۵۵)**

امام شافعی رحمہ اللہ تو اہل بیت سے خصوصی تعلق رکھتے تھے، ایک خاص قسم کی عقیدت انھیں اہل بیت سے تھی اور وہ ان سے غایت درجے کی محبت کرتے تھے۔ اس محبت میں انھیں اس قدر غلو تھا کہ انھوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ ان کا تعلق اہل بیت کی جماعت سے ہے، خوارج نے تو حسد اور اپنی شرارت کی وجہ سے انھیں رافضی قرار دے رکھا تھا۔ اسی سلسلے میں امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

يا راكبا؛ قفْ بالمُحَصَّب من منى — واهتف بساكن خيفها والناهض
سَحَرا إذا فاض الحجيجُ إلى منى — فيضا كملتطم الخليج الفائض
لوكان رَفْضا حُب آل محمد — فلْيَشْهد الثقلان أني رافضي

’’اے سوار منی کے وادئ محصب میں ٹھہر جا اور اس کے نشیب و فراز میں سکونت پذیر روحوں کی آواز سن، وقت سحر جب

حجاج کرام منی کی طرف کوچ کرتے ہیں تو یہ منظر سمندر کی موجوں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔اگر آل محمد سے محبت کرنا رافضیت ہےتو انسان وجن اس بات کے گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں''۔(تفسیر الرازی ۲۷ / ۱۶۶)

ابونعیم نے''حلیۃ الاولیاء''میں نقل کیا ہے کہ بعض حضرات نے ان سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ شیعہ ہیں کیوں کہ آپ اہل بیت سے محبت کرتے ہیں؟ امام شافعی نے جواب دیا: میری اوران کی مثال ان اشعار کے مصداق ہے:

وما زال بیَ الکتمانُ حتی کأننی لِرَجع جواب السائلی،عنکِ أعْجَمُ

لأسْلَم من قول الوشاة و تسلمی سلِمتِ؛ وهل حیٌّ من الناس یسلم؟

''اہل بیت کی محبت میرے سینے میں چھپا ہوا ہے، میں کسی سائل کا جواب دینے کی بجائے خاموشی کو ترجیح دیتا ہوں تا کہ کوئی نازیبا کلمہ نکالنے سے محفوظ رہوں اورتو بھی محفوظ رہے ورنہ لوگوں میں ایسے مواقع پر کون محفوظ رہتا ہے؟'' جہاں تک سوال ہمارے امام محترم امام مالک کا ہے تو وہ اہل بیت کی حدرجہ تعظیم کرتے تھے اور مبالغے کی حدتک ان سے محبت کرتے تھے، وہ ان کے طرف داروں میں شامل تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اہل بیت کو دوسروں سے مقدم سمجھتے ہیں اور ان کی خصوصیات اور فضائل کا اعتراف کرتے ہیں۔(بحارالانوار۳۹/۲۷۹)

امام مالک اہل بیت سے کس درجہ محبت کرتے تھے اور ان کی کیسی تعظیم کرتے تھے،اس کے لیے یہ واقعہ کافی ہے: منصور نے امام مالک کواس جرم میں گرفتار کیا کہ انھوں نے''أعوذ بالله '' کہہ دیا تھا۔جعفر بن سلیمان عباسی نے امام مالک کو درے مارے۔ان کا بیان ہے کہ جب جب درے کی ضرب مجھ پر پڑتی تھی تو اس وقت میں خود موحدود حرم کے باہر خیال کرتا تھا کیوں کہ جعفر بن سلیمان عباسی کی نبی اکرم ﷺ سے قرابت داری تھی ۔یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب انھیں ضرب لگائی گئیتو ان پر غشی طاری ہوگئی ۔جب انھیں ہوش آیا اور لوگ ان کے پاس عیادت کے لیے آئے تو انھوں نے فرمایا: میں آپ حضرات کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے مارنے والے کو حدود حرم سے باہر خیال کیا ہے ۔پھر دوسرے دن انھوں نے فرمایا: میں اندیشہ ہے کہ کل شاید میری وفات ہوجائے اور میں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کروں تو مجھے اس بات سے شرم آئے گی کہ میری وجہ سے آپ کے اہل بیت کا ایک شخص جہنم میں داخل ہوا۔(الشفا للقاضی عیاض۲/۵۱)

اہل بیت کے فضائل میں وارد بعض قرآنی آیات اوران کی تفسیر

ابن سکاک وغیرہ علماء نے ذکر کیا ہے کہ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو بڑا مقام عطا فرمایا ہے،اس مقام کے اوصاف کا نہ احاطہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی کیفیت بیان کی جاسکتی ہے،لفظوں میں اس کا بیان بھی ممکن نہیں،ان کی یہ فضیلت اور عظمت اللہ کے علم میں ہے،اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے سے بھی زبان عاجز ہے۔

ذیل میں ہم بعض قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کا تذکرہ کرتے ہیں جو اہل بیت کی فضیلت اور ان کی خصوصیات کی نشان دہی کرتی ہیں اور جن میں اہل بیت کی محبت اور ان کی تکریم کی ترغیب دی گئی ہے، ساتھ ہی ساتھ ان سے نفرت وعداوت رکھنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾. (الأحزاب:33).

''اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور فرمادے اور تمھیں ہر لحاظ سے پاکیزہ بنادے''۔

اس آیت شریفہ کے سلسلے میں علمائے تفاسیر نے لکھا ہے کہ یہ آیت اہل بیت نبوی کی فضیلت کا منبع ہے، جو ان کے خوبصورت مآثر پر مشتمل ہے اور ان کی عظمت وشان کو نمایاں کرتی ہے۔ آیت کی ابتدا لفظ ''انما'' سے ہوئی ہے جو حصر پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ امتیاز صرف انھیں حاصل ہے کہ اللہ ایمان کے سلسلے میں ہر قسم کے گناہ اور شک سے انھیں پاک کرنا چاہتا ہے اور انھیں تمام مذموم اخلاقیات اور برے حالات سے انھیں صاف ستھرا بنانا چاہتا ہے۔ آیت کا خاتمہ لفظ ''تطہیرا'' سے کیا ہے جو مبالغہ کی حد تک ان کی پاکیزگی کو نمایاں کرتا ہے، ان سے درگزر کرنا چاہتا ہے اور اس لفظ پر تنوین تعظیم، تکثیر اور اعجاب کی دلیل ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ عام اور متعارف قسم کی تطہیر نہیں ہے۔ (مجمع الزوائد ۹/۱۸۲)

ایک دوسری جگہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ قل لا أسألكم عليه(يعني :على التبليغ والإرشاد) أجرا إلا المودة في القربى﴾ .(الشورى/23).

''اے نبی آپ فرمادیں کہ میں اس تبلیغ وارشاد پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا صرف اپنے قرابت مندوں کی محبت کا خواستگار ہوں''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ تم میرے قرابت مندوں سے محبت کرو، ان کے سلسلے میں میری حرمت کی حفاظت کرو، ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو، انھیں خوش رکھو اور ان کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (مسند احمد: ۲۰۲۵)

ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اپنی اپنی تفاسیر میں، امام احمد، امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں اور امام حاکم نے ''مستدرک'' میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کے وہ قرابت مند کون ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ان کے سارے بیٹے۔ (مجمع الزوائد ۷/۱۰۳)

ابوالشیخ وغیرہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے فرمایا:

ہم آل محمد کے سلسلے میں ایک آیت آئی ہے، ہم سے محبت کی حفاظت صرف ایک مومن ہی کرتا ہے اور پھر انھوں نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ (الاستجلاب للسخاوی، ص: ۵۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ومن يقترف حسنة نزد له فيها حسنا﴾ .(الشورى:23).

''جو شخص کوئی نیکی کرے، ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں حسن بڑھادیں گے''۔ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت بیان

کی جاتی ہے کہ انھوں نے فرمایا: نیکی کرنے سے مراد یہاں ہم اہل بیت سے محبت کرنا ہے۔(الذریۃ الطاہرۃ للدولابی، ص:۷۴)

شعمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، انھوں نے فرمایا: یہاں نیکی سے مراد آل محمد ﷺ سے محبت کرنا ہے۔ (احیاء المیت للسیوطی: ۱۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وقفوهم إنهم مسؤولون﴾ .(الصافات:24) .

''اورانھیں ٹھہرالواس لیے کہ ان سے ضروری سوالات کیے جانے والے ہیں''۔

اس آیت کی تفسیر میں واحدی لکھتے ہیں:

اس آیت میں علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور اہل بیت سے متعلق سوال کیے جانے کا ذکر ہے جیسا کہ روایت بیان کی جاتی ہے۔(الصواعق المحرقة، ص: ۲۲۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿واعتصموا بحبل الله جميعا﴾ .(آل عمران:103) .

''اللہ کی رسی کو ایک ساتھ مل کر مضبوطی سے تھام لو''

ثعلبی سیدنا جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: ہم اہل بیت اللہ کی رسی ہیں۔(الصواعق المحرقة، ص: ۲۳۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ .(النساء:54).

''کیا وہ لوگ اس فضل پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں عطا کیا ہے''۔

سیدنا محمد باقر سے روایت بیان کی جاتی ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم یہاں جن سے حسد کیے جانے کا ذکر ہے، ان سے مراد اہل بیت ہیں۔(المناقب لابن المغازلی:۳۱۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سلام على آل ياسين﴾ .((الصافات:130) .

''آل یاسین پر سلامتی ہو''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: اس سے مراد آل محمد پر سلامتی ہے۔کلبی نے اسی طرح لکھا ہے (المعجم الكبير للطبراني:۱۱۰۶۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إن الله غفور شكور﴾ .(الشورى:23) .

''اللہ بخشنے والا اور شکریہ قبول کرنے والا ہے''۔امام قرطبی وغیرہ نے سدی سے نقل کیا ہے، انھوں نے کہا: اللہ آل محمد کے گناہوں کو بخشنے والا ہے اور ان کی نیکیوں کا شکریہ ادا کرنے والا ہے۔(تفسیر القرطبی ۱۶/۲۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ آمنون ومن جاء بالسيئة فكبت وجوههم في النار﴾ (النمل:89 ، 90) .

''جو شخص نیک عمل لائے گا، اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے اور جو برائی لے

کرآئیں گے، وہ اوندھے منہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے‘‘۔ بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ یہاں نیکی سے مراد اہل بیت کی محبت ہے اور گناہ سے مراد اہل بیت سے نفرت ہے۔ (تفسیر الثعلبی ۷/۲۳۰)

اس تفسیر کی بنیاد پر بعض حضرات نے کہا ہے کہ کیا میں تمھیں ایک ایسی نیکی کے بارے میں بتاؤں جس کی موجودگی میں کوئی معصیت نقصان نہیں دے گی۔ پوچھا گیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، وہ نیکی کون سی ہے؟ جواب دیا: اہل بیت کی محبت۔ پھر فرمایا: کیا میں تمھیں ایک ایسے گناہ سے باخبر نہ کروں جس کی موجودگی میں کوئی اطاعت مفید نہیں ہے؟ کہا گیا: وہ کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: اہل بیت سے نفرت۔

(الحديث الأول) وقد أخرج أحمد في مسنده، والحاكم في ''الكنى''، وأبو نعيم في ''الدلائل''، وابن عساكر في تاريخه، والطبراني في ''الأوسط''، وغيرهم عن عائشة مرفوعاً :قال لي جبريل :قلبت مشارق الأرض ومغاربها، فلم أجد رجلا أفضل من محمد، وقلبت مشارق الأرض ومغاربها فلم أجد بني أب أفضل من بني هاشم. (دلائل النبوة للبيهقي ١/١٧٦، السنة لابن أبي عاصم ص: ١٩٩)

قال الحافظ ابن حجر: لوائح الصحة ظاهرة على صفحات هذا المتن.

''امام احمد نے اپنی ''مسند'' میں، امام حاکم نے ''الکنی'' میں، ابونعیم نے ''الدلائل'' میں، ابن عساکر نے اپنی ''تاریخ'' میں، امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں، ان کے علاوہ بعض دوسرے محدثین نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے جبریل نے کہا: میں نے زمین کے مشرق اور مغرب میں اچھی طرح تلاش کیا ہے، مجھے محمد ﷺ سے افضل انسان نظر نہیں آیا، اسی طرح میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو اچھی طرح دیکھا ہے، مجھے بنو ہاشم سے افضل کسی باپ کے بیٹے نہیں ملے''۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اس روایت کی صحت اس کے متن کے مضمون سے واضح ہے۔

(الحديث الثاني) وأخرج مسلم والترمذي عن واثلة بن الأسقع رفعه: إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل، واصطفى قريشا من كنانة، واصطفى من قريش بني هاشم، واصطفاني من بني هاشم. وهذا الحديث له طرق كثيرة أفردت بالجمع. (صحيح مسلم: ٢٢٧٦، سنن الترمذي: ٣٦٠٦)

'' امام مسلم اور امام ترمذی نے واثلہ بن اسقع سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا، کنانہ سے قریش کو منتخب کیا، قریش سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب کیا''۔ اس حدیث کی کئی ایک سندیں ہیں، میں نے اس حدیث کے تمام طرق وشواہد پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔

(الحديث الثالث) وأخرج الحاكم وابن عساكر عن جابر بن عبد الله مرفوعا :إن لكل نبي عصبة ينتمون إليها، إلا ولد فاطمة؛ فأنا وليهم، وأنا عصبتهم، وهم عترتي، خلقوا من طينتي، ويل للمكذبين بفضلهم، من أحبهم أحبه الله، ومن أبغضهم أبغضه الله .(المعجم الكبير للطبراني: ٢٦٣٠، مجمع الزوائد للهيثمي ٩/١٩٦١

،مسند أبی یعلیٰ۲۰/۶)

'' امام حاکم اور ابن عساکر نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف ان کا انتساب ہوتا ہے لیکن فاطمہ کی اولا داس کلیہ سے مستثنیٰ ہے، میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں، وہ میری عترت ہیں، ان کی تخلیق میری ہی مٹی سے ہوئی ہے، جولوگ ان کی فضیلت کو جھٹلاتے ہیں، ان کے لیے ویل ہے، جو ان سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور کو ان سے نفرت کرے گا، اللہ اس سے نفرت کرے گا''۔

(الحدیث الرابع) وأخرج أبو نعیم فی ''الحلیة''، والرافعی عن ابن عباس مرفوعا:من سره أن یحیی حیاتی، ویموت مماتی، ویسکن جنة عدنی غرسها ربی؛ فلیوالی علیا من بعدی، ولیوال ولیه ولیقتد بأهل بیتی من بعدی، فإنهم عترتی، خلقوا من طینتی،ورزقوا فهمی وعلمی، فویل للمکذبین بفضلهم من أمتی، القاطعین فیهم صلتی، لا أنالهم الله شفاعتی .(الحلیة ۸۶/۱،تاریخ قزوین ۴۸۵/۲،تاریخ دمشق ۲۴۰/۴۲)

'' ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اور امام رافعی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اس بات سے خوش ہو کہ میری زندگی جیے، میری وفات جیسی وفات پائے اور میری اس جنت عدن میں سکونت پذیر ہو جسے میرے رب نے لگایا ہے تو اسے چاہئے کہ میرے بعد سیدنا علی سے محبت کرے، ان کے ولی سے محبت کرے اور میرے بعد میرے اہل بیت کی اقتدا کرے کیوں کہ وہی میری عترت ہیں، میری ہی مٹی سے ان کا بھی خمیر تیار ہوا ہے، میرا فہم اور میرا علم انھیں بخشا گیا ہے، میری امت کے جولوگ ان کی فضیلت کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے میرے تعلق کو منقطع کرتے ہیں، ان کے لیے ویل ہے، اللہ انھیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا''۔

(الحدیث الخامس) وأخرج الباوردی، وابن عدی، والبیهقی فی ''الشعب''عن علی مرفوعا:من لم یعرف عترتی والأنصار والعرب؛ فهو لإحدی ثلاث:إما منافق، وإما لزنیّة،وإما امرؤ حملته أمه لغیر طُهر. (مسندالفردوس :۵۹۵۵)

'' باوردی، ابن عدی اور امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری عترت، انصار اور عرب کو نہیں پہچانا، وہ یا تو منافق ہے، یا ولد الزنا ہے اور یا پھر ایسا شخص ہے جس کا نطفہ غیر طہر میں اس کی ماں کی رحم میں قرار پایا ہے''۔

(الحدیث السادس) وأخرج الدیلمی فی ''مسند الفردوس''عن أبی سعید مرفوعا :أهل بیتی والأنصار کرشی وعیبتی، فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم.(الترمذی:۳۹۰۴)

''دیلمی نے ''مسندالفردوس'' میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: میرے اہل بیت اور انصار میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں، ان کی نیکیوں اور اچھائیوں کو قبول کرو اور کمیوں اور کمزوریوں سے صرف نظر کرو''۔

(الحديث السابع) وأخرج أبو يعلى بسند حسن عن سلمة بن الأكوع مرفوعا: النجوم أمان لأهل السماء وأهل بيتي أمان لأمتي. (المعجم الكبير للطبراني: ٦٢٦٢)

'' امام ابویعلیٰ نے بہ سند حسن سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے موجب امان ہیں''۔

(الحديث الثامن) وأخرج الطبراني في ''الأوسط'' عن أبي سعيد الخدري مرفوعا: إنما مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح: من ركبها نجا، ومن تخلف عنها غرق. وإنما مثل أهل بيتي فيكم مثل باب حطة بني إسرائيل. (المستدرك: ٣٣١٢)

'' امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوگیا، وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا، وہ ڈوب گیا اور تمھارے درمیان میرے اہل بیت کا وہی مقام ہے جو بنو اسرائیل میں باب حطہ کا تھا''۔

(الحديث التاسع) وأخرج الطبراني في ''الكبير'' عن أم هانىء مرفوعا: ما بال أقوام يزعمون أن شفاعتي لا تنال لأهل بيتي، وإن شفاعتي تنال حاء وحَكم. وهما قبيلتان في اليمن. (المعجم الكبير: ١٠٦٠)

'' امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض لوگ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہیں حاصل ہوگی جب کہ میری شفاعت کا دائرہ یمن کے قبیلوں حاء اور حکم تک پھیلا ہوا ہے''۔

(الحديث العاشر) وأخرج الترمذي وقال: ''حسن غريب''، والحاكم في ''المستدرك'' عن زيد بن أرقم رفعه: إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي، أحدهما أعظم من الآخر: كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض، وعترتي أهل بيتي، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض، فانظروا كيف تخلفوني فيهما. (مسنداحمد: ١٠٧٢٠)

'' امام ترمذی اور امام حاکم نے ''مستدرک'' میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے...... امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کو تم اگر مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ دونوں میں ایک دوسرے سے بہت بڑی ہے: ایک اللہ کی

کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک دراز اللہ کی رسی ہے، دوسرے میری عترت یعنی اہل بیت۔ دونوں ایک دوسرے سے کبھی الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ہی ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے''۔

(الحديث الحادى عشر) وأخرج البزار عن على مرفوعا :إنى مقبوض، وإنى قد تركت فيكم الثقلين: كتاب الله وأهل بيتى، وإنكم لن تضلوا بعدهما. (مسند البزار: ٢٦١٢)

''امام بزار نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری روح قبض کی جانے والی ہے، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے اہل بیت اور ان دونوں کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے''۔

(الحديث الثانى عشر) وأخرج أحمد وأبو يعلى عن أبى سعيد مرفوعا: إنى أوشك أن أُدعى فأجيب، وإنى تارك فيكم الثقلين: كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض، وعترتى أهل بيتى، وإن اللطيف الخبير أخبرنى أنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض. فانظروا كيف تخلفونى فيهما. (مسنداحمد ۳/۱۴، الترمذى: ۳۷۸۸)

''امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بہت ممکن ہے کہ میں جلد ہی بلا لیا جاؤں اور میں اس آواز پر لبیک کہوں، میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک دراز رسی ہے اور دوسرے میری عترت یعنی اہل بیت۔ لطیف وخبیر ذات نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تمھارا رویہ ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے''۔

(الحديث الثالث عشر) وأخرج الترمذى وقال: ''حسن غريب''، والطبرانى فى ''الكبير'' عن جابر بن عبد الله مرفوعا: أيها الناس؛ قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا: كتاب الله وعترتى أهل بيتى. (الترمذى: ۳۷۸۶)

'' امام ترمذی اور امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے ......اور امام ترمذی نے اس روایت کو حسن غریب کہا ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمھارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے جسے اگر تم پکڑے رہو تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ ہے: اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت''۔

(الحديث الرابع عشر) وأخرج أحمد ومسلم، والترمذى والنسائى عن زيد بن أرقم مرفوعا: أذكركم الله فى أهل بيتى. قال الطيبى: أى: أحذركم الله فى شأنهم، فالتذكير بمعنى الوضع. (مسنداحمد: ۴۱۲۶۳)

"امام احمد، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمھیں اپنے اہل بیت کے سلسلے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں"۔ طیبی کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمھیں اپنے اہل بیت کی شان وعظمت کے سلسلے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔

(الحديث الخامس عشر) وأخرج أحمد والترمذی، وقال :"حسن صحيح"، والنسائی، والحاكم وصححه عن عبد المطلب، ويقال :اسمه المطلب بن ربيعة، مرفوعا :والذی نفسی بيده ليدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله ولرسوله. وفی رواية :والله لا يدخل قلب امرىء مسلم إيمان حتى يحبكم لله ولقرابتی. (مسنداحمد: ١٧٨٠)

"امام احمد اور امام ترمذی......امام ترمذی نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے......امام نسائی اور امام حاکم......امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے...... نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے محبت نہ کرے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اللہ کی قسم! کسی مسلمان کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سے اور میرے قرابت مندوں سے اللہ کی رضا کے لیے محبت نہ کرنے لگے"۔

(الحديث السادس عشر) وأخرج الحاكم والطبرانی فی "الأوسط" عن عبد الله بن جعفر مرفوعا: والذی نفسی بيده :لا يؤمن أحدكم حتى يحبكم لحبی، أيرجون أن يدخلوا الجنة بشفاعتی ولا يرجوها بنوا عبد المطلب؟. (المعجم الكبير للطبرانی: ١٢٢٨)

"امام حاکم اور امام طبرانی نے "معجم اوسط" میں سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سے میری محبت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ کیا وہ لوگ یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوجائیں گے اور یہی امید بنو عبدالمطلب کو رکھنے کا حق نہیں ہے"۔

(الحديث السابع عشر) وأخرج ابن ماجه، والحاكم، والطبرانی عن العباس بن عبد المطلب مرفوعا: ما بال أقوام يتحدثون فإذا رأوا الرجل من آل بيتی قطعوا حديثهم؟ .والذی نفسی بيده؛ لا يدخل قلب امرىء الإيمان حتى يحبهم لله ولقرابتهم منی. (المعجم الأوسط للطبرانی: ٧٧٥٩)

"امام ابن ماجہ، امام حاکم اور امام طبرانی نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ باہم گفتگو میں مصروف ہوتے ہیں لیکن جیسے ہی میرے کسی اہل بیت پر نظر پڑتی ہے، سلسلۂ کلام روک دیتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں

ہوسکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لیے اوران سے میری قرابت مندی کی وجہ سے محبت نہ کرنے لگے‘‘۔

(الحديث الثامن عشر) وأخرج أبو الشيخ عن علي مرفوعا :ما بال رجال يؤذونني في أهل بيتي؟ .والذي نفسي بيده؛ لا يؤمن عبد حتى يحبني، ولا يحبني حتى يحب ذريتي . (صحيح ابن حبان: ۲۷۹۶)

’’ ابوالشیخ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو ہو کیا گیا ہے کہ وہ میرے اہل بیت کے سلسلے میں اذیت پہنچاتے ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کوئی بندہ مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے محبت نہ کرنے لگے اور مجھ سے محبت اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک میری ذریت سے محبت نہ کرے‘‘۔

(الحديث التاسع عشر) وأخرج الترمذي والحاكم وصححاه، وأقر الذهبي تصحيح الحاكم، عن ابن عباس مرفوعا :أحبوا الله لما يغذوكم به من نعمه، وأحبوني لحب الله، وأحبوا أهل بيتي لحبي.(الترمذي: ۳۷۸۹)

’’ امام ترمذی اور امام حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے......اس روایت کو ترمذی اور حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تائید کی ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیوں وہ اپنی نعمتیں غذا کی شکل میں تمھیں کھلاتا ہے، اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور مجھ سے محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو‘‘۔

(الحديث العشرون) وأخرج الطبراني في ’’الكبير‘‘، والبيهقي في ’’الشعب‘‘وغيرهما عن ابن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبيه مرفوعا: لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من نفسه، وأهلي أحب إليه من أهله، وعترتي أحب إليه من عترته، وذاتي أحب إليه من ذاته.(شعب الايمان للبيهقي: ۱۵۰۵)

’’ امام طبرانی نے ’’معجم کبیر‘‘ میں، امام بیہقی نے ’’شعب الایمان‘‘ میں اور بعض دوسرے محدثین نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کی ذات سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں، میرے اہل وعیال اس کے اہل وعیال سے زیادہ اسے محبوب نہ بن جائیں ، میری عترت اس کی عترت سے زیادہ محبوب نہ بن جائے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ بن جائے‘‘۔

(الحديث الحادي والعشرون) وأخرج الشيرازي في فوائده، والديلمي وابن النجار عن علي مرفوعا:أدبوا أولادكم على ثلاث خصال :حب نبيكم، وحب أهل بيته، وتلاوة القرآن .(مسند الفردوس: ۳۳۱۴، كنز العمال: ۴۵۴۰۹)

’’ شیرازی نے اپنے فوائد میں، دیلمی اور ابن نجار نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کو بطور خاص تین باتوں کی تربیت دو: اپنے نبی کی محبت کا، اپنے نبی کے اہل بیت سے محبت کا اور قرآن کریم کی

تلاوت کا‘‘۔

(الحديث الثاني والعشرون) وأخرج البخاری فی تاريخه عن علی أيضا مرفوعا :لكل شیء أساس،وأساس الإسلام :حب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وحب أهل بيته. (الدرالمنثور ۶/۷)

’’ امام بخاری نے اپنی ’’تاریخ‘‘میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی اساس ہوتی ہے اور اسلام کی اساس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور آپ کے اہل بیت کی محبت ہے‘‘۔

(الحديث الثالث والعشرون) وأخرج ابن عساكر فی تاريخه عنه أيضا مرفوعا:أساس الإسلام حبی وحب أهل بيتی.(تاريخ دمشق ۴۳/ ۲۴۱)

ابن عساکر نے اپنی ’’تاریخ‘‘میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی اساس میری محبت ہے اور میرے اہل بیت کی محبت ہے‘‘۔

(الحديث الرابع والعشرون) وأخرج الملّاء فی سيرته عن ابن عباس مرفوعا:من أحب أصحابی وأزواجی وأهل بيتی، ولم يطعن فی أحد منهم، وخرج من الدنيا على محبتهم؛ كان معی فی درجتی يوم القيامة.(الترمذی ۴/ ۱۳۳)

’’ ملا نے اپنی ’’سیرت‘‘میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب، میری ازواج اور میرے اہل بیت سے محبت کی، ان میں سے کسی پر کوئی طعنہ زنی نہیں کی، ان سے محبت رکھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوا، وہ قیامت کے دن جنت میں میری منزل میں ہوگا‘‘۔

(الحديث الخامس والعشرون) وأخرج الطبرانی فی’’الكبير‘‘عن ابن عباس أيضا مرفوعا:لاتزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسأل عن أربع :عن عمره فيما أفناه، وعن شبابه فيما أبلاه، وعن ماله فيما أنفقه ومن أين اكتسبه، وعن حبنا أهل البيت. (المعجم الأوسط للطبرانی:۹۴۰۴)

’’امام طبرانی نے ’’معجم کبیر‘‘میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بندے کا قدم اللہ کے سامنے سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکے گا جب تک اس سے چار سوالات نہ کر لیے جائیں: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں ختم کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں گزاری، اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں خرچ کیا اور کہاں سے کمایا اور ہم اہل بیت سے محبت کے بارے میں‘‘۔

(الحديث السادس والعشرون) وأخرج الخطيب فی تاريخه عن علی مرفوعا:شفاعتی لأمتی : من أحب أهل بيتی، وهم شيعتی.(تاريخ بغداد للخطيب ۲/ ۱۴۶)

''خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو میرے اہل بیت سے محبت کریں گے۔ میرے اہل بیت ہی میری جماعت ہیں''۔

(الحديث السابع والعشرون) وأخرج ابن عدى، والديلمي وأبو نعيم عن علي أيضا مرفوعا: أثبتكم على الصراط :أشدكم حبا لأهل بيتي وأصحابي.(الشفاللقاضي عياض ۲/۴۷)

''ابن عدی، دیلمی اور ابونعیم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر جو چیز تمھیں سب سے زیادہ ثابت قدم رکھے گی، وہ ہے میرے اہل بیت اور میرے صحابہ سے تمھاری بے پناہ محبت''۔

(الحديث الثامن والعشرون) وأخرج أبو الشيخ في تفسيره، وأبو نعيم عن عبد الله بن بدر الخطمي عن أبيه مرفوعا :من أحب أن يبارك له في أجله، وأن يمتعه الله بما خوله؛ فليخلفني في أهلي خلافة حسنة .ومن لم يخلفني فيهم؛ بتر عمره، وورد علي يوم القيامة مسودا وجهه.(كنز العمال: ۳۴۱۷۱)

''ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے عبداللہ بن بدر خطمی عن اُبیہ کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو، اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے فیض یاب ہونے کا اسے موقع ملے تو اسے چاہئے کہ میرے اہل کے ساتھ میرے بعد اچھا معاملہ کرے لیکن جو شخص ایسا نہیں کرے گا، اس کی عمر سمٹ جائے گی اور وہ قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔

(الحديث التاسع والعشرون) وأخرج الطبراني في ''الأوسط'' عن ابن عمر قال: آخر ما تكلم به رسول الله صلى الله عليه وسلم :اخلفوني في أهل بيتي بخير . (المعجم الأوسط للطبراني: ۳۸٦۰،الجامع الصغير: ۳۰۲)

''امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے جو آخری کلمہ ادا فرمایا تھا، وہ یہ تھا کہ میرے بعد میرے اہل بیت کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا''۔

(الحديث الثلاثون) وأخرج (الطبراني) في الأوسط أيضا عن الحسن بن علي مرفوعا :الزموا مودتنا أهل البيت؛ فإنه من لقي الله وهو يودنا؛ دخل الجنة بشفاعتنا، والذي نفسي بيده؛ لا ينفع عبدا عمله إلا بمعرفة حقنا. (المعجم الأوسط للطبراني: ۲۲۲۸)

''امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں ہی سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کیوں کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ ہم سے محبت کرتا رہا ہوگا، وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی بندے کو اس کا کوئی عمل اس وقت تک کوئی

فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک وہ اپنے اوپر ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ کرلے''۔

(الحديث الحادى والثلاثون) وأخرج الديلمى من طريق عبد الله بن أحمد بن عامر عن أبيه عن علی بن موسى الرضا عن آبائه عن علی مرفوعا :أربعة أنا لهم شهيد يوم القيامة :المكرم لذريتی، والقاضی لهم حوائجهم، والساعی لهم فی أمورهم عندما اضطروا إليه، والمحب لهم بقلبه ولسانه. (ذخائر العقبى، ص: ۵۰،جواهر العقدين ۲/ ۲۸۳)

''دیلمی نے بہ سند''عبد الله بن أحمد بن عامر عن أبيه عن علی بن موسى الرضا عن آبائه ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جن کے حق میں میں قیامت کے دن گواہی دوں گا: پہلا وہ شخص جو میری ذریت کی تعظیم وتکریم کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جو میری ذریت کی ضرورتیں پوری کرتا ہے، تیسرا وہ شخص جو میری ذریت کے معاملات کوحل کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے اور چوتھا وہ شخص جو دل کی گہرائیوں سے میری ذریت سے محبت کرتا ہے اور زبان سے بھی اس کا اظہار کرتا ہے''۔

(الحديث الثانى والثلاثون) وأخرج ابن عساكر فی تاريخه عن علی مرفوعا :من صنع إلى أحد من أهل بيت يدا؛ كافيته يوم القيامة.(الاستجلاب،ص: ۱۵۸)

''ابن عساکر نے اپنی''تاریخ''میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اہل بیت کی ہاتھ بڑھا کر مدد کی، میں قیامت کے دن اسے اس کا بدلہ دوں گا''۔

(الحديث الثالث والثلاثون) وأخرج الطبرانی فی ''الأوسط''، والخطيب فی تاريخه عن عثمان مرفوعا:من صنع إلى أحد من خلف عبد المطلب يدا فلم يكافأ بها فی الدنيا؛ فعلی مكافأته إذا لقينی .(المعجم الأوسط للطبرانی : ۱۴۴۴)

''امام طبرانی نے''معجم اوسط''میں اور خطیب نے اپنی''تاریخ''میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی عبدالمطلب کے اخلاف کے کسی فرد کے ساتھ کوئی حسن سلوک کیا اور وہ دنیا میں اس کے اس احسان کا بدلہ نہ چکا سکا تو میں اس کا بدلہ اسے اس وقت دوں گا جب وہ مجھ سے ملے گا''۔

(الحديث الرابع والثلاثون) وأخرج الديلمى فی'' مسند الفردوس''عن الحسين بن علی مرفوعا:من أراد التوسل إلی، وأن تكون له عندی يد أشفع له بها يوم القيامة؛ فليصل أهل بيتی ويدخل السرور عليهم .(مسند الفردوس ۲/ ۱۴۴)

''امام دیلمی نے''مسند الفردوس''میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے وسیلہ چاہتا ہو اور یہ خواہش رکھتا ہو کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کے لیے ہاتھ اٹھاؤں تو اسے چاہئے کہ میرے اہل

بیت کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور انھیں خوشیاں فراہم کرے''۔

(الحديث الخامس والثلاثون) وأخرج الطبراني وأبو الشيخ عن أبي سعيد مرفوعا :إن لله عز وجل ثلاث حرمات، فمن حفظهن حفظ الله دينه ودنياه، ومن لم يحفظهن؛ لم يحفظ الله له دنياه ولا آخرته.قلت:ما هي؟قال:حرمة الإسلام، وحرمتي، وحرمة أهل بيتي. (المعجم الأوسط للطبراني:٢٠٣)

''امام طبرانی اور ابوالشیخ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی اللہ اس کے دین اور دنیا دونوں کی حفاظت فرمائے گا اور جس نے ان کی حفاظت نہیں کی، اللہ اس کی دنیا وآخرت کی حفاظت نہیں کرے گا۔ میں نے عرض کیا: وہ تینوں حرمتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے اہل بیت کی حرمت''۔

(الحديث السادس والثلاثون) وأخرج الثعلبي في تفسيره من حديث جابر بن عبد الله مرفوعا : من مات على حب آل محمد؛ مات شهيدا، ومن مات على بغض آل محمد؛ لم يشم رائحة الجنة. (تفسير الكشاف ۴/ ٢٢٠،تفسير القرطبي ١٦/ ٢٣)

''امام ثعلبی نے اپنی تفسیر میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آل محمد کی محبت پر جس کی وفات ہوئی، اسے شہادت کی موت نصیب ہوئی اور جس کی وفات اس حال میں ہوئی کہ وہ آل محمد سے نفرت کرتا تھا تو اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی''۔

(الحديث السابع والثلاثون) وأخرج أبو نعيم عن علي مرفوعا:من آذى شعرة مني يعني :من ذريتي فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، فعليه لعنة الله ملء السماوات وملء الأرض. (الاصابة ۴/ ٢٩٨)

''ابونعیم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں میری ذریت کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی، اس نے اللہ کو اذیت دی۔ ایسے شخص پر آسمان اور زمین بھر کر اللہ کی لعنت ہو''۔

(الحديث الثامن والثلاثون) وأحرج الطبراني في "الأوسط" عن الحسن بن علي أنه قال لمعاوية بن خديج :يا معاوية؛ إياك وبغضنا، فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :لا يبغضنا أحد، ولا يحسدنا أحد؛ إلا ذيد يوم القيامة عن الحوض بسياط من نار. (المعجم الكبير للطبراني: ٢٧٢٦)

''امام طبرانی نے ''معجم اوسط'' میں سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ! ہم سے نفرت کرنے سے بچو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوکوئی ہم سے نفرت اور حسد کرے گا، اسے قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے کوڑے مار کر بھگایا جائے گا''۔

(الحديث التاسع والثلاثون) وأخرج فی ''الأوسط''أيضا عن جابر بن عبد الله قال:خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فسمعته وهو يقول:من أبغضنا أهل البيت؛ حشره الله يوم القيامة يهوديا .(المعجم الأوسط للطبرانی: ۴۰۰۲)

''امام طبرانی نے''معجم اوسط''میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے،وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، میں نے سنا آپ نے خطبے میں فرمایا: جو شخص ہم اہل بیت سے نفرت کرے گا،اللہ قیامت کے دن اسے یہودی بنا کر کھڑا کرے گا''۔

(الحديث الأربعون) وأخرج أبو نعيم عن علی مرفوعا:من آذانی فی أهلی فقد آذی الله. (کنز العمال ۱۲/۱۰۳)

''ابونعیم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے سلسلے میں جس نے مجھے اذیت پہنچائی،اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی''۔

(الحديث الحادی والأربعون) وأخرج الطبرانی فی ''الكبير'' بسند صحيح عن ابن عباس مرفوعا: بغض بنی هاشم والأنصار كفر، وبغض العرب نفاق. (المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۳۱۲)

''امام طبرانی نے''معجم کبیر''میں صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے''۔

(الحديث الثانی والأربعون) وأخرج ابن حبان والحاكم فی صحيحهما، والضياء المقدسی فی''المختارة''عن أبی سعيد الخدری مرفوعا :والذی نفسی بيده؛ لا يبغضنا أهل البيت أحد إلا كبه الله فی النار. (المستدرک:۴۷۱۷)

''امام ابن حبان اور امام حاکم نے اپنی اپنی صحیح میں اور ضیاء مقدسی نے''المختارۃ''میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو کوئی ہم اہل بیت سے نفرت کرے گا،اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا''۔

اس موضوع پر احادیث بہت ہیں،ان کا شمار بھی مشکل ہے۔میں نے ان میں سے صرف بیالیس احادیث کا تذکرہ امام نووی رحمہ اللہ کی اقتدا میں کیا ہے کیوں کہ انھوں نے بھی اپنی اربعین میں صرف بیالیس احادیث ذکر کی ہیں۔اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قدر احادیث مسئلۂ زیر بحث کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔

''الدر السنی''میں لکھا ہے کہ علمائے اسلام میں سے محدثین وفقہاء نے قرآنی آیات،احادیث اور ایمان کے اصولوں کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے صراحت کی ہے کہ آل نبی سے محبت کرنا فرض عین ہے اور یہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

حافظ ابوعبداللہ ابن مرزوق بعض سوالوں کے جواب میں لکھتے ہیں:

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ آل محمدﷺ کی تعظیم واجب ہے۔کوئی مومن جو اپنے ایمان میں مخلص ہے،اس اجماع کا مخالف نہیں۔

شہاب الدین ابن حجر ہیتمی ''الصواعق المحرقۃ'' (۵۰۶/۲) میں لکھتے ہیں:

احادیث سے یہ حقیقت معلوم ہے کہ نبی اکرمﷺ کے اہل بیت سے محبت واجب ہے اور ان سے نفرت کرنا سخت حرام ہے۔ان کی محبت کے لازم ہونے کی صراحت امام بیہقی اور امام بغوی نے کی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ دین کے فرائض میں سے ہے۔بلکہ امام شافعی اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

یا أهل بیت رسول الله حبکمُ　　فرض من الله فی القرآن أنزله

''اے رسول اللہﷺ کے اہل بیت،تمھاری محبت اللہ کی جانب سے فرض کی گئی ہے اور قرآن میں اس کا حکم نازل کیا گیا ہے''۔(دیوان الامام الشافعی،ص:۱۶)

اہل بیت کی مزید قدر ومنزلت کے لیے شیخ زروق کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جانا چاہیے،ان کے علاوہ دوسرے علمائے متقدمین ومتاخرین کی کتابوں میں بھی یہ بحث تفصیل سے ملتی ہے۔یہ محبت ساری امت کے لیے بطور خاص ان میں اہل بیت کے لیے باہم ایک دوسرے سے محبت کرنا واجب ہے کیوں کہ حکم کا عموم انھیں بھی شامل ہے اور یہ دین کا ایک بدیہی علم ہے کیوں کہ نبی اکرمﷺ پر ایمان کا تقاضا یہی ہے۔نبی سے کیے ہوئے عہد کو وہ شخص نہیں پورا کرسکتا جو اہل بیت کریم سے نفرت کرتا ہو،ان کی تنقیص کرتا ہو اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو۔اس موضوع پر جس قدر بھی گفتگو کی جائے کم ہے،یہ ایک وسیع باب ہے۔اہل علم نے اس سلسلے میں بہت سی کتابیں لکھی ہے۔میں نے اپنی اس تحریر میں ان حضرات کا متنبہ کیا ہے جو اس کا علم نہیں رکھتے۔واللہ اُعلم۔ **انتهی والحمد لله**